

سلسلہ کمال و فضل از ونا بین سیدین بن سیدین

ترجمہ شریف میرزا حسین و سید احمد خان سادات بڑاواران اساتذہ کرام ہر نسل



پہلی جلد دوم جلد اول
ترجمہ شریف میرزا حسین و سید احمد خان سادات بڑاواران اساتذہ کرام ہر نسل

منطق میمنشی اول شوق کعبہ منطوق

فہرست کتب

۲

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم فن کی کتب کا ذخیرہ مسلسل وار فزذات کے لیے موجود ہے جسکی فہرست
 متول ہر ایک شائق کو بھلا یہ خانہ مل سکتی ہے جسکے معائنہ و تالافت سے شائقانِ علمی ممالات کمال
 کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزا ان ہے اس کتاب کے فیصل بیچ کے تین صفحہ ہر سادس ہزار
 انہیں بعض کتب علم فقہ اردو فارسی مذہب امامیہ کی درج کرتے ہیں تاہیں فن کی یہ کتاب
 اس فن کی اور بھی کتب موجود ہیں خانہ سے قاری وادون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب

قیمت

نام کتاب

اور ہر ایک میں ایک امام کا بیان

کتب فقہ مذہب امامیہ

تحلیۃ تحقیقین اس میں کاسن اطلاق

اللہ معصومین کا ذکر کیا گیا ہے۔

کر بلائے شعلی فارسی سید الشہدائی ضیاء

اور صاحب کر بلائے شعلی بیان ہے۔

مجموعہ مرثیہ ہائے اساتذہ شیعہ

اسمیں اساتذہ مثل ملا متشم کاشی

ظہوری نصیبی وغیرہ وغیرہ کے مرثی

ہیں جو ہر صورت قابل دید ہیں۔

تغیب المصابیہ مآلات و فضائل مصائب

سید الشہداء معتبرہ و مستند و یقین۔

نزد ہتہ المصابیہ اس میں بھی وہ جان سوز

و دلگداز واقعات کا ذکر کیا ہے جسکے غم میں

قلم آج تک اشک سیرہ روتا ہے۔

والحیات نظر کر بلا فارسی۔ لیکن نہیں کہ

شکل سے شکل اسکو پڑھ کر ابرو نو ہار

کی طرح رونہ دے۔ وہ وہ مضامین درہ انگیز

لکھے ہیں کہ کلبجہ پاش پاش اور ناخن غمت

جگر میں خراش ہوتا ہے۔

چہار وہ مجلس دلپذیر۔ اس میں حال

حضرات چہار وہ اللہ معصومین کا اہم ملامت

چیل مجلس شہیر

اس کا تالیفی نام

ذائقہ مآثر ہے۔ ذکرین مصائب کیلئے یہ کتاب

بجدا مفید ہے۔

دلی ان نوہیات حیدرہ تشریح میں

حیدرہ پوری کی نامہ تصنیف ہے نہایت

انگیز پر تاثیر کلام ہے قابل دید ہے۔

شرعہ المصابیہ اسکے ناخن بدل

انفائین کو شکر واپہ و اثر پڑتا ہے کہ شخص

شامغ سے مصائب اور خیال مہجاتا ہے۔

غزوات حیدرہ رسی۔ تالیف اردو و شاعری

موسوم چلہ حیدرہ

چہار وہ مجلس۔ سنی تاریخ الامم

کلیات مرثیہ ہائے مرزا و ہیر۔ مرزا حم

جس پایہ کے لمبغ و فصیح مرثیہ گوئے آج زمانہ

میں اظہر من الشمس ہیں۔ بلند سی مضامین

نزاکت خیال بلاغت و فصاحت سے قطع نظر

کر کے انکے کلام کو حیدرہ و سری حیثیت سے

دیکھتے ہیں تو اسکے اندر وہ در و نظر آتا ہے

جسکو شکر میا ختہ دل بھر آتا ہے اٹھارہ شعر

تیر خطا ہوتا ہے جو نشانہ پر چو چکا اپنے معمول

کام کو انجام دیتا ہے جلد اول۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب دارالعلوم دیوبند



مطبع دارالعلوم دیوبند

کتابخانہ مولانا محمد رفیع الدین صاحب دارالعلوم دیوبند

<p>۴۸ جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا مادر تھی تو چھاتی کے لئے کیا کیا بابا کو تو کھینچا جی نہ غم نہ دیا دو دیکھتے تھے دادی سے دین کیا کیا</p>	<p>۴۹ خاک کو تو تو تھی نہ کربا نہ غم جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا</p>	<p>۵۰ خاک کو تو تو تھی نہ کربا نہ غم جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا</p>
<p>بیکس پر عجب حادثہ طفلی میں چرائی آنسو کی کوئی پوچھنے والا نہ رہا تھا</p>	<p>ساحر نے بی بادشہ من وادب کو ہر اک نے کسا قتل محمد پر مکر کو</p>	<p>یہاں تاس کو تو راوت تھی بوجہ لعین کی مجرور کی سنگت حضرت کی زمین کی</p>
<p>۵۱ بہنو من اور وہ تو نہ لگی نہ لگتی جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا</p>	<p>۵۲ جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا</p>	<p>۵۳ جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا</p>
<p>مظلوم کی طاقت کی تاک سے تھے قوی احمد کی بیٹی پر ہلکا کرتے تھے قدسی</p>	<p>وہ کہتے تھے ساحر جو اب سکا نہ دوم کذاب ہو کا ذب کی نصیحت نہ نہ دوم</p>	<p>بید بیرون نے کی سخت بدی نہ دوم توڑ اور دندان بی سنگ ستر سے</p>
<p>۵۴ جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا</p>	<p>۵۵ جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا</p>	<p>۵۶ جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا جہاں نہ تھی نہ کربا نہ غم نہ اندھا</p>
<p>عاجت سے محمد کو نہ اور نہ پردہ کی ہوتی ہے مٹی سے فزون قدر گھر کی</p>	<p>یہ خون نظر آتا تھا نہ دروت مبارک بہر جاتے تھے سب مال میں گیسو مبارک</p>	<p>پانی جو دریا آب دم مٹی علی نے سر سبز کی گلشن اسلام نبی نے</p>

<p>مرثیہ خداوند عالم کی جانب سے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>مرثیہ خداوند عالم کی جانب سے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>مرثیہ خداوند عالم کی جانب سے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>
<p>میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>
<p>مرثیہ خداوند عالم کی جانب سے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>مرثیہ خداوند عالم کی جانب سے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>مرثیہ خداوند عالم کی جانب سے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>
<p>میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>
<p>مرثیہ خداوند عالم کی جانب سے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>مرثیہ خداوند عالم کی جانب سے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>مرثیہ خداوند عالم کی جانب سے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>
<p>میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>	<p>میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب میں نے اپنے دل سے کہا ہے</p>

نوش کیا خاقان و محمد بن عبد اللہ

میں نے جو بیویوں کے ساتھ شادی کی
اس وقت کی تاریخ کے بعد میری سب

فصل في بيان ما يجب من العلم والادب

<p>۱۷۱</p> <p>میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تیرے چہرے پر کس قدر غم ہے تیرے آنسوؤں نے میری آنکھوں میں کس قدر غم ڈال دیا ہے</p>	<p>۱۷۲</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>	<p>۱۷۳</p> <p>وہاں ہے تجھے اس سے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>
<p>۱۷۴</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>	<p>۱۷۵</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>	<p>۱۷۶</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>
<p>۱۷۷</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>	<p>۱۷۸</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>	<p>۱۷۹</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>
<p>۱۸۰</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>	<p>۱۸۱</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>	<p>۱۸۲</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>
<p>۱۸۳</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>	<p>۱۸۴</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>	<p>۱۸۵</p> <p>یہ ہے تجھ کی حالت ہے تیرا چہرہ ہے تیرا دل ہے تیرا تیرے دل میں ہے کس قدر غم تیرے دل میں ہے کس قدر غم</p>

<p>۱۴۴ ابن ابی اسحاق یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>	<p>۱۴۵ نزدیک شہر کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>	<p>۱۴۶ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>
<p>۱۴۷ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>	<p>۱۴۸ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>	<p>۱۴۹ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>
<p>۱۵۰ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>	<p>۱۵۱ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>	<p>۱۵۲ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>
<p>۱۵۳ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>	<p>۱۵۴ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>	<p>۱۵۵ یہودیہ کے ایک عالم تھے جو کہ اپنے مذہب کے عقائد کو بڑی جرات سے پھیلانے لگے</p>

۱۴۴	اب کر کے یہ وہی خدا لا نکلا جبریل اعلام رسالت کے ہو چلا نکلا جبریل کیا شہر شہر پہنچا تو گھجھالے گا جبریل کیا کہیں کہیں نہ لگے کو یاں اب نکلا جبریل	۱۴۵	میں چھوٹی تھی جب سے تھیں باغ و خوار مادر سے زیادہ مجھے بابائے کیا پیار میں کوئی غمی اور باپ بہا کرتے تھے بیچار فراتے تھے آپ نے درد لے لے کھار	۱۴۶	میں چھوٹی تھی جب سے تھیں باغ و خوار مادر سے زیادہ مجھے بابائے کیا پیار میں کوئی غمی اور باپ بہا کرتے تھے بیچار فراتے تھے آپ نے درد لے لے کھار
۱۴۷	اب دوش پہ شفقت سے بڑھا دیا گناہ گون اس پر اسے چھاتی پہلا دیا گناہ گون اب دوش پہ شفقت سے بڑھا دیا گناہ گون اس پر اسے چھاتی پہلا دیا گناہ گون	۱۴۸	میں دوش پہ شفقت سے بڑھا دیا گناہ گون اس پر اسے چھاتی پہلا دیا گناہ گون اب دوش پہ شفقت سے بڑھا دیا گناہ گون اس پر اسے چھاتی پہلا دیا گناہ گون	۱۴۹	میں دوش پہ شفقت سے بڑھا دیا گناہ گون اس پر اسے چھاتی پہلا دیا گناہ گون اب دوش پہ شفقت سے بڑھا دیا گناہ گون اس پر اسے چھاتی پہلا دیا گناہ گون
۱۵۰	چلی تھی یونہی نیت کی کوئی سبب نہ تھی میں نے نہ کی جو بڑا دردانہ نہ تھی کرام کا یہ نہ کہ کوئی تریسہ طوفان میں نہ ڈال تو کا بغیر	۱۵۱	چلی تھی یونہی نیت کی کوئی سبب نہ تھی میں نے نہ کی جو بڑا دردانہ نہ تھی کرام کا یہ نہ کہ کوئی تریسہ طوفان میں نہ ڈال تو کا بغیر	۱۵۲	چلی تھی یونہی نیت کی کوئی سبب نہ تھی میں نے نہ کی جو بڑا دردانہ نہ تھی کرام کا یہ نہ کہ کوئی تریسہ طوفان میں نہ ڈال تو کا بغیر
۱۵۳	یہاں میں ہوئی تھی وہی تھی سفر میں اب مشرک آئی گئے نہ بابائے مگر میں یہاں میں ہوئی تھی وہی تھی سفر میں اب مشرک آئی گئے نہ بابائے مگر میں	۱۵۴	یہاں میں ہوئی تھی وہی تھی سفر میں اب مشرک آئی گئے نہ بابائے مگر میں یہاں میں ہوئی تھی وہی تھی سفر میں اب مشرک آئی گئے نہ بابائے مگر میں	۱۵۵	یہاں میں ہوئی تھی وہی تھی سفر میں اب مشرک آئی گئے نہ بابائے مگر میں یہاں میں ہوئی تھی وہی تھی سفر میں اب مشرک آئی گئے نہ بابائے مگر میں
۱۵۶	کون توں میں کیوں خبر لیا کر کون توں میں چھاتی سے نکلا دیا کر کون توں میں کیوں خبر لیا کر کون توں میں چھاتی سے نکلا دیا کر	۱۵۷	کون توں میں کیوں خبر لیا کر کون توں میں چھاتی سے نکلا دیا کر کون توں میں کیوں خبر لیا کر کون توں میں چھاتی سے نکلا دیا کر	۱۵۸	کون توں میں کیوں خبر لیا کر کون توں میں چھاتی سے نکلا دیا کر کون توں میں کیوں خبر لیا کر کون توں میں چھاتی سے نکلا دیا کر
۱۵۹	معلوم دیکھ آج مجھے کر گئے بابا کیا تھر پہ نہ ہر انہ مری مر گئے بابا معلوم دیکھ آج مجھے کر گئے بابا کیا تھر پہ نہ ہر انہ مری مر گئے بابا	۱۶۰	معلوم دیکھ آج مجھے کر گئے بابا کیا تھر پہ نہ ہر انہ مری مر گئے بابا معلوم دیکھ آج مجھے کر گئے بابا کیا تھر پہ نہ ہر انہ مری مر گئے بابا	۱۶۱	معلوم دیکھ آج مجھے کر گئے بابا کیا تھر پہ نہ ہر انہ مری مر گئے بابا معلوم دیکھ آج مجھے کر گئے بابا کیا تھر پہ نہ ہر انہ مری مر گئے بابا

[illegible]

طے کر لیجئے جسکو ہم
 نے لقب حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کا
 ملا اس واقعہ اول
 سلاک و جانب سے
 مبارک چوکورہ میدان کو دیکھو
 کے دہنی طرف تھا
 لہذا اذان کی گانہ
 ٹونے اور دعا تمام مبارک
 جہی تھا اور چونکہ
 درست ہوئے ہیں ۱۲

<p>۱۰ آبادی کے گھر میں جو شخصیت نہ ہو تھا تو نہایت کا کہ تین عورتیں نہ ہو تو جمال سے تانبہ بام و در میں ایک ایک کا دینے کا کام</p>	<p>۱۱ نیوید اور پویشی کے دو عالم کا دنیا رست خدا کے جگہ پر تشریف آتا باب فروع قوت بابت مصلحت</p>	<p>۱۲ مکرمات اور نصیحتیں اور نصیحتیں کیوں کہ ایک ایک کے لیے تکلیف شہان کے لیے مصلحتیں میں ایک ایک کے لیے مصلحتیں</p>
<p>منور اس قدر تھی جس کی کشتی کی روشن تھا طور کے تکی سے نور کی</p>	<p>جہاں یقین ہو رہا دو عالم میں گنہگار معلوم خدا کی کلید ہے</p>	<p>موسیٰ فصاحت و فصاحت و فصاحت دور سے صحت کے لیے مصلحتیں</p>
<p>۱۳ جو شخص ایک ایک کے لیے تھا تو نہایت کا کہ تین عورتیں نہ ہو تو جمال سے تانبہ بام و در میں ایک ایک کا دینے کا کام</p>	<p>۱۴ نیوید اور پویشی کے دو عالم کا دنیا رست خدا کے جگہ پر تشریف آتا باب فروع قوت بابت مصلحت</p>	<p>۱۵ مکرمات اور نصیحتیں اور نصیحتیں کیوں کہ ایک ایک کے لیے تکلیف شہان کے لیے مصلحتیں میں ایک ایک کے لیے مصلحتیں</p>
<p>حق ہو تو قبلہ وہ جہاں وہ ولی ہوا اعلیٰ جو تھا تو اس مبارک علی ہوا</p>	<p>پوری تہہ کرم سے ہوئی آرزو دہری لگے سے اب دین ہوئی آرزو دہری</p>	<p>مصرعین جو تھا اس سے ہنسے جلی آیا بھائی تھے دیا ہوا باز تو ہی کیا</p>
<p>۱۶ کودن کے ایک ایک کے لیے تھا تو نہایت کا کہ تین عورتیں نہ ہو تو جمال سے تانبہ بام و در میں ایک ایک کا دینے کا کام</p>	<p>۱۷ نیوید اور پویشی کے دو عالم کا دنیا رست خدا کے جگہ پر تشریف آتا باب فروع قوت بابت مصلحت</p>	<p>۱۸ مکرمات اور نصیحتیں اور نصیحتیں کیوں کہ ایک ایک کے لیے تکلیف شہان کے لیے مصلحتیں میں ایک ایک کے لیے مصلحتیں</p>

۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

<p>۱۷ تو توں تھا اسی پیر سالک کا بندہ بگایا بڑا کشتہ کشتہ کو شکست اب توں بڑا کشتہ کشتہ کو شکست اب توں بڑا کشتہ کشتہ کو شکست</p>	<p>۱۸ بے بار و بے بنیاد توں تھا کشتہ کشتہ بے بار و بے بنیاد توں تھا کشتہ کشتہ بے بار و بے بنیاد توں تھا کشتہ کشتہ بے بار و بے بنیاد توں تھا کشتہ کشتہ</p>	<p>۱۹ جب کہ پہلا رسول خدا سے پہلے پس پہلی بگالت کی وہ بگالت پس پہلی بگالت کی وہ بگالت پس پہلی بگالت کی وہ بگالت</p>
<p>۲۰ تیرا کوئی نظیر نہ اسکا نظیر ہے تو بادشاہ خلق ہے اور یہ وزیر ہے</p>	<p>۲۱ میں کا ساز پان تری باہر بیان ہے ان نعمتوں کا شکر کروں کس بیان سے</p>	<p>۲۲ الف تیرا ہی کہ دور نہ رکھا لگا ہے گسوارہ تھا قریب بہت خواہ لگا ہے</p>
<p>۲۳ یار اہست برتو یار خوش بخت بیکار ہوئے جہان میں بیکار یار اہست برتو یار خوش بخت بیکار ہوئے جہان میں بیکار</p>	<p>۲۴ فرمان کے یہ غلام شہنشاہ دنیا آغوش کھولے دیکھو کھلے خدا فرمان کے یہ غلام شہنشاہ دنیا آغوش کھولے دیکھو کھلے خدا</p>	<p>۲۵ جس کے کہیں کسی کی توں تھا کشتہ کشتہ جس کے کہیں کسی کی توں تھا کشتہ کشتہ جس کے کہیں کسی کی توں تھا کشتہ کشتہ جس کے کہیں کسی کی توں تھا کشتہ کشتہ</p>
<p>۲۶ جو دوست اسکا ہو وہ ہمارے حضور ہے دشمن جو اسکا ہو مری محبت دور ہے</p>	<p>۲۷ نور خدا سے کعبہ میں رونق دو چہرہ ہے بانگ دان صوت قامت بلند ہے</p>	<p>۲۸ فرمانات تھے یہ لشکر دین کا نشان ہے یہ جسم ہو مرا یہ محمد کی جان ہے</p>
<p>۲۹ روح الامین ہے علیؑ ان لا اشرار ان کے خوشی ہے علیؑ ان لا اشرار روح الامین ہے علیؑ ان لا اشرار ان کے خوشی ہے علیؑ ان لا اشرار</p>	<p>۳۰ آغوش میں نے آٹھا یا بندہ توں تیرے کھین علیؑ تھکوں کہ کچھ آج بھی آغوش میں نے آٹھا یا بندہ توں تیرے کھین علیؑ تھکوں کہ کچھ آج بھی</p>	<p>۳۱ تھا جیسے سے عاشق معبود وہ عالم جو ہے میں خدا نے عبادت کیا اور کام تھا جیسے سے عاشق معبود وہ عالم جو ہے میں خدا نے عبادت کیا اور کام</p>
<p>۳۲ شکر خوشی ہوئی پر شہ سر فرما کر پس لکھ دیا زمین پہ جبین نیا زکر</p>	<p>۳۳ حسن بیان ہر ایک نبی سے زیادہ تھا کی اس طرح تلاوت قرآن کہ یاد تھا</p>	<p>۳۴ کر خوش ہوئے تو ذکر رسالت پناہ ہے رؤنا کبھی جو آیا تو خوف آلہ ہے</p>

ملہ رسع ہونی پر پیرنگاری ۱۲ ملہ قسیم ہونی قسیم کنندہ ۱۲

<p>۱۰ ایمان کے گھر میں وہ غنیمت قسم تھا نہ تو غنیمت کا ان کے سین میں غنیمت نہ تو غنیمت جو مال سے تابندہ بام و در ہر ایک کی تابلیک تھا دین کے لئے ہر ایک کا گھر</p>	<p>۱۱ پیرا پیرا آج دو عالم کا پیشوا زیادہ جوجے جمع پر تشریف آنا دست خدا اس پر عرب شاہ لا تا باب فتوح قوت بازو سے مصطفیٰ</p>	<p>۱۲ مہر و نعت تمام قدسین رواج نہیا بلکہ ان کے کہنے سے ملک کعبہ کو صفیا کلمہ شمع غیاں ایسے حاضر خلیل تھا عبدی الطبق میں لائے تھے وہ ان کے باران</p>
<p>صنوا سعدی حسن علی کے طور کی روشن تھا طور کعبہ تجلی سے نور کی</p>	<p>جان یقین ہو زہد و ورع میں حید ہو گنجینہ علوم خدا کی کلید ہے</p>	<p>موسمی عصا ایسے صفت دور باش تھا ازرم سے صحن کعبہ میں خضر آب پاش تھا</p>
<p>۱۳ کس طرح اس کی غنیمت شریف کس طرح اس کی غنیمت شریف کس طرح اس کی غنیمت شریف کس طرح اس کی غنیمت شریف</p>	<p>۱۴ جو علی علیہ السلام میں غنیمت جو علی علیہ السلام میں غنیمت جو علی علیہ السلام میں غنیمت جو علی علیہ السلام میں غنیمت</p>	<p>۱۵ روح القدس کو پیر غیاں زینت زادہ جسے عیب کو سے جائے اس کی گھر میں ہے آج تو نہ ہو اس کی ہر ایک کی غنیمت شریف</p>
<p>حق ہو کہ قبلہ دو جہان وہ ولی ہوا اعلیٰ جو تھا تو اسم مبارک علی ہوا</p>	<p>پوری ہے کرم سے ہوئی آرزو مری لگے سے اب دو چند ہوئی آبرو مری</p>	<p>سر عینی جو تھا اسے ہمنے جلی کیا جھائی تھے دیا ترا بازو قوی کیا</p>
<p>۱۶ کہ درون کی بیک بیک ہوئی ارغی کیا ارغی کی بیک بیک ہوئی ارغی کیا ارغی کی بیک بیک ہوئی ارغی کیا ارغی کی بیک بیک ہوئی ارغی کیا</p>	<p>۱۷ اس کی درگاہ جلوس کی کو جس کی بیک سین زاری ہوئی کہ سے خلعت و جلیان افلاک سے ملک علیہ السلام تھے شان غزوان جیو عین حقین کو کو نہ بان</p>	<p>۱۸ بھجوا جو اس کو تیری غفلت کی لیسے بھجوا جو اس کو تیری غفلت کی لیسے بھجوا جو اس کو تیری غفلت کی لیسے بھجوا جو اس کو تیری غفلت کی لیسے</p>
<p>آئی نہ اید حسن علی کا طور ہے آدم سے پہلے خلق ہوا جو وہ نور ہے</p>	<p>حب علی کا چہرہ کو توڑ کو جو سن تھا فرمان حق سے شعلہ کو دوزخ خموش تھا</p>	<p>برپا نشان دین ہو علم ذو الفقار ہو نزدیک ہو کہ وحی خدا آشکار ہو</p>

<p>۲۵ جب کہ چاکر رسول خدا سے پر حکیم پس چاکر کمالت عظمیٰ وہ کیا نام نے آئے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے منقولہ پودوں سے شوق و اشتیاق</p>	<p>۲۶ بے بار و بار بے بار بے بار بے بار کی فوج شکستہ دل کی موت سے مستقیم جہاں جھے نہیں باری دلت عظیم</p>	<p>۲۷ تو توشتھا اسی پر سالک بندہ بیکار نہ رہا کہ کفار کو شکست اب نہ رہے بہت بہت ہزاروں خلایق یہو جاکے جہاں سے بدست نیک</p>
<p>۲۸ الفت یہ تھی کہ دور نہ رکھا نگاہ سے گہوارہ تھا قریب بہت خواہ گاہ سے</p>	<p>۲۹ ہمیں کار ساز بیان تری باہر بیان سے ان نعمتوں کا شکر کروں کس بیان سے</p>	<p>۳۰ تیرا کوئی نظیر نہ اسکا نظیر ہے تو بادشاہ خلق ہے اور یہ وزیر ہے</p>
<p>۳۱ جب کہ چاکر رسول خدا سے پر حکیم پس چاکر کمالت عظمیٰ وہ کیا نام نے آئے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے منقولہ پودوں سے شوق و اشتیاق</p>	<p>۳۲ فرما کے یہ کلام شہنشاہ انبیا آغوش کھولے دوسے کو خدا پہنچو چو نہا دنا تو ان کی بے کیا شر خدا ہے مجھ کو بے بدین مایک</p>	<p>۳۳ یار اہست ہو زمین و فخر زمین بیکیا ہو گئے جہاں میں نہ کرنین یہ تاج آسمان ہو یہ زینت زمین یہ کعبہ مراد ہے یہ قبلہ یقین</p>
<p>۳۴ فرماتے تھے یہ لشکر دین کا نشان ہے یہ جسم ہے مرا یہ محمد کی جان ہے</p>	<p>۳۵ نور خدا سے کعبہ میں رونق دو چاند ہے یا ننگ دان صوت قامت بلند ہے</p>	<p>۳۶ جو دوست اسکا ہو وہ ہمارے حضور ہے دشمن جو اسکا ہو مری محبت دور ہے</p>
<p>۳۷ عطا چھینے سے عاشق معبود وہ نام جو نہ بین تھا نہ عبادت کچھ اور نام بیکسیجی زبان پر جاری تھی صبح و شام سوئے بین بھی نکلتا تھا سوچو خدا کا نام</p>	<p>۳۸ آغوش میں نبی نے اٹھا ابھرتی پہنچیں علی نے کھولے کچھ حاجت بی پھر وحدت خدا بہ فصاحت بیان کی اور دی رسول کی رسالت یہ دہی</p>	<p>۳۹ روح الامین کی چھینے انچھینے کا آگے تھی سے پیش بولن والا احترام وہی شخصیت حق کی طرح پس اسلام پیدا ہوا علی ولی شاہ خالص عام</p>
<p>۴۰ اگر خوش ہوے تو ذکر رسالت پناہ ہے رونا کبھی جو آیا تو خوفِ اکبر سے</p>	<p>۴۱ حسن بیان ہر ایک نبی سے زیادہ تھا کی اس طرح تلاوت قرآن کہ یاد تھا</p>	<p>۴۲ لشکر خوشی ہوئی یہ نہ سرفراز کو پس لکھیا زمین پہ جبین نیا ز کو</p>

<p>۴۷ عجاۂ صولت میں جو بار بار بیان آورد کہ جو ہر موقع پر ایک جان میں حق تھے نام خدا جب کہ جو ہر جان عینی نفس تھے وہ وہ کہ جو ہر جان</p>	<p>۴۸ فرمانے میں سول خدا شاہ کائنات ہر وقت کا صفیہ جبین علی کی ذات کشتی میں جو اسے طوفان کے چنگ بابہر جو تباہی میں وہ بون عفت</p>	<p>۴۹ ہوئی جو جان کی جو زیادہ تر اور شکل کی جو کمال موت کی نظر اس کے سامنے پہنچے میں شاہ کجور اچھے میں اپنے زانو شہادت کے اس کام</p>
<p>۵۰ کس سے بیان ہو علم امام جلیل کے استاد فضل حق سے ہوے جبریل کے</p>	<p>۵۱ ہو مکرون کو فوف ہمیں کچھ ایمین حیدر میں خدا تو تباہی کا غم ہمیں</p>	<p>۵۲ فرماتے ہیں کہ تم سے مجھے اب فراغ ہو خوش ہو کہ تیرے سامنے جنت کا باغ ہو</p>
<p>۵۳ جہ کہ کائنات علی کی جناب ہو نفا میں رسول شافع یوم الحساب ہو رست علی غلو کے کرم کا حساب ہو سردار اہلبیت جو جنت کا باب ہو</p>	<p>۵۴ بندہ ہر سال عبادت اگر کرے اور بقیہ کو وہ اصدرا حق میں ہے چاہی بیادہ پا جو ہر اسے ہون کے اور یکینہ شہید بھی ہو علم و جو سے</p>	<p>۵۵ بہی جو سید میں کائنات میں ہے سر پہنچا میں میں جی پر اسے کچھ جادوں طرف کی کھیلو جو انھیں کچھ فرمایا جو بہت عجب خدا کا شہ</p>
<p>۵۶ باہر ہر اس سے جو وہ ہر سال کائنات میں اس در سے جو گیا وہی پہونچا بہشت میں</p>	<p>۵۷ جب علی کی جو ہر میں ل کے جام میں جنت کی بوند لگی اس کے مشام میں</p>	<p>۵۸ کعبہ اہ چلتے وقت کہ میں حق شناس ہوں گرد و میں عزیز تر سے میں پاس ہوں</p>
<p>۵۹ چشمہ کو ایک و از عجب کا تھا سلمان فارسی سے تھا کہ نہ یہ کیا دشمن نہ ہوا کوئی زورج قبول کا کرتا بھی خلق جو ہم کو کچھ خدا</p>	<p>۶۰ پیشک جو کہ بقیہ حق وہ امام ہیں منا جو اسکا شہید جبین اگر کہیں چالیس سال دتی جو اسے ہے زمین ایذا شاکر کی جی اسے سلفا نہیں</p>	<p>۶۱ پیشکے میں کمال کو کلام توفیق سے ہے جو معین کرنا کام لیکن یہ فقیہی جو اور اسکا جو نہیں امام اس وقت جی بان پر اس کے ملوئی کام</p>
<p>۶۲ دشمن جو کہ میں انھیں دوزخ سے کام تو فردوس شعیان علی کا مقام ہے</p>	<p>۶۳ ہر طرح اسکو ملتی ہر لذت مزار میں بچے کو جو سکائی ہو مادر کنار میں</p>	<p>۶۴ یہ بیقرار ہے تو علی امیر ہے ایذا نہ ہوا سے یہ مرادوست دامن ہے</p>

<p>۴۵ لہجہ نوا کی شہریت جو وقت شام راہوں کو چلے اس کا کھانا کھانے کا مقام اندھوں پر اور غریبوں پر اظافہ تمام فراتے تھے جو چھپا ہوا کیا ہو نام</p>	<p>۴۶ افتادگی تھی کہیں کی تھی اس لیے تھی کہیں کی تھی ہاتھ تھی کہیں کی تھی سارا فوج ملک کی تھی</p>	<p>۴۷ فتنہ خیز ہوئی سال کی تھی اور دریا کی تھی پوچھا سب علی نے تو بولا وہ دہی تھی حضرت کا جو جو وقت تھی</p>
<p>۴۸ کیا پوچھتے ہو عبد اللہ قدیر ہوں جس طرح تم فقیر ہوں میں بھی فقیر ہوں</p>	<p>۴۹ کہوں اس کی حق مباحی ہو جان میں جسے قمارا دینو لگی تھی اک آن میں</p>	<p>۵۰ ہر خون اس کا کہ میں ہوں شہر میں جگہ نہ بخشد مجھے کہیں اس قمار میں</p>
<p>۵۱ گویا چھپا کوئی کہ ہو گویا کا کہان فراتے ہیں شادانوں کا جو چھپا چھپا کچھ سو سو زمین اپنا کوئی مکان کیا حال گویا کوئی نہ بیا سامان</p>	<p>۵۲ سال نے حق کی یہ تھی کہ اک روٹی کی تھی یہ تھی کہ فتنہ خیز تھی یہ تھی کہ جو کہ تھی یہ تھی کہ</p>	<p>۵۳ بہر وفا سے نذر ہو تمام ہو تمام اور دن ہو نذر ہو تمام ہو تمام سوا کہ جو کہ تھی یہ تھی کہ سال کی تھی یہ تھی کہ</p>
<p>۵۴ پابند کچھ نہیں ہوں کہ تھکے یہ سر ہے دم بھر جہان میں یہ جگہ پائی مر ہے</p>	<p>۵۵ عرض آئے کی جناب امام کبار میں ہوں دریشان شہر بہ شہر ہو قمار میں</p>	<p>۵۶ میں فاقہ کش تھم ہوں تم حق کے شیر ہوں حاضر ہو کچھ تو دو کہ یہ محتاج سیر ہوں</p>
<p>۵۷ جبکہ ایک ہی کھانے کو لائے تھے کتے کے کھانے شہر خور نہ جاتے تھے اک قریب نان جو ہے زیادہ نہ کھاتے تھے پڑا کوئی سطر یہ کہہ ساتے تھے</p>	<p>۵۸ فتنہ خیز تھی یہ تھی کہ وہ اوتار کے تھی یہ تھی کہ اوتار کے تھی یہ تھی کہ جہان کی تھی یہ تھی کہ</p>	<p>۵۹ اس صاحب نے تھی یہ تھی کہ وہ روٹی کی تھی یہ تھی کہ ہاتھ کی تھی یہ تھی کہ نے آئے اپنا صاحب کی تھی</p>
<p>۶۰ اس خون سے ہو دل مرادیا بی بی میں میں کھاؤں اور ہو کوئی بھوکا بی بی میں</p>	<p>۶۱ فرمایا اگرچہ کم ہے یہ میری نگاہ میں دے سب راہوں کی خانقہ کی راہ میں</p>	<p>۶۲ پانی سے روزہ کھولا شہر ذوالفقار فاقہ میں کائی رات ہر اک روزہ دار</p>

۱۰۴ چون کا حال کچھ بگڑا ہے رسول پوچھنا یہ تفریق سے کہ او شوہر رسول مچھلتے ہیں کہیں ہیں یہ کچھ بگڑا ہے رسول روداد سب علی سے کجا بادل ملوں	۱۰۵ جبریل سے پڑھ لکھو نہ بھولیں رنگا ہستی میں کچھ بگڑا ہے رسول خداوندی سے کچھ بگڑا ہے رسول الکھنڈ میں یہ کچھ بگڑا ہے رسول	۱۰۶ دنیایا نہ بگڑا ہے رسول عالم چربا ہے اسد اسد بے زبان منہ پر رقا وہ ناصبر ہے زبان سین فتح الہی کی کیا زبان
۱۰۷ عم سے ہی نہ تاب نہ مشرقین کو روئے گلے لگا کے حسن اور حسین کو	۱۰۸ بند ہے یہ کیا غایت پروردگار ہے یہ ایک مشت خاک کا غزوہ قار ہے	۱۰۹ جھٹے دلاوران جہان اور دلیر ہیں شیر خدا کی ضرب کی دہشت زہر ہیں
۱۱۰ چراغ طہر کو چھاتی سے لپٹا کر سے میرا فاقہ کش میاں دلدار دریا سنا ہون میں نہ چو کھا نا نہیں انسوں سے حال سے میں بچتا ہوں	۱۱۱ میں کیا ہوں مجھے کونسا ایسا بجو کا اگر یہ تو نہیں فرما جا بشا اسی نے صبر کیا انہیں لا انما ہے جنت بچو بچو	۱۱۲ میں نے دوا الفقار کی تھی کچھ عقروں میں کچھ بچو بچو اگر کچھ نہیں نظر آتی تھی بہی نہیں جلی سے سونا لافا
۱۱۳ پھر بولے خدا سے فرزند مرے ہیں فاتے سے تین تین دن اسیر گذرے ہیں	۱۱۴ دے سکنا تھا میں رزق یمیم واسیر کو اُسے دیا تو میں نے کھلایا فقیر کو	۱۱۵ اغرائی کچھ نہیں ہر شبیہ تھیکا ظاہر ہے اس کا خدا لاشریک ہے
۱۱۶ دو دو کے لئے تھے یہ بجا سیرام جائے عجیب میں با صدا خرم آیات الہی کو دیا اور کلام رضی ہو فطرتی ہے بہت بڑا کلام	۱۱۷ ہمت نہ دی یہ خاوت نہ دی فا تو نہیں کچھ بگڑا ہے رسول وقت آئی نہ تھی شجاعت نہ دی س عبودیت اسے کھوٹ نہ دی	۱۱۸ بدر و خنجر کچھ بگڑا ہے رسول اگر کچھ نہیں نظر آتی تھی دست خدا کا وار کچھ بگڑا ہے رسول اس کا دست یہ کچھ بگڑا ہے رسول
۱۱۹ فاتے کیسے جو راہ خدا کے قدیر میں آیا ہر سورہ مرح جناب امیر میں	۱۲۰ لطف و کرم نے محرم راز فنی کیا اپنے حبیب کا مجھے اُسے وحی کیا	۱۲۱ پریش یہ دوا الفقار کی قاطع دہل ایک دویم جس سے پر جبریل ہے

۱۰۴ اغرائی کچھ نہیں ہر شبیہ تھیکا
۱۰۵ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۰۶ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۰۷ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۰۸ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۰۹ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۰ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۱ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۲ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۳ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۴ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۵ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۶ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۷ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۸ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۱۹ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۲۰ عاقبت میں کچھ بچو بچو
۱۲۱ عاقبت میں کچھ بچو بچو

<p>۴۳۵ بندہ بریں کی عین موت تھی اتقد جیو کا در اٹھا دیا اور کیا کسپر دی جو کرب میں اہل تواریخ نے خبر چاپیں میں کچھ خطہ افتادین کا در</p>	<p>۴۳۶ جھٹکا بھجوم سبھا دینا تھی باطن میں چھوٹی اور کبھی کبھیں ورے علی سے پر کوئی اتنا تھا ورن پھر جی کو اوار سے سنگدال عین</p>	<p>۴۳۷ اتنے تھے اہل کٹر محمد فوج فوج دیا سے حرب چاروں اتنا تھا بچ دونا تھا ذوالفقار کا اس سر میں بچ بڑا کو جھٹکا تھا خیر النساء کا در</p>
<p>شیر خدائے زور ولایت دکھا دیا خندق پر پل نہ تھا تو کسے پل بنا دیا</p>	<p>زمینی جو یک بیک لب بجز نما ہوا دوبچ وہن سے گوہر دندان جدا ہوا</p>	<p>آئے نظر نہ وہ جبین قصد مصاف تھا حملہ نہ ہو چکا تھا کہ میدان صاف تھا</p>
<p>۴۳۸ اس کی تے جیو جوان کھڑو ہوا تک پہنچے بولایا اک در باقتار قائم ہوا میں قدم شاہ ذوالفقار پیسے جی اوتے بھجور نہ نسیار</p>	<p>۴۳۹ آلودہ خون میں کب کچھ کچھ ناتھ بھاکے آپ کیا فرم کا در باسم نہ تھی کوہی طاقت ترار کچھ چھوٹے بھجور نہ نسیار</p>	<p>۴۴۰ خندق میں شجہ بچ ہوئی اس وقت تھی ابن عبدود کی شجاعت فوج تنگ شہر ہو وہ شجاعت کا تھا تنگ دراچہ سو سوار لڑا تھا سونگ</p>
<p>خیر کا در جو دست امام حبیل پر قائم ہیں دنوں پانوں پر ہیریل پر</p>	<p>دہشت الامان کی فلک تک حد لگی گاہ زمین میں کے تلے نظر اگلی</p>	<p>شیر پھر تانہ تھا وہ کسی کا در سے لڑا تھا سحر کر میں اکیلا ہزار سے</p>
<p>۴۴۱ شہر پر جان میں جگہ کمال جو تھی اہل کشت ہوئی کمال فوج رسول بجاگ اسی سبب مہمال جیو بزدل لال کو تبا گیا کمال</p>	<p>۴۴۲ چکچی نہ ہو وہ برق شعلہ در رو جبین نہ تھی کچھ کچھ کچھ اندھن میں تیغ علی خ کیا بھجور دھن میں کی تھی کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۴۳ اہل نظر فوج رسول خدا کمال اسے بھجور نہ تھی کچھ کچھ کچھ کفار مستقیم نہ تھی کچھ کچھ کچھ آگے بڑھا بھجور نہ تھی کچھ کچھ کچھ</p>
<p>پھر کرا دھر آدھر ہر ہر کی عتاب میں غیر از علی کسی کو نہ پایا رکاب میں</p>	<p>نصرت فدا تھی جرات نہ تھی ستارہ لا سیف لاف میں کی فلک پر پکار تھی</p>	<p>شہر دھن سو کھڑا اسے رزم تھا محبوب حق کی قتل کا کافر کو عزم تھا</p>

ج

<p>۹۱ بہشت میں رہتی تھی نگار سے یہ تھا گزرا کا دوسرا تھی چشت سے لگی ہوئی اگر تیری سپر تکلیف سے تیرے کسے کوہ کے گئے گزرا</p>	<p>۹۲ کی عرض افروز تیرے حبیب نے تین بار محبوب تیری نے یہ کیا حکم کا زرار نزدیک تھا کز فوج چھوڑ کر سے فرار سلمان نے عرض کی کہ فلاں ہو جان</p>	<p>۹۳ یاب یاب تیرا بندہ کھٹکھٹا گزرا عابد ہو تھی جو یہ افواہ کا رہے یہ تو یہ غلام کچھ پل شتاب ہے</p>
<p>۹۴ سب گھوڑوں سے بلند قوی راہوار تھا اک دیوتا کہ کوہ کے اوپر سوار تھا</p>	<p>۹۵ سر نہ ہو گا کوئی جوان اس جوان سے لنگے گی ذوالفقار نہ جب تک میان سے</p>	<p>۹۶ دنیا بہت ذلیل ہو اسکی نگاہ میں جان اپنی صرف کرتا ہو یہ حق کی آہ میں</p>
<p>۹۷ بہشتی اور جہنمی چارہ چہ نہ کر جہاں غلطی ہو نہ شست سے لگتی نہ تخلات و زینتوں کا جو ہر شے ایک درد صفت سے نکل کے گئے گئے گئے گزرا</p>	<p>۹۸ پانچے آبدیدہ ہوئے شاہ جہاں سے اپنے غلام کی کیا حیرت کا تاج سے پہنائی اپنے تین کا زرا آج سے پاکستان اپنے باغی بادشاہ کی</p>	<p>۹۹ تیرے تھے بیان میں یہ نہا جات بابا ہو گیا خاک کا شہید ان کا زرار یہ حکم تو کیا تو تین تری جو ذوالفقار چھوٹے قدم تو تیرے نفرت ہوئی تیار</p>
<p>۱۰۰ طاری تھا خوف فوج پر اسے بیان سے انگلانہ کوئی جنگ کو اس پہلوان سے</p>	<p>۱۰۱ حفظ خدا علی ولی کی سپر ہوئی قبضے میں ذوالفقار کلید ظفر ہوئی</p>	<p>۱۰۲ خادم کوئی جلو میں تھانہ راہوار تھا اسدن پیادہ پاشہ دلدار تھا</p>
<p>۱۰۳ کجا جانی تیری نہ ہو کہ کیا خطاب پوشے زبان تیرے کو کوئی جواب سب اگر لگوں تیرے تیری باتی باب تو میرے لیے سے راہم کجا بباب</p>	<p>۱۰۴ نصرت تیری سے کہ جو وہ نہ تیری تیرے تھے تیرے آقا تھا کہ یہ کی دعا تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۰۵ میر تقی میر کے یہ کی کیا خطاب افرار کر کے وہ انیت کا تو یہ تو میری کا ہو کہ زیادہ ہو آبرو یہ تو میری کا ہو کہ زیادہ ہو آبرو</p>
<p>۱۰۶ کی عرض مصطفیٰ سے یہ کیا انتظار ہے بندہ رضا سے حرب کا امیر واد ہے</p>	<p>۱۰۷ بیتاب ہوں یہ میری دعا سجا ہوں عمر ابن عبدالودید علی فتح تیا ہوں</p>	<p>۱۰۸ ڈر قمر حق سے ہے جنگ و جدل نہ ہو نا انشام دین تیری میں خلل نہ ہو</p>

<p>۱۰۰ توحید علی سے بولادہ وہ نظم ختم دانت بنی سب زرد و شاد و صفت خاص عام رکھے سے کیا تون کہ پر ننگ کا مقام</p>	<p>۱۰۱ یون و ذکر علی نے کیا پناہ سپرد آجائے شایبہ زکریا چوین ان شکار ضرب لے روئے کی عدد کوئی نہ بار بجلی کی بجلی کے گری سرور ذوالفقار</p>	<p>۱۰۲ توحید علی سے بولادہ وہ نظم ختم دانت بنی سب زرد و شاد و صفت خاص عام رکھے سے کیا تون کہ پر ننگ کا مقام</p>
<p>تا حق تو جان دے کو آیا ہے آپ سے پھر جا کہ دوستی ہو مجھے کیے باپ سے</p>	<p>۱۰۳ ہوتا تو منہ سے فوج کے نکلا غضب ہوا ثابت نہ تھا کسی پر کہ دو کڑے کب ہوا</p>	<p>لوئے گا تو جو خانہ پروردگار میں تڑپے گی بری فوج مقرر مزار میں</p>
<p>۱۰۴ توحید علی کے لئے مرقع ہونی نہیں کہ مرقع کا فرین دوستی نہ دشمن خدا و مرقع کے لئے شفی کردن کا ایک ملین تکبوتنا ابھی</p>	<p>۱۰۵ توحید علی نے جو سید اک دی صدا توحید علی نے شکو کا جواب کیا ادا روح الامین نے اس کے پس از توفیق کیا ضرب علی کی آرا ہو توفیق کبریا</p>	<p>۱۰۶ توحید علی کے لئے مرقع ہونی نہیں کہ مرقع کا فرین دوستی نہ دشمن خدا و مرقع کے لئے شفی کردن کا ایک ملین تکبوتنا ابھی</p>
<p>حیدر ہون ابن عم رسالت پناہ ہون اردکانہ جانو کہ میں شیر آہ ہون</p>	<p>کس تیغ میں یہ ضرب ہو کس میں یہ نوحہ ہو اگر دیون پہنیت کا فرشتہ تو نہیں شور ہو</p>	<p>کیا کیا نہ شیعہ پر مصیبت گذر گئی اعدا کے ظلم و جور سے زہرا بھی مر گئی</p>
<p>۱۰۷ توحید علی کے لئے مرقع ہونی نہیں کہ مرقع کا فرین دوستی نہ دشمن خدا و مرقع کے لئے شفی کردن کا ایک ملین تکبوتنا ابھی</p>	<p>۱۰۸ توحید علی کے لئے مرقع ہونی نہیں کہ مرقع کا فرین دوستی نہ دشمن خدا و مرقع کے لئے شفی کردن کا ایک ملین تکبوتنا ابھی</p>	<p>۱۰۹ توحید علی کے لئے مرقع ہونی نہیں کہ مرقع کا فرین دوستی نہ دشمن خدا و مرقع کے لئے شفی کردن کا ایک ملین تکبوتنا ابھی</p>
<p>اس ضرب سے رزم علی کی سر ہوئی سر پر لگا جو زخم جبین خون سے تر ہوئی</p>	<p>جس خدا خوشی ہو علی کی وہ جہ سے افضل عبادت و جہان کی یہ ضرب ہے</p>	<p>پایا جو محو بندگی بے نیاز زمین لہو روزه دار کو ماری نماز زمین</p>

یہ لکھی یا تو ان کاٹ کاٹ لے ۱۲

<p>مطلع سوم چون چو کہ روز قتل میر و بچہ چون بچہ و مرہن کے نہ روز و غفلت غفلت سے حسن کی حالت عجیب چون</p>	<p>۱۱۱ چو کہ روز قتل میر و بچہ چون چو کہ غفلت سے حسن کی حالت عجیب چون</p>	<p>۱۱۲ چو کہ روز قتل میر و بچہ چون چو کہ غفلت سے حسن کی حالت عجیب چون</p>
<p>پایا جو بستی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>	<p>۱۱۳ پایا جو بستی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>	<p>۱۱۴ پایا جو بستی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>
<p>۱۱۵ پایا جو بستی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>	<p>۱۱۶ پایا جو بستی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>	<p>۱۱۷ پایا جو بستی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>
<p>۱۱۸ پایا جو بستی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>	<p>۱۱۹ پایا جو بستی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>	<p>۱۲۰ پایا جو بستی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>

<p>۱۱۷</p> <p>عجیبی کو کہنے پہ چھوٹا تو لانے کیا مادر جو اچھی حضرت مہم سی بابا جب درد و وضع حمل سے تھیں ہر مہم نندائے غیب بابا</p>	<p>۱۱۸</p> <p>چھوٹے عرض کی غلامی تیار غلامی سوا کر موی کا افتخار نہ پایا مہم کو جب یہ دوا حکم دیا نوعوت پائے جس کے اوصاف تمکنا</p>	<p>۱۱۹</p> <p>کہہ چکے تھے خیر خدائے دیا جواب سہا جی جگیا اپنی شان کر کے سے جواب گندم کے کھلنے سے وہ چوہو دروغ میں نے غیر کیا میں سے جواب</p>
<p>۱۲۰</p> <p>یاق کوئی امر غیر عبادت رو آئین طاعت کی یہ جگہ ہی ولادت کی جائین</p>	<p>۱۲۱</p> <p>کی عرض خوف یہ کہ جتنا آؤں میں گر حکم ہو تو بھائی کو بھی لیکے جاؤں میں</p>	<p>۱۲۲</p> <p>فاتوین شکر حق سے نہاں آشناری نار جوین ہر شہ علی کی غذا رہی</p>
<p>۱۲۳</p> <p>اور وقت آیا میری لالت کا چھوٹی مادر سری دھائے کہ مہم سی بابا سے فاطمہ کو وصل کیسے ہوئی انداز میں کہنے کے ای دور علی</p>	<p>۱۲۴</p> <p>حجۃ اسوئل پاک جیم کی پیر بان کے اہل کہیں پیر پیر پیر تھے جمع دان بہت صنایع و صناعات لایا جابین حکم شہنشاہ کائنات</p>	<p>۱۲۵</p> <p>کی عرض کر کے کہ لایا لانا ارزیز زیادہ آپ کا ہی راز کا نہ پایا جبکہ آفتاب سرخ کی خفا کی حق میں انکے حق کے برابر چھا</p>
<p>۱۲۶</p> <p>مہم سے مرتبہ ترا اس دم زیاد ہو تو ہر کنیز خاص علی خان زاد ہو</p>	<p>۱۲۷</p> <p>سورہ پڑھا ہمارے اس عز و شان سے آتی تھی مہم کی صدا آسمان سے</p>	<p>۱۲۸</p> <p>بہا نہا تگروں نے نگار آسمان سے میں نے دھلے بد زبھی کی زبان سے</p>
<p>۱۲۹</p> <p>کتبتے تھے کہ خیر خدائے خیر کیا جہاں حسین گو کہے آغا نور کہہ چکے تھے جاؤ وقت ملاقات ہو چکا</p>	<p>۱۳۰</p> <p>عجیب طور پر عرصہ دوا کا اثر دیا موی کی پیر سے یہ دوا حکم دیا وہ درگتے یہ خفا شکر کا منتقد خیر از شد کسی سے بھی میں تورا</p>	<p>۱۳۱</p> <p>اور دوسرے سے عید و خفا کا پیر کافر با سدا بلو دین سے بہر دور میرے کہہ سوسو کے میں پیر پیر یہ دونوں محل عرش اسی کے ہیں</p>
<p>۱۳۲</p> <p>آئے ہیں عیش پر عیش شہ کوں مکان کو جی بھر کے دیکھنے وہمیں بابا جان کو</p>	<p>۱۳۳</p> <p>حیدر لقب ملا مجھے طفلی کے ہمیں دوا چکلیو نے چیرا ہوا رو کو ہمیں</p>	<p>۱۳۴</p> <p>سروا اہل خلد میں عالی مقام ہیں نانا نبی ہیں باپ مام آپ مام ہیں</p>

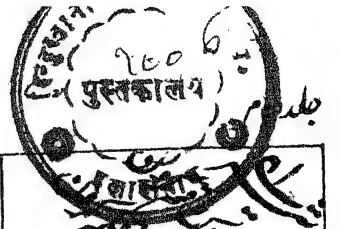
<p>۱۲۷ زینب بے بدعا سے خوشی کے پونہ بیوہ کے شہیدان کی لاشوں کے زلفزار یہ سکرے روتے روتے تم آئے اولاد بارہ پسر علی کے قدم سے لپٹ گئے</p>	<p>۱۲۸ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے</p>	<p>۱۲۹ غارت سے بچو جو حال میں تصور تو ایک شہادت کا ہو پس درجہ نور دل نہ فاطمہ کے دوسرے ہو جسے</p>
<p>۱۳۰ عیاش کو بلا کر گلے لگا کر ہاتھ اسکا دیکھو ہاتھ میں کیا اداں غلام تمھارا جو با وفا منبری طرح سے پیار سے جو پیو سدا</p>	<p>۱۳۱ آفت کا دن جو تجھ کو مقدر کیا ایسا اس روزیہ غلام بہت کام آئیگا</p>	<p>۱۳۲ آقا کا ساتھ تمام مردن چھوڑ لو سب چھوڑیں حسین کا دامن چھوڑ لو</p>
<p>۱۳۳ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے</p>	<p>۱۳۴ روزِ بزمِ معرکہ آرائی کی خبر پائی ہو اس پسند تو سفاکی کی خبر</p>	<p>۱۳۵ غارت سے بچو جو حال میں تصور تو ایک شہادت کا ہو پس درجہ نور دل نہ فاطمہ کے دوسرے ہو جسے</p>
<p>۱۳۶ عیاش کو بلا کر گلے لگا کر ہاتھ اسکا دیکھو ہاتھ میں کیا اداں غلام تمھارا جو با وفا منبری طرح سے پیار سے جو پیو سدا</p>	<p>۱۳۷ آفت کا دن جو تجھ کو مقدر کیا ایسا اس روزیہ غلام بہت کام آئیگا</p>	<p>۱۳۸ آقا کا ساتھ تمام مردن چھوڑ لو سب چھوڑیں حسین کا دامن چھوڑ لو</p>
<p>۱۳۹ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے</p>	<p>۱۴۰ روزِ بزمِ معرکہ آرائی کی خبر پائی ہو اس پسند تو سفاکی کی خبر</p>	<p>۱۴۱ غارت سے بچو جو حال میں تصور تو ایک شہادت کا ہو پس درجہ نور دل نہ فاطمہ کے دوسرے ہو جسے</p>
<p>۱۴۲ عیاش کو بلا کر گلے لگا کر ہاتھ اسکا دیکھو ہاتھ میں کیا اداں غلام تمھارا جو با وفا منبری طرح سے پیار سے جو پیو سدا</p>	<p>۱۴۳ آفت کا دن جو تجھ کو مقدر کیا ایسا اس روزیہ غلام بہت کام آئیگا</p>	<p>۱۴۴ آقا کا ساتھ تمام مردن چھوڑ لو سب چھوڑیں حسین کا دامن چھوڑ لو</p>

<p>۱۵۴ فخ سے تہنیتیں نے رو کر یک حکم چاند سے کر دیا جانب سے جو کلام دیند کہ کے بانو سے مہر کی جانب سے حکم کے کہین بچن میں سبب سے حکم</p>	<p>۱۵۵ کتنی کھانوں کی گریہ جو کہ چاہیں کتنی کھانوں کی گریہ جو کہ چاہیں دہر سے اب تو اب سے بڑی بڑی نہیں چن چن بڑی بڑی</p>	<p>۱۵۶ کسی کی سی تو لا چاہیے کسی کی سی تو لا چاہیے کسی کی سی تو لا چاہیے کسی کی سی تو لا چاہیے</p>
<p>۱۵۷ سے سے باپ کے دل کا تو مچھٹ جائے زینب کا کہین جانے سے اگر لپٹ جائے</p>	<p>۱۵۸ عالم کے سر کا تاج زولے سے اٹھ گیا ہادی ہا لالہ زانے سے اٹھ گیا</p>	<p>۱۵۹ خادم اسید و اخضر کی گریہ کسی کی سی تو لا چاہیے</p>
<p>۱۶۰ بارہ پیر سے سب سے سب سے کے کہین بچن میں سبب سے حکم</p>	<p>۱۶۱ وارث نہ کر کے زینب سے حکم بان لکھی تھی گے ہی باجی کے</p>	<p>۱۶۲ اک درد سے بچ کر کسی کی گریہ کسی کی سی تو لا چاہیے</p>
<p>۱۶۳ مولائے عدل و داد کے نوکروں سے بازاری سب کا نوپہ اٹھ اٹھ کے وقت تھے</p>	<p>۱۶۴ بچو نکو تھانے میں جہان باہر تھیں کیسے بک بک کر لالہ دے تھیں</p>	<p>۱۶۵ نکمر کر گیا ہر زندگی سے تھانے او موت سے بار بار تقاضا چاہیے</p>
<p>۱۶۶ قیدی بلکہ سے تھانے سے تھانے کے کہین بچن میں سبب سے حکم</p>	<p>۱۶۷ ماری ہر شیعہ کی گریہ کے کہین بچن میں سبب سے حکم</p>	<p>۱۶۸ راحت خدانے دی تھی کیا تھانے ایدا بھی چارون ہو تھانے چاہیے</p>
<p>۱۶۹ لہتی تھیں لہان میں خلق سے ڈار گذر گیا چلاتے تھے یتیم کہ باپ آج مر گیا</p>	<p>۱۷۰ جاری زبان پر نہ کوئی اور حرف ہو مداحی علی امین مری عمر صرف ہو</p>	<p>۱۷۱ نعل کو فکر منصب کی چاہیے کسی کی سی تو لا چاہیے</p>

۱۰
 کھانے کو لذت سے ایک جان کو کیا کرے
 نہ پینے سے ایک جان کو کیا کرے
 کھانے سے تھکنا نہیں میں نے تھکنا
 دنیا کو آکھٹا ہے کبھی کبھی کرے
 ۱۱
 صغیر نے شاہ دین کو کھانا دیا
 گرجے تہ نہیں میں آج کرے
 ۱۲
 دو بیگانہ لوگوں میں ایک کو بایا کرے
 میں آج کوئی بھی نہیں کرے
 ۱۳
 وقت رہی تو کوئی بھی نہیں کرے
 ہوا پر عتاب سے جا کرے

۱۴
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 ۱۵
 دو گھنٹے سے عرق کی ایک کھوپڑی
 پانی کا نہ کرے کسی کو کرے
 ۱۶
 تم تھکنا ہے کہ دین میں انداز کرے
 بی بی حال سے کی کرے کرے
 ۱۷
 تم تھکنا ہے کہ دین میں انداز کرے
 بی بی حال سے کی کرے کرے
 ۱۸
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۹
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 ۲۰
 یہ کون بی بی بیان میں کچھ کرے
 آج سے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 ۲۱
 آج سے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 ۲۲
 رفقہ عیسیٰ سے کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 ۲۳
 رباعی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 ۲۴
 تاکہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 ۲۵
 ذرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ



<p>۴۱</p> <p>کیا خدا پرست تھا مولانا میرا نیت سے نہ دیکھ سکا وہ اگر شری ساک کی نہ سیر ہوئے غرضان جی</p>	<p>۴۲</p> <p>وادیوں کا حاضریہ درخت شاخ وادیوں کا حاضریہ درخت شاخ وادیوں کا حاضریہ درخت شاخ</p>	<p>۴۳</p> <p>کاغذ جیسے شکر گردون کے کاغذ جیسے شکر گردون کے کاغذ جیسے شکر گردون کے</p>
<p>۴۴</p> <p>یکتا تھا وہ عبادت رب و دین گذری تمام عمر کوع و سجد و دین</p>	<p>۴۵</p> <p>اسلوب نیک کے نساہتی بات کا اک بس یہی توہیگا وسیلہ نجات کا</p>	<p>۴۶</p> <p>لکھنے کو بیٹھیں روئے ان کے عشر عشر ہوئے قیامت دن تلک</p>
<p>۴۷</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>	<p>۴۸</p> <p>جیل و زندان میں ہو گیا جاکند بصفت کی منتظر ہو گیا جاکند</p>	<p>۴۹</p> <p>تو تیرے کو کبھی نہ ملے کمال تو تیرے کو کبھی نہ ملے کمال</p>
<p>۵۰</p> <p>دانت اس سے لڑو عیان لا تو ہوا قتل اس کے ہاتھ سے عمر عید و ہوا</p>	<p>۵۱</p> <p>بہن جن کے پانچ حب علی کی سا پر نابت قدم رہیں گے محبت کے صراط پر</p>	<p>۵۲</p> <p>لیتا ہوں جب میں نام نہ لیں جاگو سو سو طرح کی ہلتی ہو لڑتے بان کو</p>
<p>۵۳</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>	<p>۵۴</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>	<p>۵۵</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>
<p>۵۶</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>	<p>۵۷</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>	<p>۵۸</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>
<p>۵۹</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>	<p>۶۰</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>	<p>۶۱</p> <p>بصفت کی بصفت کی بصفت کی</p>

مرثیہ میرا بیس
جلد ۱
صفحہ ۳۱

مرثیہ میرا بیس

<p>۴۱ اس طرف تو چو گزرتی تھی وہاں اس مرتبہ کا ایک خطا بس میرا کیا لیکن ستارہ سحری جب سے احیان سلمان فارسی سے بھی نہ کہا کیا</p>	<p>۴۲ تب یوں کہیں نہ تھی کہ بیاہی تب یوں کہیں نہ تھی کہ بیاہی تب یوں کہیں نہ تھی کہ بیاہی تب یوں کہیں نہ تھی کہ بیاہی</p>	<p>۴۳ چھوڑ لی حالت نے وہ شہسوار چھوڑ لی حالت نے وہ شہسوار چھوڑ لی حالت نے وہ شہسوار چھوڑ لی حالت نے وہ شہسوار</p>
<p>لاؤ بنا کنندہ ارکان بن کو نہ لاؤ علی کو لاؤ مرے جانشین کو</p>	<p>خبر جو فتح ہو یہ کہاں چھوڑ چال ہو یا مصطفیٰ نقطہ کرم فوج الجلال ہو</p>	<p>کہتے ہیں وقت رزم کئی تھی جب پیدائش اس حسام کی تھی نصف سب</p>
<p>۴۴ سلمان نے یہ علی کے شکیب سلمان نے یہ علی کے شکیب سلمان نے یہ علی کے شکیب سلمان نے یہ علی کے شکیب</p>	<p>۴۵ میر علی کے خود محمد کے خود میر علی کے خود محمد کے خود میر علی کے خود محمد کے خود میر علی کے خود محمد کے خود</p>	<p>۴۶ آراستہ ہو اچو ام کو آراستہ ہو اچو ام کو آراستہ ہو اچو ام کو آراستہ ہو اچو ام کو</p>
<p>روشن ہو اچو میں یہ امام حسین پر رو کر سر نیار چھکا یا زمین پر یہ</p>	<p>لہتی تھی یوں زہر من پاک مامین گویا لیا ہر من کے شجاعت کو دم میں</p>	<p>پھر فتح یاب کیوں ہونے کا ثبات باندھے رسول جسکی کراپے ہات</p>
<p>۴۷ سلمان نے یہ علی کے شکیب سلمان نے یہ علی کے شکیب سلمان نے یہ علی کے شکیب سلمان نے یہ علی کے شکیب</p>	<p>۴۸ بولی قضا زہر کہ طرف کچھ کچھ بولی قضا زہر کہ طرف کچھ کچھ بولی قضا زہر کہ طرف کچھ کچھ بولی قضا زہر کہ طرف کچھ کچھ</p>	<p>۴۹ حیدر سے بھر سو خلع نے کیا کیا حیدر سے بھر سو خلع نے کیا کیا حیدر سے بھر سو خلع نے کیا کیا حیدر سے بھر سو خلع نے کیا کیا</p>
<p>اک آئین بد کا نخل دور ہو گیا پر نور اور دیدہ پر نور ہو گیا</p>	<p>عکس سپر بد میں بد کا سپر میں تھا تھی وہ سپر کرم نمایاں قرین تھا</p>	<p>گھوڑی پر جب سوار کیا اس جناب کو محبوب ذوالجلال نے تھا مار کا ب کو</p>

<p>۱۹ دل کی جست خیر کار کیا ہو نیک وہ جانتا تھا عرصہ کن دکان کو نیک گر سکا کھنچتا کوئی نقشہ برسے نیک مدد زیاہا چاہے نیک بھی جو نیک نیک</p>	<p>۲۰ زان تو علی کہ تھے سالار سلین بان آن پہونچے متصل قلعہ شاہ دین سکاڑا پار پر علم مصطفیٰ جو دین نخلک تھوڑا کچھ اور کا نیک نیک</p>	<p>۲۱ کمان نظر آئی تھی بار بار اوسان کھنچ کر تھی بار بار چھپرست نرس میں لیا نیرودہ ایک بار خجیہ نخلک کا ہوا چوب استوار</p>
<p>گھوڑا نہ تھا وہ قدرت پروردگار تھا اسپر سوار مہر نبوت سوار تھا</p>	<p>تھارو را سقد شد عالی شکوہ میں پایے نشان ڈوب گیا بطن کوہ میں</p>	<p>لٹکانی پھر کر میں دقت اس شکوہ سے دیرا تیرے آنا ہی صطرح کوہ سے</p>
<p>۲۲ تسلیم تھی یون علیہ و بان جبط سے جبر کدین ہو جان چیم جان نہد رہا مصطفیٰ نے کیا سوسے آسمان خاض پاشک ہوئے تھے متصل دکان</p>	<p>۲۳ دیکھا نگاہا لون نے جسد بجا رجب کو نیرودہ از سر نو رنگ کا دیا سنگرب اس عین نے حارث سے کیا نیہا کیون کر ہے سر اسکا جلد لا</p>	<p>۲۴ چالاک جست ہو سکے ہوا وہ بھینچ تب ہوئے تھے جلوسین بودی کئی ہزار بانی کی لاش یکھ بیدان کا زار چلتیں ز غصہ ہو گیا سمور کیا بار</p>
<p>دیکھ لی گو حفظ میں پروردگار کے کرنے لگے دعائیں غامہ استار کے</p>	<p>باہر کل کے وہ جوین آیا حصار سے چمکرنے لگے ویک اسے اک ذوالفقار سے</p>	<p>پہلے تو کچھ بیان حسب اور تب ہوا پھر مکر میں آگے مبارز طلب ہوا</p>
<p>۲۵ بدو تار جو تھی بازو سے سول حارب لاکت اسکی دست تھو قویل نیری کی نیر خاص ہے مشہور جہاں تھوڑے کے ہوتے ہوئے کدین سکا لعل</p>	<p>۲۶ چنگ اس گھڑی کیا ماہان زر گاہ نقارہ گمان پیر کھی آہنی کلاہ کاندے پھر سیر چھی گمانی بار شک آہ ہوئے دراز جو کی جیسے تب سیاہ</p>	<p>۲۷ گھوڑے کو تب تھی نہ پھرنے کی ارمان بجاری کیا کا کورے سبک غمان زیا سیر عید اجل کی طرح دوان چھپرست نیرا سے لی تھی ناگمان</p>
<p>یار بمری دعا سے اسے زندہ کیجیو بیٹی کے منہ سے جگودہ شرمندہ کیجیو</p>	<p>ملعون سے زہرہ پیر و جب درست کی زنجیر آہنی سے کراہی چست کی</p>	<p>اکٹا خراکے ہاتھ لے جب اسٹین کو گوارے کی طرح سے تھی جنبش زمین کو</p>

۱۲۔ یعنی خیر نامہ میں اس کا نام گویا خدا کی حمد و ثناء ہے۔

<p>۵۴۷ یارو شاہ مرتبہ شاہ ذوالفقار کیا کیا غرا کی رہ میں کیا زور افکار پیر گاہین خلاصہ ایجاد کردگار لیکن خدائے واسطے سو چو مال کار</p>	<p>۵۴۸ افکار کر کے روزے کو مگر اندھار ادھے ناز شیعے بے شاہ ذوالفقار پھر تھا تمام بات عجب آنکھ افکار تو نہائی میں علی علی کے تھے بابا</p>	<p>۵۴۹ حضرت بی بی گولہ سے لگایا ناھو کو جو ہم غریب و کھوٹے سے کیا اب وقت غنیمت ہے ہر کوس جیل سچا اس تمام میں نہیں جا رہا خیرا</p>
<p>۵۴۸ مسجد میں کس طرح عبادت دکھائی ہو سجد میں روزہ دار نے تلوار دکھائی ہو</p>	<p>۵۴۹ دل سوے حق تھا اکھ سو آسمان بھی تھی سانس اہل کہ شب امتحان تھی</p>	<p>۵۴۹ دارت تھا راز اب حسن خستہ جان ہو بس گل کے روز اور علی سہمان ہو</p>
<p>۵۴۹ ان کی ہر صیام کی آہیں میں عیش کھنڈتے کھنڈتے کی طلب وہ لاکھین نان چوبیس و شب اور طلب پیش سے شب علی نے کہا از رہ غضب</p>	<p>۵۵۰ کتنے تھے اپنی ریش مبارک کو وہ خواب ہو گیا صبح فوج کا اس کے لیے غضاب جا تیار تھا ریش مبارک کو وہ غضاب تھا مریض علی سے سوا نہ کو غضاب</p>	<p>۵۵۰ افضل علی عجب وہ شب قتل تمام پیش حیران ہوا مسجد میں وہ تمام واسن امام کا لیا غریبوں نے تمام او کو عطا دیا تو علی نے کیا کلام</p>
<p>۵۵۰ کیا چاہتی ہو تم کہ علی پر عتاب ہو عشر میں میرے واسطے طول حساب ہو</p>	<p>۵۵۱ یادوں گفتگو سے جو بابا کی ہوتی تھیں بابا میں گلے میں ال کے بابا کے روتی تھیں</p>	<p>۵۵۱ ای کی بیوہ درشت نہو جانور ہیں یہ داس میں مت چھڑاؤ مریخا نوجہ گرہیں یہ</p>
<p>۵۵۱ بہن کو غلام سدا سے بن مصطفیٰ دو نہیں کبھی نہیں کھائی بن ایک جا کھنڈتے لیا رطب و شکر کو ایک جا خستہ نے بن بھونچا پیر غیاث کیا</p>	<p>۵۵۲ کیا لاکھین دونوں کی تھی الیہا کیونکہ بندہ کو نہیں آتی جو ایک آن کیونکہ قال نکلتے ہیں آپ ہر زبان کیونکہ ابیاد رہتے ہیں سوئے آسمان</p>	<p>۵۵۲ کہ بنین کیا درودت سر کو دیا خلفے سے در کے وان میں کس نہ لکھ دیا آر کا بھی کچھ ہوا زخیاں آنکھوں میں لکھ دیا خوبن نے تب خلیج میں سے چا لکھ دیا</p>
<p>۵۵۲ روئین جو بیٹیاں تو کسایہ زبان سے ہو از رو بسک میں انھوں اس جہاں سے</p>	<p>۵۵۳ ہو زمکی ہماری جو جینے سے آپ کے ہم دونوں بیٹیاں ہوں فدا ایسے باپ کے</p>	<p>۵۵۳ ای جہانی خواب ناز سے سر کو اٹھاؤ تم بابا اکیلے جلتے ہیں ساتھ اس کے جاؤ تم</p>

<p>۴۲۴ دوونے حسن بن جان سے نہ ہوا داخل ہوئے جو سجدہ خون میں نہ دیکھا جناب والد ماجد خون میں نہ خاک کے ہلے یا اگر سے وہ زمین پر</p>	<p>۴۲۵ لیکن تھکا جو دوسرے عین کا سر آسوت اس عین کی ہوتی تی کا اگر زخمی تھاضبت عمر و عبدود سے سر زخمی جان شان بھی لگا اس غلام پر</p>	<p>۴۲۶ دوونے حسن بن جان سے نہ ہوا دوونے حسن بن جان سے نہ ہوا دوونے حسن بن جان سے نہ ہوا دوونے حسن بن جان سے نہ ہوا</p>
<p>۴۲۷ انکھوت اشک دوونے کے پیہم نکلتے تھے پہر پیہم خون باپا کے لے کے ملتے تھے</p>	<p>۴۲۸ خون سر کا تارہ ریش مبارک رطل ہوا ابر و ملک شکات جبین کا عیان ہوا</p>	<p>۴۲۹ ہشیار کر دیا انھیں حکم اکہ سے پیر حسن بن جان کو اٹلے راہ سے</p>
<p>۴۳۰ پہر پیہم خون باپا کے لے کے ملتے تھے پہر پیہم خون باپا کے لے کے ملتے تھے پہر پیہم خون باپا کے لے کے ملتے تھے پہر پیہم خون باپا کے لے کے ملتے تھے</p>	<p>۴۳۱ آسوت آسمان پر کاسے چیل زخمی ہوا ہر آج سے چیل زخمی ہوا ہر آج سے چیل زخمی ہوا ہر آج سے چیل</p>	<p>۴۳۲ سجین آکر کی مولانا سے تب اذان فطام سے غرض آواز ناگمان آواز بجایا ہے غرض آواز ناگمان آواز بجایا ہے غرض آواز ناگمان</p>
<p>۴۳۳ کھسکر روانہ وہاں سے سرخ و محن ہوئے پر حیف ہو یتیم حسین بن جان ہوئے</p>	<p>۴۳۴ شیر خدائے فرق پہ تلوار کھائی ہو آستاد میل اقل ہوا ہو دوہائی ہو</p>	<p>۴۳۵ فرصت اذان سے جب ہوئی شاہجہاں کو محراب میں ادا لگے کرنے نماز کو</p>
<p>۴۳۶ آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج</p>	<p>۴۳۷ آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج</p>	<p>۴۳۸ آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج آسوت ابن حکیم ملحق بھی آج</p>
<p>۴۳۹ سر کو علی کی بیٹیاں بھی قریب دہائی ہیں سر کو علی کی بیٹیاں بھی قریب دہائی ہیں</p>	<p>۴۴۰ گل کر دیا چراغ زمین و زمان کو بھائی کسی نے قتل کیا بابا جان کو</p>	<p>۴۴۱ پر دیکھو خدائے علی کے نبی کو سرگزشتہ روز دوارے توڑا نمبر کو</p>

<p>۱۱۱ باولادین میں چھوٹے چھوٹے جب اٹھا جھپٹے میں مس خباب کی لڑائی لڑا دیا اصحاب جاکے لائے جو جیل کی لڑائی نمان نے دیکھ کر غم سے شاہ لاف</p>	<p>۱۱۲ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>	<p>۱۱۳ سلام یہ جو حاصل ہوا کمال ہے گھٹا گھٹا سے فاکسے کیا بلال ہے کمال شوق نیابت اور کمال ہے کہ ہم ہند کی ظلمت سے اب نکال ہے</p>	<p>۱۱۴ بزرگ سبز بیکانہ باغ دہرین تھا تر سے حجاب کر کے کیا نہال ہے کہ ہم جو ہے دنیا ہو بے طلب دیدے فقیر ہون پر نہیں عادت سوال ہے</p>	<p>۱۱۵ یہ یاقین بھی بین دنیا میں لوگا راتوں راتیں بھی اور ترا خیاں فلک میں سبز بیکانہ اس جن میں نہیں کیا روش اور جو کرتا ہی بال ہے</p>	<p>۱۱۶ وہ خود خوشی سے جو دنیا میں یکدم گذرا وہ خود کوشش ہون کہ ہر دن رہا بال ہے غم عشق میں کتنا ہو زخم دل ہر دم سو طویل کا چکر ہو اندام ہے</p>	<p>۱۱۷ واقفہ صدف میں کھلے ہو موناں اس زخم سے ہوا تھا لہو اس قدر روان چہرے کا زرد تھا مانند زعفران دن بھر کی تانکھ ہوتے اپنے توان</p>	<p>۱۱۸ تھار زخم میں جو درد شہر دین پناہ کے کالی تمام رات علی نے کراہ کے</p>	<p>۱۱۹ گناہ نامہ اعمال پر جو کی پس رگ گناہ گار نظر آ یا بال بال ہے جو خیر خیر ہے کہ بلایا میں ہو نیارے دیکھنے خواب میں بھی ہند کا خیال ہے</p>	<p>۱۲۰ اس کی سانس کیوں جاکے ہاتھ پھیلا دیاں کہ ہم تو دنیا ہو بے سوال ہے اس کی ہر حرکت کے موز بکا وہ غم پہل ہون فلک نے کند چھری سے کیا حلال ہے</p>	<p>۱۲۱ جو آئے یہ کھلا شب بیت یکم کمال آخر کیا دسی تھو نے انقیال اندہ الحبیبی سے ہو کمال اب گئے اور اس میں غلطی تھا</p>	<p>۱۲۲ یارت دعا مری بہ اجابت قبول ہو شاہ نجف کی جلد زیارت حصول ہو</p>
--	---	---	---	--	--	--	---	---	---	--	---

میں نے دونوں فکروں کے کس طرح تشبیہ
بھلا میں نے کھلے تو اپنی چال بھی
چین میں سرور کھلے تو اپنی چال بھی
لوہیوں کا حق ہوئے تو کیا سارا
ہوایا اپنے گناہوں سے افعال بھی

میں نے مدد کا فقط یا علی بھروسہ
کیسی آس نہیں دیتا انتقال بھی
میں نے غلامی باز شاہی دنیا کی
غلام چھین اگر قہر و مال بھی

میں نے قریب ہو جلدی غف میں پہنچا ہے
اجل اور نصیب نہ اگلے برس یہاں بھی
میں نے غم سے غم پروردگار یہی گواہ
کہ رفتہ رفتہ بن باقی یہ بد فصال بھی

میں نے کھلے تو اپنی چال بھی
چین میں سرور کھلے تو اپنی چال بھی
لوہیوں کا حق ہوئے تو کیا سارا
ہوایا اپنے گناہوں سے افعال بھی

میں نے مدد کا فقط یا علی بھروسہ
کیسی آس نہیں دیتا انتقال بھی
میں نے غلامی باز شاہی دنیا کی
غلام چھین اگر قہر و مال بھی

میں نے قریب ہو جلدی غف میں پہنچا ہے
اجل اور نصیب نہ اگلے برس یہاں بھی
میں نے غم سے غم پروردگار یہی گواہ
کہ رفتہ رفتہ بن باقی یہ بد فصال بھی

میں نے کھلے تو اپنی چال بھی
چین میں سرور کھلے تو اپنی چال بھی
لوہیوں کا حق ہوئے تو کیا سارا
ہوایا اپنے گناہوں سے افعال بھی

میں نے مدد کا فقط یا علی بھروسہ
کیسی آس نہیں دیتا انتقال بھی
میں نے غلامی باز شاہی دنیا کی
غلام چھین اگر قہر و مال بھی

میں نے قریب ہو جلدی غف میں پہنچا ہے
اجل اور نصیب نہ اگلے برس یہاں بھی
میں نے غم سے غم پروردگار یہی گواہ
کہ رفتہ رفتہ بن باقی یہ بد فصال بھی

رباعی

افضل ہوا اگر ایک تو اعلیٰ ہوا ایک
گر غور کرو تو موج و دریا ہوا ایک
ہاں نور محمد علیؐ میں واحد
ہیں اسم تو دو مگر مستہا ہوا ایک

<p>مرثیہ ۴۱ میرزا شہید حقیقت بخش نیلے علی ہو میرزا امامت قدالائے علی ہو ایمان جسے تین تارے علی ہو کسب جو خاک کف پائے علی ہو</p>	<p>مرثیہ ۴۲ بے فضل و بی بختی صد زینت ہو انگشتہ پیچہ خاتم کا تلمین ہے تختیہ اسرار کی کا امین ہے سکھتے دین قیلا ارباب یقین ہو</p>	<p>مرثیہ ۴۳ وہ مشتق یگانہ جو شیر و شیراز ہو نور علی روشنی امین ایسان اور تبتہ اچھلے جیت و بیان تھا طوبیہ دہ راہ بر موعی عمان</p>
<p>ہو نام رقم عرش پہ ہمنام خدا کا کیا مرتبہ ہو زوج قبول عذرا کا</p>	<p>کرتے ہیں ملک فخر کرامات علی پر ہو عرش معلیٰ کو شرف ذات علی پر</p>	<p>اعجاز عصا رید بیضا جو وہان تھا وہ دست ید اللہ سے ہر دم عیان تھا</p>
<p>مرثیہ ۴۴ ستے تین تہ عرش ہو منزل حیدر خلوت گہ غلاق جہان ہو دل حیدر ہر حال میں ہو قدرت حق شامل حیدر ہو نور خدا رونی محفل حیدر</p>	<p>مرثیہ ۴۵ کرتی بھی لیا پورا سی خاں سے پایا نور شہید مری سے حق انور کا پایا اصوات علی کھنے کو جوت جھکایا سینے سے تار و پلم نہ اٹھایا</p>	<p>مرثیہ ۴۶ عالم شہر شہادت تقدس کا خوشنود گر نور تھا کہ توبہ تو علی نور کے نور بے شبہ وہ نور کو نور فنا غشت سے جہدور تق میں نہیں کھینچے تکی تھلاؤ تھلاؤ</p>
<p>وہ حجت خالق ہو چراغ رہ دین ہی پروانہ اسی شمع کا چیر میل امین ہی</p>	<p>لگا کہ ہر اک تیر نفی اس پہ جلی ہے اشک کا شوق ہے چھڑ کا وصی ہے</p>	<p>اس سے نہیں رہتہ ہر اک سے شرف ہی یہ گوہر کیتا ہی وہ پاکیزہ صدف ہی</p>
<p>مرثیہ ۴۷ وہی کہ چین دین کو ہر دین معنی ظالم حق اسی سے ہیں مختص میں شہید ہے اس کی جگر کھنکھار شبن ہو رنج و گدگد سے علی ادا ہی یقین</p>	<p>مرثیہ ۴۸ تجربہ کی کھنڈ شاہ امامت اس ہو دین میں جو شمع حرم کلم نبوی ہو قرآن سے جو ثابت کہ خدا کا وہ ولی ہو میں کی بزرگی کہ ہے نقص جلی ہو</p>	<p>مرثیہ ۴۹ وہی جسے اذان کہیں ہیں بلجہ جنت اشک کے گھڑ میں ہوئی جو جلی ولادت وہ شہید و شہد ہو وہی شہاد و شہادت صوف عبادت رہے تار و شہادت</p>
<p>اللہ سے شرف ختم ہو یہ مرتبہ علی پر کعبہ میں نہ طوائف قدم دوش چلی پر</p>	<p>پوشیدہ نہیں مرتبہ ظاہر ہو علی کا خارج ہو وہ ایمان سے جو منکر ہو علی کا</p>	<p>خود گر چہ گرفتار ہے رنج و بلا میں بند ہے بہت آزاد کی راہ خدا میں</p>

<p>۱۰۰ مقبول نہ تھی نہیں غلط اطاعت تھا ظلم کا وقت آئے جو ناگاہ چھوڑ سر اس کی بنا زانو پر سر جانی کے رکھو بائیں کی بیوی غلام چھاپا منور</p>	<p>۱۰۱ واللہ کہ ہو حقیقت علی اعظم طاعت مقبول خدا ہو و شہنشاہ قبول اوقات ملطان نام ختم سر بلہ حاجات ہست کے ہے کرتے تھے جیوت نہا جا</p>	<p>۱۰۲ انک پہ آواز دیا ملک ہو ہی نام انسان کو منتقل بین اس نام سے ہر کام پاسم ختم نکا ہو و طیفہ سحر و غلام ہستی کے است سے ہر غلامی کا نہ انجام</p>
<p>۱۰۱ اگر کو جگا تو نہ سکے پاس ادب سے پر غم تھا کہ محروم رہے طاعت رہے</p>	<p>۱۰۲ سورج میں لکھا تھا جو قرب اپنے وصی کا محبوب خدا واسطہ دیتے تھے عالم کا</p>	<p>۱۰۳ اس نام سے دل جانور دے بھی ہو ہی بین مرغان برو بکر ہوا خواہ علی بین</p>
<p>۱۰۳ جب اگر غبار ہوئے خواجہ بیکار یہ حکم فرشتہ کو خدا کا ہوا اکھلا منعم ہو طاعت کے لیے چمکے دربار ہاں جلد و درویش کو منور ہو در</p>	<p>۱۰۴ کیا اسم مقدس ہو بین نام است ملک یہ نام تو ہی نام خدا رونق ایسان کیسی ہی مصیبت بین گزشتہ انسان سب نام علی کا کیا شکل تھی انسان</p>	<p>۱۰۴ لکھا ہو شاقبہ بین نہ ادنیٰ آگاہ گردنے ملک آئے جم جم کے ہمارے حلقہ درخت کا ہلنے بین جو ناگاہ آئی ہر صد اس سے علی غلامی آگاہ</p>
<p>۱۰۴ لازم ہو کہ واجب ہو علی پر ہوا دا ہو منظور ہو حکونہ ناز اسلی نقص ہو</p>	<p>۱۰۵ صحت میں تو اتالی حفاظت کو دیا ہو بیماری میں واللہ و تعویذ شفا ہو</p>	<p>۱۰۵ خالق کوئی شے الفت یہ طہر سے نہیں ہو اس نام کے سب خلق خدا زیر تلیں ہو</p>
<p>۱۰۵ سیدم فرشتہ کو تو خدا کا نب آئی خیر دن سے غور شدہ کھینچا بنیان ہو کر تائی شب دن ہوا پیدا بولانے خوشی ہو کے کیا شکر کا چہرہ</p>	<p>۱۰۶ یہ نام با حضرت آدم کا مددگار اس نام ہی نے توحید کے پیکر پیدا تڑپ میں رہے جبکہ خطیلم کا نگار تجارت میں لب پہ چوڑش ہوئی نگار</p>	<p>۱۰۶ انسانے بیان ہو کے کیا زنجیر بیکار قرآن میں تباہی کے خالق اکبر تھا جہہ کا دن طبعی تھے سجا جہہ پارل پہ جو روح ابن کھو جہہ</p>
<p>۱۰۶ خالق کو یہ خاطر کسی مخلوق کی کبھی پر مہر کر جو ناز اٹھے مصلحت سے تو شب تھی</p>	<p>۱۰۷ ہو شکر کو کمال آئے علی چاہ الم سے ہو شکر کو رہا کر دیا مایہ کے شکم سے</p>	<p>۱۰۷ اک بازو پہ تو نام شہنشاہ ام تھا اور دوسرے پر نام علی صاف رقم تھا</p>

<p>۱۷۱ سلطان سے فراتے سلطان کا کیا تجھے سکون مرثیہ شاہ ولایت ہو ذات علی رضی شمع ہدایت اشرے کھولا ہو دروازہ جنت</p>	<p>۱۷۲ نہ ہر دم میں بھی وہ کیا دیکھ فرست تھی قرآن کی تلاوت کوئی دم تجھے بھی تیرے تخیل بھی تیرے کلمہ نون ہوا تھا ایسا کوئی دن</p>	<p>۱۷۳ جو غم علوم شہر لاک کا ہو در واشد وہ جیکہ ہو وہ جیکہ ہو جیکہ وہ قاتل غم تیرے وہ ناخ جیکہ نہ ہر دم میں اسی کے کوئی دیکہ</p>
<p>اس درمیں جو ہو غم میں اس غم کا گھر باہر ہو جو اس سے نہ ادھر نہ اُدھر</p>	<p>۱۷۴ فاقہ نہیں بھی احسان الہی کا بیان تھا ہر ایک مینا انھیں ماہ رمضان تھا</p>	<p>۱۷۵ حال کبھی ہوتے نہ جو روح امین کے اکدم میں گزر جاتی وہ طبقہ سے زمین کے</p>
<p>۱۷۶ اگر دوست تجھے خانہ کعبہ کی قسم جو نیو جو بین تیرے کو نہیں کچھ خشر کا غم جو ناجی بینا وہ ان کو نہ خانہ کا کرم جو وہ برگ بین اور سیر گلستان ام جو</p>	<p>۱۷۷ تھا تارک ذات جہان ولایت جہان جبین تھی نہ کسی کھانے پر غبت سکینہ سے الفت تھی فقیر نے محبت نہ ہر دم میں تھی کیا ترے خدات</p>	<p>۱۷۸ تھی ضرب یادزد و غلاد تھا ایسا جنتیں ہوتی سب قلعہ کا اور درگاہ کا دور نگاہی سے حلقہ درخیز کا جو کھینچا حضرت نے اٹھا کر طرف درازے کھینچا</p>
<p>۱۷۹ دشمن جو علم کے ہیں وہ روئنے لحد میں جو دوست ہیں آرام سے سوئنے لحد میں</p>	<p>۱۸۰ دے آنا کھلا آنا یہ کام آٹھ پہرے تھے راڈوں کے تو وارث تھے تیوں کے پدر تھے</p>	<p>۱۸۱ چالیش گز اس طرح گرا دور وہ جا کے بستر سے پتا اُڑے جھونکے سے ہوا کے</p>
<p>۱۸۲ علمائے دین و اشد عیان بھی نہ ہر دم میں آگ کو جو نہ قبر کی ایذا کیا غم جو ہو کھانہ بین رتا بچا بچا فرود میں بین رہا بچا</p>	<p>۱۸۳ نہ ہر دم میں غم کو گھر آپ تھے جانے اور بافت سے اپنے انھیں کھانا تھے کھانے سوزا بے شفقت سے کبھی پاؤں دبانے آہستہ آہستہ انھیں آہستہ بھانے</p>	<p>۱۸۴ خندق میں کیا داور عمر جو جسم احسن کی آتی تھی صلابت سے پیم ضرب اسد حق سے ہوا دم میں وہ بدیم سرتا تھا بابت خداوند درو عالم</p>
<p>۱۸۵ تھمہ گا جو خورشید سوانہ زیر آ کے سایہ میں کھڑے ہوئے وہ عرش خدا کے</p>	<p>۱۸۶ عسرت میں فقیر کو کھلا آتے تھے اکثر نگو کورا اپنی اڑھا آتے تھے اکثر</p>	<p>۱۸۷ سُرخ تھی خوشی سے رخ انور پہنی آ کے جبریل میں جو تھے تھے ہاتھ علی کے</p>

<p>۴۲۶ جبوقت اعدین چکا قفا صفا آرا صاحب سببی کر کے سیدائے کنارا جب حضرت حقوہ کو رنگا رون نے مارا سلام کا شکر تفریق ہوا سارا</p>	<p>۴۲۷ حافظ تھا قفا کا زبں حضرت نذران میں نہ کو امدادی نقطے کیا نیاں بتیاب ہو سکاں سموات نے اس آن کے عرش پر خالق سے گھر ہو تران</p>	<p>۴۲۸ چھوٹے لکے دیکھے ہر سر شہر قفا نہ فون چھوٹے نظر آئی یہ عجیب فون چھوٹے میں اور گھر دیکھا رو نکا نکا نظر آئی تھیں باندھنا نہ باندھنا</p>
<p>۴۲۹ انصار و ہماجر بھی سوقت جدا تھے یا احمد غمار تھے یا شیر خدا تھے</p>	<p>۴۳۰ امداد کو ہم جا میں رسول عیسیٰ کی تنہائی تو دیکھی نہیں جاتی ہو نبی کی</p>	<p>۴۳۱ نظرون سے جوشا ہنشتہ کو میں نہان تھے دل سینہ میں بتیاب تھا اور اشک روان تھے</p>
<p>۴۳۲ قفا کا زلف تھا رسول عیسیٰ پر نظر ہر شخص کو تھا خون چھوٹا تلوار کا تھا کوئی اور کوئی نہیں میں نے دیکھا نہ ان سے پہلے نہ بعد</p>	<p>۴۳۳ دراگ کا آبی سے صدائی یہ آسم جو قصید کیا تھے ہے اجڑا کا مقدم قفا کا مد کا نہیں پر سید عالم جو جگہ ملے بولتے تھا کیا کیا نعم</p>	<p>۴۳۴ اسے نہ لکے ہوں کہین قفا کی سیر جنگ جگہ کے ہر لکے میں تھکتے تھے عبید انگوٹھے جو تھے دور نہ قفا جان کا انگوٹھے کے پوسے دھوئے تھے قفا جان</p>
<p>۴۳۵ ہر غول یہ لگا کر کے چاڑھتے تھے حیدر احمد کو بچا لیتے تھے اور لٹتے تھے حیدر</p>	<p>۴۳۶ موجود ہواں صاحب شمشیر ہمارا اس فون کو کافی ہے فقط شمشیر ہمارا</p>	<p>۴۳۷ حلموں سے پراگندہ صف فون ستم تھے تھا نہ میں کف اور ہاتھ میں شمشیر علم تھے</p>
<p>۴۳۸ اس غول سے کہتے تھے دغا چٹکے جو ٹوٹ پڑا دوسرا غول آئے اکبار اس غول میں تھا ابن قیسہ کوئی سوار تلوار کا اس سے سہرا چھوڑ دیا دار</p>	<p>۴۳۹ کہتے تھے ملک عالم بال سے نفا اور فون میں تھے شمشیر خلا سے نفا ناگاہ یہ ابلیس قفا کا کیا مارا ایک فون مبارک ہو محمد کیا مارا</p>	<p>۴۴۰ اس فون میں ملے جو تھے قفا کی دلا قفا کے لشکر کو کیا تھا تہ و بالا دلا دل فون قفا میں سے جو تہا جاتا تھا بنگالا کہتے تھے قفا کے بچے اشد تھا لا</p>
<p>۴۴۱ لیکن نہ لگا زخم ہر سرور دین پر پر ضرب عشق کھلے گرس آؤ زمین پر</p>	<p>۴۴۲ پہوچی جو یہ پر ہول صد گوش علی میں طاقت نہ ہی صبر کا چھڑکے وحی میں</p>	<p>۴۴۳ زندہ ترے محبوب کو پھر یاد نکا کیونکر نہ قفا طبع کو جاکے میں دکھاؤ نکا کیونکر</p>

۱۱

<p>۴۱۴ وہاں جی شوق ہو رہا ہے جو باپ کی خلیا جب ہے وہ پوچھے کی کمان اور مارا کیون لائے نہ شریف نہ بے بوجا کیا نسبت ہے میر سے مروت کو تو لگا</p>	<p>۴۱۵ بہتر ہے انداز سے جان نہ بھینکا محل میں قافا کی تہی نصیب جان بہتر ہے حق میں فوت سے غلڑے سے افکار کہ غار میں باز نظر آئے نہ بولار</p>	<p>۴۱۶ نہ کہے یاد نہ ہو چڑھا خط نہ کھینکا ادب سے کف آئے میر سے شہید کر لے چکر شکر قافا میں یہ غل میر کی بار چلتا ہو چھو نہیں بار بار زینار</p>
<p>۴۱۷ یار نہ جدا ہو میں رسول دوسرا یار نہ بخل کی جو بیتوں عذرا سے</p>	<p>۴۱۸ جان آئی گویا تیرے بیجا نہیں غلے کے جلد سے گرس دور کے قدموں نہ تیری کے</p>	<p>۴۱۹ یان بھلے ہے جنگ دلاور جو کوئی ہو نا تیرے فقط آپ ہو اور آگے علم ہو</p>
<p>۴۲۰ یار تو آئے اپنے غم میں دل لانا یار تو آئے داغ پی سے بچانا محبوب تر از یوسف کا شہر کے سے بنانا بانائے الم میں انھیں سے کوہ کھانا</p>	<p>۴۲۱ دل خوشی سے محکم کا بھرا میر سے گلے شہر میں مل کو لگایا اور پیہم کے پیشانی اور یہ نہ سنا میر شکر کہ تیرے مجھ میں نے نہیں پایا</p>	<p>۴۲۲ میر سے جنگ کی عیون شکر تھا قلزم آتش کی طرح عیون شکر کھینچے بے نلک نیرون نے آتش کی طرح گلک سہو جو بکھینچے گلک خجبر</p>
<p>۴۲۳ نانا کے جوہر نے کی خبر پائیکے دو تون جینے کے نہیں رور کے مر جائیکے دو تون</p>	<p>۴۲۴ دیکھا مری ہر اسی سے منہ موڑ گئے سب افکار کے نرغہ میں مجھے چھوڑ گئے سب</p>	<p>۴۲۵ پھل تیغ کے جن برق درخشان نظر آئے چنگار یوں سے نیرون کے بیکان نظر آئے</p>
<p>۴۲۶ بہاؤ الدین اس کلم کا جنب میں خلق میں ہوں اور نہ سلطان بدین نزدیک ہو اب شوق ہو خلق سے مر اسید سوئی نظر آتا نہیں راحت کا ترنم</p>	<p>۴۲۷ اعلیٰ العجاوین چھوڑو گا غنجا تجسناہ جہان نہ تری تلوار سی تلوار زیبا ہو اگر خوش کرے احمد غفار خود آج شاہخوان اور ترانہ عطار</p>	<p>۴۲۸ آتش میں اک ایک نور اور جلال تھا تخلیل دان کوئی کوئی شیر بیان تھا دیکھا ہے تیرے ہوسے آگ تران تھا دیکھا ہے اب دور کا بہتر ان تھا</p>
<p>۴۲۹ بیشاب ہوں فرقت سے رسول بدنی کی اب ہاتھ میں ملت نہیں شمشیر زنی کی</p>	<p>۴۳۰ آتا تھا اسی بار خوشی چرخ بریں سے پوچھے تری الفت کو کوئی روح امیں سے</p>	<p>۴۳۱ ٹاپا پونے قدم کا پتہ تھے گا وزمین کے غل غرو کا جاتا تھا پر نہ پیرمیں بریں کے</p>

<p>۴۴ پھر فرقت سے سلطان سالت کو لیا کھیر سچے شہزاداک کہ مرنے میں نہیں رہ فرمایا علی سے کہ چاکر سے شیر پڑنے ہی کھینچے اسلاش نہ نہ</p>	<p>۴۵ پڑنے ہی خالد نے کیا وار علی میں فریب کو دیکھ کے کہنے لگے عید اے اب مری باری ہو خبر دار منجھلا بھی تھا وہ کو چلی تیغ خنجر</p>	<p>۴۶ جل جل گئے جب آتش شیشہ سالی جیتیت نظارہ نشان ہوئی ساری پھیری اسلاش نے سیدائے سواری مرہوت مذاجرت سے اتنی باری</p>
<p>پاس آئے سکا کوئی رسول عربی کے بروانہ سے پھرتے تھے علی اگر بھی کے</p>	<p>یہ غل ہوا مصمصام یدائش کی چمک سے تلوار نہیں آئی قصدا سر پہ فلک سے</p>	<p>تو ایسا ہی تھا جب تھے رتبہ یہ دیا ہی شاہ اش مے شیر عجب کام کیسا ہی</p>
<p>۴۷ خالد بن ولید چرخ جبین سردار شہرہ تھانہ خلق میں زور آور و جزار کبھی آسپہن ہوا تھا کوئی زہدار لنگار و جھنڈا کہ آتا ہو میں ہنسا</p>	<p>۴۸ پہنچے دشمن پر جودہ صاف کر دار دو ہوئے چپ و اس گے آگے پہلدار سوار کو مارا تو چلی فوج سے تلوار لڑنے ہوسے دشمن میں دھننے کیلدار</p>	<p>۴۹ ابوہنیغ سے نفع و ظفر حیدر کرار ہلت کو تھا کو دھوپ سے اچھا مختار حکیم کو بہت چھاتی سے لٹا کے کیا بیار فرمایا خدا بھجپہ میں ایسے ہو گلا</p>
<p>کیا منہ جو سپہ کوئی دم حرب اٹھا دے طاقت ہی یہ کہیں جو مری ضرب اٹھا دے</p>	<p>دہشت تلاطم یہ ہو افوج عدو میں زہل بھی تر پٹنے لگے کشتوں کے لو میں</p>	<p>کس کو بہت ہے رسول عربی سے جو تو نے کیا آج یہ ہوتا نہ کسی سے</p>
<p>۵۰ ہو لاف زنی شکے بڑے عید و رضا کی دست مبارک میں علم تیغ دو پیکر نہن جو تیغ غضب ابوہن چنان منہ تو یا تھا مجھ غصہ خالق اکبر</p>	<p>۵۱ ہر سر تیغ علی فتح میں لڑنے پہلے مروار میں تھے لاش پہ لاش کرتے ہلکے بھی درزیک اعدا کو بھگتے افست سے کبھی پائیں جھلکے پھرتے</p>	<p>۵۲ کس تیغ سے میں توفیق کروں اس کی آہ جو نجات سے تری ساری خدائی تہا کوئی کرتا نہیں لکھن تیغ درانی واشد جرات تہا صحن میں کوئی</p>
<p>فرمایا کہ بان وار کراب تیغ زن اپنا تیغ اپنی چلے پہلے نہیں یہ چلن اپنا</p>	<p>سینہ تھا سپر ہاتھ میں شمشیر دوسر تھی دل سوئے مٹی تھا طرف فوج نظر تھی</p>	<p>قبضہ میں ترے قبضہ شمشیر خدا ہی دشمن ترے رو بادہ میں تو شیر خدا ہی</p>

<p>۴۴ اے مونس چکھنے سے رتبہ عیار یہ لطف خدا جب یہ الطاف چکھو کیا بھی ظلم و ستم ہوئے آپ یہ سب بھی کسی نے نبی کا کیا کر</p>	<p>۴۵ ہیات نہ مٹے چھی باٹھ اٹھایا کوڑا بہ ستم بازو سے زخم لایا مظاہر مہرے اک آہ کی ایسی زخم لایا تراجم جہنم بھی چھوٹے نہ پایا</p>	<p>۴۶ اے بیچ اگر یہ چھنا حضرت کا کوئی نام فراتے تھے گناہ ہوں از نام سے کیا کام مہرے کی بیچ کا بھروسہ نہیں تاں نام زنا زرافاگ اور افاک اور افام</p>
<p>۴۷ کہہ ہوئے دانشدہ راست کر چھوڑا ہاں یہ فضلات ہوئے منہ دین مورا بجا بہ ادب قدسیوں نے ہاتھ نہ کوڑا انہوں کو وہ درک ظلم سے طر نہ پورا</p>	<p>۴۸ تو یک تھانے ہوئے نذر شاہ لاک پھٹ جگسے زمین گریبے یہ گنبد افاک فرزندوں نے گزرتے گریبان سے جاک تھے لوٹے اور کے بارے بے خبر افاک</p>	<p>۴۹ عالم بنین دنیا کا خدایا بڑا گاہ نہم گوگون کی خدمت میں کیا کرنا ہوں دانہ مسکین کو سکین سے ہوتی اور بہت راہ غیبت زدہ تباہ و برباد ہوں کا ہونا</p>
<p>۵۰ اُس در کے تلے دب گئی بٹی جو بی گئی چلائی دوبائی ہو رسول عربی کی</p>	<p>۵۱ جب کرتی تھی وہ آہ تو چلائے تھے دونوں رو کر بھی در سے پٹ جاتے تھے دونوں</p>	<p>۵۲ آگاہ رہ حق سے کم و بیش ہو نہیں بھی درویش جو تم ہو تو جگر ریش ہوں میں بھی</p>
<p>۵۳ تھی تھیں تھیں جو قانون قیامت پہلے سے مبارک پہ گئی چوٹ بشارت عشاق نے گئے اور نہ رہی رونے کی طاقت چپ کی بھی غم کے شکر میں ہوئی جلت</p>	<p>۵۴ فرمایا جو تھا صبر کو شاہ درسلنے دم مارا نہ اس ظلم چھی شیر خدانے گردن میں چھی بند مولیٰ رسن عقدہ کشانے ملاوین چھی کین مسرت علم اہل خزانے</p>	<p>۵۵ ہو ایک سا دانشدہ لاطن و ظاح کام آہستہ مرا سہر چھی تو دانشدہ کو حاضر جان دینے کو جو جو بنین درست کی خاطر رکھتا ہی بہت اُس مسافر سے مسافر</p>
<p>وہ میدہ جو وقت تڑپتی تھی زمین پر سہ پتیا اتھا روح امین عرش برین پر</p>	<p>اُس شخص نے دست تم آپر نہ اٹھایا اُس صابر و شاکر نے مگر سہر نہ اٹھایا</p>	<p>معان میں یان زیر زمین جائینگے ہم بھی جانا ہی جہان تکرور میں جائینگے ہم بھی</p>

<p>۴۵</p> <p>قانونین دکھانا بھی آتا تھا میر سائل کو کھلا لیتے تھے تب کھاتے تھے خیر آدمی سے اس کے لیے جنت سے جواب عزیم کی نہ رولی کچھ حضرت نے بیان کیا</p>	<p>۴۴</p> <p>تک پہنچن روئے لگے جھلک کر ار نریا بجے زنت زیا نہیں درکار نوش اسکا خوش اور گل سماع کا ہوا راحت ہو زبانی کی اسے واسطے آزار</p>	<p>۴۳</p> <p>کین بیت پابان کا ہو نہیں پایا ہو جا بیگا اک روز تن خاک کا پیو بیت دنیا کا مین غنا مین جہنم پران عین کھاتے دل ہو خوش</p>
<p>کیا صبر تھا قبضہ میں سب روتے ہیں تھی تھانہ و رقیہ اور غذائان جوین تھی</p>	<p>اک روز نہ جان ہو نہ یہ ملبوس بدن ہو گھر قبر ہو تن خاک ہو پوشاک کفن ہو</p>	<p>بیس تابہ کجا گور کے ممان کی خاطر دورخت نہیں چاہیے اک جان کی خاطر</p>
<p>۴۶</p> <p>تھا تھا سدا زنت کین زب تن کی تھی آسین بھی پیو نہ تھی پکی پوناس فٹھے صاحب سند و وحی نہ ہوا لاک آرام سے سو رہتے تھے لیکن ہر خاک</p>	<p>۴۷</p> <p>اور خوف خدا جہم کی کوئی کر دین نیت خشم میں حساب آہ نہیں مینے کی طاعت اک روز یقین ہو کر اجل دیگی نہ ملت زیلے بکبار ہی اٹھتا ہے بقدرت</p>	<p>۴۸</p> <p>فائدہ بیاعت نہیں کچھ گھر میں پیر کرتی اور سدا بت بھی قلمتے پہناتے پوشاک نہیں اور سدا ایک ردا کے پچھلی سے روئے سو رہتے ہیں کچھ</p>
<p>فراتے تھے یون کیا کروں پوشاک بند سب خاک ہو مرے پہ سوا ذات خدا کے</p>	<p>کیا حکم ہو کیا جالے جناب احدی کا تن کا بنتا ہو خوف قیامت سے علی کا</p>	<p>مالک عقائدک کا فظا اسباب جمانے سوچھن گیا اب قوت تیسر ہو کمانے</p>
<p>۴۹</p> <p>اک روز کئی شخص نے کی عرض کہ یہ جاؤ یہ سیدہ نہیں آجکے زریب دارند کہ یون آپ شہ شہریب دلجا ب طرح اسباب ہو حضرت کو توشا</p>	<p>۵۰</p> <p>پوشاک خلعت سبب غل غل ہو گھر سے گھر ہو تجارت مین خلل ہو غفلت نہیں غیب آجکے دن خوشی مل ہو اور حکم خوش ترود کا مسل ہو</p>	<p>۵۱</p> <p>اعلانے سے حق ہو کیا ظلم حاصل رازیق و خواص بھی اتنا نہیں کیا کرتا اگر ملنا ذک کا ہے حاصل حالانکہ ہو کل میرا سب سے گور کی منزل</p>
<p>آرام غلام آپ کے پاتے ہیں جہان مین اور آپ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں جہان مین</p>	<p>ہو گا عمل نیک سبب لطف خدا کا وان مرتبہ یگان ہو شہنشاہ و گدا کا</p>	<p>مرنا ہوا جب دولت دنیا ہوئی تو کیا راحت ہوئی تو کیا اگر ایدہ ہوئی تو کیا</p>

<p>۴۷</p> <p>کیا تھا کیا صوبہ تھا اشد عت تھی تاہم روزی دوعالم پر عسرت زیادے خزانے کے و خوار تھے حضرت فاتحہ پر فاقہ تھا شفت پر منت</p>	<p>۴۸</p> <p>میں بھوک کے مارے جس میں برہم اسٹھ نرسی آکھنہ نہیں بستر سے فقاہت کے سبب آکھنہ نہیں دیکھو کو مری آکھنہ میں کیجیے</p>	<p>۴۹</p> <p>لہلہ کرنا تھا میں دن میں اوارے جبار آپ کیا کرتے ہیں اکثر بجائیے حاضر ہو یہ سری سے چادر بجائیے عورت سے رولے کے چھپ چھپ</p>
<p>۵۰</p> <p>دن آب لسی کر کے گزرتا تھا کام آسہ گردانی سے تھا بت نبی کو</p>	<p>۵۱</p> <p>دو دن تک انھیں جیلے بارہ نال معصوم ہیں بچے ہیں کرین صبر گمان تک</p>	<p>۵۲</p> <p>فاتے سے نہ ٹکین تھے نہ عسرت کا لگا تھا ہر گام پہ تسبیح تھی اور شکر خرا تھا</p>
<p>۵۳</p> <p>میں کل میں سے جو ایک روایت دو دن سے سر نہ تھے شہناہ دلایت باقا تھی پھر آب کی بھی نہ اجرت مجھ سے لکھن تو تھا صنعت ثابت</p>	<p>۵۴</p> <p>میں کیا کہوں ہوتا جو سو دم احوال جب چھوٹے ہاتھوں کو گردن میں لٹکا کستے ہیں کہ یوں بھوکے موی کوئی احوال ایمان میں کھانکھو درو توجہ احوال</p>	<p>۵۵</p> <p>پوشیدہ کیے زیر عبا جادو نہ سرا بیس ایک بیوہ کی کے لئے سید والا جب آئے وحشی شہ لولاک کو دیکھا بولے دوعالم کی وہ تعظیم کو تھا</p>
<p>۵۶</p> <p>لب خشک تھے اور زروح تیر خدا تھا فاتے سے شک پخت بہارک سے لگا تھا</p>	<p>۵۷</p> <p>کون ایسا ہو جس شخص کھانا نہیں کھین تم ایسی ہونا دارکہ دانا نہیں کھین</p>	<p>۵۸</p> <p>کی عرض کہ آپ آئین یہ ریتہ مراکب ہو فرمائے کیا آنے کا اس وقت سبب ہو</p>
<p>۵۹</p> <p>میں نے یہ فرمایا کہ از نیت فات نہیں غلبہ جو بہت بھوک کا ہیر کچھ کھانے کو آؤ جو آیا ہو بستر وہاں تھی فاقہ تھا آکھنہ میں بھوک</p>	<p>۶۰</p> <p>میں نے سننے کی فاقہ کی جلیب تیر فرمایا کہ ای والدہ شہید پر شہید کچھ کھین اٹاؤ بھی نہیں کیا گردن تیر دو دن کو اپنی بوا بامری شہید</p>	<p>۶۱</p> <p>میں نے آس سے شہناہ دوعالم ہر چند کہ سب خلق کے ہیں عقدہ کناہم ریت ہو مگر راحت و زیادے بہت کم ان روزوں کی گوشتے بناتے ہیں ہم</p>
<p>۶۲</p> <p>کیا لاکے کھلاؤں تھیں جو کیا مر کھین یہ تیسرا دن ہو کہ ہر فاقہ مر کھین</p>	<p>۶۳</p> <p>ناچار ہیں اجاتے کی طاعت نہیں رکھتے کچھ اسکے مواء اور رضاعت نہیں رکھتے</p>	<p>۶۴</p> <p>شالی نہیں شرمندہ احسان خدا ہیں ایزا ہی سہتے ہیں چو خاصان خدا ہیں</p>

<p>۴۴۴ از اہم کی جاگ نہیں ہے دار بصیرت مومن کے لیے بیخ جو کافر کو راحت انسان سے ملتا ہوتی ہو انسان کی ضرورت پس اپنے تو کھچا دے قانون ریاست</p>	<p>۴۴۵ جو قرب خدائے ہو مجھ کو رکب ہو کچھ پوری مری ہو دی فاش رہا ہو ہذا ملوید آتش عالم کا سبب ہو عالم میں مرا صاحب لاکھ قہر ہو</p>	<p>۴۴۶ ہو فیض دو عالم میں رسول عربی سے یعین عرض نہیں کرتے خباب احدی سے جو دیو سے نجات آپ کو اس فاقہ کشی سے اور دودھ و افلاس کا غم نیست جی سے</p>
<p>حق راضی ہو خوش بہت رسول عربی ہو جو دے تجھے اک ساء کہ فاقہ شکنی ہو</p>	<p>مختار ہوں جو چاہوں سودوں راہدین مقبول دعا ہو مری درگاہ خدایین</p>	<p>ہو مرجا لقب شیر خدا کون و مکان میں محتاج ہو وہ تان شہینہ کو جہان میں</p>
<p>۴۴۷ لکھنی وہ بیودی نہ راہوید الہ دامن میں آنھیں کے چلے چلے خدا جو چلے تھے راہ چھ اک فاقہ خیر اگر با بکار وہ کہ او خوش جیمہ</p>	<p>۴۴۸ مقدور ہے جاکہ ہو چکے ہوں انیس مری سکا کہے فاقے پہ فاقے ہوں جیکے غلاموں کے لیے خلیکے طے میں پو پو بند گدین جامہ میں آسکے</p>	<p>۴۴۹ یہ تھے کہ اس رخ عقدہ کشائے سب نعمتیں انجی ہمیں غشی میں خدائے سکرت نہ بچد کیا کوئی اس راہ کو جانے جاہن تو ابھی خلیکے کھانے لگیں کھانے</p>
<p>تقصیر ہے تو ہوئی پیا دھڑ لایے تشریف سن لیجئے کچھ عرض تو بجائیے تشریف</p>	<p>محبوب خدا بادشہ روسے زمین ہو کھانے کو میر نہ تھیں نان جوین ہو</p>	<p>رہتہ نہ کچھ فاقے سے کم آل بھی کا واحد کہ یہ فقر تو ہر فقر طے کا</p>
<p>۴۵۰ پس نے بیودی کے شہر میں بجا م نے کہا پاشاہ نجیب کی ہے جو جا فرمایا جو ابن علم طمع تھا را جو حضرت آدم سے زیادہ مارتجا</p>	<p>۴۵۱ لنتا ہوں کہ ہو حضرت علیہ السلام جز ایک رو با پس جو یوں نہ درو مال کچھ ہی آنھیں پیسے بگٹا جو رسد مال سبطین کی کا نظر آتا ہے احوال</p>	<p>۴۵۲ بان انج جو چکے لیے راحت دان کہ زیادہ ہے جو نیز ہے جو وہ اہل خانہ ہو ہو طالب غنمی ہی مومن کا نشان ہو زیادہ کس سن ہی کیا اسین زیان ہو</p>
<p>میں خاصہ خالق ہوں میں محبوب خدا ہوں رہتے ہیں سولان سلف سے میں سوا ہوں</p>	<p>کر کے کبھی ثابت نہیں دیکھے بد لون میں وہ جاہر سے پھرتے ہیں پھنے پیر ہون میں</p>	<p>اک دن نفل گو رہیں محتاج و غنی ہیں یہ صورتیں سب خالین ملنے کو نبی ہیں</p>

<p>۹۱</p> <p>پسند دنیا میں کی کب ہو عبادت بطرح کی قانون میں ملتی ہو عزت ان پر تو نہیں سبوتے غیبی کو وہ عزت بائیں سے عجب کو ہیں خاک جنت</p>	<p>۹۲</p> <p>چکچک جو بدوی نہ یہ اجازت مایان قد سنیہ سر اور ہوا دل سے مسلمان کی عرض کہ میں تجھ پر فلاں شہر مردان حضرت کے تصدیق سے ملی دولت بیان</p>	<p>۹۳</p> <p>بیادوں کو لگی گھڑی کی نہیں جاتا بے پردہ ہون ناموس کو کیا طیش ہوتا باشکہ کہید اشد اگر باقہ اٹھا تا نیلواری کی تاب مسکی جہان میں کی آرا</p>
<p>خالق کی عبادت کے سزاوار ہیں جنت کے بھی کوثر کے بھی مختار ہیں</p>	<p>شہنے کہا ہر بندے کا مالک وہی رب کا یہ چادر تھمرا کی زیارت کا سبب ہو</p>	<p>ہو زیر کیا ہے زیر دستو نکو رط کے طاقت تھی کہ بجاتے آئے گھٹے پر کو کے</p>
<p>۹۴</p> <p>بیکس بیان وصف بزرگی کا خدا کی بخشا ہو چھلین مبرور ہوتے نہیں شاکی سبوتے بندو نکو یہ طاقت ہو عطا کی سر جاہلین تو ہو جائے یہ دیوار طلا کی</p>	<p>۹۵</p> <p>عزت میں بھی تھافض بیاد کا جاہلی ہر امر میں حسیل کی خدا کرنا تھا باری قانون میں بھی تھی منسلک حضرت باری کافر کو مسلمان کیا باجی ہوا باری</p>	<p>۹۶</p> <p>اعلیٰ تھے غیبی زخما نہ بھیجے کچھ مرتبہ حیدر کرار نہ تھے غٹارے گھڑ کا سے غٹار نہ تھے انفوس کہ خدا کو خدا نہ تھے</p>
<p>نورہ پہ کرین مروت خورشید میں ہو قطرے کو جو کدین تو ابھی درخین ہو</p>	<p>کس مرتبہ تھا لطف و کرم رب غنی کا تھا نہ یہ اور نور تھا جبر شکنی کا</p>	<p>کیا تھر ہو داماد بھی پر یہ ستم ہو نکمن ہو کہ تربت میں محمد کو نہ غم ہو</p>
<p>۹۷</p> <p>نورانی بھی تھی غم کی نہ گرفتار جو کوئی اعجاز سے سونے کی دیوار اور آئی صدرا اس سے کیا حیل کردار حاضر ہو نہیں میں آپ سے مالک گرفتار</p>	<p>۹۸</p> <p>جو در در بیان دو عالم میں علی شہ آفاق میں حیدر یا نہیں کوئی جو اند جو گرمی بازار شجاعان جہان سرد دہشت سے اسی کے رخ خورشید بوزند</p>	<p>۹۹</p> <p>تھا ایک نوع فاطمہ کو جبر کا اور دوسرے اساطیر ہوا علی کا حیدر کو کہ لیکے وارث جو تھا گھر کا مہر سے عجب حال تھا اس خیر جاہ کا</p>
<p>فرمایا کہ چھ نظر لطف خدا ہو میں آپ غنی ہوں مجھے پروا سہی کیا ہو</p>	<p>شیر و کے جگر آب میں صمصام علی سے تھرا تا ہر مرتبہ فلک نام علی سے</p>	<p>چھرا آٹھ کے نہ دروازے سے باہر گئی تھرا جس جبر سے میں بھی تھی دہن میں تھرا</p>

<p>۵۱۱ تو غلامی زاد و غلامی فرزند سلیمان اعلانے کہ عین عبد نے نزدیک مر لیا آواز سے تو چھپتے تھے پیر سے بھی چھپایا تیرا کہ لوہا مبارک میں بنایا</p>	<p>۵۱۲ رونے لگا شرم سے نور کے سنگار چاہا حشر نے کہ لگا دین آستے تلوار کیا صوم فرات کے تھے جیہ کدھار اردن سے قید کر دیا جو خدا</p>	<p>۵۱۳ دشمن چھپی مول کا بیجا لطف و مدار پیاسا سے تاش نہ عیش کو تھا آوار وہ لوگ تھے کہے کہ وہ انصاف خدا پیاسا بھون سے حضرت پیچھے ہٹا</p>
<p>اس سن میں تھی کاہین داغ ویاہی روز وین نمازی کو ترے قتل کیاہی</p>	<p>یہ چاہتا ہی بند سے رسی کے رہا ہوں تم کھو لو و باقہ اس کے کہ میں عقدہ کشا ہوں</p>	<p>قائل یہ یہ احسان تھا جس حق کے کوئی پانی سے ترستا رہا فرزند اسی کا</p>
<p>۵۱۴ قاتل کو تھکان علی لائے کیا کہ مشکین عین بندھی سر کو چھلنے کا شکر جسم پڑتا ہے فرات کے تھے حیدر تاش سے یہ فرات کے تھے حیدر</p>	<p>۵۱۵ باز دین بند سے اس کے عین بدل ہم وہ بین کرلے کہ میں غلامی بدل دشمن نہیں بین اس کا یہ جو وار قاتل دیو کا سنرا اس کی اسے خالق عادل</p>	<p>۵۱۶ کھا ہی چوہا چانی چوہا تھوڑا تھی پیاسا حضرت کی زبان ہو تھوڑا کہتے تھے کہ دوزخ کا پیاسا ہوں سنگر کہ دوزخ چھوڑا سا مجھے پانی پلا</p>
<p>کیا میری خطا تھی جو ستا بجھے تو نے کس جرم پہ یہ وار لگایا بجھے تو نے</p>	<p>کی آئے برائی تو ضرر کیا ہی ہمارا دشمن پہ کرم رحم یہ شیوا ہی ہمارا</p>	<p>رحم آیا نہ دل میں یہ تفاوت تھی تھی کے پیاسا ہی کیا ذبح نواس کو بی کے</p>
<p>۵۱۷ کھانا کھانے کی لذت تھی تھی کھانا کھانے کی لذت تھی تھی کھانا کھانے کی لذت تھی تھی کھانا کھانے کی لذت تھی تھی</p>	<p>۵۱۸ اور اللہ تم کو تھین غصے میں نہ مارا جب تک کہ میں زندہ ہوں خاٹا پھانٹا جب وقت میں ہوں عالم قاتل سے روانا اک وار سے تم پہ زیادہ نہ لگانا</p>	<p>۵۱۹ قاتل کے پیراں نہ کھلوئے نہ بھان ادب انداز سے کھلوئے نہ بھان بانسے اسے تھے ان سے نہ بھان فرات میں تھے تھی خود خوں اوقات</p>
<p>بیس کیا پیار و نلوہ سول دوسرا کے مارا بجھے کیوں آنے سجدے میں خدا کے</p>	<p>جو کھا و نہیں کھانا وہی ہو چا میو اسکو پیاسا ہو تو پانی سے نہ ترسا میو اسکو</p>	<p>ظالم ہمیں دربار میں جب لیکے چلے تھے اک رسی تھی اور بارہ امیر دیکے چلے تھے</p>

<p>۱۲۱</p> <p>قصہ فرزند نے جب کہ چکے چکے دوڑے لگے بابا سے دہن نہ لے پٹکے چا کر کہ اٹھیں اٹھنے کے فاتح جیسے پیشانی سے کہا ابد صومعہ سے سوئے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>بابا سے اداس ہے موت نہ آئی آبان کے لیے اتنی صفت میں نہ بچائی اب اداس کہ آفت یہ تقدیر دکھائی دریشی کر پڑے بین بابا سے جدائی</p>	<p>۱۲۳</p> <p>دو دن رہا اس تیر عالم کا عالم رخ زرد نقاب خشن خلق سے تھے پیار سنا بہ قدم چیل گیا تھا اندر سے پھٹتی تھی جو لاف تو دہم پٹھا تھا دم</p>
<p>۱۲۴</p> <p>جان زینب وہ کلمہ ملی ہو گئی بد میں سجدے اٹھا کر مجھے اب لپو لپھر میں</p>	<p>۱۲۵</p> <p>کس سے کہوں جو مجھ پہ جفا ہو گئی لوگو فریاد ہو تقدیر مری سو گئی لوگو</p>	<p>۱۲۶</p> <p>اُلی بونہ بست و یکم مر گئے جیت در غل پڑ گیا دنیا سے سو کر گئے جیت در</p>
<p>۱۲۷</p> <p>اقتے ہوئے سبطین میں بابا کو لے سیرتے ناموس چھوڑ چکے آئے زینب نے کہا ہے پدر غوغین نہ لے بابا نہیں زینب یہ ستم کو دکھائے</p>	<p>۱۲۸</p> <p>کتنے جان پہنچے روئے تھے شیکر ایک ایک کو بھلے تھے چپائی سے نکار سرمسید سے پٹنے تھے جو سبطین چپے اس صدمے سے ہو جاتے تھے نخل سے جبر</p>	<p>۱۲۹</p> <p>بلن اہل عز و کرم یہ وقت بکا ہے بیوہ کہ چھوڑ کا و صی قتل ہوا ہے باری جو تھا راہ وہ دنیا سے اٹھا ہے دوران کا سوچو تو قیامت سے سوا ہے</p>
<p>۱۳۰</p> <p>برادر ہو مین بیٹیاں بھی بیٹے بھی بھر بھی بن ہانکی تو قہری جھوڑ چلے پاس پدر بھی</p>	<p>۱۳۱</p> <p>ہوش آتا تو کہتے نہیں مرنے کا الم ہے ان روز دنے محروم رہے ہم یہ تم ہے</p>	<p>۱۳۲</p> <p>اک شور ہو ماتم کا پیا گھر میں بی گئے بیٹے یہ جاتے ہیں جنازے کو علی گئے</p>
<p>۱۳۳</p> <p>بابا نے جنسی اوسے جو مری نہ تھی درد کو لے کر سر نہ تھیں جھری چاندنی صورت آج کے بچے تھے بونہ کی نہ فراغت زینب بھی نہ سو گئے تھے لڑائی یہ مصیبت</p>	<p>۱۳۴</p> <p>مغرب تھا وہ رمضان کا مین آنا سواہ مین ہوئے مین جنت کو درانا اس عید کا افسوس پڑے نہ دو گانا نوعے غرض غل تھا ست مین نہانا</p>	<p>۱۳۵</p> <p>خاموشی میں رہا گویا پانی دیکھی تری دریا سے طبیعت کی روانی یہ نخل میں ہر چند یہ الفاظ معانی تغریف کو غیب نہیں انجی زبانی</p>
<p>۱۳۶</p> <p>دن رستے گذرنا تھا تو شب آہ و فغان میں ماتم کیے خلق ہوئی تھی مین جہان میں</p>	<p>۱۳۷</p> <p>مسجد میں بغلیں چہ ہو وینے نازی شیرت پرست کر مین روئینے نازی</p>	<p>۱۳۸</p> <p>مداحی حسد تو کرسے مٹھ تراکس ہوا امداد محمد ہو یہ تائید خدرا ہو</p>

<p>۱۱۱ بہو کیجی کا شرم سے شفاعت کا سہارا نہایت جابی ہوئے کوئین کا شرف جوئیگی جس سے کہ شفاعت کی اہلیان نہ ہو گا دیکھو نہ تو قاطع ہو آج</p>	<p>۱۱۲ اب بندہ فقیر کا کچھ آنا وصال فانے پڑا نہ کرتی غنی ان تر و بر مال لے جو نہ زار آب کشی نہ زار اجل تب جو ہو ملک کے پستی ہی وہ کو خصال</p>	<p>۱۱۳ خدا کوئی اپنی ادا دیکھ یہ کہ بجا کہ اوقط یعون اسے انشرف ایشا عبادت کے میں جو داخل بیت انشرف ہوا کیجا کہ پستی پستی میں بنت مصطفیٰ</p>
<p>۱۱۴ کس دبدبے سے بیٹی ہمیں لڑکی آتی ہو سر کو سواری شافع عشر کی آتی ہو</p>	<p>۱۱۵ دولت سے کچھ غرض تھی شمت سے کام تھا آٹھوں پر خدا کی عبادت سے کام تھا</p>	<p>۱۱۶ محنت کشی کا بیج ہو اس حق شناس پر اک ہاتھ ہو حسین پر اک ہاتھ اس پر</p>
<p>۱۱۷ کھینچنی شکر سے شکر میں پیر اور جابیگی شکر میں رہ دیر کھینچنی شکر میں رہ دیر بہو کیجی کا شرم سے شفاعت کا سہارا</p>	<p>۱۱۸ جزاک دل سے کشند تھی دوسری مہربان تھی شکر میں رہ دیر بہو کیجی کا شرم سے شفاعت کا سہارا</p>	<p>۱۱۹ پیشانی پر حق پر کف دست ہو نگار دینی میں دودھ رونا ہو جب شکر خوار جانی زبان پاک پر جو جو کر دگار سیلو میں مارے ہو کہ کے شکر میں خوار</p>
<p>۱۲۰ کیا دیکھتی ہو قاطع کیسے اغلا رہے بخشش میں ان بھونکی تجھے اختیار رہے</p>	<p>۱۲۱ دنیا میں جینے جی کبھی راحت نہیں ملی قانون میں گری بھی تو ان جو میں ملی</p>	<p>۱۲۲ فرمانی ہیں نہ رو دیکھ اس میں بھی راز ہو واری خدا کریم ہو بندہ نواز ہے</p>
<p>۱۲۳ کونیاں دیا غلاموں کو شاد دانا کو جو بڑے شکر میں شاد کھینچنی شکر میں رہ دیر بہو کیجی کا شرم سے شفاعت کا سہارا</p>	<p>۱۲۴ باقی اس حدیث کا سلمان خوش سجد سے کہیں میں کیا قاطع ہو نقص نہ آئے یہ کتاب تریب در عربان ہو رہا جو شکر میں شاد</p>	<p>۱۲۵ دیکھ کا حال دیکھ کے دل ہو کیا باب کی عرق قاطع سے یہ بادیدہ باب ای دفتر رسول خدائے فلک غلاب ان غنوں کی آپ کے دل میں کمان غلاب</p>
<p>۱۲۶ خندان پھر شکر سایہ لطف رحیم میں جنات عدن میں کبھی بارغ فغیم میں</p>	<p>۱۲۷ کرے حجاب کچھ ابھی آنا روا نہیں بنت رسول پاک کے سر پر روا نہیں</p>	<p>۱۲۸ جو بیٹی ہیں دودھ پسر کو بالائی ہیں فطم کے ہوتے آپ یہ ایذا آٹھائی ہیں</p>

لے شفاعت کا سہارا
بہو کیجی کا شرم سے شفاعت کا سہارا
نہ ہو گا دیکھو نہ تو قاطع ہو آج
کس دبدبے سے بیٹی ہمیں لڑکی آتی ہو
سر کو سواری شافع عشر کی آتی ہو
کھینچنی شکر سے شکر میں پیر
اور جابیگی شکر میں رہ دیر
کھینچنی شکر میں رہ دیر
بہو کیجی کا شرم سے شفاعت کا سہارا
دنیا میں جینے جی کبھی راحت نہیں ملی
قانون میں گری بھی تو ان جو میں ملی
فرمانی ہیں نہ رو دیکھ اس میں بھی راز ہو
واری خدا کریم ہو بندہ نواز ہے
کونیاں دیا غلاموں کو شاد
دانا کو جو بڑے شکر میں شاد
کھینچنی شکر میں رہ دیر
بہو کیجی کا شرم سے شفاعت کا سہارا
کرے حجاب کچھ ابھی آنا روا نہیں
بنت رسول پاک کے سر پر روا نہیں
جو بیٹی ہیں دودھ پسر کو بالائی ہیں
فطم کے ہوتے آپ یہ ایذا آٹھائی ہیں

<p>۱۹ فرمایا فاطمہ نے پس از شکر کردگار اکدن تو غم نہ کرتی اور لب لعل کا رویا اوسکی ہر مین نے غمت کی کوفہ را اختیار اینا اور اسکو پیہ نہیں منظور زیبا</p>	<p>۲۰ چلتی ہے اس پس کئی تھانہ مطلقا گردش میں آپ صورت گردون بھی تیا پیہ زور ہوتے جاتے تھے آتا بھی گزرتا تھا نہی پیہ راست فاطمہ بیچ کی صدا</p>	<p>۲۱ تکلیف تھی مگر تھانہات کا جتنی حال فلت میں رہا آپ نے جتنے کیا سوال دست آئی کچھ کچھ چار سے جا کر وہ خوشحال دیکھ کے مال کو نہ بھیجی تھی کچھ مال</p>
<p>۲۲ گو میں مجھ عربی کی سیر نہ ہوں حق کی کنیز وہ بھی ہر مین بھی کنیز ہوں</p>	<p>۲۳ سوئے میں سفل طاعت رب و دوتا دل میں خدا کی یاد بھی لب پر دروتا</p>	<p>۲۴ سینہ میں دل علاوہ دنیا سے پاک تھا کوہ طلا بھی سامنے نہ ہڑا کے خاک تھا</p>
<p>۲۵ سلطان بنے جانب جھپکروان ایلاست فاطمہ کا جتنی سے کیا بیان برا اختیار روئے کے سر در زان دیکھا بھی شے کو بھی سوئے آمان</p>	<p>۲۶ لے لے گئے بنے سول فلک جناب روئے سے آج فاطمہ ہوا ابا زاب تھی چلی پیہ کی تن زار میں زتاب چاپا پیہ بے کر آج لے اسکو غراب</p>	<p>۲۷ کرتا جو ایک راوی شیرین سخن بیان تھے مسجد منیر میں پیہ پیہ زبان اعرابی ایک آگے لگ گئے ناگمان فلتے پیہ فادہ کرتا ہوں اونہا اس جان</p>
<p>۲۸ آنسو ہر آنے آگے میں شیر لہ کی زہرا کی ہیکسی پیہ محمد نے آہ کی</p>	<p>۲۹ غافل کیا بتول کو راحت کے واسطے بھجوا دیا فرشتہ کو خدمت کے واسطے</p>	<p>۳۰ ایمان بھی لا چکا پیہ فراغت نہیں بٹھے کپڑے بناؤں اتنی بھی طاقت نہیں بٹھے</p>
<p>۳۱ حضرت سرمدین رفتے تھے شاہ افغانا اکدم کے بعد اسے خوشی پیش مصطفیٰ پیہ چا سبب جتنی سے خوشی کا تو یہ کیا سولی تھیں مگر مین فاطمہ جیہ بین</p>	<p>۳۲ انتر شہزادے مین غیر النساء گھر انتر خدا بتول کی سنگو انا خوب جھپکے کو وہ جھپکتے مین جہیل باسور ادھ جی پیہ مین سرفیل خوش ہے</p>	<p>۳۳ پہنچے اب دیدہ ہوئے شاہ کا خان اصحاب بادلتے جتنی سے کہی بات کچھ دیکھ اسکو جو کوئی ایسا کو صفات رہے سخن پیہ سنتے ہی حلال نکلات</p>
<p>۳۴ خادم بھی کوئی تھا نہ مرے نور عین کا پہرل رہا تھا آپسے جھولا سین کا</p>	<p>۳۵ میکال ذکر حق مین میں بدلے بتول کے پیش خدا یہ رتبہ مین بنت رسول کے</p>	<p>۳۶ سرتاج دین نے اپنا عامہ دیا آسے جیدڑ کے بعد سعد نے جامہ دیا آسے</p>

<p>۱۲۲ لیکھو رو کو حضرت سلمان چکوردان شعرون کے پاس جا کے کیا اسطرح بیان رکھو یہ روئے دفتر پیچیدہ زبان فقیر ہر کلمہ کا بیان</p>	<p>۱۲۳ پیشوون سخن کی بی بی بچے آتا ہر جواب یہ کچھ بھی نہ ہو گا کہ سائل کو دون جواب خیر النسا خدا نے کیا ہر امر خطاب جو شرم کی جگہ جو نہ دے وہ نہ جواب</p>	<p>۱۲۴ سلمان نے کئے گئے سید نام ایسا بھی ہو کوئی جو کھلاکے اسطرح سلمان نے باقی جو کھلاکے تب کیا کلام تحصیل و شہرت کرتا ہوا اس کے پیچہ کلام</p>
<p>۱۲۵ گھر میں جو کچھ نہ دینے کو پایا بتول نے چار در گرد کو بھیجی ہو بت رسول نے</p>	<p>۱۲۶ اب تک تو دو سوال کسی کا کیا نہیں اس در پہ سائل کے خالی پھر نہیں</p>	<p>۱۲۷ کوشش میں امر خیر کی جانا تو اب ہو بھوکے کو کھانا لاکے کھلانا تو اب ہو</p>
<p>۱۲۸ پیشہ ہی وہ رونے لگا اور یہ کیا والشہر زہد ہو یہ جو بت مصطفیٰ کہ کا یہ عرصہ ہو جو بت مصطفیٰ خدا کہ مصطفیٰ و فرستادہ خدا</p>	<p>۱۲۹ شہر جو خوارت عجب ذوالجلال فیاض ہو علی ملی شاہ خوشحال کیا جانے اغیبی مری فائدہ کشی کا حال پلین کے گامہ ملا خالی گیا سوال</p>	<p>۱۳۰ سلمان یہ کئے دانے تھے قافلہ گھر سائل کا حال عرض کیا سب پیشہ خداوند جہان نے کیا تب جھلکے سر غیر از خدا کے ہو سر سے حال کی خبر</p>
<p>۱۳۱ ناطق کلام حق ہو تھے بتول کا تو بیت میں ہو ذکر رواے بتول کا</p>	<p>۱۳۲ اک نان جو بتول نے جھو عطا نہ کی حاجت رواے خلق نے حاجت روانہ کی</p>	<p>۱۳۳ فرزند میرت بھوک کی شدت کرتے ہیں بچہ تو تین روز سے فاقے گذرتے ہیں</p>
<p>۱۳۴ یہ کئے آئے کھلی وہ چادر چھتر نور خلت ہو گیا روشن تمام بترا رہن خطوط شغاف تھا جلوہ گر ارباب عودی کا رطب زبان پر</p>	<p>۱۳۵ آخر تار کہ سر نہ دے ردا سلمان سے نہ دیا اسدا شدت کہا کہ بہتین ہو داری اور جو تاب لا یاسیر ہو طعام است اک بندہ خدا</p>	<p>۱۳۶ مقام عود طعام کو بین فخر زیب کرتے ہیں روز فائدہ کشی شاہ لاقتا سائل سے آہ سخت فحالت ہو وہ بین کیا بچہ کو غش جو کانت بین سبوت و لا</p>
<p>۱۳۷ بے دین کو دم میں صاحب ایمان بنا دیا کافر کو اس روانے سلمان بنا دیا</p>	<p>۱۳۸ خاق نے کی ہو چار رگت عطا سنے کافی ہو سر پہ سایہ لطف خدا سنے</p>	<p>۱۳۹ طاقت نہیں ہوائی کہ کھل کر پڑی عین نجاوے بر نمازین گر گر پڑی ہو عین</p>

<p>۵۲۴ لے آیا باکے کھڑے بے باقین جلدی تے یکے دوسرے سلطان سلطین پکی بن پیسے لکین جو ابل خنین</p>	<p>۵۲۵ سائل کا فاطمہ سے شکر نہ سنا جو نام کے گادہ لخت دل سید انام سائل جو میان توند ناگین ہم طعام دیو چکا جو سوار تے ذرا کرام</p>	<p>۵۲۶ سلمان نہ جانے جب دیا سائل کو طعام تب اسے بے غش لکے دیں عیاد نام کھانا دیا یہ کہنے تو بارادہ نیک نام تو اس کے گھر سے لایا ہوں اس کا طعام</p>
<p>۵۲۷ پر تھیں یہ ناتوان کہ بدن تھر تھرا تھا نہ ہوا کو اسے صفت غش پر غش آتا تھا</p>	<p>۵۲۸ ڑکے ہیں گو یہ آج تو منت اٹھانے دو ہو گا تو اب ہم کو بھی جلی پھرانے دو</p>	<p>۵۲۹ فاقمہ جو تھاروں کو بھی مرتضیٰ کو بھی حیرت ہوئی تھی کو بھی شیر خدرا کو بھی</p>
<p>۵۲۸ بات سے اسے منفیہ کے چال خشن چلی کے پاس کے کیا مان سے یہ خن جو زنیہ بنا ہو کہ ہوا فضل زور المن فلت سے سننا سا ہوا آن دیار من</p>	<p>۵۲۹ خوشی تے تین آتش کر دے غش کی جان چھوٹا سا جو اس کی جانب بجان نہوئے کہ ہوئے آوارہ مانے سات کیا لایا غش کو طعمہ نہ تب کی سیات</p>	<p>۵۳۰ دیکھا کہ فاطمہ بن ندین طالت غن زکھن بن طے بنے ہینا زور دیار من نہوئے کہ ہوئے آوارہ مانے سات کیا لایا غش کو طعمہ نہ تب کی سیات</p>
<p>۵۳۱ دنیا میں لوگ کھاتے ہیں نعمت زلف کی دو فن کے بعد میان ہوئی تدبیر بھلنے کی</p>	<p>۵۳۲ جو بس چلے کر ساؤ نہ اٹھ کر جانی کو صد رہ نہ پہونچے کچھ تری نازک گلانی کو</p>	<p>۵۳۳ فا تو نے فاطمہ کا بس شیر خشک تھا جھوٹے بین دو وہ بین اب پتھر خشک تھا</p>
<p>۵۳۲ لے لکین شکر کہ نہ بنت رسول حق واری جو اس طعام کا اک اور حق پہونے سے دیر کے مر موتا جو رنگ حق بجوادہ پھر خائے جو بچھ جھق</p>	<p>۵۳۳ سائل کو دین تے گھر سے کچھ پسر مین آپ تین نے گھر سے کچھ پسر کے ان کو دین تے گھر سے کچھ پسر مین آپ تین نے گھر سے کچھ پسر</p>	<p>۵۳۴ ای میری زور دین یہ کیا حال ہو ترا کی عرض فاطمہ نے کہ ای خبر آتیا گھر سے آتیا تین زور دین کھانا نہیں ملا</p>
<p>۵۳۵ کھا کے تھارے حق میں جو سائل دھار ہو کیا عجب جو حق نہیں نعمت عمار</p>	<p>۵۳۶ بولیں بھلے اس میں لینا روا نہیں سائل کا کیا خدا ہو ہمارا خدا نہیں</p>	<p>۵۳۷ راضی ہوں میں تو جو کہ رضا ہے اللہ ہی لیکن حسن حسین کی حالت تباہ ہو</p>

<p>۱۴۱ گو دین پر فراتے کو کیلید پر دو غم کی یہ دعا سول خدا نے پیغم اور ازق العباد کران بچون پیرم</p>	<p>۱۴۲ اس بندہ کو جسے وہ بختا ہو افتاد خدمت جو جیسی بنت سلیمان کا افتاد سب نعمتوں پر خلعت اسکو ہو افتاد سید کی یہ جسے دی ہو بیکار سنگار</p>	<p>۱۴۳ تکونو مجھ پر نہ تھا اکدم نرسار بہی سے کیوں تھا آویزا نا مدار چھانی سے جگہ کون لگا کر سے کا پیار وقت میں آجی نہ بیگی یہ سو گوار</p>
<p>۱۴۴ اُسودگی ہر سارے نلنے کے واسطے اَل رسول دتے ہیں کھانے کے واسطے</p>	<p>۱۴۵ دنیا میں آج گوا سے عسرت کے پرچہ ہیں پر قاطعہ کے واسطے عقبی کے گنج ہیں</p>	<p>۱۴۶ اس فادہ کش کو چھوڑ کے بابا گھر ملے آباد گھر تعلق کا دیران کرے</p>
<p>۱۴۷ نہیں اور نہ غمی نہ غم نہ غم نہ غم نہیں سے قاصد نوری ہو نوراب نہیں سے دولت دنیائے اجناب دو دو کو پہرے دولت کی اینٹیں بنائے</p>	<p>۱۴۸ جس پر کی ایک غایت ہوتی ہے میں کی کیا بوسے سے نہیں سے کہ جسے جب سرور نام نہیں سے کہ جسے پوٹ پر کوہ دروہم</p>	<p>۱۴۹ چنے میں درغ تو بین از رنگ نہ موزش جگر میں موزش پر آندہ بین نہ نہیں سے کہ جسے ہاتھ پاؤں سرور نہیں سے کہ جسے بال پر نشان رخ پرورد</p>
<p>۱۵۰ صدے عجب گذرتے ہیں اس باقیہ فاتحہ ہیں تین روز سے تیری کینز پر</p>	<p>۱۵۱ محبوب کبریا سپد گھر سے آٹھ گیا سایہ تھا جگہ پر وہی ہر سے آٹھ گیا</p>	<p>۱۵۲ بند آگھین دل میں یاد رسات پناہ کی نیکے سے کہ جسے جو آٹھ گیا تو آہ کی</p>
<p>۱۵۳ حضرت کا یہ مقام ہوا تھا ابھی کلام موجود اک طبع میں ہوا غلہ کا طعنام نہیں سے کہ جس سے محل ہوا شام آج صلیکے غیب کیا ہو سید نام</p>	<p>۱۵۴ خداوند نے چنے کے ہوا اور کچھ نہ کام چنے سے آج بھی نہ چنے کے پیک نام سختی خدین دار احین ماسک سید نام نہیں سے کہ جسے آٹھ گیا تو آہ کی</p>	<p>۱۵۵ حضرت کی غلی جھپٹ میں دن جگر دانی بہنے کے گرد آکھو چھپے کے واری نہیں سے کہ جس سے محل ہوا شام آج صلیکے غیب کیا ہو سید نام</p>
<p>۱۵۶ رہتی ہو کبھی تھام رکھ دو آگے واسطے کھانا نہ بنے بھیا ہو نہ ہر کے واسطے</p>	<p>۱۵۷ رہتی ہو ہر دوام نظر سے درمری شفقت سے پوچھتے نہیں اگر خبر مری</p>	<p>۱۵۸ لاؤں کما سے آہ دو عالم کے شاہ کو سوے زمین میں چھوڑ کے اس خجگاہ کو</p>

<p>۵۸ غیر غائبی کہ سوسہ نہیں فناہ کائنات گر بات کی تو شفقت خیر اور کی بات نہایت کی جی جی چائی پڑا لیا</p>	<p>۵۹ باندہ بندہ غفلت تھرائی فاطمہ روئی تھی تیری تیرے پھر تھی فاطمہ چائی پڑا تھارے چلائی فاطمہ نہایت کی جی جی چائی فاطمہ</p>	<p>۶۰ یہ بین کر کے کھول دیا فاطمہ باندہ بندہ غفلت تھرائی فاطمہ روئی تھی تیری تیرے پھر تھی فاطمہ چائی پڑا تھارے چلائی فاطمہ</p>
<p>دنیا کے دروہ سے چھڑتے نہیں بھے پاس اپنے بابا جان ہلاتے نہیں بھے</p>	<p>یا شاہ ضبط ملک مری آج ہو گئی بیٹی تھاری قوت کو محتاج ہو گئی</p>	<p>رقت ہوئی نہ ضبط جو اس دھکا ہے نکلے تھی کے دست مبارک مزار سے</p>
<p>۶۱ عقبت نہ کھانے پھری نہ پانچا فاطمہ چہرہ نہ تیرے تھے تھکین دین دوزخ کنا سیاہ بزمین پر نشان سر کے ال</p>	<p>۶۲ کوئی تھی تیرے مرابغ چین گیا حاصل مہی کا قمار سے جینے کا اسل بہنچو نہ پڑا تھارے کھلائی اب بین گیا حضرت کے غم سے ہوئے تھکین دین دوزخ</p>	<p>۶۳ جس کو تھی تیرے مرابغ چین گیا حاصل مہی کا قمار سے جینے کا اسل بہنچو نہ پڑا تھارے کھلائی اب بین گیا حضرت کے غم سے ہوئے تھکین دین دوزخ</p>
<p>دُشمن سے غرض تھی نہ بستر سے کام تھا گر کام تھا تو ذکر جمیر سے کام تھا</p>	<p>مردوری کر کے لائے تھے سو وہ بھی چھڑ گئی نہ ہر اتھارے مہر سے ہر طرح ٹٹ گئی</p>	<p>گرد و پودہ نہ تھے حشر کے شور و لشور کو نزدیک تھا کہ چوٹ کے سر اقبل صور کو</p>
<p>۶۴ بغ فک سے پھر پھر در پے در پے لگے لگے سجبت غلام کا تھی لیکے وہ خرمین تر سکودا جواب کہ تیرا یہ حق نہیں</p>	<p>۶۵ دودا دایہ پھر پھر اعدا نہ تھے بین ہر انداز سے تیرے دینے کو آتے بین پھر پھر لگے لگے تیرے تھکین دین دوزخ</p>	<p>۶۶ اتنے بین آتے روتے دھان لانا چادر مڑ جائی فاطمہ کو اور دیون کیا بہنچو نہ پڑا تھارے کھلائی اب بین گیا</p>
<p>بس جل سکاتہ زوجہ شیراکہ کا پر نہ کیا نوشتہ رسالت پناہ کا</p>	<p>کس سے کون جو کچھ مری تو فیر ہوتی ہو شیر خدا کے قتل کی تدبیر ہوتی ہو</p>	<p>لازم ہو تھو کہ رحم کہ رحمت کا باب ہو ایسا نہ ہو کہ خلق پہ نازل عذاب ہو</p>

<p>۴۳ بیکے لکھن کے جبابہ تھیں غش زیا فرضت کے نیت اسل اس پر بھی نہ تھی قوم جبوں کو خجہ دیا نہ چین سے اس لہلہ کو</p>	<p>۴۴ اس زور سے تھیں کی حالت ہوتی دنی تھیں اسے چھوڑ کر بھون بھون سکر نہ تھیں جو بچ کر نہ تھیں سکھین تھیں کہ او نہ تھیں</p>	<p>۴۵ رو کرنا علی نے یہ کیا کرتی ہو کلام تا کہ میں مصطفیٰ نے تو دتا ہوں صبح و شام نرت تھاری اب جو بچے مرگ کا پیام سجا با قاطعت کہ ہو صبر کا مقام</p>
<p>پاس ادب رسول کے گھر کا آٹھا دیا دور وازہ آئے اٹ سے اس کا جلا دیا</p>	<p>کرتی ہو موت قطع سخن اشتیاق کے ایام وصل گذرے دن آسے فراق کے</p>	<p>بن مانگی تھی جہان میں پر کو بھی رو جی مدت تمام عمر کی نہ پھرا کے ہو جی</p>
<p>۴۶ دے گی وہ کتنی آنسو بہا بہا کیون گھر چلائے ہو میں نے کیا کر کیا اس شخص نے تم پر کیا دا مصیبت درازہ لات بارے اس پر کر دیا</p>	<p>۴۷ بھٹت ہو تھے اور مصیبت ہو جی بچوں سے میر سے رہو خبر دار یا علی سکھین تھیں کہ از یاد نہ تھیں بچے جا یہ رات کو سوتے نہ تھیں</p>	<p>۴۸ شب کو بچے آٹھا بواو شاہ لانا دیکھے نہ نہ تھیں میں جانا نہ کوئی مرا بزار علی ام سے جو نیت مصطفیٰ بچوں نہیں ہو تھیں جو بچے بچے کو دیا</p>
<p>پہلو پہ آئی ضرب جو نیت رسول کے محسن ہوا شہید شلم میں تھوں کے</p>	<p>میر جاؤں جب تو چھاتی پہ انکو سلام دو دونوں کو پیار کہو گلے سے لگا یو</p>	<p>محسن کے خون کی داود نہ جب تک میں کوئی پیش خدا میں عرش کا پایہ ہلاؤنگی</p>
<p>۴۹ صوفیہ رحمہ اللہ کسی کو نہ نہ تھیں باز بھی تازہ تھیں تھے سکا کیا گلار اسی گلے میں ڈال سے غش غشا بکار سینہ پر خدا کے دوست پہ شمشیر لیا</p>	<p>۵۰ جو بچے غش آٹھا بواو شاہ بکریہ نہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں بوتا جو اس کے حال پہ کوئی مر جی پیشیری لادلی سے غم میں تھیں</p>	<p>۵۱ پہلے آبدیدہ ہوتے شاہ شرفین اتنے میں سے مضطرب و جان محسن مادر کے ننہ کو دیکھے رو سے خبر نہ تھیں سے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>غل تھا کہ کل تو احمد مختار مر گئے اور آن قلم یہ یہ صدے گذر گئے</p>	<p>جکو دعائیں جینے کی پاس آسکتی ہو ہر دم ہلا میں تھیں سے ہاتھوں سے لیتی ہو</p>	<p>مہمان کوئی گھڑی کی چھوڑ لی پیاری ہو بہلاؤ تم آٹھیں کہ مجھے دم نہ تھیں ہو</p>

<p>۱۴۴ بے علی بی بی کو چھاتی لگا لگا نہم جاؤ سوئے روضہ محبوب کبیا دان نختے نختے باغ اٹھا کر کر دوا تا جہ قاطعہ کے کسے حال پر خدا</p>	<p>۱۴۵ پہلے پہلے بی بی جو وہ خد و خد نہ نہ بی بی نفسم سے باختم غرقان کچھ کہتے تھے بو تین خاموش آن جان نہ نہ سدا اکھوتار آگس آن</p>	<p>۱۴۶ بہشتی ہی وہ دے لگے دار عید بچکین بین بی بیان سے آسار داسمہ تارکائی باری پلکار واسمہ تارکائی حب کو پھر تارکار</p>
<p>۱۴۷ بھیا انھیں اُدھر جو وہی رسول نے چہرے کے در کو بند کیا یان قبول نے</p>	<p>۱۴۸ چھوڑا جہان فانی کو بہت رسول نے صف مائی پچا و قضا کی قبول نے</p>	<p>۱۴۹ مسجد میں جا کے کہنے لگے بابا جان سے گھر میں جاؤ کہ اٹھ گئیں آن جان سے</p>
<p>۱۵۰ سجد میں ترقی سے کہتے تھے غار یان قاطعہ نے قس سے کہا غار اگر خالق زمین و زمان نہ تیرا نیاز میں ہوں تیری تیرے تو عالم کا نیاز</p>	<p>۱۵۱ ترتیب نے شک نامی آواز درواز کھولا جو نہ دیکھا سدھارین تیرا کج تو چٹا چھاتی کوئی کیا پیر بن کو چاک نہ نہ تیرے تیرے یہ سہو تیرے خاک</p>	<p>۱۵۲ بی بیوں سے مر قاطعہ کی کہتے تھے غار غش ہوئے علی ملی تیرے پیر چلیکے شعیان علی تیرے پیر بازہ بود پھر تیرے پیر</p>
<p>۱۵۳ مقبول یہ دعا میری اس آن کیجیو مشکل فشار قبر کی آسان کیجیو</p>	<p>۱۵۴ شہزادی میری ہاے جہاںے کز کئی فضہ نہ قاطعہ کی بلا لیکے مر گئی پ</p>	<p>۱۵۵ مارا تھا بیگناہ جسے تازیانے سے وہ فلتے کرنے والی سدھارنی مانے سے</p>
<p>۱۵۶ بی بی نے رسول کی بدن ہون لگا زرد ہون اس کی بی بی نے تیرے خدا فرزند وہ دیکھ کہ کیا بی بی تو نے پیار سب کچھ دیا تو سے مجھے اتنا بھی فقیر</p>	<p>۱۵۷ اشق بین آئے قاطعہ نے تیرے نوال آنکھ میں اشک گر و جیسے کیو تو بل تو دیکھا ایک ایک کا بیسے بعد لال کیا بخش چھوڑا ابھی آن کا لیا حال</p>	<p>۱۵۸ عالم بے شک زور تیرا لگا لگا اب کچھ گھر جانے کو جائے رسیا مشتیں نہ غری ہوئی اب حق سے داد خواہ نہ نہ رسول ایک کو زبانی بیگناہ</p>
<p>۱۵۹ مشرقیں آؤ لکھ قبر سے جب آئے قاطعہ جسے بے بہشت میں لیا لے قاطعہ</p>	<p>۱۶۰ ترتیب بیماری نہ ہوا نہ سہر کرو بابا کو ان کے مرنے کی جا کر جسہ کرو</p>	<p>۱۶۱ کس درد سے نواستہ میرے کہوتے میں دو نو کی بیسی بہ جگر لکھتے ہوتے میں</p>

<p>۴۷۴ ادم کے بعد بنائے گئے تھے دیکھا چھوڑ دینا کھاتے ہیں روئے ہیں زار صیدین بارے احباب بارقا تھیں کر رہے دفتر سرور ازب</p>	<p>۴۷۵ اب کون لگا شہر چوڑا چھوڑے سے سن میں پورے کیسے کیا کہے دیسے پاس تکیا انہوں کو کہ پو گیا ویران</p>	<p>۴۷۶ ہاتھ میں گدڑی زینتی کھچا دیا بڑا کھڑکے کھنکھن شاد خوش مقامات مکھ سے خباہت چلے پو گیا کیسے سات زینت کجاوین کے چھاتی پور و قنات</p>
<p>بھیل لائے ہاتھ دیکھے اس شور و شین کو روئے گئے لگا کے حسن اور حسین کو</p>	<p>جیتے ہیں اب جو جگر کے صدمے اٹھائے ہیں ہم بھی تھکے پاس کوئی دھمیلے تھے ہیں</p>	<p>کیا ہو کہ بیٹھوئے بھی مچھوڑے جاتی ہو اتان ایسے گھر میں ہمیں چھوڑے جاتی ہو</p>
<p>۴۷۷ بچو کو ساتھ لے کر امام غلام غلاب زے حرم سرا میں جو بار بار نہ چاہ زعم کو مردہ دیکھے دل پو گیا کباب شہ سے روا ٹھاکے پور وری کی خطاب</p>	<p>۴۷۸ ملک خدا کے شہر سے پروردیہ بیان بہا تھا خضر خاں پور وری کے در بیان نچھوڑی تھیں بیلیان بانا ورفان تھامال دہان علی پور کر آلا مان</p>	<p>۴۷۹ اب آگے رفتی کا کیا نشان اذان مال کاغذ پور سینہ نشین قلم کی زبان و کلال گردل میں جسے مشرق کوئی کاہی خیال بیان و انیس خیل و صفد سے کر سوال</p>
<p>بی بی علی کو چھوڑ کے دیر خراب میں آخر گئیں رسول خدا کی جناب میں</p>	<p>مردیہ مانکے دونوں پسر لپٹے جاتے تھے جیگر ہٹا ہٹا انھیں چھاتی لگاتے تھے</p>	<p>ذہن سلیم اپنے کرم سے غطا کرو یا مرقضی علی امری حاجت روا کرو</p>

یہی کہ انبیاء و مرسلین
 ہون وہ دن کہ انہیں کوٹے سے نکال دیا جائے
 کہ وہ پور وری کے شہر میں رہتے ہیں
 بن بابائے سبطین بنی ہاشم

<p>۴۱ بسم زین شام میں زندگین ہوا سب ملک روپا کے زیر نگین ہوا شیخ پیر سے زیادہ اسے بغض و کین ہوا از اسے اہلیت کا درپے بھین ہوا</p>	<p>۴۲ آخر کی کوچ کے بند کیا طالب جانی بھینے نام کے حافظ کے سبب زیادہ اس سے جاگ میں آؤ کا وقت شب علوم جو مجھے جو بلا بیکلے سبب</p>	<p>۴۳ سنگ زینیب کا رنگ زرد خجنت میں بھینے مٹھا جگمگین درد آنسو بھرتے آنسو بھرتے آہ سرد بولی کل جھام کے اور بھرتے آہ سرد کیا داری مدنیہ ہو آواز نہ بسرد</p>
<p>۴۴ اسکا تھا سلطنت کا تو سامان درست ہو سختی نہ اُتیہ ہو تو ریاست پرست ہو</p>	<p>۴۵ سب جانے ہیں بیت فاسق حرام ہو اسکی طلب ہیں یہ اجل کا پیغام ہو</p>	<p>۴۶ ایسی علی کے لال سے نصیر کیا ہوئی کیا حرم کیا گناہ ہوا کیا خطا ہوئی</p>
<p>۴۷ حاکم مدنیہ کو کھلاشت نہ مضون ہو چکا کہ نبی و اطاعت تری نہ بیت سری حسین سے تو جود نہ میں فوجی بھیجا ہوں کر گئی تری وہ</p>	<p>۴۸ کھل گئے تھے عزیز و رفیق دیار خاک کے کھلی سانسے شمشیر آبدار کر کے بھی طلب کیا اب کوزار تسے کمال غلط ہیں عیاش نادار</p>	<p>۴۹ ہر ملک غرض نہ سے تپ جاہ ہو تنبھے میں نہ خزانہ ہو اور نہ سپاہ ہو لوگوں سے رابطہ ہو نہ غیرت سے راہ ہو جانبے نشست تو رسالت پناہ ہو</p>
<p>۵۰ بیعت کریں تو جلد ادھر بھیج دیو راضی نہ ہوں تو کاٹ کے سر بھیج دیو</p>	<p>۵۱ اکثر یہ بات صورت نہ آٹھ کھٹ ہے حاکم کے گھر نہ جائینگے ہم بے رط ہے</p>	<p>۵۲ ناحق یہ ظالم سے نہیں لوگ ڈرتے ہیں جنگ اس جس برق نلتے گذرتے ہیں</p>
<p>۵۳ پوچھا کہ سے مدنیہ میں جب نام نہ پید پاؤں کر وہ خطا بہت متروک ہو اویس دل میں کہا یہ ظالم تو جو عقل سے بعید میں قیامت کے لال کو کیوں کر دین پید</p>	<p>۵۴ تو شیخ کے دونوں بیویوں کو اسدم نہ تھا جا کر حرم سر میں کہا با صدا فطراب حاکم کے گھر میں جلتے ہیں شاہ فکرتاب زان جاسے بچے لاد بیچے شتاب</p>	<p>۵۵ نابین آسے سرچہ چھٹلہ بین مدنیہ غریب جانی ہے ہو جانے یہ بین زندہ ہو جب ملک یہ تو جیتے ہیں خجنت رضی ہو دونوں تو ہم چھوڑ دین وطن</p>
<p>۵۶ دعوائے سلطنت بھی نہیں بے قصور ہو ایسے کنارہ کش پہ ستم کیا ضرور ہے</p>	<p>۵۷ بکرا کی گر تو خون کے دریا بہاینگے کام آن بھی نہ آسے تو کس کام آینگے</p>	<p>۵۸ گریان بلیگا چین نہ نہ سترائی جانی کو جنگل میں جاسے گی بین لیکے بھائی کو</p>

<p>۱۰ پہلے پہلے کہنے کے پھر نہیں کیا بے باغ و بہار کے عجب ان کی دل کو غلام کے نہیں آجکے بیان کرنا سایہ چرخ کے ساتھ چھوڑ دیا جان کرنا</p>	<p>۱۱ ہندو کمال حضرت زین العابدین علیہ السلام بیت الشریعہ جانی تھیں درویشی پر پایا عجائب سے بلا کے کما اور وفا شعار چھائی کو چھوڑ دینا کیلا بن کرنا</p>	<p>۱۲ جہان کو سب سے پہلے کہنے کو نہ ہوا کیا بات ہو وہ خاطر اقدس پر ہوا مناجیلا نہ جگے کہیں قاطعہ کا لال جہان پہنچنے کی تو دوری سے کیا</p>
<p>شاید نہ پہونچے یاں ملک اور دوسری کفین سے رہ گیا یہ خادم حضور کی</p>	<p>حاکم سے ہم سخن جو نہ ہو تھمال ہوں تم اک طرف ہو ایک طرف میرے لال ہوں</p>	<p>شاید وفا ہو جناب کا سامان یہ جلیں حاکم کے گھر میں ساتھ تھے بھی یہ جلیں</p>
<p>۱۳ بجھا کھائی گئے حاکم کے پاشا آئے کہا معاویہ نے کی عدم سی راہ پر بھی غم نہ کیا یہ شاہ دین پاشا وہیکہ وہ خدا نام سے بھی جگہ سے آو</p>	<p>۱۴ بیات کے رہنے لگی وہ جگہ کیاب چالیں شخص کے عدا بن ہو تراب جو کھانا تھا شان نام ملک بناب تو تھکا وہ کہات کو نکلا ہو آفتاب</p>	<p>۱۵ وہ کہتے تھے کہ میں نے کیا کیا میں نے کیا کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے کیا کیا فرمان پاشا نے دئی ہو کہیں کوٹ کھینچا حاکم سے کہ میں جاؤں تھک کر کیا کیا</p>
<p>فرمایا سر کے تو کٹے کچھ الم نہیں دانستہ دیوین ہاتھ سے عزت وہ نہیں</p>	<p>رستے میں شب کو مسرتی کا لہو تھا افلاک تک زمین کے تاروں کا نور تھا</p>	<p>وہ اور ہو جگہ تھیں جس کا خیال ہو یاں مجیب ہاتھ اٹھائے کوئی کیا مجال ہو</p>
<p>۱۶ ہم ابن تنویر دین نشان تھیں خالق نے اپنے راز کا کھوکھو کیا امین واللہ ہم ابن دارش سردار مسکین روشن تھیں تارے نور ابرار سے جو زمین</p>	<p>۱۷ حاکم کے در پہ پہونچے تو کہنے لگے امیر تم سب ہو زمین کے زمین دان تھاکام پہونچ کر دن بیکار کے حاکم سے میں کلام زارا نہ کہو کہ مدد کا جو وہ مفہام</p>	<p>۱۸ جھجکے ہیں کو جو حضور خیر خیر باندھی شہر خفت کے کمر بند سے کمر والا عباس ایک چکر کو دوش پر بیکر عصائی کا چلے شاہ جو جبر و بر</p>
<p>گردش سے گوزا نے کی مظلوم جہین فضل خدا سے عرش ملے کے تاج، مین</p>	<p>بھراتے آتما کیوں ہو کہیں بہ تصور نہ تم ہو مجھے دور نہ میں تم سے دور ہوں</p>	<p>مہلن ساتھ تھے عزیز شہر کم سپاہ کے جیسے شاہ چرخ پہ ہوں گرد ماہ کے</p>

<p>۱۹ بچا جانی غافل نے اپنا کافی سہ کے واسطے جو فقط قتل زیادہ سے من ہو کر شرف اٹھا ہو گیا خدانے سزا فرما کر</p>	<p>۲۰ یو کیا امام نے انہو بجا ب بس یک بیک ذرا ہی کانپے لگا آئی فریج ایک جھگڑے یہ صدا بان باب میر نے فدا دین</p>	<p>۲۱ ریشیہ کو دنا دیکھتے روئے بہت امام رضت کا ان کی فر کو جھک کر کیا سلام نہ ہو گھر میں روئے لے شاہ خاں عام وقت خود دین سے چلے نیا امام</p>
<p>۲۲ ہم سے زیادہ کسا ہو تہ جہان میں ہو قرآن ہو تین حصہ ہماری ہی شان میں</p>	<p>۲۳ تیرے الم سے بھڑکین دل پہ چلے تین جاتا ہو تو قبر سے ہم بھی نکلے تین</p>	<p>۲۴ رستہ پہ شہر کے تو سواری کا شور تھا اہل وطن کے نالہ وزاری کا شور تھا</p>
<p>۲۵ یکلے کھڑے ہوئے شاہ ذوالاخر قبول نہائی شب کوئے امام لے فریج پاک سے اور یہ کہ کلام رضت کر و حسنین کو یا سید امام</p>	<p>۲۶ لان سے دیکھ کے گئے ان کی فر دیکھا کہ بیٹی دلی بن اکتیب بہت سہ کئی تین اپنے لال کی تکیو نہیں خبر جانی اسرا بند سے ہو عازم سفر</p>	<p>۲۷ مالوں سے جو ظالم کے نور میں سے لے تھے زکین لے تھے شریفین سے میں سات کوئی گھر میں نہ سوا تاجپین نیل تھا دینہ ہوتا ہوا خالی حسین</p>
<p>۲۸ زیت میں لیکے جلد لگایے سینے سے اعدائے دینے دین جگو مدینے سے</p>	<p>۲۹ ملتی نہیں پناہ شہ دین پناہ کو سب چاہتے دین قتل کرین بیگناہ کو</p>	<p>۳۰ رضت حرم سے ہو تیں آگے ہوئی تھیں کو ٹھونپہ پر دے دایان ہندو دھاپے رقی</p>
<p>۳۱ حضرت کی فریجی اور شہ نانا جان میں چپ بولن جہان کین لیا نیکان آرام گھر و نین دین ب زیر آسان زیادہ کر حسنین کو یا نین ان</p>	<p>۳۲ آج تھاری بیلیان ہوئی دین بولن کیونکہ کپے بجائی کو آفت سے یہ بن ہو اور جا رہا ہوا ہو چھو لاجپین دورن سے بغیر دین شام نہ دین</p>	<p>۳۳ آئی تھی جب عادی تہیہ تہیہ امام آن عورتوں کے کئی تھی یہ میل کام اگر ہو میل سے خدا کو یہ میل کام شہر کی سلاشی کی دیکھو صبح غلام</p>
<p>۳۴ ناموس کو حضور کے گجا بٹھاؤں میں بچے ذرا ذرا سے کمان لیکے جاؤں میں</p>	<p>۳۵ بچہ کھاتے دین نہ پیتے دین شب کو سواہین تربت بہ نانا جان کی جا کے رتے دین</p>	<p>۳۶ وہ دن خدا کو رستہ کو خوشی تھو پاؤں میں بجائی کو لیکے خیرت پھر گھر میں آؤں میں</p>

مرثیہ میر انیس کی انیس سواری کا شور تھا

<p>۱۳۱ ملک تلک تو ساتھ مخالفت کا از دلم سب کو دوا کر کے روانہ ہوئے اہم اہل حرم کو ساتھ لیے اصداد مستدام میں اس کن دین کے کہ میں جا کر کیا مقام</p>	<p>۱۳۲ نہایت شہتہ قتل کا بیچے پر خیال ملت طلب ہو جان کی فطرت کا لال مرد فتنہ کرنا نہیں مقبول یہ سوال مرد کو کہہ کر کہنے کے اندرون حصال</p>	<p>۱۳۳ بیت علی کہنے کی مسکریٹ کہ رہے ہو نیچے منہ کی بجائی عجب ہر جہان سے پہلے بدین کر گئی غم اعدا عجب غلہ لے کر بلوچین پہنچے</p>
<p>۱۳۴ تھا قصہ جج حبیب خدا کے حبیب کو وہاں بھی ملا نہ چین حسین غریب کو</p>	<p>۱۳۵ ملت ملے جوس و نصرا کے واسطے اور حکم قتل شدہ دلا کے واسطے</p>	<p>۱۳۶ بہتر ہو موت آتے اگر اس جیات سے گورہ و کفن تو پاؤنگی بھائی کے ہات سے</p>
<p>۱۳۷ مگر اس کے بلوچین ہو جب درو شاہ اس پر ہر زبان کی دان کے رکی راہ منظور تھا کہ ہو دین جی قلمیہ شاہ چادر دین سے قتل کوئی جی پناہ</p>	<p>۱۳۸ بچو جو کہہ کر کہنے کا شمر سب دی ملت آج کی پناہ شاہ دین پناہ نیمین آئے دستے ہوتے رشتہ کی شاہ دیکھا کہ حال حضرت زینب کا جو تباہ</p>	<p>۱۳۹ دوست رام کے بن کے کلہاں فریاد آج ہو درخشا ہو تمام پاس پیر اندا امید کو کیا پیام پاس توڑا وہ روز چپائی خیمہ چاں پاس</p>
<p>۱۴۰ ویا تھا کہ دم و زن افواج خام کا تھا جون جاب بیچ میں خیمہ امام کا</p>	<p>۱۴۱ مل ملے ہاتھ کسی دین ہو دین دینی ہون پر دہمیں حسین بھائی سے بچتی ہون</p>	<p>۱۴۲ سیدانو کو قطع امید جیات بھتی ہو وہ دشت ہوں کہ تھا اور کالی رات بھتی</p>
<p>۱۴۳ میں نے اس شانہ امام فلک جناب میں نے وہ سب پتیلیں بچے بچے جناب میں نے وہ سب پتیلیں بچے بچے جناب میں نے وہ سب پتیلیں بچے بچے جناب</p>	<p>۱۴۴ میں نے اس پتیلیں بچے بچے جناب میں نے اس پتیلیں بچے بچے جناب میں نے اس پتیلیں بچے بچے جناب میں نے اس پتیلیں بچے بچے جناب</p>	<p>۱۴۵ میں نے اس پتیلیں بچے بچے جناب میں نے اس پتیلیں بچے بچے جناب میں نے اس پتیلیں بچے بچے جناب میں نے اس پتیلیں بچے بچے جناب</p>
<p>۱۴۶ تین تین کھینچی ہوئی ہیں سر انجام جنگ ہی باتو نکا، یہ وہ وقت کہ ہنگام جنگ ہی</p>	<p>۱۴۷ تم قیدیو نہیں جاؤ گی ہم رہیں سوئے مہمان ہیں اندا جلی شب کل نہ ہوئے</p>	<p>۱۴۸ ہائیں ہائیں سو لائی نہیں تھوڑا ہائیں چلے میں نے لپٹے جاتے تھے وہ لاپٹک نہ کر</p>

<p>جمع بے بسا زلف و خنجر و خنجر کا خون کا خون تھا خیمہ کے گرد پھرنے لگی عیاش بادشاہ مانند شیر نہینے تھے ہر بار یہ صدا مبارک و ہوشیار جو ان کو رضا</p>	<p>جمع پھر اسلام جب تو اٹھائے دعا کو ان خالق کے کی یہ عرض کہ تو بتا پاؤں سب زینت ہو چکین نہیں باقی کوئی رات جو تو قتل تعلق ہوئی دست حیات</p>	<p>جمع ہو کر دین لکھو رہے یہ حضرت چو کو حلقہ کیسے تھے گرد و خیزدین و بار انگل تگفتہ تھا ہر ایک گلخوار یعنی غلامیہ کے بلغ پودہ آخری بار</p>
<p>نزدیک صبح جنگ ہو کچھ رات اب نہیں آقا بھی جاگتے ہیں یہ غفلت کی شب نہیں</p>	<p>طاعت کا وقت ہاتھ سے کھو یا نہیں کبھی شاہد ہو تو کہ شام سے سویا نہیں کبھی</p>	<p>موت کے شوق میں قدم آگے جوڑتے تھے ہنس ہنس کے باتیں کرنے میں کیا بھول جاتے</p>
<p>جمع نزدیک صبح ہو گیا آقا نہیں ہیں در ناموس میں غفلت کی خبر دہری اور ضرور ہر وہی اور ملک فی خدمت میں ہو تصور حاضر ہو کہ حق کی عبادت میں ہیں حضور</p>	<p>جمع میرزا ہوں کہ لیے آیا تھا کیا کیا جو بھی نہ بنی تھانہ وہ بھی ادا کیا تو نے کہ تم حسین تھے لا انتبا کیا ان کے سارے خلق کا حاجت را کیا</p>	<p>جمع تو ایک ساتھ صبح سے کھولنے تھے آتے تھے تیرا دم سے تو بن جاتے تھے نہوئے چہرہ ہو ہو کے گر تے تھے خاک پر کچھ تھے شہر کے پل مبارک پر پانچاں</p>
<p>اس رات بستر و پتہ نہ جا جائے سوئیو کل دنے پاؤں دشت میں پھیلا کر سوئیو</p>	<p>صد مہ ہوا آج قاطعہ کے نور میں پر آسان کرے قتل کی شکل حسین پر</p>	<p>کیا خوش نصیب وہ تھے کہ جب دم نکلتے تھے نچھ اپنا ان کے چہرہ پتہ پتہ پتہ تھے</p>
<p>جمع آگاہ آسمان پہ واضح کا طمسور پھیلی سپیدی ہو گئی ظلمت جہانے دور کا قدر کی طرح آواز دے کہ کانور باد خدا میں نہ مرنے نہ گرنے کیو</p>	<p>جمع تیار رہ کے صحن میں آئے کامیاب دیکھا کہ اہلبیت گریبان کیے ہیں چار نمایا اوداع کہ اب جوئے جم ہلاک ناموس مصطفیٰ نے آری سرفراز</p>	<p>جمع خاک تھم نہ زمین لاش پلائے گرا دیا عجب تھیں تھے جو نکلا دیا بیا دیا کرتی کے دم میں نامور ہو چکے جگلا ادب و فیض پہ تیری دھسا دیا</p>
<p>آنا صبح کے جو عیان ہوتے جاتے تھے حضرت نماز پڑھتے تھے اور روتے جاتے تھے</p>	<p>بالو شاہ خاک پہ بخش کھائے گریزین بڑب قدم پہ شاہ کے گہرا کے گریزین</p>	<p>سنا جب آگے بد نہ بھر و بر ہوے یترو کے سامنے علی الصغر پہر ہوے</p>

<p>۴۱۴</p> <p>سوت تھی نام پر کیا کیسی پائیں راشیدین تعین گرد اور نہ تھا کوئی اس پائیں فادہ تھانیں رزق کا ٹٹولہ پھر کی پائیں ریشم کی ہزارا کیلا وہ حق شناس</p>	<p>۴۱۵</p> <p>سوداگر کز بندہ خیر مرا پائیں ابزار تجارت کوہ کا ٹٹولہ جو کوکر کچھ سوچا نہیں کہ سواہر جوان پس رزق وہ شیر کو جو کورن غفلت سے نظر</p>	<p>۴۱۶</p> <p>چلتے تھے زنجیر کی پائیں پائیں جلالی کو ذلت کا جام یک غل میں نرس چلتے تھے برقیق سے اعدا شال خس موصوفین خایہ خود کر کہیں جو حیل میں</p>
<p>۴۱۷</p> <p>اعوام دھر تو نیز و نہ نیز لگاتے تھے نیمہ سے اہلیت را دھر نکلے آتے تھے</p>	<p>۴۱۸</p> <p>وارث ہون ذوالفقار جناب امیر کا رگ رگ میں میری زور ہو پھر کے تیر کا</p>	<p>۴۱۹</p> <p>تنبہ پایا ہر شیر جناب بتوں کا امت پر رحم کیجیے صدقہ رسول کا</p>
<p>۴۲۰</p> <p>باز نہیں کہنے لگا شرب ادب حالت علی کی کیا ہوئی اوت نہ ہون ہواب جو آپ کو چاہتے تھے بارگاہی وہ ب انھوں نے کانٹے کا ہو شاید یہی سبب</p>	<p>۴۲۱</p> <p>مست مگر جنگ کیے لڑنے میں دیر ہو و کیوں تو فوج خاتم کی کسی دیر ہو گو اٹھ کاٹنے میں رادل تو نہ ہو نہیں جو کب پائیں میں غیب سے ہو</p>	<p>۴۲۲</p> <p>سوت باقدردی کو یا اوت سے خایہ تنبہ کیا نہ رسم کہ کیا تجا ب گناہ اراجوان پس کو یہ کیا نضی وہ میں ہو گیا تباہ کہ تم ہو گئے تباہ</p>
<p>۴۲۳</p> <p>ایک عروق کھڑو کی بالین اٹھائیگی منتر کے ذوالفقار بھی کھینچی نجسائیگی</p>	<p>۴۲۴</p> <p>بھائی کا غم سماعی الیگر کو رو چکا کس کس جوان کو اچھین باغوں کو چکا</p>	<p>۴۲۵</p> <p>یو چھو تو اس سے خاکین یوں جکا ٹھٹھ ہاں پھر تھے نہ اٹھ جو میرا پس رٹ</p>
<p>۴۲۶</p> <p>چلتے آتے تھے زنجیر کو جلال اندر تیر ہو تھکین تھکین جلال میں کھاتے تھے ریش غنچ کے سارے بال نمایا سانسے سے سر اور بون</p>	<p>۴۲۷</p> <p>پہنچے چینی تو تھرتھرتے فلک نویاد کا تاسے ہوا خور تاسک کچھ کچھ تھرتھرتے دیار کی چک ہر گھونڈ کر کے گئے کانچے فلک</p>	<p>۴۲۸</p> <p>کچھ چلتے تھے کہ پھر تو میں عادت دیکھائی کہ باغ کو کھوٹے کی آب پر فرانسیس میں حسین بس امت پر ہم ارولل سے پائیں زار جوان پس</p>
<p>۴۲۹</p> <p>تو جانتا ہوں علی کو ہر اس ہو جکو فقط رسول کی امت کا پاس ہو</p>	<p>۴۳۰</p> <p>تا بندگی برق نکا ہونے سر گئی شکل اجل یعنی تو کی اکھونیں پھر گئی</p>	<p>۴۳۱</p> <p>جب تک کہ سر کناک نہ جنت میں آوے عجائیل سے لوگ نہ الیگر کو پاوے</p>

<p>۱۱۱ پیشے ہی مینا مین کی شہنشاہی و انظار یوگر کر کر ہی است پر مین شہار اب ہر فقط حسین کے زمان کا انظار آئی صد تہیل کی اور بس گلزار</p>	<p>۱۱۲ آخر اگر از مین تہل علی کا ناز مین عیش از کاپ یابل کی زمین ز گے بڑھا چڑھتے ہوتے نہ زمین زار و نور کا چھاتی پر نہ بیخ کین</p>	<p>۱۱۳ میں ہر جس در دولت پرک زانہ ہوا وہ گھر چو گی غارت وہ کا خانہ ہوا میں ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا مکین ہر نہ گئی کیا نقطہ زانہ ہوا</p>
<p>۱۱۴ مین بی بی تھی بر بھی جب اکیرنے کھائی تھی انان تو دیر سے تھین لینے کو آئی تھی</p>	<p>۱۱۵ بے سر نماز مین ہر قاطع ہوا سجدہ ہو چکا تھا کہ بس خاتمہ ہوا</p>	
<p>۱۱۶ اس کی کھانک میں بھی سر پر آئی ہون اصغر کی لاش بھی چھاتی لگائی ہون تو تھیک کھانک بھی تھین جانی ہون سڑتی ہوئی کی سید انون آئی ہون</p>	<p>۱۱۷ بہن کو انیس ختم کلام اب ضرور ہو لطف سخن چٹھیا جو جو نہ شور ہو دعوت کلام کا نہ بیان کا غور ہو حاصلین تو اس مین مر کیا تصور ہو</p>	<p>۱۱۸ یہ انقلاب غضب کا اور اعلیٰ فریاد کہ سجدین تھین جانی ان ترخانہ ہوا حسین نے بھی شکوہ کیا نہ آست کا کلید ابھی کسی سے تو دو تانہ ہوا</p>
<p>۱۱۹ راحت مین قاطع کی نہ کیونکر خلل پڑے جسکی کمانی لٹی ہو کیا اسکو کل پڑے</p>	<p>۱۲۰ اما داغ و بخت و میر کار زار نیست لیکن دل رو نیم کم از ذوالفقار نیست</p>	
<p>۱۲۱ بہرے کا ٹوٹ پڑی شہنشاہی غلام باہم چلے یہ تیر کہ تن چین کلام چھٹی کا بیاہنے سے اور ہاتھ سے کلام تلموز فریاد ہو گی چھک تنے کلام</p>	<p>۱۲۲ سلاطین کوئی عادل زانہ ہوا کہ ایک بازو کبوتر کا آشیانہ ہوا یہ دیدہ شہنشاہ مین زانہ ہوا بولے نظام سے جب گل چراغ خانہ ہوا</p>	<p>۱۲۳ بچا اور قاتل سے ناتان جھکا خان کرم نصیب آستے کی دن کشت آب دوانہ ہوا شیاب تھا کہ دم واپسین کی آمد نہ یہ فطرب ادھر آیا دھر وادہ ہوا</p>
<p>۱۲۴ ہر پڑی در پہ چہرے کے عیش کھلے گئی تھی گھوڑے گرد و اطراف سر نہ پھرتی تھی</p>		

عزیز و دوست عزیز ترین تو نے میرے لئے کیا کیا
 کہ جو مجھے جیسا چاہا اسے دیا
 اور میری ہر بات کو سن لیا
 حضور اے نور روشن سپاہ خانہ ہوا

گر انی بریں امی بد خاک نے پاؤں
 جو کھیت میں میری قسمت کا ایک دانہ ہوا
 کہتی کہ تو تو اسے اب تو اور میں
 جو ساتھ آیا تھا وہ قافلہ روانہ ہوا

کیا قبولِ قناعت ہے بکر عالم میں
 صحت کیلئے میرے جو اب دانہ ہوا
 پھر جو سایہ کیسے پیدا کرے
 تو دو اجناس یہ مجھ کے تیرا نیا ہوا

نشان نشان مجھے جا پاؤں پاؤں آخر
 جہاں جہاں میری نیت کا آبِ روانہ ہوا
 محاسب سے میں رکھتا تھا کیسے نا آگو
 گلہ کو کسی کی تشریف نہا سب ہوا

موت
 ہر لمحہ میری کو اس تیرے لئے کیا
 لگے میری کو اس تیرے لئے کیا
 یہ کہ مجھ سے ہم جگہ رہنا نہ ہوا
 کہ میری سے فنا نہ اس دردوں کو مجھے پہنچا ہوا

دلچسپ اور دے کے سوئے ہے آئینہ
 کفنِ شب کا وہی خلوتِ شب
 ملا نہ مغزِ اداں کو جامِ بانی کا
 مرا جی دل کا تیرا نشانہ ہوا

وہ دلچسپ جو سب سناؤں میں نہ جاتا
 جی کیسے جو کرا گئے حسین شانہ ہوا
 رہا نہ کوئی بے تیرے غم تک باقی
 حسین کے لئے سب کا دل ان روانہ ہوا

اتنی شب کا نہ سو سہم اٹھا سکتا ہے
 فتنے سے جان میری موت کا بیان ہوا
 میری ایک کے یاد ہے کچھ کہیں نہ رہا
 میری ایک کے یاد ہے کچھ کا دل ان روانہ ہوا

عزیز و دوست عزیز ترین تو نے میرے لئے کیا کیا
 کہ جو مجھے جیسا چاہا اسے دیا
 اور میری ہر بات کو سن لیا
 حضور اے نور روشن سپاہ خانہ ہوا

<p>۴۱ بہ کونین کو نہ دینا کہ میں نے سپر زلفاں جو عہد کیا ایک نے عہد کی جیب کی کی شرم خوات کی سانس پر خفا کی</p>	<p>۴۲ نور ہوا جس نے کہ اول پہلی نور است کہ اگر سے بلب ببار پلو پہ نگین بر چیاں اور چانی یہاں فولان کی نہ ہو کہ پھر چیاں</p>	<p>۴۳ اوقات دہن کی چکی تھی جیت میرا تو جی بالاس نہ وہ اہل تفاوت سب غاصبون نے غصب کی جو چکی فصاحت مقروض گیا خلق سے وہ صاحب دست</p>
<p>۴۴ بانی دوم مرگ دیا شہدہن کو کس ظلم سے ٹکڑے کیا آدرہ وطن کو</p>	<p>۴۵ اودہ تھی سب ریش مبارک جو موسیٰ چھاتی پہ ٹکاتا تھا لوہر سر مروت</p>	<p>۴۶ بیزویہ کیا شام کی جانب ہر مسلم مقتان رہا گور کو بھی پیسہ مشکل</p>
<p>۴۷ میں نے بھی غلام نہ بن نہنگا پس کو نہ رہا دن سے وہ کبیر تن تنہا دہم کہ میں نہ مانہ و دادار کوئی تھا کسی اس کی صورت نظر آئی تھی اصلا</p>	<p>۴۸ بیش میں گزافا کہ یہ وہ کبیر تن تنہا اس نے کیا مسلم کہین باز نہ کیا میں نے بھی کہ باز میں کہین باز نہ کیا سے چہ کہ نہ کہ سر پہ</p>	<p>۴۹ میں نے ادھر تو چکے تھے شاہ درانا مظہور تھا کوئی کو بے عزت اچھین جانا مانع سے اجباب پر حضرت نے نہ مانا تھا تو نظر امر جو بچہ دلین تھا ٹھانا</p>
<p>۵۰ اس پر بھی نہ بچ رہا تھا اپنا نہ الم تھا کوئی میں چلے آوین پیشیر غم تھا</p>	<p>۵۱ سو ٹکڑے مجھ کا ہوا دل بھی جس پر بھی دارا گیا مسلم بھی ہوت قتل پر بھی</p>	<p>۵۲ یہ شوق شہادت کا تھا اس عاشق رب کو یعقوب طہ جلتے تھے یوسف کی طلب کو</p>
<p>۵۳ جہان کی کہیں اندھ تھی بندہ سے کہیں کوئی چاہتا تھے کہ خط لم سے کہیں جس سے سواران نہ گائے کہیں سے کہیں اور کوئی نہ تھے چہ چہ جہان سے کہیں</p>	<p>۵۴ بیون نہ تیا بھی کفن و دیوان کا ادب اب کیا کفن اور غسل کسا کا کوئی نہ تیا کفن و دیوان کا ادب اب کیا کفن اور غسل کسا کا</p>	<p>۵۵ میر کا مہر نہ تھی جہان سے کہیں مشق کی خاطر تھا گوارا اس مہر عین کہتے تھے کہ بہتیرا جو شے جو قدم عین جو دل میر کا نہ تھی جہان سے کہیں</p>
<p>۵۶ جب وار نہ چل سکتا تھا اس شیر زبان پر انگا سے یھین پھکتے تھے سوختہ جہان پر</p>	<p>۵۷ خندق کے بھی رہتے نہ دیا غار میں لاشہ رستی سے پھر کھینچتے بازار میں لاشہ</p>	<p>۵۸ کیا صبر کر دن صبر کا ہنگام نہیں ہر میں سر کے کٹاے مجھے آرام نہیں ہر</p>

<p>۱۱۷</p> <p>ہنزل میں رفت میں کہنے سے یہ تھک گیا ہو چکا ہے کہ میں منزل مقصود پہنچا میں جلد ہو میرا گوارا نہیں ناخبر میں جلد ہو میرا گوارا نہیں ناخبر</p>	<p>۱۱۸</p> <p>جہاں آئی تھی میں وہاں نہ آئی جہاں آئی تھی میں وہاں نہ آئی جہاں آئی تھی میں وہاں نہ آئی جہاں آئی تھی میں وہاں نہ آئی</p>	<p>۱۱۹</p> <p>میرا ہے وہی حال جو وہاں ہے میرا ہے وہی حال جو وہاں ہے میرا ہے وہی حال جو وہاں ہے میرا ہے وہی حال جو وہاں ہے</p>
<p>۱۲۰</p> <p>بجائی کی جدائی کا ہزار بج و شب میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>	<p>۱۲۱</p> <p>کب چاند سی صورت میں دکھلائیے کوئی سے ہمیں لینے کو کب آئیے کوئی سے ہمیں لینے کو کب آئیے کوئی سے ہمیں لینے کو کب آئیے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>میں ساتھ ہوں بابا کے بھی ملنے کا نہیں ہر میں ساتھ ہوں بابا کے بھی ملنے کا نہیں ہر میں ساتھ ہوں بابا کے بھی ملنے کا نہیں ہر میں ساتھ ہوں بابا کے بھی ملنے کا نہیں ہر</p>
<p>۱۲۳</p> <p>بجائی کی جدائی کو پہلے ہی میں میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>	<p>۱۲۴</p> <p>بابا کی ملاقات کو اب دل پر تیرا میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>	<p>۱۲۵</p> <p>میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>
<p>۱۲۶</p> <p>ہم نے کانہیں کیا ہی گزرتی ہے کوئی میں اکیلا وہ ہزاروں سے کوئی میں اکیلا وہ ہزاروں سے کوئی میں اکیلا وہ ہزاروں سے</p>	<p>۱۲۷</p> <p>مشتاق ہو دل جہم بھی ویدار طلب ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>	<p>۱۲۸</p> <p>آگے تو بھی چاہنے والے ہیں مفرین کیا حال ہو اب وہیگا اچھے سے ہو گھر میں کیا حال ہو اب وہیگا اچھے سے ہو گھر میں کیا حال ہو اب وہیگا اچھے سے ہو گھر میں</p>
<p>۱۲۹</p> <p>بجائی کی جدائی کو پہلے ہی میں میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>	<p>۱۳۰</p> <p>کوئی سے ہمیں لینے کو کب آئیے میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>	<p>۱۳۱</p> <p>میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>
<p>۱۳۲</p> <p>میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>	<p>۱۳۳</p> <p>میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>	<p>۱۳۴</p> <p>میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو میں لے ملاقات ہووے تو غصہ ہو</p>

<p>۷۱ روئے کی صورت اعلیٰ نے آئی جو کیا بائی ہوتے رہتے ہوئے دلتے ہوئے برابر جانی تھی زمین دھوپ کیوں تھی جو تیرا بار سایہ کے عافیت مبارک پہ شکر</p>	<p>۷۲ اطفال کی گرمی کے سبب بھٹی بھٹی رجلے تیرے کوئی تھا میری دوسرا جو بات گلتا تھا پانی پلا دیتے تھے عجب اس سے جو بچے تیرے دلتے تھے پیو پیرا</p>	<p>۷۳ کیا بی بی شائستہ لگتے ہوئے ہتھیار صف ادا کے استاد ہوئے شاہ کے انصار دینی وطن کے فطرت سید ابرار تھے بے بین وطن کی تمام عیال</p>
<p>۷۴ لب خشک تھے گرمی سے ہر گچھ دم کی مرجھا گئے تھے پھول مجھ کے چمن کے</p>	<p>۷۵ جو پوچھتا فرماتے یہ رونے کا سبب ہو بائی نہ میر ہو کسی دن تو غضب ہو</p>	<p>۷۶ اور پہلو زمین زینت دمسلم کے ہر تھے دو مہر اُدھر کو تھے تو دو ماہ اُدھر تھے</p>
<p>۷۷ جوش حرارت کے سبب تھا کر فار بے برگ تھیں بے دلیان اور طبع تھے جبار کہ کوہ تھا جو ان آہن حد اور تیرا بار تھی زم زمین پائین آٹھ لیتے تھے ہوا</p>	<p>۷۸ اکبر نے کہا پانی نہ ملنے کا سبب کیا وان آتش تیرے پاشاہ جان بود گیارہ نہ نہ کہا آتش و گدا تو دریا ہی پوٹیا نہ نہ تھکا دیکھ مارا نہ سے ادا</p>	<p>۷۹ تھا حق من شاہ سے سب شہنشاہ انصار تھے بے گرد و ہون جان ماہ کے انصار عجب عجبی دلتے تھے مگر ان عقب ہر اک شکر بلال اور تھا اک غوث بے ہوا</p>
<p>۸۰ جو سوتا تھا آغوش قبول عذرا میں چپکا وہ چلا جاتا تھا اس گرم ہوا میں</p>	<p>۸۱ آرام کہیں احوال جانی نہ ملے گا جو بیس پہر تیرے کو پانی نہ ملے گا</p>	<p>۸۲ عالمے سر و پیر تھے نمازی وہ جوان تھے پیشانیوں پر سجدہ خالق کے نشان تھے</p>
<p>۸۳ سکین پناہ پناہ تھے نہ باہر سایہ کے پناہ تھے پناہ میں چپ کر کہ تھے تھے چاند سے بھی تاری سے نہ دم ہر ناشا مہر تھے تھے بے جلیوتے اندر</p>	<p>۸۴ پیکر تھے دان جو دلتے نہ وال دارد ہوا اک وقت بین وہ دلبر تیرا چل بہا تھے دان خیمہ اُردو سے سولا دان پھل گیا جب اور گار پھلے پایا</p>	<p>۸۵ پس روز تھے نوم بہت حضرت پیر خانوش تھے خوش در نقا صورت تصویر ہر سنگار ان تھے گوارا سرور و دلگیر خاں دھیان جو پوچھیں ہوا کے کوئی تھیں</p>
<p>۸۶ تھے شاہ سفر میں ہم قوم تھی سے ان روز زمین چھڑا دیا گھر آل نبی</p>	<p>۸۷ نہ نے کہا اب دیکھ صحر کو بھی جلیگر بیٹے سرور کرسی پر خیمہ سے نکل کر</p>	<p>۸۸ رخسار و پنہ اکھوتے کبھی شکر روان تھے اب پر کبھی دنیا کی مذمت کے بیان تھے</p>

<p>۴۱</p> <p>فادہ کوئی نہ تھا جو شکم کا نہ لایا نشوونہ میں تھا خیر اگر زور کا جابجا جہیز سے اک مرد مسافر نظر آیا چھپا کر کسی کو اس سے خوف نہ لایا</p>	<p>۴۲</p> <p>کرم بخش بہت اس کی طرف سے جو دھوکا آگاہ نہیں رنج سفر سے ابھی اصلا تھایا وطن میں بھی نہ گھر کا منہ دین رستا اس عزم میں عجز کوئی دیکھا تھا نہ دریا</p>	<p>۴۳</p> <p>درد کے وہ گئے لگا گئے کس کے کونے مسلم کا بھی کس گیارہائی کا بھی ایشادہ انہو باؤ نہیں لاشوں کے سین بازو کے بغواہ بازار میں پھینکے پھرے میں سراہ</p>
<p>تسلیم کی اس شخص نے جھک کر شدہ دین کو علین مبارک پہ لگا لئے جبین کو</p>	<p>ان منزلوں میں پھول سے کھلا گئے ہونگے رخ تابش خورشید سے سولا گئے ہونگے</p>	<p>دونوں سرزمین تمام میں جانے کی خبر کو لاشوں کو مردار چرغا نے کی خبر کو</p>
<p>۴۴</p> <p>سے اچھٹن اٹھا کا آٹھے سید والا بچکے کار سے آٹھے اس طرح سے پوچھا اس شخص تو اتنا ہو کر صحرے میں بٹلا وہ کہنے لگا کون سے آٹھ میں شاما</p>	<p>۴۵</p> <p>مناہوں بہت لوگوں کی آنکھیں بہ نہ ہو نہ گوارے ہوئی کچھ دین بہ نسبت غلامین بچے لگا تھا کہ جلد سے بچے حضرت کیا حاکم کو وہ بھی اور معروف اعانت</p>	<p>۴۶</p> <p>نہایت عجیب جرم و خطا آچا جس میں نہایت عجیب سازشی کسی نے نہ بنائی اس سے بھی پہلے ہوئی بلبلوں نے جدائی بہت بڑی غیب اور غیب میں اجل آئی</p>
<p>شہر نے کہا کوئی کا مسافر تو اگر ہو مسلم رہ جائی کی بھی کچھ جھکو خبر ہو</p>	<p>دعوت کا ہو اسی کا کہ وہ ایسا نہ ہو چلائے تہ نام را بھائی کین اعدا میں نہ گھر جائے</p>	<p>دور یا یہ آنکھیں بارے جب آیا تھا حارث دور بار میں دو چھوڑے سر لایا تھا حارث</p>
<p>۴۷</p> <p>موت کے تو بے خبر ہو دیئے ہیں ایک کڑے تو نہیں پہلے پہل سے ہیں چھپے کیا کہتے تھے تو نے نہیں دیکھا ہو کر کوئی ان رقی ہوا اس کے لیے جانی توں تیرے</p>	<p>۴۸</p> <p>من ہو گیا حضرت سے یہ نیکو جان کیا کہتا کہ مسکے وہ تھا حال سے ابھر چھپے جو شخص کے حیرت ہوئی ظاہر سننے لگے تجھ کو شہر صابر و شاکر</p>	<p>۴۹</p> <p>لایا تھا جو دریا پہ وہ کہلے ہو گریسو مناہوں بہت نہیں کرتے تھے وہ گلو تھے ایک ہی دسی میں منہ سے دونوں کے بازو کتنے تھے مومن چھپے پر قتل کر تو</p>
<p>اس گرمی میں کیا کام تھا بچو کا سفر میں بابا سے پہلے تھے نہ اس لیے گھر میں</p>	<p>اس شخص تبارنگ ترا کیلے فق ہے جو گدڑی ہو کہدے کہ مر دل کو قتل ہے</p>	<p>نہ میں نے بھی دیکھے تھے عجیب نچوہ ان تھے زسار و پتہ دونوں کو قتل کرنے نشان تھے</p>

<p>۷۳۸ بہشت نہ سنا ہے نہ جہنم نہ ہے وقت کا ہوا جویش لگے کا شے تھر تھر بینین ترشہ لگا دل مثل کجہو تر نہ لکھ کے سوسے کو نہ کیا بسے ایسے</p>	<p>۷۳۹ دل دے کے پھر اس شخص لگے کسی پر کچھ یہ خبر تو ابھی ظاہر نہ کسی پر اسو لے کتا ہوں کہ وہ واقعہ نہ ہو دے نہ بدیشان مری جیتے</p>	<p>۷۴۰ تھے غیش برابر سچی گرد نہ معلوم لیکن سب یہ کچھ ہوتا تھا معلوم عجب اس کو تشویش تھی کچھ بھی نہ معلوم اس سوچ میں تھے تیرے تیرے کچھ بھی نہ معلوم</p>
<p>۷۳۹ بلوکے دینہ سے ہمیں مر گئے مسئلہ ہم کوئے تک آئے تو سفر کر گئے مسئلہ</p>	<p>۷۴۰ ہو دھڑ مسم بھی گرفتار الم میں مر جا لگی سر پیک کے وہ پانچ غم میں</p>	<p>۷۴۱ کیا وجہ ہو جو اسکوئے تھو دھو کین ہوں چکر کین تائے کہ کیوں روہیں ماموں</p>
<p>۷۴۰ چکر کین کے چائی یہ کیا غافلہ درد بھائی چھپے دنیا کے غم درخت سے غم تو ہم بھی دین آستے ہیں تھے کوئی دیکھو زادہ مرگ اپنے بار در کو بھی سمجھو</p>	<p>۷۴۱ دو بیٹے بھی زور بھی جو مسکی حوٹ مسلم نہیں بار گیا میں مسکیا واند دل پر سے ایک غم کا فلک ٹوٹ پڑا کیا ہو گا وہ جب ہو دیں اس حال کا</p>	<p>۷۴۲ تھی شکر کا عجب حال غار تھے جو سہم یتیم کھادل رنگ تھانے کا متغیر تھے مضطرب حیران پس مسلک ہے پر آہستہ کہتا تھا بار در سے بار در</p>
<p>۷۴۱ اب خون جگر ب تلک اس غم میں بیوگلا میرے پے مارے گئے میں بھی نہ بیوگلا</p>	<p>۷۴۲ شرم آتی ہو تھانے کا یا راجھے کب ہو عورت کیے بچہ زنا پے کا غضب ہو</p>	<p>۷۴۳ یار انہیں جو پوچھیں کہ حضرت نے نہ کیا کیا جالینے کو قے مسافرنے کہا کیا</p>
<p>۷۴۲ جو کچھ چھوئے تھے تم آئے وطن سے جو کچھ چھوئے تھے تم سرگئی تاج سے جو کچھ چھوئے تھے تم باندے باز در سے جو کچھ چھوئے تھے تم کو کفن سے</p>	<p>۷۴۳ وہ کہ یہ کہوئے بہت اشک بکے زحمت وہ ہوا آپ چکر سر کو جھکائے بچے تھے جان چھو دین تشریف جوالے تو ریش ببارک ہوئی یہ اشک بہائے</p>	<p>۷۴۴ جو توج کھنکے وہ کچھ کہ گیا اجار م سوت سے ٹھکین میں نہایت شہدار دھڑکا ہو کہ خلقت نہیں کوئے کی دھادار پا بے کھین جھپکے ہو دین نہ جھاکا</p>
<p>۷۴۳ شرمندہ ہوں کیا بھائی یہ احسان کے بھائی جا اپنی بھئی بیٹھے بھی قرآن کیے بھائی</p>	<p>۷۴۴ روکھ لیتے تھے روال کبھی دیدہ غم پر روکھ لیتے کبھی سر کو جھکا زانو سے غم پر</p>	<p>۷۴۵ یہ کہتے تھے اور جوش تھا سینے میں پاک کا نہوئے تھے آنسو جھپکے آنکھوں نے چپا کا</p>

<p>۱۳۴ عجب گھر کے ذات سے غم نہ ملے غم نہ ملے رہے ہوئے غم نہ ملے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے کیونکہ وہ ہے جو جلدی کو مودہ جلدی</p>	<p>۱۳۵ آسوت عجب غم نہ ملے غم نہ ملے نہ ملے غم نہ ملے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے</p>	<p>۱۳۶ کمان دھڑکے غم نہ ملے غم نہ ملے جلدی آسوت غم نہ ملے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے</p>
<p>یاد آتا ہو گھر تنگ ہو یا رنج سفر سے یا اس لیے روتے ہو کہ چھوٹے ہو بدست</p>	<p>چلا کے کہا مجھ کو نہ تر پائے بھائی باہر میں نکلتی ہوں نہیں آئے بھائی</p>	<p>دیکھو کہ میں ان ہوگی کہ دان ہوگی سکین وہ بھی رہیں ہوگی جہان ہوگی سکین</p>
<p>۱۳۷ دم بزمین نہ دلا غم نہ ملے غم نہ ملے بکھار عجب صدمہ ہو مودہ جلدی وہ دوسرے ہیں غم نہ ملے غم نہ ملے</p>	<p>۱۳۸ آواز جو زینب کی تھی غم نہ ملے غم نہ ملے بادیہ فرخندہ میں آئے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے</p>	<p>۱۳۹ پہننے ہی کا غم نہ ملے غم نہ ملے جو سامنے کہہ کر غم نہ ملے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے</p>
<p>کیا جانے کیا غم ہو دل و جان تھی کو یہ بچے کوئی بڑھ کر یہ نہیں تاب کسی کو</p>	<p>غم دیدہ تو ہو اور بھی غم کھائی کی زینب واحد چھپاؤ گے تو مر جائیگی زینب</p>	<p>یوں پیار تو کرتے تھے بھئی تھی جب اگر آس رذبت پیار کیا بھائی اگا کر</p>
<p>۱۴۰ پہننے ہی کا غم نہ ملے غم نہ ملے باتوں کا دہشتہ ہیں غم نہ ملے غم نہ ملے بہن بھائی کا غم نہ ملے غم نہ ملے</p>	<p>۱۴۱ کھڑکے کمان غم نہ ملے غم نہ ملے سکھڑکے کمان غم نہ ملے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے</p>	<p>۱۴۲ زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے زینب نے کہا غم نہ ملے غم نہ ملے</p>
<p>وارث مرادو بیٹے لیے ساتھ گیا ہو کوفے کے مسافر کا نگہ بان خد ہو</p>	<p>اک کوئی کے ہاتھ آئے فرزند بھی آئے برہمیں میں ماس گئے دل بند بھی آئے</p>	<p>اکھو ٹکڑی ملے تھے زخارے آئے تھہر کر بھی رکھ دیتے تھے تھہر کر آئے</p>

<p>۵۵</p> <p>کیونکر جی چہن کی منگو کے غناوت اور سر پہ چہن کاغذ آئے بھلا بعد افت خسک دل میں نہ پڑا اس کی کہ بچی ہو بخت کتنے گنج کچھ سوخت کے اور خاتم کے وقت</p>	<p>۵۶</p> <p>میتے ہی سوٹیک کے چٹائی وہ دھنسر ہو جو مس بابا میں تھیں پائی کیو کہ میں عینی ہی آپ گئے جانب کر شر کس کیسی سے قتل ہوئے صدف میں پیر</p>	<p>۵۷</p> <p>بنیام نہراپ کا سنا بی بی سے جدم تھوٹیک کے باغوں نے بکاری وہ بھنم جو جو مس دلی سے صاحب مس ہدم لاشے پر بان کے کیا بد رنگا ماتم</p>
<p>اس لطف فراوان کا سب کیا ہو چچا جان اطمان بھتیجی یہ کیا ہو چچا جان</p>	<p>مہمان یہ کچھ رحم بھی کھایا نہ کسی نے تلوار میں چلین تہہ بچا یا نہ کسی نے</p>	<p>میں جیتی ہوں صدمہ ہو مری جان حزین کس بکسی سے لاش بڑی ہوگی زمین کا</p>
<p>۵۸</p> <p>انرا نہ ہی آن بچے جو نظر آتا جس طرح تہیہ نہ کوئی رحم ہو سکتا اس پاپ پر دل ہو میرے کوڑے ہوا جاتا کچھ تو جو دل سینہ میں نہ لکھن بھینا</p>	<p>۵۹</p> <p>چیٹی کی نئی زود بھٹکے خزاری کس سے رو کر بیگی کچھ کے بکاری کیا آئی خبر کیا ہوا کیوں روتی ہو داری چیٹی نے کہا تو آئی اس ہساری</p>	<p>۶۰</p> <p>بے درد و دین ز غم کو کیا ہو دیگا کئے سزائے میں زانو پلایا ہو دیگا کئے بکس سے کفن نہ کو دیا ہو دیگا کئے ترتیب میں تھیں دفن کیا ہو دیگا کئے</p>
<p>کون سے بڑی دور سفر کر گئے بابا کیون آپ نہیں کہتے میں کیا مر گئے بابا</p>	<p>اب کیا کون تقدیر مری سو گئی امان پر دیس میں بن باب کی میں ہو گئی امان</p>	<p>پر دیس میں فرزند کمان چھٹ گئے ہونگے زنج میں مرے بچے کو دم گھٹ گئے ہونگے</p>
<p>۶۱</p> <p>پیکے وہ بی کو کاٹا خانے رو رو بابا کی جگہ اپنے ہم اب بجا بوی مان جو تری اب میری بن تھیں کس کو کٹیمے سے زیادہ ہو تو جب</p>	<p>۶۲</p> <p>مرا نہ پوچھنے تک سے اب نہ کو چاکر اب روڈن کے کئے میں تھے ادھر اب مائی صفت پٹنے رونے کی بھانڈا اب کو پوچھنا کرو خاک مارا</p>	<p>۶۳</p> <p>اٹنے میں صاحب حضرت علی کی تائی انرا نہ پوچھنے تک سے اب بجا بوی تورا نہ پوچھنے تک سے اب بجا بوی دارت کی سنانی تھیں تھیں تھیں</p>
<p>میں نے پوری کا بچے معلوم نہوگا سب ہوگا براک مسلم مظلوم نہوگا</p>	<p>تم اٹھ پھر رہتی تھیں مشتاق خبر کی اٹنی ہو سانی مس مظلوم پدر کی</p>	<p>تھرا رہی ہو قبر تھی میری فعال ہے پرسا بچے دینے کو میں آئی ہوں جانا</p>

<p>۱۲۴</p> <p>دارت جو تیرال پیرس ہوا قربان او زانو بوجہ پیرا اب ہوا احسان شہنائی کا تو مسکے کی نہ کرو دھیان میں پس بھی جسم نہ ہوا خونِ غلطان</p>	<p>۱۲۵</p> <p>اب تک تو بہت سو کر بچہ جاؤ دین کو مادر کو بھی ہمراہ لو اور چھٹی بین کو ہاتھ میں گوارا کر دو رخِ دین کو وہ کہنے لگے تھے یہ حضرت خلیج کو</p>	<p>۱۲۶</p> <p>کس غم نے کیا خائف و ترسان تجھے گھوٹے پیاری ہو میرا جسے کیا جان تجھے گھوٹے</p>
<p>۱۲۷</p> <p>لاش کی لعین ہے تجھے بے جا تجھے جابج سر پہ لپٹے پڑی پھرتی تھی بین لاش کے جہ کر تھے رسول عربی والدہ جابجاہ لاش تھے کفن خلد بریں اسد ارشد</p>	<p>۱۲۸</p> <p>جنت کو فنون نے مارا ہو باجوہ پاک ہم بھی زینتِ جہنم نہیں بل جانتے مالک جو طہرستم کے وہ جنت کو سواہا کے سرن سے کوئی نہ بین ہا بھی تاب</p>	<p>۱۲۹</p> <p>دہ دن تو ہو سنے گا کر کیا کر گئے ہم بھی مارا انھیں لکار کے یا کر گئے ہم بھی</p>
<p>۱۳۰</p> <p>پوچھا تو کوئی بولا یہی دشت جفا ہو نام اسکا ہو اک مار یہ اک کرن بلا ہو</p>	<p>۱۳۱</p> <p>یہ کہتے تھے اہل دین تھے دوزخ میں تباہ دردوں کے آغوشِ غم تھی شاہ کی خراب نکمر کفِ افسوس بے فرائض تھے سرور کیا داغِ برادر کو دیا ہے برادر</p>	<p>۱۳۲</p> <p>جو ہونا تھا سو ہو چکا اس کشتہ عظم پر اب باقی رہا وہ ہو جو کچھ ہوتا ہو ہم پر</p>
<p>۱۳۳</p> <p>سادات کے یہ خون کے بننے کی جگہ ہو ماحشر ہمارے یہی رہنے کی جگہ ہی</p>	<p>۱۳۴</p> <p>سویا نہ کوئی مسلم مظلوم کے غم میں تا صبح رہی سینہ زنی اہل حشر میں</p>	<p>۱۳۵</p> <p>پہنچا تو گھر پہنچے حضرت نے کیا مارا صد شکر کہ تقدیر نے منزل پہ آ مارا اب آگے ہو اس دشت سے کب جا بیٹھا مارا سکن ہو جی ادبی دوزخ ہی مارا</p>

<p>۱۷۴۴ ایران اسی رشت میں تھا کیا جو استاد کر دینے میں نہ راوا حسرت کو نزدیک میں مجھ کو بیدار بل نہ کو محبوبیت میں اپنے اعدا کوئی دم</p>	<p>۱۷۴۵ یہ چرخ غم میں نہ ہو چلا دیکھا جو سیکھنے کی طرف آنے پہلے نزدیک میں نہ کیا نہ سے بن صدف سے جل اسد کے بھیا تری مغلطہ دکھاے</p>	<p>۱۷۴۶ چرخ غم میں نہ ہو چلا دیکھا جو سیکھنے کی طرف آنے پہلے نزدیک میں نہ کیا نہ سے بن صدف سے جل اسد کے بھیا تری مغلطہ دکھاے</p>
<p>جیتو گلوہر آپس کی ملاقات عنیت فرست جو لے آئے تو ہر رات غنیمت</p>	<p>کس کھمیں تو اور وارث اولاد سے ناما ہو نہ بابا ہو نہ ان کو کھ جلی ہو</p>	<p>باقی بھی رخصت لے کے جانے لگے رہیں سب تابہ دم ظہر ٹھکانے لگے رہیں</p>
<p>۱۷۴۷ وراثت میں نہ ہو چلا اور غلوہر آپس کی ملاقات عنیت فرست جو لے آئے تو ہر رات غنیمت</p>	<p>۱۷۴۸ یہ چرخ غم میں نہ ہو چلا دیکھا جو سیکھنے کی طرف آنے پہلے نزدیک میں نہ کیا نہ سے بن صدف سے جل اسد کے بھیا تری مغلطہ دکھاے</p>	<p>۱۷۴۹ جب کٹ گیا سب یہ مظلوم کا شکر اور وہ گیا مظلوم کا شکر کتنا غنا یعنی نہ کر اور قوم شکمہ اب میں ہوں دیا خیر ناموس چیمہ</p>
<p>دیکھو تو بہت دور ہو دریا کہ قرین ہو بچے مرے سب پیاسے میں اور پانی نہیں</p>	<p>کل آسکو نکا کا ہے کو خنجر کے تلے سے آج اور لگا لو نہیں سکینہ کو گلے سے</p>	<p>منظور اگر یہ ہو کہ جاؤں نہ وطن کو تو اور کمین جانے دو مجھ نشہ دہن کو</p>
<p>۱۷۵۰ کی غم میں نہ ہو چلا دیکھا جو سیکھنے کی طرف آنے پہلے نزدیک میں نہ کیا نہ سے بن صدف سے جل اسد کے بھیا تری مغلطہ دکھاے</p>	<p>۱۷۵۱ یہ چرخ غم میں نہ ہو چلا دیکھا جو سیکھنے کی طرف آنے پہلے نزدیک میں نہ کیا نہ سے بن صدف سے جل اسد کے بھیا تری مغلطہ دکھاے</p>	<p>۱۷۵۲ کتنی آغوش میں نہ ہو چلا دیکھا جو سیکھنے کی طرف آنے پہلے نزدیک میں نہ کیا نہ سے بن صدف سے جل اسد کے بھیا تری مغلطہ دکھاے</p>
<p>خالی ہی یہ منگو گلو دریا سے پھر آئے پینے کو بھی پانی نہ ملا پیاسے پھر آئے</p>	<p>جانے ہی لڑائی ہوئی شمشیر زونے سرکٹ کے گرسہ نہ کے رفیق کے خونے</p>	<p>پر خون کیا عامہ فرزند سے کو مکڑ کی کیا تلوار سے بلوس نہی کو</p>

<p>میں نے اسے خاک پر گھوڑیے کرایا چھائی چھائی شرمیلے پہ وہ نہ پایا آئینہ بھینچ کر جو چلتا نظر کرایا نہیں شیشے کی بجلی غیب سے نہ پوچھایا</p>	<p>میں نے گلابوں سے مصطفیٰ کر بیجان بنا کر کوئی دل و جان بھی کر پیر زنی جو بھائی سے نہ زانوئے دلیا کر دشمن سے بھائی سے محبت کی گئی ہے</p>	<p>میں نے جلانی تہی تہی تہی کر اور ملنے پہنچ کر کے دان چلتا تھا غفر جس وقت جد بویکیا تن سے سر انور پہنچ کر غش ہو کر گری تھی غفلت</p>
<p>میں نے آتراس کے یہ کیا کرتا ہو ظالم فرک دے لڑھکائی نہیں ڈرتا ہو ظالم</p>	<p>محبوب خدا جس کے بے اونٹ بنا ہے تو سینہ پہ اس شاہ دو عالم کے چڑھا ہے</p>	<p>جس دم یہ ہوا ظلم انیس اس شہہ دین پر حیرت ہو کہ کیوں گرنہ پڑا عرش زمین پر</p>
<p>سلام کہ جو جو سخن نہیں اہل سخن کہیں جولائی کیا زبان کے سوا اور دین کے ہیں جولائی گھر لے گا امام زمین کے ہیں تو آج آشیائے بلیبل عین کے ہیں</p>	<p>ہاں کہیں کہیں کہیں کہیں موت سے بڑے حسین عین کے ہیں جولائی بانو دیکھو اس کو تو بے دین مکھو جی کاڑھے کوئی اس کی بے دین</p>	<p>عین کے کا شیشہ کیلک کا کا کا موت سے بڑے بڑے نظر آتے دین کے ہیں شاہ کا کہیں کہیں کہیں کہیں دوبارے کہیں کہیں کہیں کہیں</p>
<p>میں نے کھو کھو کر کی دہشت جو قبر میں آسو ہمارے ساتھ ہیں خوشی کے ہیں میں نے دیکھ کر لب و دندان شہ کو لوگ نہیں قبر میں کی ہو سول میں کہیں</p>	<p>میں نے کھو کھو کر کی دہشت جو قبر میں آسو ہمارے ساتھ ہیں خوشی کے ہیں میں نے دیکھ کر لب و دندان شہ کو لوگ نہیں قبر میں کی ہو سول میں کہیں</p>	<p>میں نے کھو کھو کر کی دہشت جو قبر میں آسو ہمارے ساتھ ہیں خوشی کے ہیں میں نے دیکھ کر لب و دندان شہ کو لوگ نہیں قبر میں کی ہو سول میں کہیں</p>

روخا تو ان قیامت کا نہیں ہوتا ہو ظالم

<p>۴۸ لنگان کو کہ جینو کا سفر ہو خوشنید قازم ہو جینوں کا سفر ہو چھٹا ہو وطن کو نہ نشینوں کا سفر ہو اگر نہ نہیں کو پھینکا سفر ہو</p>	<p>۴۹ وہاں کی دست میں ہوا ارشاد چھو ہر تین صابک نہیں اڑنے فزون تو اول تو سال نہیں ہوا دست چھو اور دوسرے جس شخص کی ہوا چھو</p>	<p>۵۰ وہ اون وہ پیش اور وہ گرمی کا سینا سردین ہوا اور اس کا تو آب سے لینا دشوار ہو اس دھوپ میں مصون کا سینا وہ راز ہو جی میں اور ہوا کی دینا</p>
<p>۵۱ گھر وچمن دہرے جلنے کو چلے ہیں گھر چوڑے جنگل کے بسائے کو چلے ہیں</p>	<p>۵۲ دونوں کے لیے رنج و الم خام و سحر ہو باقی یہی اب ایک مصیبت وہ سفر ہو</p>	<p>۵۳ حضرت بھی کھلے جاتے ہیں ٹولش سفر ہیں ساتھ وہ بچے کہ جو نکلے نہیں گھر سے</p>
<p>۵۴ وہیں کو چلے چھڑے نہ دھن سے جلنے دی بلبل جو چھڑے چن سے واقع ہو مسافر کا دل اس رنج و چن سے چھٹا نہیں گھر جان بکلیابی جو تن سے</p>	<p>۵۵ عزت کی بھی ہوئی جو عجب صبح خیم کرتا جو سفر قافلہ راحت و آرام وہ دست خوردی وہ غم و صدمہ و آلام نہل چکی نہیں راحت کا سر انجام</p>	<p>۵۶ یہاں جو دینے میں ظالم کئی دن سے جو راحت و آرام و طرب کئی دن سے گھر میں جو رک شود و ظلم کئی دن سے نقد و جانے ہوئے دوستین و دم کئی دن سے</p>
<p>۵۷ آرام کی صورت نہیں مکن سے پھر کر طائر بھی پھر کتا ہی نشین سے پھر کر</p>	<p>۵۸ نیز آتی ہو کب لاکھ چوٹے وہ سراپا یاد آتا ہو منزل پہ مسافر کو گھر اپنا</p>	<p>۵۹ وہ غم ہو کہ آرام کا جو یا نہیں کوئی ہو راہیں گئی گدڑی ہیں کہ سوا نہیں کوئی</p>
<p>۶۰ گدڑ کی آواز اور قافلوں کا قہقہہ ایک ایک قدم راہ میں لٹ جائے گدڑ بتی ہو نہ رستے میں کسی جا نہ ہو دینش کو کہ یہاں نہ لگا سفر ہو</p>	<p>۶۱ اوس فصل میں جو نصرت فرزند ہو جن لڑکوں کو کچھ دیکھیں جینوں کے ہو اندھیر ہو خاک اور تپتی ہو دن ہو چھلچھلی سے بندے بھی نکلتے نہیں باہر</p>	<p>۶۲ یہاں کی رات و دن میں کچھ عود و تاب بہا ہوا میں اسٹیل جو کھرتے ہیں اجاب غل جو کہ مدیجہ میں غریب ہوئی بالباب اس شاہ میں خود ہو شہر عہد کشا کی</p>
<p>۶۳ گرمی میں گرفتار محن ہوتے ہیں پھیر بچے لیے آوارہ وطن ہونے میں پھیر</p>	<p>۶۴ یہ دھوپ میں حدت ہو کہ سب گوشہ نشین سایہ کمان پتے بھی درختوں میں نہیں ہیں</p>	<p>۶۵ اب کون خبر راتوں کو لیگا قہقہہ کی اب کون خبر راتوں کو لیگا قہقہہ کی</p>

<p>۱۰۰ کتاب کوئی کیا ہوا شیخ بھٹا کیا جانے خدا کو نہ سے کس طرح کے روشنی کی شہ دین سے نیل سچا الیا ہوا ایک کہ یہ مظلوم نجاب</p>	<p>۱۰۱ اعلیٰ نے شہر بولھا کو تانا بیکس کی بی بی زار سے کو تانا بان بچے بھانے شہ والا کو تانا زیوں عیب ایک دنیا کو تانا</p>	<p>۱۰۲ تیا ب بین برونے بین اس چھوٹا یک ایک سے فراتے بین وہ صاحب اقبال بین بچا بونیں رونے کے کھین بکوال</p>
<p>کوئے میں جنت نہ مرد نہ یہاں خطا کر کے گئے ہیں بلانے میں دغا ہو</p>	<p>اس گوشہ نشین پر یہ لحدی تدا دھتی کیا قبر ہم پر کے جوار کی خطا تھی</p>	<p>عزت ہو اطاعت میں امام دوسرا کی پھر آئی گے گزریست نے اس سال وفا کی</p>
<p>۱۰۳ سجائے تدر دین سفر کے شہر ابد گھر کی بجائے جلتے ہیں حال بھی بولیا اسباب سفر باندھے ہیں یاد و انصار بھلائیں بھلائیے میں صند و نوئے تیار</p>	<p>۱۰۴ لختے ہیں جواں منہ بھی ریز اب ہے بچھڑ جائے جو علی اکبر یتا ب بین اجاب عللر دلاور رونا ہو اگر تار کوئی کے قائم ہو</p>	<p>۱۰۵ در کی کوئی لڑا جی کوئی را گد میں تاریک ہو دنیا کی غمگین کی نظار بین جمع خانے کی جو بیا بیان بھرتیں سے شہر و مونس شہن در شہر میں</p>
<p>ہر فرد پہ الطاف و کرم کرتے ہیں پیشہ ہر ایوان کے نام رقم کرتے ہیں شہر</p>	<p>ہر مرتبہ اشک آنکھوں میں ہر لاسے میں چھاتی سے ہر لاکت کو لپٹاتے ہیں عباس</p>	<p>سب ملے بکا کرتے ہیں جب آتا ہو کوئی یوں روتے ہیں جھڑم کہ مر جاتا ہو کوئی</p>
<p>۱۰۶ حلفت کا بڑھت درد لست جوتا اور دنا ہوا آجا بھو بھو بکتے ہیں بہ سائے سودیدہ ترستے چھپ جا بجا ب کاٹھ کو بکا بکا بکا</p>	<p>۱۰۷ کھلم کھلم سہل لست دیکھ بھائی ایک ایک پہ اندر دھم دھم آجاری کستے ہیں کہ اب تلخ ہوئی لست بھاری سب بکا بکا بکا بکا بکا بکا بکا بکا</p>	<p>۱۰۸ بکتے ہیں شہر بکا بکا بکا بکا بکا کھلم کھلم کھلم کھلم کھلم کھلم پانی کی گری کے دن خوف کا رستا دور دھوپ بکا بکا بکا بکا بکا بکا</p>
<p>اندھیر ہو گریہ شہ والا تو ہے گا اب شہر کی گلیوں میں او جا لائے گا</p>	<p>جب آئی گے یان نالہ و فراد کرینگے سب روینگے جب خلق حسن یاد کرینگے</p>	<p>کیا سوچ کے اس فصل میں بھیم چلے ہیں بچو نہ کرو دم کہ ناز و گے بے ہیں</p>

<p>۱۷۱ خفتہ زینت ہزار وصال کی زبانی جلیلوین میں نورین جی بے شک پانی افس میں تہی ہوئی جو بہت تشنہ دہانی سطح کی جھلکے اسدا شمس کے جانی</p>	<p>۱۷۲ جہنم سے ہوئی اٹھارہ سال سے جانی دم بھر سے مان جاے نہ رات نہیں پانی مان باپ چھپے پہلی مصیبت وہ چلائی تنہا ہے جب زہر سے بچاں بچائی</p>	<p>۱۷۳ جلادت کے قریب کے یہ کھنے کے حضرت بچھو کہ بھی اٹھنے کی تم میں نہیں طاقت اک صنف کی تصویر ہو لہی جی نقابت سکین رات کو کسی ہی بابی کی طبیعت</p>
<p>تو نسا ہوا کچھ کبھی جان بر نہیں ہوتا جب خشک ہو پھول تو پھر تر نہیں ہوتا</p>	<p>راحت سے کسی رات کو سوسے نہیں پیچیدہ دن کو نسا ایسا تھا کہ روئے نہیں پیچیدہ</p>	<p>تب میں جو کراہی تھیں تو کھلے تھے حضرت بیہوش تھیں ہم شرب کو بھی ہم آئے تھے حضرت</p>
<p>۱۷۴ خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری</p>	<p>۱۷۵ خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری</p>	<p>۱۷۶ خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری</p>
<p>۱۷۷ خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری</p>	<p>۱۷۸ خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری</p>	<p>۱۷۹ خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری</p>
<p>۱۸۰ خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری</p>	<p>۱۸۱ خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری</p>	<p>۱۸۲ خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری</p>

۱۸۳
خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو
چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری
خوبت میں جو نوکے تلف ہوئے کا ڈرو
چراغ کو پتھر پڑنے کی خبری

<p>۵۱۷</p> <p>میرا پوتا جو شہ سے اٹھائی ہو اگر سر جہاں کہو محل میں چڑھا جا بیگا کیونکہ گھر میں ٹھہرنے والی ہوتی ہو دن بھر بھیڑ کیا ہو کسی دن جو نہ پائی ہو سر</p>	<p>۵۱۸</p> <p>توڑنے کی آہ بیت کم ہو نقابست تپ کی بھی جو شہت میں کی زور نہ خفت بیت سے میں خود اٹھ کے شہت بھی ہوں خفت پانی کی بھی خواہش اور نوا کی بھی جو نہ خفت</p>	<p>۵۱۹</p> <p>شہ سے کہا تم محل سے میرے نہیں آگاہ مجبور نکلتا ہوں اس شہ سے واٹھ آفت کا ہر بی بی سفر خوف کی ہو راہ پیار ہو کر کل سے بچاؤن ٹھہرنے آہ</p>
<p>۵۲۰</p> <p>تم جانے کے قابل نہیں میں رہ نہیں سکتا شب ہے ہو وہ تشویش کہ کچھ کہ نہیں سکتا</p>	<p>۵۲۱</p> <p>حضرت کی دعائے مجھے محنت کا یقین ہے اب تو مرے نہر کا بھی مزاح نہیں ہے</p>	<p>۵۲۲</p> <p>آزار سیدہ ہوں گرفتار بلا ہوں گھر چھوڑ کے جلاؤنی سرحد میں چلا ہوں</p>
<p>۵۲۳</p> <p>گھر میں ٹھہرنے والی ہوتی ہو دن بھر بھیڑ کیا ہو کسی دن جو نہ پائی ہو سر</p>	<p>۵۲۴</p> <p>کیونکہ میں ہوں یاد بہ نزدیکی نہیں جا سب سہل ہو چکا جو نہیں ہونے کی ایذا پہلے سے کہ دینی ہوں اور سید والا میں خاندان میں نہیں رہنے کی تنہا</p>	<p>۵۲۵</p> <p>وہ صعب پلاؤ کا سفر اور وہ کر کے کوس دن رات سا فرج کبھی دھوپ کبھی افس ایک ایک قدم رخ عالم حسرت و افسوس پتھر نہیں چڑھا کر کوئی کے قیدیوں</p>
<p>۵۲۶</p> <p>فرق میں سلام و فریاد کروں گا ازدگاہ منزل پہ ٹھہرنے یاد کروں گا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>اب روح مرے جسم میں گھبراتی ہو یا با ان باتوں سے کچھ بوس فراق آتی ہو یا با</p>	<p>۵۲۸</p> <p>آرام کہیں راہ میں جانی نہیں ملتا جنگل میں وہ پیر ہوں کہ پانی نہیں ملتا</p>
<p>۵۲۹</p> <p>میرا دل کہا آپ کی الفت کے میں زبان بھر کر کہوں کہ پوٹو دبی کا نہ ہو دھیان میتے کی محنت کا بھی ہو جائیگا سامان مولا کی توجہ ہو ہر اک درکار زبان</p>	<p>۵۳۰</p> <p>میرا دل کہا آپ کی الفت کے میں زبان بھر کر کہوں کہ پوٹو دبی کا نہ ہو دھیان میتے کی محنت کا بھی ہو جائیگا سامان مولا کی توجہ ہو ہر اک درکار زبان</p>	<p>۵۳۱</p> <p>میرا دل کہا آپ کی الفت کے میں زبان بھر کر کہوں کہ پوٹو دبی کا نہ ہو دھیان میتے کی محنت کا بھی ہو جائیگا سامان مولا کی توجہ ہو ہر اک درکار زبان</p>
<p>۵۳۲</p> <p>جہر لفظ لطف مسیح دو سرا ہو برسوں کا ہو سارا تو لکھ میں غضا ہو</p>	<p>۵۳۳</p> <p>سب ساتھ میں روٹنی نہ تم کھاؤنگی بابا الہی ہوئی محل میں چلی جاؤنگی بابا</p>	<p>۵۳۴</p> <p>خوش ہو گا تم اب دل پہ اگر جبر کر دے مر جاؤ گا جب میں تو نہ کیا صبر کر دے</p>

<p>۱۸۱ جانب ہر طرف کہ اب ہم سب گھومیں بہر چہرے تنہائی کی تصویر تیرے میں اک جوش آؤں سو نہ کا دیدہ تیرے میں صد سے کھٹک حد کی بیاہریں تیرے میں</p>	<p>۱۸۲ پیشے ہی میں تیری توجہ تیری آرائی چلانی وہ ناشاد کہ جو جوری جانی زینب نے کیا گھست نکلتا ہو یہ جانی جلانے سے کچھ کم نہیں مگر کی جانی</p>	<p>۱۸۳ پیارے میں جو دو ٹیلیان وہ جانتی تھی کیا انہیں کہ میں گورنار سے بھی تو بولتا آہ آبا کو آراں کو نہ بنو کو مری چاہ سب جیتے ہیں غم جو ابھی کر رہا ہے</p>
<p>۱۸۴ نکل اپنی شب ہجر جو دکھلا گئی او سکو کا پناہ تیرن زار کہ تب آگئی او سکو</p>	<p>۱۸۵ کھرتشا ہو کس طرح قیامت نہ پسا ہو پسلا ہو یہ غم آگے خدا جانیے کیس ہو</p>	<p>۱۸۶ بھولے سے نہ اب خاطر ناشاد کر سنگ میں قبر میں جب ہونگی تو سب یاد کریں گے</p>
<p>۱۸۷ نقارائی پہلی آؤ گئے گری شے قدم کی عرض کہ مچاؤ گئی یا سبیل چسب دنیائی میں بابا اول سب گائیو تک سب ٹیلیان ہیں کیا میں نہیں کی خبر</p>	<p>۱۸۸ آغا و سفر میں تو یہ نام جو نہ کر ستم کیا کہیں کھاتا ہو اس آغاز کا انجام جنگل ہو کہ سب ہی ہو کمان راحت و آرام ان دو بیگنی میں سے پھر کر سو شام</p>	<p>۱۸۹ کیا خلق میں کو کوئی ہوتا نہیں پکار جو کوئی نصیب کہ سب ہو گئے بیکار زندہ ہوں بہر سے کی طرح ہوئی دشوار کیوں جانتے ہیں سب مجھ کو کونسا آزار</p>
<p>۱۹۰ بے آگے اس گھر میں نہ یا شاہ رہو گئی اچھا میں کینزوں ہی کے ہمراہ رہو گئی</p>	<p>۱۹۱ بستی بھی ہو جنگل جو کچھ نہو پر میں بھول لی وہ چھوڑنے کیلئے گھر میں</p>	<p>۱۹۲ حیرت میں ہوں باعث مجھے کھلتا نہیں رکھا وہ آنکھ چرائتا ہو تھکتی ہوں جسکا</p>
<p>۱۹۳ سب اردن گئے تھے تیاری تیرے چلانی سکینے کہ میں صدمے مری ہمشیر گم گئے یہ فرستے تھے حضرت شہنشاہ نہر تھی جو مجھ کو کچھ ایسا تو ہے دیا</p>	<p>۱۹۴ عقل نہ کیا اپنی بات میں تران تم جان بجا کہ میں ٹوٹی ہوئی چھینچا بہنی ہوئی تھی مری شکل کہ آسان جینے ہی صحت تو نہ بھو گئی ہر احسان</p>	<p>۱۹۵ کیا کیا مجھ کو کہ سپاسم اجل ہو جو مری راحت کی بنا میں خلل آیا چھوڑا مجھے سب نے جو سفر کا محل آیا کیا خوب مرے نکل تیرا میں چھل آیا</p>
<p>۱۹۶ کم سن ہیں سفر مجھے تشویش بڑی ہی دن چڑھتا ہو اور آجکی منزل بھی کڑی ہی</p>	<p>۱۹۷ یہ کہ بات بھر گریہ و زاری نہیں کرتیں ان تو سفارش بھی لاری نہیں کرتیں</p>	<p>۱۹۸ دل سخت کیا مان نے مجھے غم ہو اسکا رج ہو کہ نہ مانے میں نہیں کوئی کسی کا</p>

<p>۱۳۴ وہ چاہنے والا ہے مصیبت میں کھنکھاتی میں سبکی ہوئی اور کوئی میرا نواہے اس راہ میں ہمارا کنیزت تو ہوں ابولے کنہ کی ہو چاہنے والی ہی رہ جائے</p>	<p>۱۳۵ سنائی میں نہت جی نہتوں خفا کی جو کادل پہلے گا دشت سے سکا کی توڑوئی نہ زنت میں نام دو جان کی نقشت جھجے بارانگی بسوئی نہ نامی</p>	<p>۱۳۶ دوست بخت مری ہو جائیگی خالی جب راہ میں خطا ہو گئے کسین خالی دوستی کہنے کی ہو غمی چاہنے والی تراہ جو جھوٹا دواہ ہو گیا خالی</p>
<p>یاری مریں میں دوا خوب ہوئی ہے تجو زمرے واسطے کیا خوب ہوئی ہے</p>	<p>فرقت میں مری طرح جا کر سے سنبھلتا میں گھر میں موتی تو یہ گھر کس سے سنبھلتا</p>	<p>حسنت نے سنائی خبر مرگ سفر میں وہ قبر میں سوئی جسے چھوڑ گئے تھے گھر میں</p>
<p>۱۳۷ بہائی میں درستے اور چاہیگی پیہ بان در دجی سو میں سے ہو گیا نہیں اب نہ پوئی تو چاہیگی یہ اعظمی سب بہتر سے کرکب اور نہ چاہیگی سب</p>	<p>۱۳۸ سب چاہنے والے ہیں کران کی کھنکھاتی بابا کی ہے تقریر ہی سنوئی یہ صورت چھوڑا میں سب دیکھتی تانگی تبت بولین پیچو جی جان بھی کچھ دواہ مری</p>	<p>۱۳۹ چرخ نہیں کے کوئی لکھ ہو گیا سب نے کہنے کے کہتے باقہ سے کھو گیا عالم سے دریا گیا ہی جو قرب میں سو گیا سیا فغ اسے کوئی طرحا کوئی رو گیا</p>
<p>گم ہوگی حرارت الم ورج وحن میں غم کھانے سے آجائیگی طاقت مریں میں</p>	<p>فرقت کا الم میرے کچھ کو چھڑی ہے سب اچھے دین کو گوری تقدیر جری ہے</p>	<p>پرست کیلے جمع ہوئے لوگ تو بھر گیا پر دیس میں کہنے نے رکھا سوگ تو بھر گیا</p>
<p>۱۴۰ کھنکھاتی کو بھی اڑنا نہ سونا نقشت جھجے خنکے گا کھنکھاتی دھونا نسکین کو بالین پر غزن کا مھونا تقدیر کامل ہو مس واسطے رونا</p>	<p>۱۴۱ عاشق کشتہ میں تھکا کے میں داری دودے خبر جی نہیں کی آئے چاری قائم کو غرض کیا جو میں کرے داری میں کون سکینہ ہو چکا جان کو باری</p>	<p>۱۴۲ بان زکر یہ خفا کے جو دہنہ ہیکہ منج بکھیند خنکے لوزر دھنکے منج اندر جللی بسین جانی کی چھاتی سے لپٹ کر اس چننے کے ان ہاتھوں سے قران پیر</p>
<p>راحت سے شب وروز علاقہ مجھے ہوگا خفا کو کوئی تو انا قہ مجھے ہو گا</p>	<p>اند تو کر کوئی غموار نہیں ہے میں مری پھر کو دشوار نہیں ہے</p>	<p>فریاد ہے موت میں مری ہو جانی تقدیر میں سے جدا کرتی ہو جانی</p>

<p>۵۵۵ بجائے تنہائی پہ آنسو نہ بہاؤ ردن ہون کہ پھر غریب سے اس شہر میں ہر چند یہ شکل جو کہ قتلہا میں پاؤ صدے لگتی پھر ایک اودھ کے لیے جاؤ</p>	<p>۵۵۶ خوشی کے روبرو کہا بولنے میں صغرا جلداتے ہیں خود تھیں بلوئے میں صغرا ہم سب تری تنہائی کا غم کھاتے ہیں صغرا جان اپنی نہ کھانا تھیں بھاتے ہیں صغرا</p>	<p>۵۵۷ نہایت سے اندر درگاہ پر سبکا انسانی کیا آس بھر دیا قلوب کا کبھی غم کا کبھی عیش کا سا ان آجروں کا مضمحل نہیں فرزند شکار کا</p>
<p>۵۵۸ عرصہ ہو تو خط لکھکے طلب کیجیو بھائی اب بیاد میں بھگوانہ بھلا دیجیو بھائی</p>	<p>۵۵۹ قرآن پیر آب و غذا ترک نہ کیجیو بڑھ جائیگا آزار دوا ترک نہ کیجیو</p>	<p>۵۶۰ ماگویہ دعا خیر سے وہ وقت بسر ہو جبر و زکریا کثیر کا دنیا سے سفر ہو</p>
<p>۵۶۱ وہ دن ہو کہ پادشاہی تھاری دلچسپ جلدی کہیں با حضرت باری دھن آئے سب پہنچل کے گئے میں سنواری دھن آئے نہم صیہ ہو رہی ہی پاری دھن آئے</p>	<p>۵۶۲ بہی سے نہ زانے چلے قبضہ عالم ناموس چھوڑ چلے ساتھ بصدغم صغرا بھی چلی جاتی تھی روتی ہوئی باہم جس کی جان دانتے ہوئے تھیں حلقہ باہم</p>	<p>۵۶۳ پیکرے برباد ہو وہ خلق کا دالی ناتوق نہیں ہے سب جسم سید دالی اجباب ترشہ ہے بکھتے بکھتے موالی نعل خاک کھجڑ کا بھر لکھ بوا خالی</p>
<p>۵۶۴ ہر شہر کو تربت میں نہ ترسائیو بھائی بجائے کومری قبر پہ لے آئیو بھائی</p>	<p>۵۶۵ راحت تھی جو بکوشہ دنیا کے دم سے اک پستی تھی ایک پستی تھی قدم سے</p>	<p>۵۶۶ یوں روئے تھے بگردشیں میں علی علی جس طرح کہاتم تھا خانہ بیہوشی کے</p>
<p>۵۶۷ پلٹے کا اور محل تھا انصاف بیکاری تیار ہو ناموس تھی ساری ساری دروازے کے نزدیک تھوڑے سی عاری سید و بھو اب آئے بدلتی پاری</p>	<p>۵۶۸ غل تھا شبہ بار خدا حافظ نام رہو توئے مددگار خدا حافظ نام ای خلق کے سردار خدا حافظ نام محتاجوں کے غمخوار خدا حافظ نام</p>	<p>۵۶۹ مظہر انفاق ہے نہ غمی طاقت زنا راہی کی بار بار سری در پی بار جنہ نے پستی پاؤں سے شاد ددل انگار وہ نے کے پس کے چلائی وہ بار</p>
<p>۵۷۰ ہر بار فنا تو کے قریب آئے میں علی علی اب جلد سواری ہو یہ فراتے میں علی علی</p>	<p>۵۷۱ دیکھنا تو کے خوبت کے ام سے کہیں لے مشکل کوئی اب ہوگی تو ہم سے کہیں لے</p>	<p>۵۷۲ قرآن کی آخری دیدار دکھا دو امان مجھے اٹھ کر پھر اکبار دکھا دو</p>

<p>۴۳</p> <p>مضطر ہوئی آنکھیں نہ خنکے تیرے پر پر زب سے جگر بند کا منہ نہ دیا باہر بی بی سے کیا دست بستر تھے پر رکھو واخری تسلیم چالائے بین اضطر</p>	<p>۴۴</p> <p>پہننے ہی ملتے تو روانہ ہو کے کیا غش کھلے گری خاک پر منہ جگر افکار نگہ بین اداسے پوچھا کے چلے سید بار غل غش میں تھا باسے دو عالم کے دو کار</p>	<p>۴۵</p> <p>نہ پھیرا نیچے بوس دفن دفن تھے باندھنا سے داد دی گری نہ کوئی سن سے نہ آؤ نہ تم سے گئی دار معن سے کیا ہم مثبت بین فضا نیچے شمع</p>
<p>۴۶</p> <p>منہ زرد اور رخسار و نیہ آنسو بھی بچھین یہ زکسی اکھونے نہیں دیکھ رہے ہیں تھکے ہوئے ہاتھ کھار دے چاری اس واقعہ کے اس چاند سے اٹھ کے پڑی</p>	<p>۴۷</p> <p>اکی تھی صلا و صری تریجے مجار صوت تری غلطی کے اوجہ بر دنا کر او فاقہ کش اور منزل اقل کے مسافر جو دوری امت نے تیار ہے آئے</p>	<p>۴۸</p> <p>اکی تھی صلا و صری تریجے مجار صوت تری غلطی کے اوجہ بر دنا کر او فاقہ کش اور منزل اقل کے مسافر جو دوری امت نے تیار ہے آئے</p>
<p>۴۹</p> <p>جب آکے پھر اس جھولے کو یاد کرو گے تم بھی مری گودی کو بہت یاد کرو گے دشمن کو بھی اس طرح اذیت نہیں دیتے خاتم مجھے مرنے پہ بھی راحت نہیں دیتے</p>	<p>۵۰</p> <p>وہ چیز کو میں چھوڑ کے آیا ہوں لانت اک معصوم مسکون اور اک مری عزت ان دونوں کو میں بھول گئے اہل شقاوت عزت کا یہ نقشہ ہو اقران کی وہ صورت</p>	<p>۵۱</p> <p>کیا ہو گا ہوا ظلم کی جب آہ چلے گی مادر بھی پھر ہو نیو کو ہمراہ چلے گی جینے کو تو میر نے کیا نصیب لگایا جب فصل سار آئی تو پھیل آہ نہ پایا</p>
<p>۵۲</p> <p>چلیں شمشیر نے کیا اتنا زانیہ مجاہد کی اب قلمیہ شہر مری دفتر بچاؤ کے کدو کو بوجھیں اور نیو کو بیکار اسواریوں کے ساتھ رہیں قاتل و کیم</p>	<p>۵۳</p> <p>الفت کو مردت کو محبت کو بھی بھولے سب ایک طرف اور رسالت کو بھی بھولے داعوت کے چمن سینے میں کھل جائیگے چوہو اب پھل مری خاک میں مل جائیگے چوہو</p>	<p>۵۴</p> <p>داعوت کے چمن سینے میں کھل جائیگے چوہو اب پھل مری خاک میں مل جائیگے چوہو</p>

<p>۹۴</p> <p>میں نے ہوتے بارے میں غم انگیزہ نظر رہے ہیں گھوڑے پہ چلے جلتے تھے پتھر باران وطن گزرتے آفسردہ دیا گیا زرا تاج ایک ایک وہ صاحبِ قلم</p>	<p>۹۵</p> <p>نہا کے یہ نصرت ہو بارانِ وطن سے ایامِ بہاری نے کیا کوا چمن سے نکلنا دریا بے بند تھے کے عدل سے نہا کے نہیں ہوتی تھیں بے باج</p>	<p>۹۶</p> <p>ہاں میں گھومتے جو آفت میں گزرتا رہا آفسردہ و غم و حزن پہ تھے شہِ بار بچو کی بے صیبت کا بیان کرتے تھے ہر بار نیکی کی بدست میں دیکھتے تھے شکار</p>
<p>۹۷</p> <p>وہاں جو سر سے غم و اندوہ و مصیبت ہم کہا ہیں چھوڑنے تو پائی نہیں راحت اجاب کا جو وصل بھی اور بھی فرقت نہوئی ہوئی ایسی نہیں صیبت</p>	<p>۹۸</p> <p>کتنی بھی غم و غم کی وہ پہلی عمیق بھی غم و غم کی وہ پہلی جانی نہیں برکہ کے مگر نے میں غمی غمت جا بجا تھا تو کہ نہ نہ کہیں غم کہیں جاو</p>	<p>۹۹</p> <p>رستے میں ہی جب خبر پہلے دیا مٹھو دھانپ کے روایا سرد کر کے جانی صد سے مسافر کا ابو ہو گیا پانی نہا کے تھے انوس برادر کی جانی</p>
<p>۱۰۰</p> <p>اگر آج تو یہ ہو کہ پھر تھے ہیں وطن سے اٹھ جائیے اک روز یوں دارم حق سے</p>	<p>۱۰۱</p> <p>ہاتھ کی صدا تھی کہ بہت بعد نہیں ہو گھر دور ہیں اور منزل مقصود قرین ہو</p>	<p>۱۰۲</p> <p>آج آنہ جو گزری وہ جاہ سے کلاں ہو مسلم کی شہادت نہیں پیغام اجل ہو</p>
<p>۱۰۳</p> <p>لاکھوں میں ساغر کہ نہ پھرتے تھے جنگل میں غم و غم کا جل گیا گھر سے رک جاتی ہو شمشیر کی ضربت تو پہلے ساعت و داخل کی جو کہ تھی نہیں سے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>ادیں وہ چپ میں لسانِ گم کا تھکا سویلا سے ہوتے رنگ تھے لالے کی طرح لال چھوٹے چھوٹے روئے چھوٹے چھوٹے تھا تھا جگو گریں زینار و فیروال</p>	<p>۱۰۵</p> <p>چھوٹے چھوٹے شہر پہ پہلے نہا کے تھے کہ وہیں کہیں کہیں پہلے مظاہر کی ہو وہ کو بھی دیا ہے میزت ہو مینے سے لے داغ پر کا</p>
<p>۱۰۶</p> <p>کتنے ہیں مسافر کہ تھاک نہان ہیں قبریں تو ہیں پرانے میں جی میں گان ہیں</p>	<p>۱۰۷</p> <p>دن تھی کہ پھر جل گئے تھے دشتِ بلا میں معلوم یہ ہوتا تھا کہ ہو آگ ہوا میں</p>	<p>۱۰۸</p> <p>سر پہ روئے دم سر پہ بھر گیا فرست ہوئی ماتم سے تو کلی کو بے گریہ</p>

<p>۴۴۵ حضرت نے کہا جانی کا غم جو نہ جانا کیا کیا نہ تیرے دہ دنیا سے کیا آہ دیشیں عین بھی کوئی دین ہی سہا اس غم میں نہ چین صبر غایت کرے آہ</p>	<p>۴۴۶ یہ ذکر بھی کرتے تھے عبادتِ خداداد جو کہ دہانِ مسلمِ مظلوم سے دلدار سب ساتھ ہی اولادِ عقیل کی ہر آنکار بیکجا جو انھیں روئے تھے تیرا بار</p>	<p>۴۴۷ بیاچارِ عینِ دینِ مست سے نہ عالم یا صبح یا بھیجے نہ آہ کا اہم سیدانِ عینِ عین بیکار کی تھیں باہم سکھنے کے لیے کس پریشانی سے چاہا</p>
<p>۴۴۸ آفت ہو غم ہے بدری دارِ سخن میں اب تک مناسب ہو کہ پھر جاؤ وطن میں</p>	<p>۴۴۹ دل ہل گیا چونکہ یہ پیر و جوان کا دربار میں کس شہرہ آہ و فغان کا</p>	<p>۴۵۰ اپنی تھی زمین اسے مسافر کی حد سے سویانہ کوئی زوجہ مسلم کی بکاسے</p>
<p>۴۵۱ کافی ہو غم اس لیے کہ اس کی شہادت واقفِ دین تکوین کی کرتا ہوں نصرت رواں بھی ہوا ملک میں بہ عزت جو مصلحت وقت گوارا کر دے عزت</p>	<p>۴۵۲ پیشانی کے بوسے سے یہ کھلے ہوئے مٹا دیا سند پر انھیں اپنے برابر پیشانی کے بوسے سے یہ کھلے ہوئے مٹا دیا سند پر انھیں اپنے برابر</p>	<p>۴۵۳ کارِ غم ہو سے حضرت جوڑتے تھے ارشاد کیا جانی سے انکے آنکھیں جھپکے گھر سے ہیں غم سے کس میں جگہ کے نہیں سے نہیں انکے کمرے کے</p>
<p>۴۵۴ سکھائی انسانی ہوم سے نور نگہ ہو اتو کہے تو اکر و اھل کی جگہ ہو</p>	<p>۴۵۵ فرماتے تھے یہ راحت جانِ بکر میں آگے تو بھیجے تھے بہ اب میرے بس میں</p>	<p>۴۵۶ پرست کے لیے غیمہ میں جایا نہیں جانا منہ زوہ مسلم کو دکھایا نہیں جانا</p>
<p>۴۵۷ چلے آئے دونوں پہلے تو جھکے پھر چلے آئے انکو سخن لب بوز لائے دہ جاہلین کمان اور اسرا اندک کے لائے جو اپنا وطن چھوڑ کے مرنے لائے</p>	<p>۴۵۸ اس لطف سے کہ جو کہے بات کو تو چمن ہو غلامی میں اس لطف کی جان کام سے جو آؤ تو نہایت زین خان</p>	<p>۴۵۹ جہاں کی غرض کہ ارشاد کیا ہے خادم کا چھوڑنا سبب آہ و بکاہ کوئے بن تو مولانا موت نہ دغا جو بنی مال کی جیت کا دغا</p>
<p>۴۶۰ جائے جگہ جہاں آؤ صبر جائے مولانا گھر قبر ہو مر جائیں تو گھر جائے مولانا</p>	<p>۴۶۱ بیوقوفوں کو نہ کیوں غم و سہاگت کی جاہو آزاد ہو بند ہی جو آقا یہ خدا ہو</p>	<p>۴۶۲ بد عہد میں طاعون میں بیدار دین عالم مظلوم کو میسر کیا نامرد میں فلسلم</p>

<p>۹۹۱ اسوت میں آگ کی زلفت سے کنار ہو امرا سو نکو نہ ہو گیا گوارا نورانیہ شریب میں جواب کون جلا اک باب چھاسو سو سو وہ دنیا سے سوا</p>	<p>۹۹۲ دو بجائی تو ہر وہید جان ہم باب کے دق کی زیارت کو جانین اس راہ سے جو جانین کو دکھائیں حسرت کو جواب کا دہرہ ہو دہان</p>	<p>۹۹۳ اک طرف سے جو دہائے بھی خیاں نہ عالم نظام سے ارشاد کیا آپ نے اس دم بچوئی میں فکر ہو اپنا نہیں کچھ نہ اس نسل کے پہول میں لانی در بستم</p>
<p>۹۹۲ مشتاقِ جنان طالبِ فردوس برین ہیں جیسے یہ جو مرتے ہیں غلامِ آئین نہیں ہیں</p>	<p>۹۹۳ مر جا بیٹے قدمو نہ شہ جن و بشر کے قبر میں بھی جواب ہوگی تو پہلو میں پدر کے</p>	<p>۹۹۴ شہر ہے جو میں سیرابِ محضین اور ٹونہ و صو جو مشکین کھالیں ہیں وہ سب پانی سے بھر لو</p>
<p>۹۹۳ تو کھو کھائیں جو چھوٹی اور ضلعت ہم اپنی اجل کے میں ملکِ زلف سے مارا جو عینون نے سا فر کو دفعت ہلکے عین عین پر اہل جمل سے</p>	<p>۹۹۴ جہوتی شہنشاہی بی بی کی ستھار زیا کر جی کہتے ہو دم و دولتِ قادر اسٹھ جانین زانے سے جب اسطرح کے غور ہو خلق میں پیدائست کی لذت نہیں نہا</p>	<p>۹۹۵ یہ لکے ہر طرف میں تونجِ طرب راہی ہوا اس میں سے جی کا کل شاداب گری تھی جا سن کہ کسی دکنہ تھی ناب تھا شادابان رشت میں غریبِ جان تاب</p>
<p>۹۹۴ مر جا بیٹے باجنگ کو سر کر کے پھرنے کونے کی زمین خوسے ترک کر کے پھرنے</p>	<p>۹۹۵ اب دمِ شہر کے مشتاق گلے ہیں بہتر ہو چلا ہم بھی تو مر نیو چلے ہیں</p>	<p>۹۹۶ لون چل رہی تھی رنگ بھی سو لگا ہو تھے جنگل میں گھرا طہر جھائے ہوئے تھے</p>
<p>۹۹۵ اب دجوان جو آکر کا نہ بنو لگا کھڑکا دعویٰ اور عینون سے میں خونِ پدر کا میں جو تھی میں ہی زخمِ جگر کا دم لکھے ہو دیکھے میں لانی شر کا</p>	<p>۹۹۶ فرانک میر اس میں سے جلا کھلا کال تھے زور و صدمہ و مسلم سے رخ ال منزل پر دار کی جو پوچھا وہ خوش حال خجندہ ارشد کی شہادت کا حال</p>	<p>۹۹۷ حضرت بھی چلے چلے تھے افسردہ و دلگیر جو ایک دلاوت سے کسی گھوڑے پر کبیر اس شخص سے فرات لگے حضرت پچھو تلا سب اس زور کا اور صاحبِ زور</p>
<p>۹۹۷ دل میں بھی پھیرے ہیں یکہ بھی جلا ہو اب نیچے اور حاکم کو نہ کا گلا ہے</p>	<p>۹۹۸ دو صدر تازہ ہے اک جانِ حزمین پر وہ رات بھی اندوہ میں گذری تھیں پر</p>	<p>۹۹۹ کی عرضِ قریب آکے شہ عرشِ شہین کے وہ نخلِ نظر آتے ہیں کونے کی زمین کے</p>

<p>۱۰۱ اور چنگ کی عرض کیا تو دیکھ کر ہنسا غصے سے بیان نکل تو دیکھ کر نہیں اٹھا عجب اس عکدار نے جب غصے سے دیکھا کہ عرض نہ کر سکا کہ فوج آئی ہو مول</p>	<p>۱۰۲ اور چنگ حضرت کی طرف جب وہ نکلا عجب اس نے فرمایا کہ برصوبہ غیر دار بہاؤ پر تھان چمکے شامندہ ابرار کہیں اچھے تھیں ہر وہ نہیں زار</p>	<p>۱۰۳ کھجور ہو دربار شمشاد و بکا نیاس جلات کا نیچہ دھیان ادب کا ہر شکر عام ہر اس خاندان کا غصہ بھی نہ تو نہ ہو کر غصے کا</p>
<p>۱۰۴ کیا جانیے ہنوا ہوا چند نفس ہیں نوکین یہ سنا تو کی ہیں یا گوش فرش ہیں</p>	<p>۱۰۵ کچھ عرض ہو کر کرنی ہو تو کچھ کھڑ کر سردار جو آئے بھی تو گھوڑے اتر کر</p>	<p>۱۰۶ ڈالو گے اگر رنگ رطائی کی بسا کا صحرابھی بن جائیگا بازار مسکا</p>
<p>۱۰۷ چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان مائیں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا دروگر ہو جی چنگ میں رانی</p>	<p>۱۰۸ کیا ہو جو دروگر ہے چنگی آؤ گئے چلے پیغام دی کچھ یاد ہو چنگی لالے کہ پیغام دی کچھ یاد ہو چنگی لالے کہ پیغام دی کچھ یاد ہو چنگی لالے</p>	<p>۱۰۹ چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان مائیں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا دروگر ہو جی چنگ میں رانی</p>
<p>۱۱۰ سرکش ہیں ارادہ کریں بے ادبی کا نیمہ کہیں برپا کرو ناموس منجی کا</p>	<p>۱۱۱ گریے ادب آؤ گئے تو جانانہ ملیگا ہتھیار بھی باندھے ہوئے آنا نہ ملیگا</p>	<p>۱۱۲ آئے ہیں ملاقات کو باقاعدہ غا ہر بچہ بھی تو ظاہر ہو کہ منظور آئیں کیا ہو</p>
<p>۱۱۳ چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان مائیں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا دروگر ہو جی چنگ میں رانی</p>	<p>۱۱۴ چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان مائیں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا دروگر ہو جی چنگ میں رانی</p>	<p>۱۱۵ چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان چنگ نے فرمایا کہ آج تھے ہوجان مائیں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا دروگر ہو جی چنگ میں رانی</p>
<p>۱۱۶ سرتاقم آہن میں تنگ کارنہان تھے سب ایک ہزار آئین زرد و لوتھ ان تھے</p>	<p>۱۱۷ چنگ میں وہ آترا ہی جو مختار زمین ہو شیر و کبابہ بیشہ ہو جہر تو نہیں ہو</p>	<p>۱۱۸ دولے غلامی ہو مجھے آں منجی سے اب غلو ہو محبوب ہوں اس بے ہوشی سے</p>

<p>۱۰۱۱ حاکم جنگی اور رسالہ سے ہوا مغایب سے واقف بن نرا اچا آگاہ بے غلطی نہ فرمائیے ہر شے نہ بجا اب غیر اجازت نہ طرحی گولی مارے</p>	<p>۱۰۱۲ کوسن گئے پانی کے تپتے پانی میں چرخان چرخیدیں کیجا نہ کہیں چاہ دس سو تین سو اران عرقی سے ہوا بے غلطی نہ فرمائیے ہر شے نہ بجا</p>	<p>۱۰۱۳ فریاد سے سر کی کچھ نہ کہو اب میری ہی مرضی ہو کہ سیراب ہوں اب ان کا افسانے روا پوتا ہو مطلب میرا جان مسلمان ہو گوارا ہو محجب</p>
<p>۱۰۱۴ ہو عفو تر ہم کا رواج آپ کے گھر سے تقصیر بھی ہو جاتی ہو دنیا میں بھر سے</p>	<p>۱۰۱۵ اب جان نہ گھوڑ نہیں اسوار نہیں ہم ہو اوی سانی کوثر کے پس وقت کرم ہو</p>	<p>۱۰۱۶ مین مالک کوثر ہوں تر دو شخص کیا ہو پس اس لائی بھادو مرے پچو نکا خدا ہو</p>
<p>۱۰۱۷ جب چہ بے اعتباری فقر و بیکاری شہر سے سر کی تر آئے دو بھائی بیوقوف اجازت خور نہ دانی بانی خود بھی یاد اب آئے بلحاظ بھی بانی</p>	<p>۱۰۱۸ پہنچتے ہی تیاب ہو سے بے بختی دیکھا جھگڑا لنگ کوٹھن بھر فرمایا کہ یہ لوگ ہیں بے پایاں میرا حق جو بانی بھی منگو اور وار</p>	<p>۱۰۱۹ پہنچتے ہی تیاب ہو سے بے بختی دیکھا جھگڑا لنگ کوٹھن بھر فرمایا کہ یہ لوگ ہیں بے پایاں میرا حق جو بانی بھی منگو اور وار</p>
<p>۱۰۲۰ دیکھا جو شہنشاہ کے اقبال چشم کو جرا کیا صف باندھ کے سلطان ام کو</p>	<p>۱۰۲۱ بھیا کر اب کھو لیو پیاس اکی بچھا کے مین کانپ رہا ہوں کہ یہ بندے ہیں حکم</p>	<p>۱۰۲۲ ہاتھ نہیں کٹورے مرقا شہ کیے تھے مستقون نے لکھا لوٹے نہ ہن کھولے تھے</p>
<p>۱۰۲۳ نیکو کیے لوٹے گناہ خوشن قبال کیا جو جو تم کو بوسب منتظر لال نہی خوش نہ کی حیرت کو اوقاط کے لال تیاب ہوں اب راہی بے باکی قبال</p>	<p>۱۰۲۴ چلایا شکی عرق کو کل کے گھر کیا جانتی قدرت جو دن حکم بے غلطی نہ فرمائیے ہر شے نہ بجا انفال میں ساتھ لپکے پائیدار</p>	<p>۱۰۲۵ مہر پہ نکاتے شہ والا کا بیان تھا دریا کے کوم سانی کوثر کا روان تھا</p>
<p>۱۰۲۶ آہو کا دھواں اٹھتا ہو پیاسو کے جگر سے قطرہ نہیں پانی کا ملا تین پھر سے</p>	<p>۱۰۲۷ مولا کی فرسخ ابھی جانا ہو یہاں سے مانگے وہ پانی تو پھر آگیا کھانے</p>	<p>۱۰۲۸ ہر لب پہ نکاتے شہ والا کا بیان تھا دریا کے کوم سانی کوثر کا روان تھا</p>

<p>۱۱۰ جلالتِ حق سے یہ کٹورہ نکلو چاکر جو فوج میں بیسا بودہ پانی پیچ کر خاں ہو گیا جو آبِ ہوا دشت کی کھاکر دھڑی میں جگر سر کر دیا جس بجاکر</p>	<p>۱۱۱ پیا نہ را جب کوئی رگ کھلے لڑا تب خستے نہ زلزلے کے سید بار اب اپنے اصرار کا احوال کر اظہار کیا قصہ ہو کیا غم ہو اور زوار</p>	<p>۱۱۲ چھوٹے کے شوق سے ساجت سے لانا جب آئے تو یہ کہ یہ کید اور یہ ہانا کیا سہل ہو اس فوج میں گھر کو مل جانا جلد جو کچھ بدون تو اس جلت زانا</p>
<p>یہ مشک ہر ایک چشمہ شیریں بھری ہو کوثر کا جو الگ ہو سہیل آئے دھری ہو</p>	<p>عامہ کوئی حاکم کا جو لایا ہو تو کمدے لڑنے کے ارادے پہ جو آیا ہو تو کمدے</p>	<p>رگ رگ میں مسے زور ہو خاق کے بولی کا میں اور نہیں ہوں کوئی بیابان علی کا</p>
<p>۱۱۳ سب بچکیاں بے جوجھ خر دینار عیاں سے زلزلے کے سید بار مضطربین زانو نو کا لے پوسے ایوار ان انگوٹھی سب لے کر دو جو غم بھار</p>	<p>۱۱۴ سب جینے کی عرض کی خاصہ داد بجیا جو بچے حاکم کو نہنے یہ کد سے میں جان بچو لیکن بیجا چیمہ نہ نہ سے آئے نہ بدلو جو دیم بچہ</p>	<p>۱۱۵ وہ کوئی کہ میں نے زلف کا بونٹ کیا بگھا ہو فیدی مجھے وہ ظالم غدار جیتا کہ سلاست ہو اٹھ اور یہ لود دینے کا نہیں نہت دل جسے کر آزار</p>
<p>جیوا نو کا بھی تاغہ مغموم نہ رہ جائے یہ گھر ہی سخی کا کوئی محروم نہ رہ جائے</p>	<p>بیرب تو کجا سوسے بچھ جانے نہ دینا کونے کے سوا اور طرف جانے نہ دینا</p>	<p>بیکس ہوں مسافر ہوں برطانِ عزیز ہوں کچھ حاکم کو نہ کا گنگار نہیں ہوں</p>
<p>۱۱۶ حکم کو پہلے ساتھ رہے حضرت علی انہیں گن گن کی ہے کھانہ کوئی کام اسواری کا جو نہ گھوڑے پہنچے کی نہ تکیاں جان سخی تان زور کی جاکے بھی پائی</p>	<p>۱۱۷ حضرت نے کہا پھر تجھ کیا اسیر ہو کی جو حکم کے میں ہوں حکم سے عبور بے شرف ہو غفلت سے نہ کا تھی پر زور نہ کیا کہ دوسے کے بچے کسا جو ہو مقدر</p>	<p>۱۱۸ کھا جو بدین ہو چاہو جو وہ بچہ برائے ہو کہ ہم ایک بات میں متوزر نہیں کہیں کی جلا کوئی نصیہ نہیں کہیں کہیں ظلم سے وہ صاحبِ نوبہ</p>
<p>جیوا نو کا یہ پاس تھا جس شاہِ امام کو بانی نہ ملا تین دن اس بھر گرم کو</p>	<p>ایسا ہوتا ہو دم بحر میں ذرا لوگ تو ہمسک سے ہم ابھی جاتے ہیں بھلا روک تو ہمسک</p>	<p>کھٹے سے گرا کرتن صد بائش کو کھنپ بھر پاد نہیں بانہ ہی رسن اور لاش کو کھنپ</p>

<p>۱۳۱۵ سہ تو جی تو ہی حاکم خود کیا ہو جب تک کہ سے بزرگ یکن بے نہیں فیروزہ والا جو بزرگ بین دشمن کی</p>	<p>۱۳۱۶ یکن س کو پھر نے سے بن مال دا جرنے بھی عیاشین شیعہ غلامین کیا آئین اور بے</p>	<p>۱۳۱۷ سہ پیکر سے بن نہیں کی بہتر جو کہ اس فرسے رہو کچھ الیا نہیں تر تیلی نوچین اور</p>
<p>۱۳۱۸ کینہ کو دل صاف میں ہم جانیں دیتے جو اپنے گرائے آہستہ ایذا نہیں دیتے</p>	<p>۱۳۱۹ ڈہہ جو کچھ اسکا کہ نہ تو قتل کین ہو جامان تری ماتم میں جو سوگ نشین ہو</p>	<p>۱۳۲۰ یہ در پہ آزار میں راحت تو نہ دیکھے پانی تو دیاب انھیں مہلت تو نہ دیکھے</p>
<p>۱۳۲۱ جنم عدو کا بھی نارا نہیں کرتے کا زین دو جو پاس ہوا انہیں کرتے عورت کی جگہ جاکو بیار نہیں کرتے چراتے بن پر تلگ گوارا نہیں کرتے</p>	<p>۱۳۲۲ جب اور کاشتہ والا نے کیا نام م س صاحب عزت کا لگانے اندام تھا ناگہ چور دیا قنفذہ مصاص کی عزت بنی تو قتلہ میں خوش انجام</p>	<p>۱۳۲۳ دانو نہیں زبان دیکھت نہ کیا ہم عزت حق بن میں بقوت نہیں کیا خود نہ کو اگر قتل کیا بنے تو چھپ گیا جب تیلی نوچین تو کچھ دیکھے اچھا</p>
<p>۱۳۲۴ غرت ہو تو ہر جگہ سے معذور نہیں میں مختار کے فرزند میں مجبور نہیں میں</p>	<p>۱۳۲۵ دین جانا ہو غصہ کو نہ گرفتار کروں میں دہشت کچھ اسکی ہو کہ کافر نہ مروں میں</p>	<p>۱۳۲۶ بلیکے نہ کچھ تن پہ اگر تیر پڑیں ایسا ہی ستا لی جو امت تو رہیں</p>
<p>۱۳۲۷ چھپنے میں سب کوئی روکے تو جلا لہ انکیم شکر کا سے خود ہو چین آراہ کیا اس سے علا قہ ہو سادات کا بخواہ جاننے جو صرا بے بین لجا لگا لہ</p>	<p>۱۳۲۸ نام کوئی شخص جو تیار می مانگا خادم بھی جواب اسکو آسی طرح کا دیا بینا کی بان نور خدا کی شہ والا ہوا کا تیرہ ادنیٰ نہ دیکھیم</p>	<p>۱۳۲۹ ایک کے یہ اس شت میں کچھ نہ اک تیر کے شپ سے حرارت سے شب نصف لگی ہر اسے نیند ملی نہ دیکھ سب سو بے جسم تو تھا خود لاوار</p>
<p>۱۳۳۰ کیا تھرو میں کوئی ہی کی آواز میں ہو دوست ہو بہت ملک خدا تک نہیں ہو</p>	<p>۱۳۳۱ خادم ہیں ملک بہت رسولی دوسرے جل جادہ کون کچھ جو سوا قتل علی کے</p>	<p>۱۳۳۲ ہر تار ہوا دم عشق امام ازل کے داخل ہوا شکر میں حسن ابن علی کے</p>

[illegible]

<p>۱۳۵ نقدیہ کچھ دوزخ کچھ سوچ چلا مناو جو غریب میں تو کیا زور ہمارا کی عوض یہ مورتے کہ جا جو یہ اشارا مولا گرفت سے مناسب جو سنا</p>	<p>۱۳۶ الہ تجھے فوج ظلمات سے نکالے رب دروجان نور کو ظلمت سے نکالے دیندار کو ان شرار کی محبت سے نکالے معبود ماننے کی معویت سے نکالے</p>	<p>۱۳۷ لے تا پورا نصرت ہوا شہ سے خد زیندار راہی ایسے عجلت میں جانے بہار وہ درخت پر تنوب کی وحشت وہ شب ہمار کہیں کہیں بن میں کہیں تھر کوہین خار</p>
<p>گو فوج نہ تھوڑی ہو نہ مخموری کم ہیں میں اسیلے کتا ہوں کہ ساتھ اہل حرم ہیں</p>	<p>سکن ہو وہاں خلق میں جو نیک جگہ ہو تو ادر حسین اس علی ایک جگہ ہو</p>	<p>صورت نہ بشر کی نظرانی تھی بشر کو معلوم نہ ہوتا تھا کہ جلتے ہیں کدھر کو</p>
<p>۱۳۸ کچھ سوچنے زمانے کے سبب ہمیشہ اگر دست بھی اسے جو تری تو جو نہیں جا بٹیکے جو صبر ساتھ اجل ہوگی نضر دیکھیں یہ شب تار بس بھٹکی جو کوئی نہ</p>	<p>۱۳۹ اوست جوین نے کیا ادر کا تری نام وہ حق میں دھاتی ترے او و خوش انجام نفرین کسے ابن علی کا یہ نہیں کام چم کرتے ہیں است کی دھابین جو انجام</p>	<p>۱۴۰ جنگل سے جاتی تھیں دندنی صلیکین دسم تھیں سیدانان جو تپہ دماہین سستی تھی کھنڈہ میں لہنی ہوں لہانین سکھائی تھی کھنڈہ میں لہنی ہوں لہانین</p>
<p>۱۴۱ سکھو جہر اسکی ہو کمان قبر بنے گی پر ہوگی وہیں صبح جہان قبر بنے گی</p>	<p>اس امر کو کیا تو ابھی جانے کہ وہ کیا تھا لے کھو کر اب اسکو جو کچھ بنے کہا تھا</p>	<p>بھاش بھی آواز سناتے نہیں جھکو امان کہیں بابا نظر اتے نہیں جھکو</p>
<p>۱۴۲ دوتا پورا نصرت کو آٹھا خد دل آٹھا جانی سے لگا کر اسے بستے نہ بار بار لے بھول جانا ہوں اے یار و فادار چنچے ہیں تو بدیگی لافات پھر اکبار</p>	<p>۱۴۳ خیرے کما از شادیہ کیا کہ نہیں ہو میں بندہ ناچنے ہوں یا سبب چھپسبب حضرت کے غلاموں کی ہو تیری می مادر نامہ کا اندرے شہر والائی زبان ہو</p>	<p>۱۴۴ چلن در پرتان خواہ سبب کفر ناپا اسوار و نہ پرفت تھی پیادہ فتنہ ناپا مٹی تھی نہ بنی نظر آتا تھا نہ راہی گر یا شب ظلمات تھی چکل کی سیاہی</p>
<p>تو ہم یہ تو ہم تجہ فدا ہو سینگے بھائی پھر تیرا قیامت نہ جدا ہو سینگے بھائی</p>	<p>ہر شخص تجھے خادم در گاہ کسے گا تا خرمی قوم میں فخر اسکا رہے گا</p>	<p>کڑیاں شہر ذبحاہ پہ پون راہ میں گزین جس طرح کہ یوسف پہ شین چاہ میں گزین</p>

<p>جہاں دشت میں پھرتے تھے وہاں لکھنویوں کا جھپٹ کر رہیں میر شہنشاہ تار میں تار سے ہاتھ سے ہوتے ہوئے بھی بڑا دل میں گڑبڑ سادات نے وہ دوسرے آفت میں گڑبڑ</p>	<p>جہاں پہنچتے تھے وہاں تار میں تار سے نہایت کہ بن کھول دوڑا تو کھینچتے ہیں بار طالب تھا یہیں کا لکھنویوں کا گڑبڑ عین رخ فرمایا کہ اس دوسرے گڑبڑ</p>	<p>جہاں پہنچتے تھے وہاں تار میں تار سے نہایت کہ بن کھول دوڑا تو کھینچتے ہیں بار طالب تھا یہیں کا لکھنویوں کا گڑبڑ عین رخ فرمایا کہ اس دوسرے گڑبڑ</p>
<p>گردش میں کئی رات ولی ابن ولی کو مقل یہ ہوئی صبح حیشین ابن علی کو</p>	<p>ہو گیا مقام اب یہیں نہ رہا کہ پسر کا نوشہ کر دھاتہ ہو آج سفر کا</p>	<p>پھر بھلا کہ مانع کوئی غدار نہ ہوئے وہ کیجئے جس امر میں تکرار نہ ہوئے</p>
<p>جہاں لکھا جو آئے تھے کئی کیا میں دشت سے لیکن بڑا حال کیا بھی تھا گھبراہٹ یہ کہنے لگے تھے عسکر یہ تو فرس خاص ہو یا شہنشاہ</p>	<p>جہاں کیا داری کیسے ہو کیا آب و ہوا نہایتی فرسوس ہو جنت کی فضا ہو بہرہ جو کہ اس فرس زبرد کا بچا ہو گھر چھوڑ کے رہنے کی آگے جو توجہ جا ہو</p>	<p>جہاں آئے ہیں بیان جس کی طلب ہو کہ دشمن ہیں برابر ہیں ایذا ہو کہ آرام خاندان میں بارعب میں ہوتے تھے تاشام میں بکرتے ہیں روان خوش انجام</p>
<p>اگرے اسے دیکھا ہو پہ جتنے نہیں دیکھا سو کوئی دھارے میں بھی تھمتے نہیں دیکھا</p>	<p>دیکھے جو اسے پھر نہ کہ سیر چمن کی ہر بھل سے یان آئی ہو دیاس وطن کی</p>	<p>ایزارہ خالق میں بہن بھائی ہو بھائی لون میں بھی غریبوں کی گذر بھائی ہو بھائی</p>
<p>جہاں اس کا تھمتے نہ لیا اس کا تھمتے غیرت سے عرف آگیا تھمتے گھبرا مٹھنے کی طرف اسے فادارے ہو کی غرض کہ خود ہیں پر تانہ میں چھوڑا</p>	<p>جہاں پہنچتے تھے وہاں تار میں تار سے نہایت کہ بن کھول دوڑا تو کھینچتے ہیں بار طالب تھا یہیں کا لکھنویوں کا گڑبڑ عین رخ فرمایا کہ اس دوسرے گڑبڑ</p>	<p>جہاں پہنچتے تھے وہاں تار میں تار سے نہایت کہ بن کھول دوڑا تو کھینچتے ہیں بار طالب تھا یہیں کا لکھنویوں کا گڑبڑ عین رخ فرمایا کہ اس دوسرے گڑبڑ</p>
<p>مانا ہو سدا حکم شہنشاہ اسم کو ناچار ہوں مولا کوئی تھا ہے ہو قدم کو</p>	<p>کیونکہ کو جگہ کوئی مطلوب ہو بھائی کی عرض ترائی تو بہت خوب ہو بھائی</p>	<p>ہو پاس میں ہی ہاتھ نہ بٹھنے پہ دھرتی امت جو تارے بھی تو ہم صبر کرینے</p>

<p>۱۱۱ اس شخص کی عزت یہ کہنے سے بڑھ کر خادم کے ہر کام کا پیارا نہایت کا باغ فدک بھی تو جارا</p>	<p>۱۱۲ یہ ایک چھوٹا سا بچہ تھا جس کا آئے حرم آپ کے اذیتوں سے برابر محل سے جاری نہ مظلوم کی خاطر سیاح اس وقت میں بھی گاردار</p>	<p>۱۱۳ حضرت کا خیر و گھر اور خاں پاک زمین ساری زمین سے اور بہتر چھوڑا جو اسی ارض مقدس کے لیے گھر مکن اور بیان جگہ خفا کا مقدور</p>
<p>۱۱۴ خدا جو تھے حق سے وہ محروم رہیں اس کے سہم سارے بزرگوں سے ہیں</p>	<p>۱۱۵ سنی ہوں جدھر گریہ و زاری کی صدی بھیا مجھے تھلاؤ تو یہ کونسی جس ہی</p>	<p>۱۱۶ یہ بن ہو فوان تھلاؤ و ایجاد کریں گے اب دیکھو تم ہم اسے آباد کریں گے</p>
<p>۱۱۷ عزت کی جگہ جو بن اور گھر و محل دروازہ گرا یا مری اور نہ ختم بابا جو گھر سے بے جا نہ تھے سکھتے ہوئے گھومتے تھے ان کے</p>	<p>۱۱۸ اور کسی بی بی کی آتی ہی ہر آن اور وادی غوث کے سافر سے فوان اور دشت میں بیکس ہو تو آج سے تھان زادہ و قادور ہو بتی مری ویران</p>	<p>۱۱۹ فرشتے حضرت کی پھر انشا بیا کر و تمہید اسی جنگل میں جارا جہانوں کے اذیتوں سے فنا تو گوارا میدان کو اور باد بھاری نے جارا</p>
<p>۱۲۰ و کہ سکے زمانے سے مسافر ہو میں امان جھگڑے میں اسی بلغ کے آخر ہو میں آمان</p>	<p>۱۲۱ یہ وہ ہوتی جو متھے جس کے گلے کو بچیں نہ کچھ مرے ناز و نہ کے بے کو</p>	<p>۱۲۲ منظور نظر تھی جو وہ جا سرد دین کو چھڑ کاوٹے ترک و یا مقول زمین کو</p>
<p>۱۲۳ بن شہنشاہ و ملکہ کے بانی کیا وہ ہو کر بند کریں نہ کا بانی سب کو بنے میں اور شام میں بن جانی حاکم وہ ہو و صاحب اول کا پر شانی</p>	<p>۱۲۴ آئے کوئی تھی نہیں کیا اور خاں یہ دشت کے طے نہیں رہنے کے قابل صدے تھی سینہ میں چلتا ہو درل مچھ جی بن سے ہو کے کسی اور منزل</p>	<p>۱۲۵ بیا چھوڑا عمارت جگہ جگہ اس ارض مقدس کی دوبارہ بنی تو تیر کتا تھا جبرست سے نقل فلک پیر وہ نہ نہ نہ نہ نہ کا اور اودہ تو تیر</p>
<p>۱۲۶ غیرت نہ کسی کو فلک پیر دکھائے دیکھنے یہ ان جو ہمیں تقدیر دکھائے</p>	<p>۱۲۷ پہلو سے ذرا مانے جو اٹھتی ہی سکھائے ایک ایک سے ڈر ڈر کے لپٹی ہو سکھائے</p>	<p>۱۲۸ مثل شجر طور کلس زر نشان تھا خورشید سیر کوہ زمرہ پیمان تھا</p>

<p>مرثیہ مولا سے عازم گلگون کے تصدق آقا سے میرا ہن بخون کے تصدق ان زخموں کے درمان دل بخون کی تصدق یہی پیر تیرے چہ درون سے تصدق</p>	<p>مرثیہ محل سے آترائین جو بھولے سے نعلین سے میری زنجیر میں نے بڑھ کر اک بات کو غلط ہے غلطی ہوئی چادر سجھاؤ اٹھائے تھے ثنائی ہوئی چادر</p>	<p>مرثیہ میر کو تاجا خیمہ می رفت پر کھینچا کیون آج جہان میں زمانہ کی جو کئی اور شے میں سے تیرے تیرے کی کج جو بدو یاد آج زلزلے میں کی کج جو بدو</p>
<p>خبر کے تے بجدہ رب کرنے کے صدقے آقا سے بانی کے طلب کرنے کے صدقے</p>	<p>اک دھڑ پیچہ دھڑ ایک دھڑ حق سر بلو میں کھل جائیگا اسکی نہ خبر تھی</p>	<p>کوسئی ہو کر گردون کوئی پائے میں ہیں سیر جو عیش کے تارے ہیں وہ سائے میں ہیں سیر</p>
<p>مرثیہ دعویٰ ہوئے مولا در سے اور تیرے کیسے کیسے جو جو ستم ایجاد نہ کرے تیرے کیسے کیسے جو جو ترے سینے پر رکھا شکر نے زانو جو جو تری پوشاک بھی کیسے کیسے کیسے</p>	<p>مرثیہ الک تو تیرا تھا یہ سامان سولہ اگر دزد وہ تھا تو تیرے تیرے پیٹاری بودن تھا نہ تھن کجا وہ نہ پیٹاری بودن تھا نہ تھن کجا وہ نہ پیٹاری</p>	<p>مرثیہ شہر سے شرف خیمہ افلاک شہر سائے کی قاتین کہ احاطہ تھا کرم گھر آل تھکا محل شہاہ امم جو گریہ پھر اٹھ کیا تھے حرم</p>
<p>کاغذ ہے یہ عبا بر میں تبارہنے نہ پائی ہو ہو ترے لاشے پہ روارہنے نہ پائی</p>	<p>نخے کئی بچوں کے گلے ساتھ بندھے تھے تھے بال کھلے چہرہ پہ اور ہاتھ بندھے تھے</p>	<p>ڈیوڑھی نہ گورجت مہر کا درخت کعبہ میں جو پیدا ہوا اس شاہ کا گھر تھا</p>
<p>مرثیہ وہ آؤں وہ دعویٰ آؤں پہلو سے چلیا لی آئے کسی نے نہ خبر کیا تھے چلیا نہیں کی نالی اور تو اس کے چلیا سکھن چھٹ نہیں جاتا جلیا تھے چلیا</p>	<p>مرثیہ بان جدیدیہ شرباب ہوا جو آخر پر سادو کہ میں قیامت اس میں حاضر جو وہ شہر آوارہ وطن ہائے مسافر نہیں تھاقت نہ میں علی ہر شاہکار</p>	<p>مرثیہ وہاں جو بابر کی نثر میں بجا کس شان سے داخل ہوئے ناموس بجا بودن سے آترائین تھیں جب زفر حیدر پیر سے کو بھلے ہوئے تھے چاکر</p>
<p>بکھڑا نہ اس نار میں اور نور میں رکھا تھوکی سے سرباک کو تھوڑ میں رکھا</p>	<p>زلفین وہ تری خاک میں بٹا گئیں آقا ہو تری گردن کی رگین کٹ گئیں آقا</p>	<p>راہت سے عکاش فلک جاہ کھڑے تھے خود اپنی عبا رو کے ہوسے شاہ کھڑے تھے</p>

<p>۱۱۱ میں پیادہ تم کو گھوڑوں پر سوار کے طرح دو دروں بہت بجا ہوں کتنے تھے اعدائے حضرت وقت جنگ ورنہ دار حرم کے گرا ہوں</p>	<p>۱۱۲ میں چڑھا ہوں مصطفیٰ کے دو شہر میں بنی شیب غلہ کا سردار ہوں خون اتنی ابھی بوجل کے خاک ہر حضرت قتار ہوں</p>	<p>۱۱۳ بنت اکل کا پایا جو میں نے شہر شہر ہوں جڑ ہوں گرا ہوں میں اٹ دون فوج کو ایک دم میں ان صفوں سے پار ہوں</p>
<p>۱۱۴ چچ میں اگر بہت جہد کا قسم کیا کروں مجھ کو ہوں ناچار ہوں قطع لایح دیا جب شہر سے میں نثار سید ابراہم ہوں</p>	<p>۱۱۵ پھر فنا ہونے کی حسرت ہو مجھ شاہ پوعدتے اگر سو بار ہوں بچا بچا جاؤ اور میں نثار ہوں تو کو غافل اور میں نثار ہوں</p>	<p>۱۱۶ میں کو آؤں سو کے رہ میں کو مجھ کو شریک نثار ہوں میں کو قطع عیال شاہ دین میں کو دیکھو پناش بار ہوں</p>
<p>۱۱۷ سب کو رو دیتی ہوں نثری گنہ عیش سے آفری ہوں تلوار ہوں میں نے کاتے میں پر روح الامین میں چلی تھی جوجو ہر دار ہوں</p>	<p>۱۱۸ چار آئینہ ہو بر میں باز رہ چار کردوں آسکو میں چار ہوں کیا کروں او خاص اک عیال آپ کے اس رسم ناز ہوں</p>	<p>۱۱۹ کتنی تھی تنہا بیوہ ہالی عیال سرسر ہون میں سر بازار ہوں میں کو لکھ کر کاٹا ہوا ہوں براہیں انکھ میں دشمن کے ایک خار ہوں تمام</p>

۴۱	۴۲	۴۳
جسب شاہ کو ملت نہ ملے ملوث عدم کی میں کیسے بیان چکھا چکا غم کی فریاد کہ توراہ میں اب ملک عدم کی پہچان سے چلی نفع نہشتاہ ام کی	۴۴	۴۵
اسی دین اب بکھڑو نقص کی نیت اب نصرت اور سی اور جو مبر و عراب دل غم سے بھر آنا اور از منہ نہ برب دیکھنا چہین نفع نہ برب بھبھ اب	۴۶	۴۷
تو میں آنکھیں گر بھل بھی بائیں مری کے کاشٹے بھی این چکل میں تو پیاسے میں کو	۴۸	۴۹
اب تکھے رہنے کا کھانا نہیں لانا جنگل میں بھی لانی کا آبنا نہیں لانا آٹھ آٹھ پر غم کو کھانا نہیں لانا ایسی کہیں لانا تو توانا نہیں لانا	۵۰	۵۱
صلت نہیں اتنی کہ میں سایہ میں کھڑا ہوں حضرت سے جدا ہو کے تنہا میں پڑا ہوں	۵۲	۵۳
یہ خانہ خلاق ہر وہ حضرت کا مکان ہو میں کے ماسن نہ بیان ہو نہ وہاں ہو	۵۴	۵۵
نہی ہو سے میں قافلہ حاج میں آئے بائیں تو مجھے فوج کرین گھر میں خدا کے	۵۶	۵۷
پھر تیرے چھوٹی طرٹ پھر کے زیات کی عرض سافری کی دوبارہ دی نصرت کعبہ میں بھی مولانا شہسوار ہوئی راحت تو رہا پہلے سے میں کراں فضالت	۵۸	۵۹
پھر غم نہیں دکھ ہو گر بلا آئے بلا پر راضی ہوں خداوند دو عالم کی نیل پر	۶۰	۶۱
پھر غم نہیں دکھ ہو گر بلا آئے بلا پر راضی ہوں خداوند دو عالم کی نیل پر	۶۲	۶۳

۱۲
سے لکھا میری بات ہے پناہ بھی جانے جات اور آس میں جاتی ہے اس اور مقرر نہیں جاتی ہے

۱۰ حاکم نے دین کے ادھر کیجیو ستیا میں سوئے حرم کیون کھاتا پلوتا جلادوں سے جان بھی گئی مچھین نہ پایا میں دھوپ میں ہون بجیا کھایا کھایا	۱۱ یوسف صفا میں بیکارتی اور ذلت تختی میں بیکارتی اور ملامتی اور ذات سی اور کشتی میں بھی ہو کر تھی کوئی بات بودی تھی درخت بھی ہو کر تھی کوئی بات	۱۲ قلہ از تو کیجیو تھو جو جدی خان کی کشتی گھوڑے بھی تار و زین کچھ تھے ہوتے خانقاہ شکر میں کوئی یاد خاصے صاف آئی تھی تکیہ کی آواز آتے
۱۳ ج بھی نہ میسوا منوم چلا ہون احرام تلک باندھ کے محروم چلا ہون	۱۴ ساتھ اسکے زمانے سے گزراؤ گامین بھی یہ مرگئی غوث میں تو مر جاؤ گامین بھی	۱۵ سحر اقام ظہر کہ دامن تھا جل کا غل ہوا تھا اک جی غل خیر غسل کا
۱۶ زیادہ راحت مجھ مولا نہیں ملتی اک شبیم پر کرنے کی بھی جانی نہیں ملتی اب راہ پہلاؤ گئی بھی اصلا نہیں ملتی کیون مجھ ملتی اور کھو یا نہیں ملتی	۱۷ ناخام تو ان جلتی ہو چکل میں جس سے کم دودھ اور کھانہ کا سو بات نفوس سے جلالی ہو سکے ہو دیدہ ترسے چوٹی میں بچہ بچہ دھونڈ کے آؤں کہ دھونڈ	۱۸ دشمن کو از انوش کیے درخت کے پتے میتے تھے بہ حسرت طرف تیرے غوغا غل تھا یہ سرسبز آبی اور یہ مسرور نور نبوبین بوزنک خطا ہون بھی کیو
۱۹ راحت مری انت ہی کو منظور نہیں اور مٹی بھی نہ دین مجھ کو تو بچہ دور نہیں اور	۲۰ پہلو میں تری پانی ہون چھینو نہیں افسوس سب ساتھ میں پر تو نہیں چھینو	۲۱ نوع ماہ و ہفتہ تو قدر دوسری ہے دے آئی تھی کچھ جسے ہرنی دہ ہی اور
۲۲ میں نے کچھ کی کہ طرے سے چلاؤں کشت میں اس کیجی کو بیادوں بیدار ہو کر نہ رہے اس میں چھپاؤں غنی ہون اگر تو کھانڈو نہ بیان باؤں	۲۳ یکے روانہ ہوا وہ خاند باری گدگد کیا بیان میں جلی پاؤ باری چکل میں کھلا بانہ نہ خند ہوئی ملدی نیانین نہ صحر کی بھی کار باری	۲۴ کچھ کہنے آتے تھے جہان تیار ہو جاتی تھیں تاریک شبیں مطلع انوار آرزو میں دکان میں جو دگل تھے دکا دار آراستہ ہو جاتا تھا اک چھوٹا بازار
۲۵ کب لڑیں کی بار اسے غش نہیں آتا زینت کا وہ حال کہ دیکھا نہیں جاتا	۲۶ چھوڑو کیسو تو بیان کی بن آئی نلے بے جھولی میں نسیم ختن آئی	۲۷ نیت میں فروشد و کئے ثابت قدمی تھی پانی کا نہ تھا خط غلے کی کی تھی

لے ساری یعنی سرایت اور کثرت ۱۲ سے ۱۵ جدی ایک رات گریب میں کھو شواہان لگاتے ہیں اور وقت سوت ہو کر نین چلتا ہوا ۱۱ سے ۱۲ درانیے جوس یعنی گھنٹہ ۱۲

۱۷ شیبہ فیض شیبہ بنی میری ۱۲

<p>۱۰۱ سوز و غم کی آگ جلین کی آگ میں پڑا بیسے جی رازہ میں گشت جی میں شاداب خاطر جو ہر اک چیز جو اکانین آرا باب بہر کوئی حکم سے سولہ کے یہ کیا باب</p>	<p>۱۰۲ انکھیں نہ کھینچے جو کچھ غم میں جاری سب جو کہم کیا اور خامدہ باری نہ آہ پھر الدین تو دین خشک ہو ساری صورت کی طرف رخ نہ کرے ابر ساری</p>	<p>۱۰۳ کھینچے میں مولائے غلاموں کے گھوڑے کھینچے کوئی تلو تو نام سینہ سپر میں ہم بندے ہیں اور آپ چھوٹے پیر میں جانیں ہیں نقد و قافہ دونوں میں</p>
<p>۱۰۴ جیتے ہیں تو حضرت کی غلامی میں مرینگے ہم جان بھی دیدہ دینے میں صرف نہ کریں گے</p>	<p>۱۰۵ باغ و عین کوئی پھول نہ پتا نظر آئے کو سون کمین جنگل میں نہ ہوا نظر آئے</p>	<p>۱۰۶ اشرف ہیں صادق ہیں و نادار ہیں مولا اس دہ کے زن و مرد حیا دار ہیں مولا</p>
<p>۱۰۷ کھچو کھچو اب کمان جلتے ہیں مولا یہ کیا جو جو اسٹک کھنکھن بھرتے ہیں مولا خادم افسدین قدموں سے شرف پاتے ہیں مولا بہر کچا صندہ ہر جو ہم کھاتے ہیں مولا</p>	<p>۱۰۸ پیشوا سلطان ہو اس جاہ و خشم پر وہ قطع ہو جاتا ہے فناہ ام پر نہا یہ ترشم عنایت نہیں اس پر مہان میں دنیا میں سب اس پر</p>	<p>۱۰۹ عزت بھی ہیں قاطعہ نام پر تیرا کیا دفتر میں کی زیارت کا ہوا ران نور سب کی لودہ ہوش قوم کا دھان نقدہ کو بھی یکلیف نہ ہو دھیان</p>
<p>۱۱۰ خالی ہو جو دنیا قدم سرور دین سے دانہ کبھی بر سو عین نہ پیدا ہو زمین سے</p>	<p>۱۱۱ نور آہ جو بخشین تو تارے بھی قمر ہوں اس گھر کے طفیل میں ملک ہوں کہ بشر ہوں</p>	<p>۱۱۲ ہو گا وہی تنہا دیان جو منہ سے کہیں گی سب دی بیان پرست کی کنیزی میں بہیں گی</p>
<p>۱۱۳ کھچو قدم اسپہ رام دوسرے بہشتی رکت خاک کے کھینچے کو خدانے اک دانے کو سو سو خدا دیتا ہوں بنیا ہو تو مجھے اسے دانا ہو تو جلتے</p>	<p>۱۱۴ وہ کون اور ان اٹھوے جو پانہ میں پکا خالی کوئی لشکر کا بندہ نہیں جاتا تکڑے سے چنچتا جو کچھ کھا نہیں جاتا نہیں بھی ہوتا اور تو پھر کا نہیں جاتا</p>	<p>۱۱۵ رات سے حضرت نصرت کے آداب دنیا میں بر بندہ ہو ایک ایک کی اولاد کیا اپنی تباہی کوٹ میں کہیں نہ شاد روئے مفضل جو سونے مری اوراد</p>
<p>۱۱۶ جو دل سے بھلا دیتا ہر حق آن ہی کے بکلی بھی جو گرتی ہے تو خرمن پہ اسی کے</p>	<p>۱۱۷ دربان کوئی روکے یہ وہ سرکار نہیں ہو کاہر جو اس گھر کا گنہگار نہیں ہو</p>	<p>۱۱۸ دربیش ہو وہ راہ کچھ کہ نہیں سکتا بے کنج لحداب میں کہیں رہ نہیں سکتا</p>

<p>۱۵۵</p> <p>جانباز اسی مست بہ ظلم سانس نزل جو زل سے جو متین و غلط بنی ہو کر جھل دی حافظہ ہی نام زنا ہو خرم بہ بدینا بھی ہو زخم</p>	<p>۱۵۶</p> <p>اس بن میں چلے جانے والے کو ہنی پہنی کہ در سے ہلاک نمودار پوچھی تو قریب زریں سید بار ہو چو کھینچ دینے پر دینے کی کرب</p>	<p>۱۵۷</p> <p>کھلایا نگاہ ہونا ہو جو کچھ سبب ہی پر قصہ مرا غنی نہیں رہنے کا کسی پر</p>
<p>۱۵۸</p> <p>کچھ یہ زبان وہ جو امام دو جہان ہو عقدہ یہ وہ کھوے جو لیان زمان ہو</p>	<p>۱۵۹</p> <p>پیدا تھا غم و درد و الم اسکی صد سے کچھ کہتی تھی گویا پسر شیر خدا سے</p>	<p>۱۶۰</p> <p>کھلایا نگاہ ہونا ہو جو کچھ سبب ہی پر قصہ مرا غنی نہیں رہنے کا کسی پر</p>
<p>۱۶۱</p> <p>جہان ہون آوارہ ہون کرد و دام دم جو خزان دیدہ بھی ایک نہیں چھوے</p>	<p>۱۶۲</p> <p>جہان ہون آوارہ ہون کرد و دام دم جو خزان دیدہ بھی ایک نہیں چھوے</p>	<p>۱۶۳</p> <p>جہان ہون آوارہ ہون کرد و دام دم جو خزان دیدہ بھی ایک نہیں چھوے</p>
<p>۱۶۴</p> <p>سب اس درد و دل پہ جھکائے ہو سون دنیا میں اگر ہیں متمرّد تو لہر ہیں</p>	<p>۱۶۵</p> <p>سب اس درد و دل پہ جھکائے ہو سون دنیا میں اگر ہیں متمرّد تو لہر ہیں</p>	<p>۱۶۶</p> <p>سب اس درد و دل پہ جھکائے ہو سون دنیا میں اگر ہیں متمرّد تو لہر ہیں</p>

لے اکھڑا جیو جیو آوارہ ہون آوارہ ہون سے ہو ۱۷

<p>۵۵۱ دیکھ کر کئی کہانی کہند دشت اور مہر پر چپانے بن کر کیا ہوسے حرم کو اخلاق حسن اور زچہ کا کرم ہو زبان زہین ہوتا ہو وہ جو چہ چہ غم ہو</p>	<p>۵۵۲ فریاد غم سے کہی کو غم از لاد بان آئی ہو فریاد یہ مضطر زاناد کہنی ہو کہ اس نشت میں چہ ہو غم بیلاد یلا کہ سب سے کہو کہے گیا جلا د</p>	<p>۵۵۳ اس رات کو آپ اس کا سبک نہایت بچا بھی نہ کہی تر یا بھی رویا کنا تھا کہ تو آپ ہو کہ ہم کو چو یا غافل ہو گیا جی کہ چہ نہ کہو چو یا</p>
<p>۵۵۴ اٹھ دست شرف بہار رسول دوسرے مالک تو خدائی کے ہیں بندے ہیں خدا کے</p>	<p>۵۵۵ بیکل رہون طبیعت مری جینے سے بھی ہو آقا بچے رات ترپنے میں کئی ہے</p>	<p>۵۵۶ جانیگی سو کو تو اس آکھر میں نہ آنا بچہ نہ لہگا تو مرے گھر میں نہ آنا</p>
<p>۵۵۷ مظلوم کو دنیا میں ملے اور اسی گھر سے تعلیم چلی جو آوارہ ہو گیا فاداسی گھر سے اخر یہ ہو بھی ہوسے آزاد اسی گھر سے زہین چلی آکھو نہ ہو اساداسی گھر سے</p>	<p>۵۵۸ منا نہیں حضرت کی کچھ کا خطانا پانی نہ بھیرا کہے خوش آتا ہو نہ دانا کو چہ کچھ کہے کچھ گھبراہٹ میں جانا ازدھیر ہو مولاری آکھو نہیں زانا</p>	<p>۵۵۹ کیون تو نہ نرا درد چلے جانے کی گئی کیا کام ہو اب گھر میں سو کیلے تری ساری یہ مصیبت تری غفلت و غفائی انے تو سے کیگی اور ساخدا دانی</p>
<p>۵۶۰ کھاتا ہو ملا نچہ جو دلیر آتا ہو مولا اس در پہ دیکھتا ہوا شیر آتا ہو مولا</p>	<p>۵۶۱ بتیاب ہو دل خون چٹکتا ہو جسکے سے میں چو کڑی بھولی ہوئی ہون چاہ پست</p>	<p>۵۶۲ پھوڑا بچے چکل سے الگ جگہ مرونگا اب سر کو پہاڑوں سے میں ٹکرا کے مرونگا</p>
<p>۵۶۳ اوت دل قاضی شہباز کو بہتر جو زونے تھپتھپے بین فیصل ہے اثر مولا سے جان نور خدا سب سے چہرے دنیا میں اگر ہو تو ہو عادل کا بھی</p>	<p>۵۶۴ جان کہ جو کچھ کہی کہیں نہ پائون کہیں سے کہیں سے اسے ڈھونڈو کہ لائون کہیں سے کہیں سے دیکھتے ہیں جادون غبار کے گھر سے دیکھتے ہیں جادون</p>	<p>۵۶۵ سایا بھی عین دوبرٹ چلتی ہو آقا میں دھوپ میں آپ از زمین چلتی ہو آقا کب دیکھتے ہیں سب سے بڑا لگتی ہو آقا کب دیکھتے ہیں چو چو چلتی ہو آقا</p>
<p>۵۶۶ ظالم کو سزائے شر و بیداد ملیگی فریاد کو آئی ہو تو یان داد و لیسگی</p>	<p>۵۶۷ جتنی رہون یہ وہ ہم جو رہ نہیں ہو اب تو کوئی بچہ بھی مرا اور نہیں ہو</p>	<p>۵۶۸ فریاد اسی دشت پر آفت میں لٹی ہون بچے سے بھی ہو سے بھی گھر سے بھی چٹی ہون</p>

<p>۱۷۴ دنیا میں نہ تو کوئی شے نہ سنا لازم ہو کہ آپ کو ایک اور ایک ہی جانے کیا جانے کہ آپ کو کس سے خبر دیا جائے</p>	<p>۱۷۵ یہ سنتے ہی قیامت گھبراہٹ سے ہر جگہ سے بھاگتا تھا وہ تو بے شمار جس کا کچھ اور کو بیان چھوڑ دے</p>	<p>۱۷۶ دنیا میں نہ تو کوئی شے نہ سنا اس کے لئے کوئی اور نہیں دوسرا جنگ میں نہ تو کوئی اور نہیں دوسرا فریادی ہو جا کر کہہ دے</p>
<p>۱۷۷ ریت دو جہان گھر ترا آباد رکھے گا بھائی ترے پتھر کو خدا شاد رکھے گا</p>	<p>۱۷۸ حسرت سے دودھ اسکو پلانے کی ہری بچہ وہاں ہی کاویہ ہر جگہ گھڑی</p>	<p>۱۷۹ صورت کین باد بھاری نہ نکل جائے جا جلد کہ مولا کی سواری نہ نکل جائے</p>
<p>۱۸۰ منظر نظر ہو کہ غمگین ہو چکا بولا وہ کہ بختا سے نہ بے جان میں اور مر گھر کے الطاف پر جان ہر جگہ سے یہ دہانے کے سرور زبان</p>	<p>۱۸۱ صلیب کی طرف دیکھ کر سنو دل میں کما متبول ہو یہ بندہ دور دور آگیا اور گود میں بچے کو رکھا لایا اور اسے چھوڑ دیا اسے برابر</p>	<p>۱۸۲ دنیا میں نہ تو کوئی شے نہ سنا ارادہ کی الفت سے تو خوب آپ ہیں گاہ جو کوئی بھی دینے کی ہمتی ہو بہت چاہ دیندہ کو مری از ابن دینا</p>
<p>۱۸۳ بس اب مری جانب بکرت نگران ہو لے بچے کو لکر طرن دشت روان ہو</p>	<p>۱۸۴ منہ کی بچہ چہرے ملانے لگی ہر جگہ دوسو لکھ دودھ اسکو پلانے لگی ہر جگہ</p>	<p>۱۸۵ بچہ نہ ہو دہشت مجھے جلد مارے اصغر کا تصدق مر سب بچے کو دلا دے</p>
<p>۱۸۶ آج کوئی لگا قدم سید ابراہیم بچہ بچہ رہا ہی ہوئی مری سوے کس کچھ بچہ جانی تھی گمراہ بن ہوا سب نے کہا کیا کشتی اور اب یہ جگہ نکلا</p>	<p>۱۸۷ جب سیر اور دھت مارے دیکھا ہر جگہ سے بھاگتا تھا وہ تو بے شمار صلیب سے نہ جانے لگے سید ابراہیم بچے بچہ بچہ اور اسے چھوڑ دیا</p>	<p>۱۸۸ دنیا میں نہ تو کوئی شے نہ سنا بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>
<p>۱۸۹ فرمایا عرض خیر کا ہی خیر جان میں دیتی ہو دعائیں یہ مجھے اپنی زبان میں</p>	<p>۱۹۰ جس چیز کی خواہش ہو وہی ہو جگو نکلا دے بچہ اسے دے دوں گے بخشش کی عادت</p>	<p>۱۹۱ دم بھری ہو شکل سلی نظر آئی مولا اسکو کہہ تو کچھ قلب کو ہو جسا لگی مولا</p>

<p>۱۴۷ ہستی کو اور اٹھ غما کے جانے خالق سے بچھڑے ہو کر گونجے ملانے اللہ سے تو اسکی جزا خلق میں لینے نبوت میں بلا کچھ ترسے بخونچہ پونے</p>	<p>۱۴۸ انجان اسکی دکھاتے ہوئے جانتے تھے بعد عوق سوئے گزرا نام کو ٹھہرے تو کھر کو پوسے ہر دم یہ دعائیں تھیں کر اور ایک تھیں</p>	<p>۱۴۹ چھوڑ دینے جو ان علی رکھتے تھے جالین کو تیری تھیں نیر کی جگہ جالین گرمی سے وہ کو بکڑا زار کو جالین دھوپ نہ تھیں لینے میں سب زارین</p>
<p>۱۵۰ ہو دھت و کرم ختم گھرانے پہ علی کے قروان غواں حرم لم یزنی کے</p>	<p>۱۵۱ کشتی مری خونان میں ہو سائل نظر آئے مشتاق ہو دل جساوہ منزل نظر آئے</p>	<p>۱۵۲ اللہ دے تب و تاب مایا بان بلا کی پھر لو کا عوق کھینچا گری سے ہوا کی</p>
<p>۱۵۳ کیونکہ ازل و ارم کا حضرت کیسنا حال جیوان پڑی کرنا تھا کرم فاطمہ کلال اسے اسے کس ظلم اسے اسے کمال بارگاہی کی بے کیفیت کمال ہوئے پال</p>	<p>۱۵۴ حکمہ مطلع دوم خورشید و زرخاں رامت ہو سفین گردش نظر آتی ہو نظر و در قرین اجاب دین بھیجے ہیں حضرت کی نظریں صغیر کے بچھڑ جانے کا ہو درد جگرین</p>	<p>۱۵۵ غمغی تھے شہر شدت گرا سے بچین چلتی تھی یہ لون آگ بھڑکی تھی جگرین نیو جگرین راحت تھی کسی کو نہ جگرین جھیلو جگرین بڑائی تھا نہ تھیں بچھڑ جگرین</p>
<p>۱۵۶ اکبر تو جوان تھا اسے شمشیر مارا اصرار کی خطا کیا تھی جسے تیرے مارا</p>	<p>۱۵۷ تنویر سے تھو قافلا والو کا بھی فق ہو غربت میں عجب یوسف زہرا کو قلع ہو</p>	<p>۱۵۸ پایا بٹھے گرمی سے وہ دریا جو شے تھے سونہ میں بھی نہ آئی تھیں کھینچے میں خشک پڑے تھے</p>
<p>۱۵۹ کہے وہ مسلمان کہ چھڑم نہ آیا حضرت نے تو یوں بچا ہو کو بچایا نہ ان کے سیکھنے کو کبھی بچھڑا یا</p>	<p>۱۶۰ وہ کہیں کسے اور پڑو کی وہ دین دینار تھا بانی کسی شے سے جو تھیں دینار تھا دھواں دے بچائی تھیں</p>	<p>۱۶۱ بچھڑکی ٹپا تھے بچھڑنے شہر کے باری تھی ہوا سبب خورندے تھے سارے تو بید تھے عوق میں اسد اس کے پیاسے دھواں کا تھا کہ یوں کسی بچے کو نہ پاسے</p>
<p>۱۶۲ بسل سی تڑپتی رہی وہ قید محن میں مرجانے پہ بھی تھی سی گردن تھی بدن میں</p>	<p>۱۶۳ سو فلا گئے تھے چاند سے منہ سمجھ بردنے ثابت تھا کہ غمخیز برابر ہو سرودنے</p>	<p>۱۶۴ ہوش آنا تھا اصغر معصوم کو عرش سے اودے تھے لب لعل سلیمہ کے عطش سے</p>

<p>۴۷۴</p> <p>تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار</p>	<p>۴۷۵</p> <p>حضرت کو سکیٹنے یہ عہد تھی تھی تھی علی مین گھٹا جا جا کر مری سے مدام بڑبڑائی مومن یہ پینے کا ہو عالم ہر کسی کو دینا آگ تو خیر کے نہیں مدام</p>	<p>۴۷۶</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>
<p>۴۷۷</p> <p>اک چول بھی نہ تھے اے جہن مین نہ لیدگا کیا ہوگا جو پانی کسی بن مین نہ لیدگا</p>	<p>۴۷۸</p> <p>ہن ابر کرم آپ کرم کیجیے بابا سایہ کہیں مل جائے تو دم کیجیے بابا</p>	<p>۴۷۹</p> <p>جگل مین عطش کا تھا جود نہ ہر دم کہ پر چہرے پر چہرہ کا تھا کوئی کوئی زور پر</p>
<p>۴۸۰</p> <p>کئی سے یہ تھا حضرت عباس علی عالم تھے مین تھا ادب انتہی سے صورت عین پہر بھی عورت کا تھا اندر بھی بہیم نہ تھے تھے انک اکھنڈین بھر کر نہ عالم</p>	<p>۴۸۱</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>	<p>۴۸۲</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>
<p>۴۸۳</p> <p>تم خیر ہو راحت تھیں بھائی نہ لیدگی جب تک کسی دریا کی ترانی نہ لیدگی</p>	<p>۴۸۴</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>	<p>۴۸۵</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>
<p>۴۸۶</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>	<p>۴۸۷</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>	<p>۴۸۸</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>
<p>۴۸۹</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>	<p>۴۹۰</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>	<p>۴۹۱</p> <p>تھیں مین جہان تھے لب لباب میرے نفس سرور نہ تھے نہ تھے ہر بار تھا میری منت سے بہ حال نہ ابرار بہشت سے بلکے تھاقون نہ تھے نہ سار</p>

<p>۱۹۱ مکلف نظر کسے بداند کی جانی کتنی تھی کہ اس سے یہ نیکل دکھائی جس نے چھٹا گھر کسین راحت نہیں بانی زیادہ بن دھوپین سو لگائے بھائی</p>	<p>۱۹۲ وہ لکنا تھا کونے میں عجب غدر ہو مولا ہر سمت میں قلعے تو فدا ہونے میں جا دور آ نکلا ہو کچھ بیک وقت نہیں اصلا موت سے بڑی کسم پستی کی نہیں سننا</p>	<p>۱۹۳ کون سے مکمل جانی غنی میں گرفتار ہیں کچھ مولا محبوبیت ہوتے آزاد ہیکار ہیں کچھ مولا کون سے مکمل جانی غنی میں گرفتار ہیں کچھ مولا محبوبیت ہوتے آزاد ہیکار ہیں کچھ مولا</p>
<p>۱۹۴ ایک بن گئی جنگل میں امام دوسرا پر سایہ بھی درختوں کا نہیں ظل خدا پر</p>	<p>۱۹۵ لوٹا ہو فلک ظلم کا صیغوں کے سرو پر جبے کیے دوڑیں چلی آتی میں گھر و پر</p>	<p>۱۹۶ بے جرم متلے میں مجتہد علی کو غل ہو کہ چھپائے نہ کوئی گھر میں کسی کو</p>
<p>۱۹۷ دن کا مٹے سایہ میں کسین را کو چپے منہ دھوپ کے دم چپے پو شاہک بدیہ توٹن ماتی ہر آفت کی بیاڑوں سے بچے</p>	<p>۱۹۸ انفراٹ میں غنیمت وہ نکلے نہیں گھر سے دروازے نہیں کھولتے ٹھکانے کے در سے ہو جاتی ہر جب غلام توڑ دین گھر سے سب کرتے ہیں جوت کہ بلا لگی ہو گھر سے</p>	<p>۱۹۹ انفراٹ میں غنیمت وہ نکلے نہیں گھر سے دروازے نہیں کھولتے ٹھکانے کے در سے ہو جاتی ہر جب غلام توڑ دین گھر سے سب کرتے ہیں جوت کہ بلا لگی ہو گھر سے</p>
<p>۲۰۰ ناخدا بہن آپ کی غربت پر فدا ہو بچہ کوئی گر تو لے کے مر جائے تو کیا ہو</p>	<p>۲۰۱ یہ ظلم یہ سیداد نہیں اور کسی پر سولایہ تباہی ہو مجتہد علی پر</p>	<p>۲۰۲ یقین بھی چلتی ہیں نائین بھی تیر بھی ایک ایک رسالے کا تو دیکھا ہو اور بھی</p>
<p>۲۰۳ میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا</p>	<p>۲۰۴ میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا</p>	<p>۲۰۵ میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا</p>
<p>۲۰۶ میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا</p>	<p>۲۰۷ میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا</p>	<p>۲۰۸ میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا میرا وہ خدا کی پوچھ میں سے کو ذرا</p>

<p>منزل کوئی نہ ہو جس کی بھلائی نہ ہو بجائے اس کی بھلائی نہ ہو مگر اس کی بھلائی نہ ہو رفتہ رفتہ بے بند بن جاوے</p>	<p>منزل جون جون بیان کرتا تھا وہ میرا خاموش کھڑے تھے تب میرا دواصر منہ بھائی کا تھے تب میرا دواصر دو دھڑکے تھے تب میرا دواصر</p>	<p>منزل شک کا شواہج جو بخت تھے اسے زندہ کر دی راہ بخت میں جو بخت تھے ایدا بھی زیادہ ہوئی رہتے بھی بے شک تھے وہ کام ہو کام ہو مولا کے جو بخت تھے</p>
<p>منزل پہننے کا نہیں ہے بے جان دشمن دین میں مسکلم کہیں پوشیدہ ہو فرزند کہیں دین</p>	<p>منزل کچھ نہ سمجھتا ہوں نہ تشکیک ہو مولا جو کتا ہو رہو رہو خبر ٹھیک ہو مولا</p>	<p>منزل لاکھوں رٹے نام کیا تیغ زنی میں داخل ہوئے دربار رسول عربی میں</p>
<p>منزل آتش پریشانی کو خلیق کے تاراج جو دین کے ستون تھے وہ مکان ہوئے تاراج کیا کیا شرفاں تھے شہید کو دین تھکا کل قتل ہوا وہ جو گرفتار ہوا آج</p>	<p>منزل مسکلم تیل بیس جو حضرت خلیفہ انوس کے در پیرین ہوئے ہوئے ہوئے بندہ میں بدعت میں رہتے ہیں وہ بھی اب کوئی نہ ہوئے کی یاد رکھو کی نشانی</p>	<p>منزل بھر نفس سرور تھے شاہ فلک جاہ جلتا تھا جگر تلب پہ تھا صدمہ جاہ شعور سے ہو کر سفر موتی ہو گیا کتنی تھی حضرت پر عجب بیخ سودا</p>
<p>منزل دو خوش ہیں رعیت میں جو خاک سے تھے پرسش ہو کہ کیا سوچ کے مسکلم تھے</p>	<p>منزل یہ مولا دیکھ گیا وہ زندہ جو رہیگا خون تاپہ کر وار مارہ میں بہیگا</p>	<p>منزل منزل پر بھی کچھ خوش نہ فرماتے تھے چلیں تو خوش تھی ایسی کہ گلے جاتے تھے چلیں</p>
<p>منزل جس کو کہتے تھے کہ شکر گارے مارا عبرت تھی غصہ شکر گزار مارا ایک ایک کا صدمے سے کچھ بچا تھا دیا غصہ کی طاقت تھی نہ فریاد کا مارا</p>	<p>منزل پیر پیر میں مونا تھا آنکھیں خاک ہو چکی جو مریض تھی ہم میں بہر حال فریاد ہر طرح آواز جانیے یہ بھی نفس چند ہم میں مسکلم میں ہر روز ہوتے فریاد</p>	<p>منزل موم بھر میں دم لے لیا جب دو پیراں ماہی کو بھر دھوپ ہو جیالاس سرانی لیکن زمین رات کی نہ صورت نظر آئی جب آئی خبر او میں دشت آرائی</p>
<p>منزل دل چھک رہے تھے آگ لگی تھی جگر و دھن فاقہ را دور و ز مجتوں کے گھروں میں</p>	<p>منزل یاور میں تو کیا ہیں جو کجائی میں تو کیا ہیں سب ناخن بائے شہ والا پہ ندامت میں</p>	<p>منزل مشاق تھے جسے خبر لگی کہ سوار وہ جس دوست سے پوچھا یہ شامل ہوا وہ</p>

<p>۱۱۵ آہی کیسے دے کے غمزدہ فزون آہستہ تھا قتل کی افشاں کو شکر اس طرح کیا تم عبد الصمد فطر جبر سے رہنا جو بلور کو بار</p>	<p>۱۱۶ جب منزل عاجز سے بڑے سبیل چکر آئی یہ مفصل خبر سلم دنیا سے گیا اٹھوین تاج و خند نرنگہ مصیبت میں ہوئے ظلم عجب</p>	<p>۱۱۷ اٹھو سے شکر جگہ بند کی زاری پیش آیا تیری بارش کی باری چلتے تھے جو اہل آبی نہ باری کھنکھاتے تھے خلد کو باری سواری</p>
<p>ہوا ہو غم جو نکا تا سب غم را کو دے تے امین ہو میں اہل وفا اہل وفا کی</p>	<p>ماتم ہو کسی دے سے مسلمانوں کے گھر میں خندق میں تو لاش کی ہو سر تلویک در میں</p>	<p>بھڑکی ہو وہ آتش کہ جلائی ہو جگر کو دو بھائی ہو کو رو میں کہ مظلوم پدر کو</p>
<p>۱۱۸ مصلحت وہ ساری کی جانیں آہو چچی نصیب ہو غم جو بی زاری مولائے ہو سے دو عین نہ خنک زبانیں اٹھ کے جو نور ہون لایان خاک چھپا</p>	<p>۱۱۹ آہو چچی نصیب وہ ساری کی جانیں آہو چچی نصیب ہو غم جو بی زاری مولائے ہو سے دو عین نہ خنک زبانیں اٹھ کے جو نور ہون لایان خاک چھپا</p>	<p>۱۲۰ اٹھ کے جو نور ہون لایان خاک چھپا اٹھ کے جو نور ہون لایان خاک چھپا اٹھ کے جو نور ہون لایان خاک چھپا اٹھ کے جو نور ہون لایان خاک چھپا</p>
<p>بان کو کسی ایذا ہو جو در پے نہیں ہوتی بے خار الم راہ خدا طر نہیں ہوتی</p>	<p>لشکر پہ آداسی تھی غریب الغریا کے سب روتے تھے رونے پہ اہام دوسر کے</p>	<p>جلائی تھی کیوں حشر پہ رہا ہوا لوگو کسی خبر آئی ہو اسے کیا ہوا لوگو</p>
<p>۱۲۱ کتنے ہیں سالک کوئی دم غم نہیں کتنے کتنے ہیں ملایک جی کہ ہم غم نہیں کتنے کتنے ہیں ملایک جی کہ ہم غم نہیں کتنے کتنے ہیں ملایک جی کہ ہم غم نہیں کتنے</p>	<p>۱۲۲ مقتول غم جو سا فرما جائی مقتول غم جو سا فرما جائی مقتول غم جو سا فرما جائی مقتول غم جو سا فرما جائی</p>	<p>۱۲۳ مقتول غم جو سا فرما جائی مقتول غم جو سا فرما جائی مقتول غم جو سا فرما جائی مقتول غم جو سا فرما جائی</p>
<p>چہ راہ میں کس طرح ڈگے پاؤں کسی کا جبہ قافلہ سالار نوا سا ہو چکی کا</p>	<p>جب گئے آرام بلا شک نہیں پایا قربان برادر کفن اب تک نہیں پایا</p>	<p>ہر دہ پہ جواک غم کی گھٹا چھائی ہو لوگو کیا کچھ مری بچی کی خبر آئی ہو لوگو</p>

<p>۱۲۴ گاہ فریب آگیا جنگی و سال گھوڑے ہوا سبہ صورت و بال چانو کوادھر فوج خولنے بھی بیجا بہر گئے وہ آپ بیچے جیہ دلا</p>	<p>۱۲۵ ب کینر اس حوٹک بین بین سول پو پیاس سے اب تاب کی بین نہیں نوار کچھ روئے کچھ سقا ہے راہ میں ہول پاؤں بین تاہم جو عیب باشد ابرار</p>	<p>۱۲۶ عجائب سے زاریا کہ تھو کو بلا باقیہ پو پیاس بین تھو کو بلا فاطمہ سے کہا چاکلین تھو کو بلا ارٹیک سے کہا چاکلین تھو کو بلا</p>
<p>ہولانے سوے فوج نظر کی جو ٹھہر کر جوا کیا سردار نے گھوڑے سے اتر کر</p>	<p>ہر شے کی حیات آوے مولا ہی اسی پر پانی کی نہ تکلیف ہو دنیا میں کسی پر</p>	<p>یہ قافلہ بپ دھوپیں بپ تشنہ کھڑا ہو دو پیاسو کو پانی کہ ثواب اسکا بڑا ہو</p>
<p>۱۲۷ نہیں گئے تب بخت نہ زکبہ آتا ہو کس سمت سے اسے بندہ اند کی خوش کردی خلق دو عالم کے شہنشاہ تو تاج وادھر کوئی کی سرحد سے ہوا خواہ</p>	<p>۱۲۸ اس معین چاکلین کا سارا پیشہ جو نہ پو نہ دریا کا کھارا اب جو قواسی کرم کا ہی ہمارا اسی مانی تو شکر کے سیریا میں مارا</p>	<p>۱۲۹ یہ شے ہی دور سے شہر دلا سے ہوا خواہ جمع ہوا سکار کے سفون کا سراہ کے جلم بھبے دست مبارک میں جیہ خواہ جلد کے کچا بین بیچا بھش تک جیہ</p>
<p>سب کچھ مرے شکر میں ہی رہا نہیں ہو پیا سا ہون تکم کی گئے تاب نہیں ہو</p>	<p>اب بات کسی سے نہیں کی جاتی ہی مولا ہر بار زبان شہ سے نکل آتی ہے مولا</p>	<p>کی جگہ نظر لطف شہ جن دبشہ پر خود رکھ لیا مشکیزہ ہشتی نے کمر پر</p>
<p>۱۳۰ ستین کوئی نہ شہ نظر آیا بس چاہے پھر مری بین گئے شکر بچا اس دھوپیں جو کرم آپا سایا اب خند کو شہر تقدیر سے لایا</p>	<p>۱۳۱ فراد جوئی حوٹک بصر اشک ثانی گھبرا ہے بولا اسدا شہ کا جانی حاضر ہو وہ جو کچھ مرے ہمارے جانی توڑی مخدو بندہ بچا شہ دانی</p>	<p>۱۳۲ خو شہر دلا نے دیا پانی کا ساغر سیراب ہوا جب تو بکارا وہ دلاور مدتے تھے از بخت دل سانی کوثر خند جگر و قلب ہوا روح و خاطر</p>
<p>کہا عرض کروں جو پیش دے تعب ہو فیاض کی سرکار سے پانی کی طلب ہو</p>	<p>ہم دوست کی تکلیف گوارا نہیں کرتے پانی کو تو کافر سے بھی پیارا نہیں کرتے</p>	<p>خدمت سے غلاموں کی ہی اعراض نہیں ہو اس گھر سے زیادہ کوئی فیاض نہیں ہو</p>

<p>۱۳۱ مردم کو چرخ دشت نشا خوش انجام بچھڑے چھڑے سو کو پانی کے پیرے جام مردم تھے اک سبت علی اکبر عظام وہ کرتے تھے عجیب شایع نام</p>	<p>۱۳۲ جان کی جوت بھی نشت ندان گو بار ملا سوسے دھان کو پانی وہ اپنے تھے آبر و مت کی نشانی صوابین ہوں فیض کے دیبا کی طانی</p>	<p>۱۳۳ چلتے تھے آگ و آتش و فاطمہ و ہوا بیابا ہوسے ب تو چھڑے تیل و بار کے پڑو کو دوا دینے کے شاہ کے انصار ماتھے تھے یہ کہتے ہوسے عجیب ہوا</p>
<p>فرزند بھی جیہدر کے نواسے بھی ہم تھے اک جاگنی سر چشمدہ درائے کرم تھے</p>	<p>تھا شور کہ افراط ہو پان آب بقا کی جنگل میں سے خطر یہ قدرت ہو خدا کی</p>	<p>پیا سے نداب استرین نہ شہدیزین ہوا دو چار کچالین ابھی لہر برین ہوا</p>
<p>۱۳۴ جلالت تھے کہ چو پادشاہ آئے مفتخر تھے کہ گرجا میں جگہ پائے بجائے خان کرم سبائین پادشاہ کے جلے دریائے بھی بدست کتا فہ نہیں آئے</p>	<p>۱۳۵ انسان چہ شے جانور کی ہو لی بارہی اک شہید حیوان ہو پھر نشت جوت بارہی گر کرم تھا بخشش میں جو وہ خاں بارہی بہ سب تھا باران کرم لبر بارہی</p>	<p>۱۳۶ بہ شکل چہ شے کی عرف کہ حضرت داربند ذات کی پائی پر آید رحمت کشت تو پیکر پادشاہی پائی کی یہ قلت بیابا ہوسے بے ہو پادشاہ کرامت</p>
<p>۱۳۷ مردم میں مس واپس کوڑا و سیم کرم تھے اکدن بدین کوثر کو بھی فقیر کرم تھے</p>	<p>۱۳۸ غل تھا کہ عجب ہم ہو نہ ہمارے پسوین پیا سونے لیے بحر کو آئے ہیں برین</p>	<p>۱۳۹ مسنون ہر اک تابہ لب گور رہیگا اس پانی پلانے کا بھی اک شور رہیگا</p>
<p>۱۴۰ اس پادشاہ میں آس میں چہ شے تھا پادشاہ کے پادشاہ کا پادشاہ تھا کر بعد آداب دنیا میں یہ پادشاہ کی راعت پادشاہ پاں جو دشمن ہوں تو لبر پادشاہ</p>	<p>۱۴۱ جیہاد و طاس گلشن پادشاہی چو شہ شے پیر پادشاہی کے مولی بیابا تھے گھوڑے بھی نہ پادشاہی خود پانی پادشاہ کو دین کا والی</p>	<p>۱۴۲ وہاں گئے کہ چکا کر شہ عالم میں کیا ہوں یہ سب کو کرم خالق کرم مردم کرم کا ہو مگر نہ مت کرم پادشاہ تھے نرون اور پانی تھا بہ کرم</p>
<p>۱۴۳ اللہ سے کرم پاس کے مارو کو جلایا دوم بھرین سجانے ہزار و کو جلایا</p>	<p>۱۴۴ ہر دم کرم حضرت باری تھا زمین پر اک فیض کا دیا تھا کہ جاری تھا زمین پر</p>	<p>۱۴۵ بات آج دو عالم کے شہنشاہ نے کھلی غوبت میں مری آبرو اللہ نے کھلی</p>

<p>۱۱۱ وہ چاہے خاکِ قلعہ کو دیا بھی کرے چشمہ جو بنیان سے پیدا بھی کرے زندہ کو صدمت کے دریا بھی کرے جس اٹھ کو چاہے دیو بیٹا بھی کرے</p>	<p>۱۱۲ کھل جائیگا جب رنگا جدم و نہ راز اب کبھی بھائی ان ٹھنڈا کرے رہنا تو شب کو بھی ملاقات کرے جہاں تک نانِ جون بھی کھینچے</p>	<p>۱۱۳ اسے کھل جائیگا بین یا نہ راز زبانِ خاؤں گناہ گار بہرِ دہل جب ہوئی اسپین سے پس آئے سب سے ہوئے عجب طار</p>
<p>۱۱۴ کراؤج وہ جسے تو زمین عرش بریں ہو تسہ پہر کس نہر تو خورشید مہین ہو</p>	<p>۱۱۵ حاضر ہی جو موجود ہی محتاج کے گھڑین تجسہ بھی وطن دور ہر ہم بھی این سفرین</p>	<p>۱۱۶ بیدین ہی جو حکم شہد خوشنویں نہیں ہو میں چپ ہو زبان کیا ترے قابو میں نہیں ہو</p>
<p>۱۱۷ وہ کہ یہ گریبان جو ہو سے سبیدار خترے کما سولہ کے یہ رولے کا سبب کیا زبان کہ دل نرم ہو اولاد بی کا رہا ہوں کہ قرب کو چلی کیا لڑا</p>	<p>۱۱۸ سفر شرم سے غور کہ یہ لڑا خور و بجاہ میں جا کر نہ کافر تا وہ ہوں یا شاہ بہتر کہ اب کہنے میں چلیے میں جہا میں اور وطن جانے نہیں دینے کا رشتہ</p>	<p>۱۱۹ کس سے شرم کیا جانیہ کس سے شرم کیا جانیہ کس سے شرم کیا جانیہ کس سے شرم کیا جانیہ</p>
<p>۱۲۰ نور کا مناسب نہیں صدیہ جو چمچ حال اس سرورنی کا بھی کھلیا کیر کا چمچ</p>	<p>۱۲۱ ہر چند غلام بسر شہر خدا ہوں مامور ہوں اسپر کہ نہ حضرت جد ہوں</p>	<p>۱۲۲ ڈالے گا اگر ہاتھ لجام شہد دین پر سر ہو گا کہیں جسم کہیں ہو گا زمین پر</p>
<p>۱۲۳ واقف نہیں تو اس سے جو از غنائی سنی ہی نہیں سنی دن تشہد دہانی ختم نہیں الفت سے بلایا جو پانی جو جانیے اک روز ہی دشمن جانی</p>	<p>۱۲۴ نور سے شرم سنی ہی ہم کو سرت زبان کہ اس جلست سے مر جانا جو سرت کہ نہیں جلنے کا جا رہیہ سرت کس کے کہ رو کے بچہ سارا زخار</p>	<p>۱۲۵ سردار سے کہتے ہیں سی کوئی کچھ بجائیگا کس طرح نہیں جانیے کچھ کیا کہنے کے اور شاہ کے حکم کی توفیر دشمن جان اور نور سے جو وہ بچہ</p>
<p>۱۲۶ ہم ناز و فریاد بھی ہر چند کریں گے پانی مہر چو نہ یہی بند کریں گے</p>	<p>۱۲۷ ڈرتے ہیں نہ تیرے نہ شمشیر تلے بس ہم وہی کرتے ہیں جو کہتے ہیں رہا</p>	<p>۱۲۸ ہم شہر میں صحرائے وہ نامور ہو غلام ہو ایک شغال ایک میگ زر ہو غلام</p>

<p>۱۵۴ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں جھپٹے گا جو ایک شیر تو ہو جائیگا لیل مگر ان کے دل بند ہیں دم بھر میں نہیں لے لال</p>	<p>۱۵۵ میرانیں نہ لکھو گور فادہ اسے نہیں ہو گردن بھی سپر ہو تو پناہ اسے نہیں ہو</p>	<p>۱۵۶ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>
<p>۱۵۷ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>	<p>۱۵۸ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>	<p>۱۵۹ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>
<p>۱۶۰ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>	<p>۱۶۱ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>	<p>۱۶۲ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>
<p>۱۶۳ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>	<p>۱۶۴ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>	<p>۱۶۵ میرانیں جو خوشی میں عکاسی کرتے ہیں کیون جانتا ہو زمین بوا اسے کوئی نہ</p>

<p>۱۱۷۱ خجانی شب مارا تیار ہے بھجی نہ اک بار ہو چکا شب تیار ہے دو ایک کہیں شب تیار ہے پوچھنا تھا ثابت کوئی نیک ہے</p>	<p>۱۱۷۲ پوچھنا تھا ثابت کوئی نیک ہے جود کیا تھا تیار ہے میں کیا تھا تیار ہے میں کیا تھا تیار ہے</p>	<p>۱۱۷۳ پوچھنا تھا ثابت کوئی نیک ہے جود کیا تھا تیار ہے میں کیا تھا تیار ہے میں کیا تھا تیار ہے</p>
<p>حضرت پیر پورہ اس میں پیر پورہ گزری کلیف سکندر پہ چٹلات میں گزری</p>	<p>چٹلات میں واقع ہوں جو کام ہو یا نکا پہ چھوڑے لوگو کوئی کیا نام ہو یا نکا</p>	<p>پانی کی تو غریب میں تکلیف سہو گین گر مشورہ تیرا ہو تو دریا پہ رہو نہیں</p>
<p>۱۱۷۴ صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری</p>	<p>۱۱۷۵ صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری</p>	<p>۱۱۷۶ صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری</p>
<p>کیا فیض ہو کیا نور ہو کیا جلوہ گری ہو شہر و کہ یہی وقت ناز سحر ہو</p>	<p>کیا غل ہو میں بھائی کا کیون سا چھٹکا کس کا وہ چہن ہو کہ جو اس نہیں لٹکا</p>	<p>تکوار نہ کچھ ہو کچھ ڈر ہو تو یہ ڈر ہو شب سے پسر سعد کے آنے کی خبر ہو</p>
<p>۱۱۷۷ صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری</p>	<p>۱۱۷۸ صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری</p>	<p>۱۱۷۹ صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری صوت نہ تیرے سے غنائت بیکری</p>
<p>بڑھنے کا کسی اور طرف حکم نہیں ہو وعدہ تھا جہاں کا یہ وہی پاک زمین ہو</p>	<p>پانی نہ کہیں تب کو جگہ امن و امان کی لائی وہیں تقدیر کہ تھی خاک جہاں کی</p>	<p>بہ جا لگا لگا کھونکا موتی دو دم سے دریا کی ترانی کوئی لے سکتا ہو سے</p>

<p>میر انیس دربار آدھڑانے لگا شکوہ کھانا کھوئی تک پہنچا نہ فوٹا فوٹا چون تھی خورجیکہ کم کیفیت میں ہوں</p>	<p>میر انیس حالی ہو سکہ محل میں جہانگیر خیمہ میں چھپے عرش سلطنت کے ستارے تار سے بھی دھارے کہ جوار شکوہ بیارے چون ارادہ پہنچو فکھ خدا دارے</p>	<p>میر انیس خیر خجک کا تو تھیں غم کیا جانی دیر کی لیے آست اچھوٹے رطانی مگر اونچے چہنم سے بھیجیں دوسرے رانی کیاں ہو سنا فر کو وہ دیتی یہ ترانی</p>
<p>لاکھ نہیں بھی تعداد نگار اسکا ہنوگا بے روز حساب آئے شمار اسکا ہنوگا</p>	<p>جیسے قرآن میں سورج جہاں تاب میں دیکھے یوسف نے وہ کوکت بھی امین دیکھے</p>	<p>دیر یا ہو تو قطرہ یہ چشمہ ہو تو کیا ہو کوثر کا خدا نے تھیں مختار کیا ہو</p>
<p>میر انیس کچھ تیار اسکا محاسبہ یہ چاہا جو کچھ تھا مندریں کا طابق وہ بنایا دی کلکتے آواز کہ ان عقل بنایا انار کی سیاہی سے کلکا جائے بنایا</p>	<p>میر انیس تھا خوش کاونچہ اسی خمیہ کا سلیا غل تھا یہ شرف بچ شرف نے نہیں بنایا فرشتہ کا دل سے بوسے تھا غل کا پاپا نبین جیسے فردوس کے چوون بنایا</p>	<p>میر انیس جھلکے روبرو کچھ سے بند کیوں میدان میں استاد ہوا خیر اقدس ادج اسکا جو بکھا تو دیا چرخ مقدر خیر شہید نے زشار ہو گئے سے کیا</p>
<p>خیر خط وصال کا اب دھماکا نہیں ہو دو تہا یہ گناہ کچھ آسان نہیں ہو</p>	<p>تکیوں جلیقی تھی جو جسم بنی کی کرسی تھی کہ منہ تھی رسول عربی کی</p>	<p>یہ رنگ تھا اسپر فلک مر شرف کا جس طرح کہ کتاب پہ دھبا ہو کلف کا</p>
<p>میر انیس جب ساتوں تاریخ کی نقل میں بنی غیرت میں بی مع زار دینہ وقت عجب آئی شب آئی کہ نور غم و رخسار تو ب آئی تھا شور کہ بس موت غم پہنچی آئی</p>	<p>میر انیس راج لیا اگر دوسرے کلک تھا تاتین نہ سے پہنچا تو کہ نہ تھی تھیں نہ تاتین درپردہ صداوتی تھیں سار کی تاتین پان لاتی آواز دی دوزخ کی تاتین</p>	<p>میر انیس خجک از رنہ جوگی بہت بد اند تھیں چارمین اور سے کچھ بول بولین ہوا خود باز سے ہر شرف کو غل سے تھنا تس پر کچھ بھی سر کو چھلکے تھی ہوا</p>
<p>راحت نے گناہ کیا بھڑا کے پسرے پانی بھی ہوا بند اسی شب لی سہرے</p>	<p>اب خلق میں ایسا کوئی گھرا ج نہیں ہو اس کا گدا اور کا محتاج نہیں ہو</p>	<p>اس دن قویہ پر وہ تھا یہ شوکت یہ جیاتی اکدن ہی زینت تھی کہ محتاج رو تھی</p>

لکھنؤ میں درون اور کیفیت معنی کھیت ہوان مراد شاعر سے ہو

<p>۱۷۱ میر کو مصیبت تھی قیامت تھی میر اس شکر کا جس نے میر کی رشت تھی میر پیشو عیب پائیں کی شست تھی میر اسندہ دکھلا کے جرات تھی میر</p>	<p>۱۷۲ ہاگاہ اذان دینے لگے اکثر نشان چپ ہوئے سب دیکھ کر خان خانان نہیں بے صدا دی کہ اس آواز کے قربان کیا دعوت سن کر کو زمانہ تو خانوان</p>	<p>۱۷۳ شاہ شہداء خیمہ دین جا کر نکل آئے آنسو رخ آفدیں یہ کیا کر نکل آئے مشائخ کو دیکھ کر دیکھا کر نکل آئے خوشی میر کو چھاتی سے لگا کر نکل آئے</p>
<p>وہ دن بھی کتاب تو مصیبت کی شبلی لکھتے ہو یا کو شہادت کی شب آئی</p>	<p>آواز حرمین کے دل کو نہ کل آئی بلبل بھی گستاخ چکر کر نکل آئی</p>	<p>خون بہا تھا فریاد سلیمت پہ جگر پرچے کوئی بیٹی کے پھرنے کو پدر</p>
<p>۱۷۴ میر کے شہ شہ تو رانی کا دن آیا پیشو میر اور کی جلائی کا دن آیا غل خان تلامذہ کا دہائی کا دن آیا میر کے بہت سے سفلی کا دن آیا</p>	<p>۱۷۵ آبادہ دم صبح کا دم رات کا دم وہ وقت عبادت وہ تفریح کا زمانہ وہ جہونا اشجار کا دم وہ وقت سنانا وہ جہونا کوئی وہ دوسرے کا دم</p>	<p>۱۷۶ چھپکے سے تلخ تھا بیان کا دم پہلے علم فوج خدا کیے ملک دار گھوڑے میر پر میر پر میر پر پہلے میر پر میر پر میر پر</p>
<p>بیت الشرف صاحب معراج لید گاہ محبوب الہی کا چمن آج لید گاہ</p>	<p>بے فکر نہ بنے نہ گل و خار ہے تھے مرغان چمن و جدین چکار ہے تھے</p>	<p>یوسف و انصرت نے قریب آ کے قدم پر اقبال نے سر رکھا یا مولا کے قدم پر</p>
<p>۱۷۷ میر کے مطلع پر میر کی کا میر کی گردن پر میر کی خود شاہ نے شہر کی طرف اور میر کی نظم نے ادھر اور میر کی</p>	<p>۱۷۸ میر کے مطلع پر میر کی کا میر کی ہر طرف سے میر کی میر کی ہر طرف سے میر کی میر کی ہر طرف سے میر کی</p>	<p>۱۷۹ میر کے مطلع پر میر کی کا میر کی ہر طرف سے میر کی میر کی ہر طرف سے میر کی میر کی ہر طرف سے میر کی</p>
<p>تیار جماعت ہو ناز آپ پر چڑھیں گے اب فرض ادا کرے رطلی پہ چڑھیں گے</p>	<p>آبادہ جو تھی فوج عین بے ادبی پر بترنے لگے شکر اندہ دہی پر</p>	<p>گرد آٹنے نہ پائے فرسنگی تاک دین سرکھتے ہو فاطمہ زہرا ہر جلوس دین</p>

<p>۱۹۱ خونین سپرور دیکھنے کے کستی خنیں کو کیا یارین جان لکھنے کے تلوارین تو لکھنا سب کما حقہ نہیں جھلے پہ شہید ہیں تیرا بیٹا تو کس کے پاس</p>	<p>۱۹۲ اس نے پوچھ کر میدان دہو جانے جھلکے گئے چاند زمین ہوئی ممتاز برائے گئے تیرے اردن خدا نواز پہلے تو غازی سے لڑائی ہوئی آغا</p>	<p>۱۹۳ پہلے تو غازی سے لڑائی ہوئی آغا جھلکے گئے چاند زمین ہوئی ممتاز اس نے پوچھ کر میدان دہو جانے برائے گئے تیرے اردن خدا نواز</p>
<p>۱۹۴ مجھ کبھی دیکھا نہیں اس جادو شرم کا وہ نیا بھی مرتع ہو گلستانِ رام کا</p>	<p>۱۹۵ انجام ہوا یہ کہ سفر کر گئے اکبر سینہ پہ سان کھا کے جو ان مرگے اکبر</p>	<p>۱۹۶ جلدی یارین اب ہو کہ ہم جنگ کی سرور بھیجو اگر اکبر سا کوئی اور پس ہو</p>
<p>۱۹۷ چندر کا دل گلشنِ جودہ جھلکے کا چن جو چاند سا دل لکھا جودہ فرزندِ حسن وہ زہرِ علم ان شہم قلندر نہیں جو ختمِ گلِ پیر جو جودہ جو پیر نہیں جو</p>	<p>۱۹۸ چرخِ ہوا داغ جو فرزندِ جوا کہ ہو گیا خون جسم شہدائے فنا ہر بات میں کنت تھی یہ عالم تاراجا تو تھما روبرو کا عالم راحت جان کا</p>	<p>۱۹۹ شہدائے تھے تب تشدد جان کوئی نہیں جو قاسم سامراحت جان کوئی نہیں جو بیچون کے اب شیرازان کوئی نہیں جو سوان اکبر مرود سا جان کوئی نہیں جو</p>
<p>۲۰۰ السان یہ نہیں چاند آریا ہوزین پر محبوبِ خدا عرض پہ سایہ ہوزین پر</p>	<p>۲۰۱ غل ادھتے تھے فوجوں سے ہمارے طلبی کے دولاکھ کا زلف تھا فواسی پہ ہنسی کے</p>	<p>۲۰۲ تلیہ نہ برادر پہ مجھے تھا نہ پس پر کچھ غم نہیں اللہ تو موجود ہی سر پر</p>
<p>۲۰۳ چشمِ لطافت میں نزلت کو کہیں جانے افضل جو وہ محبوبِ حبیبانِ جہانے کیا کہیے بچہ بچہ علی اور زبان سے پہلو سے یہ بچل یہ بک لک لک لک</p>	<p>۲۰۴ بہن کا پتا تھا نصرت کوٹا ہوا بازو زنجی پہ قبضہ تھا تھما تھما پہ قابو اک شہر کا لاشہ نظر آتا تھا اب جو پہلو سے تھی لاش علی اکبر مرود</p>	<p>۲۰۵ بہن کا پتا تھا نصرت کوٹا ہوا بازو زنجی پہ قبضہ تھا تھما تھما پہ قابو اک شہر کا لاشہ نظر آتا تھا اب جو پہلو سے تھی لاش علی اکبر مرود</p>
<p>۲۰۶ یہ جان ہو ہر رانگی و مطلبی کی اسمین تو ملاحت ہو رسولِ نبوی کی</p>	<p>۲۰۷ سوئے تھے وہ تنہا جو ہزاروں سے اک ریتی پہ ورقِ مصحفِ ناطق کے پرستے</p>	<p>۲۰۸ سید سے جو ہو تنگ زرہ ہوئی برین با حق نہیں وہ رشتہ تھا نہ وہ ہم تھا کہین</p>

<p>۱۰۱ رفتی ہوئی آنکھوں میں جو مریخی تھی غول ثابت تھا کہ آیا غضب حضرت تبار اس پر جو پہلے چلنے کی فوج پہ تبار تکلیفیں جو اوٹھیں تھیں کچھ بے بار</p>	<p>۱۰۲ بھلا کیا بت نہ ہو درواہ پر آئے میدانے کسی تیر شہ شہ پر آئے یوں تیغ کینے لشکر بدخواہ پر آئے جھپٹا اس مجمع رویہ پر آئے</p>	<p>۱۰۳ حکم کیا جب غول پہ ضرب غول پہ نہ دے بلکہ اندام غول پہ نہ دے بلکہ اندام غول پہ نہ دے بلکہ اندام غول</p>
<p>رہا رہن شیر زبان ہو گئے پتھر غل تھا کہ سر سے جان ہو گئے پتھر</p>	<p>دل لگے ہی خوف سے چھوٹا نظر آیا دیکھا تو ہر اک مورچہ ٹوٹا نظر آیا</p>	<p>مخروج جو بھاگے تھے ادھر فوج ہو گیا جنگ کی طرف دو ٹکڑے پڑتے تھے ہو گیا</p>
<p>۱۰۴ چمک کی طرح اٹھ کر قبضے پہ چڑھا چلے ملک اب ہوئی دنیا پہ دھالا چمک کے فرس کو یہ پکارتے شہ والا بان کون جو آنکھوں میں مار گئے والا</p>	<p>۱۰۵ چھوڑا غضب تیغ دیکھ کر نہ ممکن شیر نے نیشان تو غول نے چھاپا تو لا جواب سے کہہ دے زبانی اونچا چوکیا اٹھ تو مہر اور روشن</p>	<p>۱۰۶ ستر پہ کڑی خود سر کے نہ چھوٹا منظر سلامت کسی آنسو نہ چھوٹا زندہ کسی جبار کو لشکر کے نہ چھوٹا تھا کوئی کیا جیسے دو کر کے نہ چھوٹا</p>
<p>نوتخ کوئی دم میں چلتی ہو علی کی آگاہ میں کرتا ہوں کہ است ہو جی کی</p>	<p>تھی صاحب نوکیون آج والا نظر آئے اک دوسرے نولان پہ دبالا نظر آئے</p>	<p>مارا جسے دوزخ کو وہ راہی نظر آیا چو رنگ سپاہی پہ سپاہی نظر آیا</p>
<p>۱۰۷ منہ کوئی بات بات کی نہانی مارا علی سر اسرار سے نہانی صدمے سے کیجے کا لہو ہو گیا بانی منشا ق اجل اب جو یاد نہ کا بانی</p>	<p>۱۰۸ کھینچ کر صغیر کو دھمکے نہ چھوٹا بوقت کو مابین شکر نہ چھوٹا کہ جو قدم سے عدم نہ چھوٹا کہ جو قدم سے عدم نہ چھوٹا</p>	<p>۱۰۹ گنگنی کو لادتی تھی شہر خود اندیشہ کو لادتی تھی شہر منشا ق اجل اب جو یاد نہ کا بانی منشا ق اجل اب جو یاد نہ کا بانی</p>
<p>بہر چند کہ طاقت نہیں ماتم میں رہے جو ہر تو دکھا دن تھیں شیر دوسرے</p>	<p>غل تھا کہ برستی ہوئی آتش نہیں دیکھی یہ کاٹ یہ کس بل یہ کٹ کش نہیں دیکھی</p>	<p>زہر او کا چڑھا جس پہ وہ بس نظر آیا فولاد کا جو ہر سم نائل نظر آیا</p>

<p>۱۲۱ کیونکہ کھولنا شب سورت سے قدم کا سرسٹ پر روان حال پر خوش فکرم کا پوئی تھی قیامت کی طرارہ تھا ستم کا پتھر لگا اس صف کو از او وہ چکا</p>	<p>۱۲۲ وہ شک صبا خاک پر کھجکھ کیا کام پرسے جو فلک سیر سچ سے آتے خوش قامت و خوش و خوش انداز و خوش فکرم تھانل آتش کین دم بھر تھا دارم</p>	<p>۱۲۳ کھانڈ کر تھر تو تلوار نہیں جو جگر غضب اند کا ہو دھار نہیں جو کس فوج پہ پرت شرم بار نہیں جو کس لشکر کا کدھر رشتہ نہیں بنا نہیں جو</p>
<p>حیرت زدہ شدہ رود لکیر تھے آہو اوتا تھا یہ اور آہو سے تصویر تھے آہو</p>	<p>دھڑا ہوا لاشونہ قدم جاتا تھا گھوڑا دالان جرات کی ہوا کھانا تھا گھوڑا</p>	<p>یون لاکھو سے اک پیاسے کو لڑ نہیں دیکھا کھیت ایسا جہان میں کبھی پڑتے نہیں دیکھا</p>
<p>۱۲۴ کچھ بچی نظم میں آتش کی تصویر کھیلے پوئی ہر مصرعہ چھپید کی زنجیر مضمون کا بندھا رنگ نہ اس میں کسی تصویر اٹھارو لکھی کا نڈ سے سیاہی دم</p>	<p>۱۲۵ نعل آئینہ رنگ ایسے کر آئینہ بھیج بہر پر نظر فلک اذین نظر جہم جو کچھ ہو چکا دم نہ اچھا نہ کہ یہ کچھ ہو چکا دم نہ اچھا</p>	<p>۱۲۶ بر سو تھا ملا شمشیر والائی و فاک شب رشتہ تھر کیا تھا غور کی صلا از یاد زمین غور یہ کسے بھیجے گا نہ کہ تھے یوں تیغ کسے بھیجے گا</p>
<p>رنگ رخ قرطاس بھی نق ماتھن دیکھا بھلی جو ہلک سادہ ورق ماتھن دیکھا</p>	<p>شدہ ہون فلک زین جواہر کی چمک پر سم رکھو کبھی جا کے سر سبز فلک پر</p>	<p>کٹ جاتا ہوا ہن یہ ہر تیغ دو سر لسی سر جس کے دے ہم کوئی سپر لسی</p>
<p>۱۲۷ بہار جو کہ ہے کدو کا قناد گھوڑا قناد شہت عالم کا بھی میدان آٹھوڑا منشوق میں لیا دم اسے سر پہ جو چھوڑا صبر کی را کب کی کہ پوچھو آٹھوڑا</p>	<p>۱۲۸ دہم کے دہم غور یہ جھنجھٹا جہم کے جہم کچھ دیکھا وہ سمن دہم غور یہ جھنجھٹا جہم کے جہم کچھ دیکھا وہ سمن</p>	<p>۱۲۹ کنا تھا یہ گردون ٹھینا ان کی کچھ میں بھی ہون اور جو چرخ میں سے کچھ اس تیغ کی ضرب کوئی کس طرح اٹھائے پھر کچھ کچھ کا دین پھر کچھ کچھ</p>
<p>نکھن تھا کہ فوج میں اسے لڑ نہیں کر کے وہ چمکار کے حضرت ہی جو رو کین تھر کے وہ</p>	<p>دم اپنا برصائے کو سو جاٹ رہی تھی کس کھات امد کے گلے کاٹ رہی تھی</p>	<p>شکان فلک جتنے ہون گھڑائے ہو ہیں پر خون سے جبریل بھی سر کاٹے ہو ہیں</p>

سلا از او جیتے تو نہ جیتی تیغ اور پھاڑتے ہو

<p>۵۲۳ بانی تھی وہ تیغ نمودن سے جہاں بیکر تھا ہر اک ناری خوشخوار کا گلزار جن کشتے تھے اب جان پھیل گئی ہر تہاں دیوے کا تانا کہ رنگ ابرو جو غریباں</p>	<p>۵۲۴ در پہ نکلے جو عصا تھیں کچھ جادو کنا مری جا بے کراوی کیس وانا تادو اب انہیں کہتے کہ ہمیں کھیسے بین جلاو بابا کی صفت نہ جلا نا یہ ہے جادو</p>	<p>۵۲۵ بہتر ہو کنارہ کرد گردن عدوت بھر جائے کین کشتی گردن نہ ہوتے</p>
<p>۵۲۶ تلوار وے دم لینے کی فرصت نہیں تھی سجدہ بھی تجھے کرنے کی صلت نہیں تھی</p>	<p>۵۲۷ مشکل ہو جو کچھ سہل ہوئی جاتی ہو بیٹا بچو نہ خبردار کہ فوج اتی ہو بیٹا</p>	<p>۵۲۸ کچھ شہنشاہ نے ہزار رنگوں میں جوش کیا رحمت کا ہوا غیظ و غضب دل رکھنے کا دیکھو حق میں بہت پیغم پس یہاں جان بے رکھی تیغ شہر دم</p>
<p>۵۲۹ سجدہ میں شہادت ہوا مام دوسری یہ ذکر رہ فرض ادا کر کے قضائی</p>	<p>۵۳۰ گھٹ جائیگا دم جان نکل جائیگی تن سے نفا سا کلا اسکا بچا لیجور سن سے</p>	<p>۵۳۱ صدمہ ہوا آست کے لیے جان خرین پر روتے ہوئے گھوڑے اتر آئے زمین پر</p>
<p>۵۳۲ غلے میں کوئی نہ تھا تانائی نہ تھی چھوٹے تھے حضرت کہ رگہا خلق چاک تھی</p>	<p>۵۳۳ تلواریں تھیں غم کے قائل نظر آتے جلاو دے تھے تابوین شہ جگر آتے</p>	<p>۵۳۴ نہ پایا کہ رخصت ہوئی ایسا بظاہر پچھ پچھ خبر جانی کی نہ تھی جگر آکار</p>
<p>۵۳۵ غولی نے تبر پہلوے صد چاک پہ مارا اک شامی نے تیغ اکراک پہ مارا</p>	<p>۵۳۶ لکڑیے ہوا تیغ نہ جگر حق کے ملی کا خون بنے گا آگہ روز عمر اعلیٰ کا</p>	<p>۵۳۷ تم قصد نکلنے کا نہ کیجوا بھی گھر سے دلاں قاطع لٹی ہوئی روتی ہیں پیر سے</p>

<p>۴۱ جس کی پائنتیہ سفر راہ خدا کو منزل پہنچا لائی غریب الغریب کو اک عید مولیٰ عاشق رب دوسرا کو بہار رک لو باغبین پہلے ہزار خواہو</p>	<p>۴۲ دست سے اسی خاک کا نشان تھا چشم پھر تھی سارا کھینچا اس نشان کی تصویر اس ارض مقدس کی محبت تھی کھجور بہار منزل مقصود پہ لائی تھی نقشبند</p>	<p>۴۳ اور تیرے فرشتے سے سبب نہ ملے نظر کے نہیں زرد ہوئی اونے گلے آلودہ ہو اگر دے حضرت کا تیرے ایک سوال سے خاتم گئے جہاں تیرے پیراں</p>
<p>۴۴ اگر وہ سے فزون اوج ہو اس کا سیر کا بانے نظر آتا ہو چمن خلد برین کا</p>	<p>۴۵ اور تو یہ فرشتوں کی صدا آتی ہو جگہ یاں گلشن جنت کی ہوا آتی ہو مجھ کو</p>	<p>۴۶ غم چھا گیا نوبت نہ خوشی ہوئے کی آئی جگل سے صدا تھا طہر کے رو کی آئی</p>
<p>۴۷ اگر خاک والو یہ ٹھہرنے کی جگہ ہو خیر کر دے بیاہ آترنے کی جگہ ہو ویندہ روئے یہ سر سے گزرنے کی جگہ ہو جنت جو خدا سے تو یہ سر کی جگہ ہو</p>	<p>۴۸ کیا سب فرشتوں کی جگہ ہو کیا سب فرشتوں کی جگہ ہو جنت کا نمونہ ہے اسے تو جگہ ہو ترارم سے سونے کی اگر ہو تو جگہ ہو</p>	<p>۴۹ کچھ باو مخالف سے نہیں زور کسی کا طوفان میں نہ آجائے جہاں زل زلہ کی</p>
<p>۵۰ بہار میں زنگی میں برابر زمین ہو آئینہ اگر دوسرے مقدس زمین ہو گوشت نہ خوش کی جگہ نہ زمین ہو قربان گہ اولاد پہنچے نہ زمین ہو</p>	<p>۵۱ کیا ہے وضو کے مطلق کو چھکاؤ جہد میں سراس ارض مقدس پہ چھکاؤ کھو کو کینت اب قدم آگ نہ بڑھاؤ خاک ہون کو دو حکم کہ اوٹو کو چھکاؤ</p>	<p>۵۲ اگر وہ سے نہ آتا تھا بھی نہ کھجور صحرے سے نہ آتا تھا بھی نہ کھجور تیرے سارے غریبوں کا یہ گاہ اگر وہ نہ آتا تھا بھی نہ کھجور</p>
<p>بیجان رہیں ہونا ہو چمن چارن گہم اس درشت کو اس نہر کو پہچان گہم</p>	<p>گھوڑے بھی تھکے ماندے ہیں زینوں کو خول سبیل باقہ نشینوں کو اتار دو</p>	<p>صحرایہ کبھی گاہ ترابی پہ نظر تھی بے پہ کبھی اور کبھی بھائی پہ نظر تھی</p>

<p>۱۰۰</p> <p>نہیں کہہ کرے کہ صحت جو عالم آج بھی کس سے نظر پڑتی ہو دم آج بھی عجب اس زاری بھی نہیں کم کہیں آئے سوئے ہیں ہم</p>	<p>۱۰۱</p> <p>بہنیں کی مٹھ کر سو دریاں کیا دے جو بنیابی کیوں آپ ہیں بیان کے بچے جانی سے بے نہ مردان ہو چھوڑ سہے سپرین تران</p>	<p>۱۰۲</p> <p>گرمی کے مین دن سرد ہوا جاتی ہو اکثر شیر و کوثر لئی ہی مین نیند آتی ہو اکثر</p>
<p>۱۰۳</p> <p>دریا پہ اترنے کا سرا انجام نہ کیجیے جس بات میں تکرار ہو وہ کام نہ کیجیے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>اک دن تو مرے بعد بہان ایک گشتیگر عقد ہر اس ونے کا کل جایگا شیشیگر</p>	<p>۱۰۵</p> <p>تو بے غمی جا اور غم میں یہ تقریر دو دن کا درد نہ تھکے پھر</p>
<p>۱۰۶</p> <p>فکر اسکی بحث ہو کہ نہ ہاتھ اکیگا پانی اندھ میں پیاسو کو پیو بجایگا پانی</p>	<p>۱۰۷</p> <p>کم سن کی مصدوم ہیں اور گرم ہو اور پراہوب نہر جو نیمہ تو سب اور</p>	<p>۱۰۸</p> <p>دریا جو مرے سامنے نہرتا ہو بجائی دل خود بخود اسوقت بھرتا ہو بجائی</p>
<p>۱۰۹</p> <p>پاس کے گھٹا توپ کو گھروانے تھے عیال ہر بی کو محل سے اترواتے تھے عیال</p>	<p>۱۱۰</p> <p>منزل پہ مین رکھواتا تھا شکر و کھیر پانی پر کس پر تھے ناوٹے اتر کر</p>	<p>۱۱۱</p> <p>کھایا تھانہ کھانا نہ ذرا سوئے تھے بابا تا دیر کھلے ہوئے مین روئے تھے بابا</p>

<p>۱۹ جانہ زینتِ زمین و آسمان کسی سے ترسے آپ شہنشاہِ عالم تیرے لیے کیا قاسم و عیال محل سے مگر نے جگر کی خوشخبر</p>	<p>۲۰ آستانت بندھے آئے اسطبلِ سلیم محل جو اوتارے تو ہوتے اونٹ کیار آٹھ سے گلستِ جنان خوش طرار میل کے گلستانِ بکرہ صحرایہ گلزار</p>	<p>۲۱ تلف گئے اور آئے گانگنوں میں اپنی تو نے ہوتے گھوڑوں کی جھبی تشنہ دہانی موقوف اُسی وقت ہوئی تھی رسانی نکر میں پہلی شاہ کے غلامی کرانی</p>
<p>اک ہاتھ علی اکبر و بجاہ نے تھا نا اک ہاتھ جگر بندہ داشتے تھا نا</p>	<p>صورتِ نظر اللہ کے مقبول کی آئی ہستے گئے جس سمت ہمک پھونکی آئی</p>	<p>مہماؤنیہ رحم آیا نہ پیمان شکون کو فانوسِ کبیرام آنے لگے بے وطن کو</p>
<p>۲۲ جہانی سے سکینہ کو لگے چو آئین شہزادی کو جادو میں چھپائے چو آئین آنسو رخِ افرید پہلے ہوتے آئین پیرا تھا کمر سر کو جھکے ہوتے آئین</p>	<p>۲۳ وہ خمیر نگاری شاہ نشہ وال چھو بیہ گریز تو نے قمارفت میں دیاں ادج اسکا جو دیکھے تو نے دیکھنے وال سر چرخِ چہارم سے زینت جو نکالا</p>	<p>۲۴ کڑا جو وہ دن عالم غیبت میں پہنچا آسا بار ازان دیکھے آگے اکبر کھلام معصوم عبادت میں پیر شاہ خوش انجام مکافات کے لیے جمع ہوا شکر اسلام</p>
<p>آگاہ نہ تھی اس ستم چرخِ کون سے کھل جائیگا سر ہاتھ بندے ہونے سے</p>	<p>دستار پہ رکھ ہاتھ جو رکھا ہونک سے نور شید کا نہ زرد ہونے کی چاک سے</p>	<p>جون دانہ بستیج برابر وہ جہان سے صف بچے تھی اور آگے امام دو جہان سے</p>
<p>۲۵ ظہن میں خچر میں جہین و زفر منعم تکین نا تو نے کنیتِ شہنشاہ جی جس پہ کھل گیا بے راد او تر نے لگا لشکر بالین بھی کھڑی ہوئیں اور آگے کبیر</p>	<p>۲۶ وہ خمیرہ شکر وہ بلیان وہ تازی آستندت اشد کی تھی جلوہ مائی رواقِ چینِ خلک کی اس دشت نے پای دیر نے میں لیتی پہلی جگہ کی پہلی</p>	<p>۲۷ گلخِ جو زفر ہوتے سپید و قہر بجاہ چادہ کا عادت سے آٹھ خمیری کی راہ خچر جو سر پہ وہ عصمت کے قریں شاہ نصرت ہوئے آدابِ بجاہ کے لہو غواہ</p>
<p>کرو کو پیادوں نے اور اور بچ کو لا رو کا ز کو شکر کے کا مارو بچے کھولا</p>	<p>کا ٹوکے بیان پھر تھے گلشنِ نظر آ پھولوں سے بھرا دشت کا دامنِ نظر آ</p>	<p>داخل ہو حضرت حرم شاہ نجف میں اختر تو رہے ماہِ گیارہ شرف میں</p>

<p>۲۱۳ اس شہادت کا نشانہ ہے غم و غصہ کہ جس کے دل میں ہے یہ درد و غم اس شہادت کا کیا حال سناؤں جو میں نے اس شہادت کی جو قوم</p>	<p>۲۱۴ حضرت نے کہا کہ نہیں اس شہادت کا لازم ہے مانتے وہ جو چاہے اب اسے میں دوں کہ جو چاہے</p>	<p>۲۱۵ کہ جس نے نہ سنا کہ کیا کیا کر اس شہادت کی بلاتین بہن اس شہادت کی بلاتین بہن اس شہادت کی بلاتین بہن</p>
<p>گرد و غبار کے اترنے کی یہ جاہ انکو نہیں معلوم ہی کرب و بلا ہو</p>	<p>فارغ الم و رخ سے ہونے کے دن آئے صدقے پر اب چسپ سونے کے دن آئے</p>	<p>کس کس سے بلائے کے لیے میں نے کہا تھا یا با احمین کہ مراد تو ہو رہا تھا</p>
<p>۲۱۶ یہ شہادت کا نشانہ ہے غم و غصہ کہ جس کے دل میں ہے یہ درد و غم اس شہادت کا کیا حال سناؤں جو میں نے اس شہادت کی جو قوم</p>	<p>۲۱۷ حضرت نے کہا کہ نہیں اس شہادت کا لازم ہے مانتے وہ جو چاہے اب اسے میں دوں کہ جو چاہے</p>	<p>۲۱۸ کہ جس نے نہ سنا کہ کیا کیا کر اس شہادت کی بلاتین بہن اس شہادت کی بلاتین بہن اس شہادت کی بلاتین بہن</p>
<p>طفلی سے مجھے یا نکی مصیبت کی خبر ہو اب مجھے کھلا یہ وہی آفت کا سفر ہو</p>	<p>ہاتھوں سے نہ مار کا چلن دیکھو بھینا مرجان کا شہیر تو رو بھیو بھینا</p>	<p>ہر تہ کیوں اشلو سے غم و غصہ ہو رہا کیا فاطمہ صخر کے لیے روتے ہو رہا</p>
<p>۲۱۹ اس شہادت کا نشانہ ہے غم و غصہ کہ جس کے دل میں ہے یہ درد و غم اس شہادت کا کیا حال سناؤں جو میں نے اس شہادت کی جو قوم</p>	<p>۲۲۰ حضرت نے کہا کہ نہیں اس شہادت کا لازم ہے مانتے وہ جو چاہے اب اسے میں دوں کہ جو چاہے</p>	<p>۲۲۱ کہ جس نے نہ سنا کہ کیا کیا کر اس شہادت کی بلاتین بہن اس شہادت کی بلاتین بہن اس شہادت کی بلاتین بہن</p>
<p>اولاد سے ماؤں کے یہ چھٹنے کی جگہ ہو ماموس جی کے یہی ٹٹنے کی جگہ ہو</p>	<p>بالوں کو بھی شوش نے یان کھیر لیا ہو بچہ دودھ سے اصغر نے بھی کھیر لیا ہو</p>	<p>تجاربہ تو مصدقہ پہنچ جا رہا ہے شہیر اب دیر جو ہوئی تو کھیر اتار رہا ہے شہیر</p>

<p>بہشتی تھیں تمام خوش ہستی تھیں بہشتی تھیں انسوؤں سے دھوئی تھیں آں نیکانی تھیں نہ سستی تھیں نہ تپتی تھیں آں چھپے کوئی مہربان ہوں رفتی تھیں آں</p>	<p>ماں نظر دور گیا یک صبا دم پھر زیادہ اور کیے یہ جب کہ کو با غم قائم رہے اقبال شہنشاہ دو عالم میں کی ہوئی فون لب نہ فرام</p>	<p>کشت کیا تو اتھا کیا فون میں چربا تھرا گیا اور سر کو وہ فون کے یہ بولا شہزادہ کو میں جو چھپاتے یہ جب کہ میں سے یہ زبان فطاح فون کی کیا</p>
<p>چھپے صدیقی ہو کر سے آں سے زبان ہو کر سے چھپے تیری نابت ہوئی کوئی قصیدہ ای علی را سید کمان اور کمان تیر</p>	<p>میں فون میں تیا ہو کر سے نیز کی یہ کثرت ہو کر گویا ہو نستان گھوڑے دو ملک ہیں جو ان کے تیران یکجا ہے ستر قدم آں میں ہو زبان</p>	<p>عجب عجب گئے کلنٹے ہو کر سے کی تیغ کے تیغے یہ فون غلط میں آں فرمایا کہ دیکھوں تو میں اس فون کو جا کر وہ کا شہر مظلوم نے بھاتی سے لگا کر</p>
<p>ماں میں ترے کو کہ مری جل گئی بیٹا تو فوج ہوا مجھے چھری جل گئی بیٹا</p>	<p>دھالین عقب دوش ہیں چار آئے ہیں لواریں تو قبضو میں ہیں بھر میں کہیں</p>	<p>سوچ کہ نہ آداب میں شہ کے خلل آئے غصے سے یہ تھرا کہ انسو نکل آئے</p>
<p>ماں جلد خبر لا کہ یہ شکر کہ صبر آیا اس سمت نشا فون کے ہیں رخ یا ادھر آیا</p>	<p>دشمن کو اگر زخمی حکومت کی خوشی ہو موجود ہیں ہکو بھی شہادت کی خوشی ہو</p>	<p>غصہ کی یہ جا کہ نہیں کیا اس میں خضر کو سرینے کو آئے ہیں تو حاضر مر سہو</p>

<p>۱۳۶ ظلمت میں غم غفلت سے مظلوم کو کیا کام نقصہ کا نہیں وقت یہ جو صبر کا ہنگام بہارِ رخ کو چھوڑ مبعود میں آرام منظر ہو بانِ بخشش سے است کا مہنگام</p>	<p>۱۳۷ مجمعِ صدقاتی آتی تھی تیغِ دوزبان بہشتِ خدا جگہ نہ کھینچو اسے بیلان فرستے تھے اس صاعقہ نشینہ قاتلان محبوبینِ ہم علم خاتمِ دو جہان</p>	<p>۱۳۸ بن بن بن مری علی بنین کس کی بدلی بنیوں خیر چھوڑ کر کس کی بجائے نہیں دشمن نہیں کوئی کس کی بجائے ابلیس بنیوں نہیں کوئی کس کی بجائے ابلیس بنیوں</p>
<p>۱۳۹ کیا ہوتا ہو کسے دیکھتے ہیں شکر حالت ہو کوئی اتھ آٹھا سکتا ہو چکر موجود ہو اگر کسی سے برابر کھیل روئے ہو تم کا مٹا ہو کون ملام</p>	<p>۱۴۰ اتان مری اپلو سے شکستہ کو بنیائے چھوڑ چکی جانی تعین ردا و شہیدائے چلائی تعین کوئی اسے وارث کو کچلے بازار میں سر پہنچا تھے دیکھنے والے</p>	<p>۱۴۱ لوہس کرو اتنا بھی کوئی رقا ہو بھائی بھائی تو ابھی ذبح نہیں ہوتا ہو بھائی اس پادشہ مظلوم کو کیسی کھچو بھائی کے جیب میں کھچو کوئی کھچو</p>
<p>۱۴۲ انسو نہ بہاؤ کہ ابو میرا کھٹے گا آگے نہ تھارے سر پہنچو کھٹے گا نہ ہنس نہ آٹا کھٹے سر پہ نظر تھی بابا کی فقط خالق اکبر پہ نظر تھی</p>	<p>۱۴۳ نہ ہنس نہ آٹا کھٹے سر پہ نظر تھی بابا کی فقط خالق اکبر پہ نظر تھی کے غفلت میں آنکھوں نے نہ دیکھا کھائی کے غفلت میں آنکھوں نے نہ دیکھا کھائی</p>	<p>۱۴۴ اسے میں صد اور سے قمار کھائی آواز نہ تھا کارونے سے اور کھائی نہیں کہ پھر فوج بھاگا بدلی کھائی نہیں کہ پھر فوج بھاگا بدلی کھائی</p>
<p>۱۴۵ اس روز نہ تقدیر سے کچھ زور چلا تھا رستی سے بھلا بندھنے کے قابل وہ گلا تھا جب والدہ روتی تھیں تو چلائے تھے ہم پسے ہو بابا سے چلا جاتے تھے ہم بھی</p>	<p>۱۴۶ اس روز نہ تقدیر سے کچھ زور چلا تھا رستی سے بھلا بندھنے کے قابل وہ گلا تھا جب والدہ روتی تھیں تو چلائے تھے ہم پسے ہو بابا سے چلا جاتے تھے ہم بھی</p>	<p>۱۴۷ کی عرض وہ لشکر و سپہ جسکے علم ہیں اک شمر ہو اور چار ہزار اہل تم ہیں کی عرض وہ لشکر و سپہ جسکے علم ہیں اک شمر ہو اور چار ہزار اہل تم ہیں</p>

<p>۴۴۴ بجای چو فونکے پسر سحر باختر دہنی طرف اس فونکے آواز جو کھو عجب اس سے شب بیدار کوا سحر بیدار آہستہ سے داخلہ شمس کے</p>	<p>۴۴۵ بشتی تھے جو دوسرے اگر سحر بیدار آہو بچا بیدار بن رکاب سحر عنان تھاوتے ہو کر کجوش سامان گھوڑوں سے رکا جاتا جو دریا کا نام</p>	<p>۴۴۶ اور تھے تھے فونکے پسر سحر باختر اور کو بچا تھاوتے وہ فونکے پسر ازدھب کجی کو سحر خاوتوں کی گمناہ سہتی زن اس لیے کہ تھے فونکے پسر</p>
<p>۴۴۷ اک خسر باز میں ناخدا کرگی سر کھول کے اندر سے فریاد کرگی</p>	<p>۴۴۸ پالی بھی کوئی نہرت پاتا نہیں اتو جز تیغ و نشان کچھ نظر آتا نہیں اتو</p>	<p>۴۴۹ غل تھا کہ نہ مہلت دو شمع جن و شمع سادات کا سر کاٹ کے کھولنے کو</p>
<p>۴۴۸ جیو بشت آواز نہیں سن تھیں ب شکستہ جو فونکے پسر سحر مادر کی طرح روئی ہو کر فونکے پسر مادر کی طرح روئی ہو کر فونکے پسر</p>	<p>۴۴۹ اسنے دل پر فونکے پسر سحر تجانب و نشان ابن اس تھیں تھے چارہ زار اہل تم اور بھی اعلم ابوہ ہوا نا شمس باہ محرم</p>	<p>۴۵۰ تھانے ہوئے فونکے پسر سحر ملاوین نے فونکے پسر سحر اور تھے تھے فونکے پسر سحر سہتی زن اس لیے کہ تھے فونکے پسر</p>
<p>۴۵۱ شہید میر کے بچے کا بھی کچھ طور نہیں ہو اسکا تو کوئی میر سوا اور نہیں ہو</p>	<p>۴۵۲ آندھی ہوئی بادل کی طرح فوج گران بھی مقتل کی زمین گھوڑوں کی پاد سے نہان بھی</p>	<p>۴۵۳ بدلی سپہ شام کی پیا سوتہ چلی بھی شہ تیغ میں تھے چار طرٹ راہ کی بھی</p>
<p>۴۵۳ اس فونکے پسر سحر باختر ملاوین نے فونکے پسر سحر مادر کی طرح روئی ہو کر فونکے پسر مادر کی طرح روئی ہو کر فونکے پسر</p>	<p>۴۵۴ فونکے پسر سحر باختر ملاوین نے فونکے پسر سحر مادر کی طرح روئی ہو کر فونکے پسر مادر کی طرح روئی ہو کر فونکے پسر</p>	<p>۴۵۵ اس فونکے پسر سحر باختر ملاوین نے فونکے پسر سحر مادر کی طرح روئی ہو کر فونکے پسر مادر کی طرح روئی ہو کر فونکے پسر</p>
<p>۴۵۶ خود آگے ہو اور پیچھے کمانداری صف ہو ایک ایک کا رخ فونکے پسر سحر</p>	<p>۴۵۷ لکھتے ہیں یہ بچے کہ چھ لاکھ اہل جہان تھے کیا بیکس و معلوم امام دوسرے تھے</p>	<p>۴۵۸ جنت ہی شہید فونکے شہادت کا صلاح تھے ہفتم سے دہم تک اخصین بانی نہ ملا تھے</p>

<p>۴۳ ایک ایک شکر و شکر و شکر و شکر تھی ملک میں دلا سے سر شاہ ولایت سب پر فیض و کرم و شکر کی آیت</p>	<p>۴۴ بہتر سر زمین کی کوئی نہ تھی پیشانی سے بکھرے ہوئے باد و شکر فراتے سخن و صبر و وفا کا یہ سنا محبوب و مبین وقت نے جوین چھوڑا</p>	<p>۴۵ خوش بھی ہو کر نہ ہو گئی نہ ہو کر ہنسن بھی ہو کر نہ ہو گئی نہ ہو کر عصہ نبین تیار ہو کر نہ ہو کر لا و سلم فوج کو پیچھے سے مہربان</p>
<p>۴۶ ہر چند یہ سامان و فاعلی طرف تھا حضرت کے ہر تھے ساتھ خدا ان کی طرف تھا</p>	<p>۴۷ نیکوئے صدائیک عمل ہوتا ہر مرتب اب ٹھہرین تو دیکھیں خلل ہوتا ہر مرتب</p>	<p>۴۸ زینت ہو رہی فوج حسین بن علی سب کر لین زیارت ک نشانہ ہر جہی کی</p>
<p>۴۹ خوشنود رہے فاطمہ وہ کام کرین ہم پیار ترے محبوب کے پیار سے مرین ہم</p>	<p>۵۰ کنے کو تو کرسی تھی مگر عرش نما تھی پایہ میں کہیں تخت سلیمان سے سول تھی</p>	<p>۵۱ ہوتے تھے بیان بیکسی شاہ ام کے تھیں بی بیان سر کوہ سے پہنچے ہم کے</p>
<p>۵۲ روال جو حضرت نے رکھا دیدہ نم پر گھبرا کے بہن گر پڑی بجائی کے قدم پر</p>	<p>۵۳ پوشاک کو مانند کفن چاک کیے تھے اور بارہن سر نہاد کو ہاتھوں پہ لیے تھے</p>	<p>۵۴ سادات کا اقبال و ختم جانا ہو دیکھو گھر سے مرے نانا کا علم جانا ہو دیکھو</p>

<p>۴۷ عجب کس کی زور و سیلان تھی تو کون سا جو دیکھیں یہ علم لانا زینب کے سپہ عزمین چھوٹے ہیں نہیں کھینچے تھے اس کی کھینچ</p>	<p>۴۸ نزدہ بہ ستار و دیو عجب انجلیں ہیں کس کی طرح فکری پر نہیں تربان تھارے میں نشستا در عالم</p>	<p>۴۹ عجب کی طرح اس کی غنیمت بھڑکانے کے در پہ ایسا شکر سارایا شکر کا پیام آ رہی</p>
<p>خادم شہ دین کے ہیں تو عباس اس محمد کے الین جو اگر میں تو ہی ہیں</p>	<p>مخدومہ کوین کے جانی کے تصدق آقا میں تری مرتبہ دلی کے تصدق</p>	<p>جھپلا کے وہ کہتے تھے کہ مر جانے کی جا تلوار کے بھی زخم سے یہ زخم سوا ہو</p>
<p>۵۰ اکبر کس کا پاؤں آ کر دلدار یہ منصب والا سے دیکھتے نہ برابر وہ دیکھ کے کہ چھپرے علی ہوین پہ چاہے عجب عجب</p>	<p>۵۱ کیونکہ اس جانی کو گویا نعلین اٹھانے لگے جب ہوش بن جا نام اپنا ہو خادم کا جو تیر ہو دیا سب ملتے ہیں لانا جو کمان جا</p>	<p>۵۲ کنا دیکھتا ہے عجب عجب ہو اس دلدار قلب کا سر اور شاہ منصب دار مر جا نا ہو اور غلبہ جا کر زیلے ہے چھوڑے ہم دامن چھوڑے</p>
<p>اس وقت آئینہ نظر سرور دین ہو اور ایسا جو ان بھی کوئی لشکر میں نہیں ہو</p>	<p>تو فرجوانی ہو تو نام شہ دین ہو جانینکے ہی سب کہ غلام شہ دین ہو</p>	<p>کیا قمر ہو کیونکہ نہ بھگے رنج و تعب ہو سن لیون کہیں قبلہ عالم تو غصہ ہو</p>
<p>۵۳ عاموں کو کہیں جو لگاتے ہو سے تیار ہو شان حسن و دیو عجب کس کی ہمار شہین جو انھیں نظر ایک ایک کی ہمار خونہ کوئی کہتا ہو کھینچے</p>	<p>۵۴ کوین میں دلی کو دیکھتا عزت وہ دیوین کو کہے کون نفوذ جو کہ زور میں آئی محبت پر اسے ناز وہ شمع ہر شہ کو تیر وارہ جا</p>	<p>۵۵ پریان یہ تھا کہ بھولتے نہ کا عمار اس رات ملک تجھے یہی کہتے تھے ہمار صاحب یہ دانا کو کہ اس کے مددگار عباس کو شکر کا علم دین شہ ہمار</p>
<p>شہ دیکھتے ہیں اشک بھر دیدہ ترین تصویر علی چہرتی ہو اما کی نظر میں</p>	<p>شہ شہ کے شعلے نہ مل جائیگا عباس ایک ایسی آقا بہ تو مل جائیگا عباس</p>	<p>حسرت ہو کہ جب سامنے افواج ہم ہو اس دو شہ تلوار ہو اور اسپہ علم ہو</p>

<p>۴۷</p> <p>میں زہرہ ہوں وہ میرین میں خاک ہوں وہ نور نظر آئے وہ کہتے تھے کہ میر انیسین مقدور کچھ بھی کہیں شاہ سے کرتے نہ پہنچ بہترین تیری تاج سے تیرے منیا کی تکیاں</p>	<p>۴۸</p> <p>جہاں تک کس پادشہ حضرت پہنچا لایا آرا بستے اپنے کو وہ جوڑے ہو آرا جہاں کو علم فوج کا دیکھتے نہ لایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا</p>	<p>۴۹</p> <p>سا مان تو خالق ہے کیے ساری خوشی پھولے نہ سوا رنگ وہ اپنا ہے خوشی سماں تو خالق ہے کیے ساری خوشی پھولے نہ سوا رنگ وہ اپنا ہے خوشی</p>
<p>۵۰</p> <p>تائیر مرے دو دھڑکی دکھلا یوں بیٹا اگر آن بنے باپ پر مر جائیو بیٹا نہ کر کے چاروی مار گھر ہو گیا دیران شہنشاہ زہرہ دار رانی کا جو سامان</p>	<p>۵۱</p> <p>خوش ہو کے رکھا ہاتھ تو غازی نے علی اور پٹھ کے غور اویا سر رشہ کے قدم پر نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا</p>	<p>۵۲</p> <p>میں زہرہ ہوں وہ میرین میں خاک ہوں وہ نور نظر آئے وہ کہتے تھے کہ میر انیسین مقدور کچھ بھی کہیں شاہ سے کرتے نہ پہنچ بہترین تیری تاج سے تیرے منیا کی تکیاں</p>
<p>۵۳</p> <p>دو گھر کی ترے مرے سے بربادی ہو بیٹا صدے ہو چا پریر تری شادی ہو بیٹا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا</p>	<p>۵۴</p> <p>سو پناہ تھیں میں نول و جان بھی کو یوگی بن تے حسین ابن علی کو نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا</p>	<p>۵۵</p> <p>میں زہرہ ہوں وہ میرین میں خاک ہوں وہ نور نظر آئے وہ کہتے تھے کہ میر انیسین مقدور کچھ بھی کہیں شاہ سے کرتے نہ پہنچ بہترین تیری تاج سے تیرے منیا کی تکیاں</p>
<p>۵۶</p> <p>نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا</p>	<p>۵۷</p> <p>نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا</p>	<p>۵۸</p> <p>نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا نوا پڑے جھگڑائی تناہی سو پایا</p>

<p>۴۱ جس کے بلبلین دا غلہ شاہ دین ہوا رشتہ بلا غورہ خلد بسین ہوا سر جگ گیا فالک کا یہ افس زین ہوا خوشید جو حسن حسین حسین ہوا</p>	<p>۴۲ یہ رشتہ ہونا کس کی بین کمان چنگل کمان میں کس کی بین کمان کندہ کمان میں کس کی بین کمان کمان میں کس کی بین کمان</p>	<p>۴۳ چنگل میں کس کی بین کمان بالیدگی سے ہوئے کس کی بین کمان آئی صد فالک کس کی بین کمان کس کی بین کمان میں کس کی بین کمان</p>
<p>پایا فروغ تیر دین کے مہر سے جنگل کو جان لگ گئے پھر کے نور سے</p>	<p>اے ہین دھونڈتے ہوئے اس فرنگ کو سچ ہو کہ خاک کھینچی ہو اپنی خاک کو</p>	<p>رفت کا اسکی فرشتہ عمل عرض تک گیا ہوا ج خاک کا بھی ستارا جگ گیا</p>
<p>۴۴ لوہر کے اختر نئے زمین آسمان ہوئی غازی جہان چلے وہ زمین کشتان ہوئی سب ارش پاک غیبت باغ خان ہوئی ایسا کہیں لاکر نہ رنج امکان ہوئی</p>	<p>۴۵ تعلیٰ حاجت میں کس کی بین کمان بانی جو چین دین توبہ ہو مہم چیب بوی یہ آشیانے جلد ہو کے عندیہ ایسا کہیں لاکر نہ رنج امکان ہوئی</p>	<p>۴۶ کوتی تھی آسمان زمین فلک شہم کیون آج میں زمین زیادہ ہو کہ ہم جہیز میں وہ جو تیر نہوت یہ ہے قسم بہرے سے بھی بیان مرثیہ شمس</p>
<p>واسن جو پاک صاف تھا دشت مہاک احرام باندھا کعبہ نے اُسکے طواف کا</p>	<p>خزائن میں کا جبہ شہ افس میں پھر دیکھو خدا کی شان کہ جنگل کے دن پھر</p>	<p>اب توبہ خاکسار بھی کیوان اساس ہو ایور جو عرش کا تھا وہ سب سیر یاس ہو</p>
<p>۴۷ بگفتہ نئی صد کہ نہ بختان کر گیا نثار کا ثبات ہو مہمان کر گیا چھوٹے آج بھر گیا دامن کر گیا بس اب نوان بنیت جو تیان کر گیا</p>	<p>۴۸ چنگل میں کس کی بین کمان بالیدگی سے ہوئے کس کی بین کمان آئی صد فالک کس کی بین کمان کس کی بین کمان میں کس کی بین کمان</p>	<p>۴۹ چنگل میں کس کی بین کمان بالیدگی سے ہوئے کس کی بین کمان آئی صد فالک کس کی بین کمان کس کی بین کمان میں کس کی بین کمان</p>
<p>خوشید دین کے فیض سے کیا کی فز روشن ہو جس عرش وہ درخشاں سے</p>	<p>خوشید دین کے فیض سے کیا کی فز تار کو گر و کر ویا ذروں نے خاک کے</p>	<p>جب تک وہ بحر فیض برائے وضو بڑھے بڑھ کر قدم تو لے کہ تری آبرو بڑھے</p>

لے کل میمن سرسبز

<p>۴۰</p> <p>ساحل پہ پہنچے جلوہ ناز اب ہلیم دریا کی لگاؤ لگاؤ کی سر پہنچے بیکر ہوئی علقہ کی سر کو قدم پہ ہوئی دھڑی ہر اک</p>	<p>۴۱</p> <p>میں زمین خلد مصفا ہو زمین ساوون فلک سے افق میں بالا ہو زمین روئے زمین پر عرش معلق ہو زمین نور و وسع کھنچا ہوا نقش ہو زمین</p>	<p>۴۲</p> <p>وزوئے اس کے اشرفی نہر نہر پہی ٹللا ہو نہر کا کسیر نہر سرسبز مقلی آگ کو باقی نہر سرسبز بھر جو واروئے آرزو نہر</p>
<p>۴۳</p> <p>آدمی جو سطر سالت ماب کی ہو ساحل سے آنکھ لڑائی اک اک جباب کی</p>	<p>۴۴</p> <p>اسکے لیکن ہوئے پراگندہ نشر میں بے سرسی زمین ہم ٹھنیکے نشر میں</p>	<p>۴۵</p> <p>زندہ الم سے پہنچے ہن کرد فشاں آنکھوں میں نور آتا ہو اس کے غبار</p>
<p>۴۶</p> <p>بہنہ سر کو روئے شاہ فلک قرار منزل پر ہم پہنچے آسان کردار آگے ذاب ہو زمین جو جیکے لیے دل تھا بیکر</p>	<p>۴۷</p> <p>میں طبع اور زمین فلک جباب سو گیا اس کی خاک پہ فرزند تو تراب ہو اس طرح یہ ساری زمینوں میں بسطرغ دی شرف ہو تار و نیر فلک</p>	<p>۴۸</p> <p>خاک اس کے دل پہ جے شاہ فلک مچھرم بھی اس کے فیض سے اٹھ گیا رنگار پڑا جیسے جیسے جسم پہ خاک اس کی ایک بار ہا ہے اس کے آتش دوزخ کے قرار</p>
<p>۴۹</p> <p>قرآن اس مکان سعادت نشان کے پایا درمراڈ بڑی خاک چھان کے</p>	<p>۵۰</p> <p>مزا لکھا ہوا ہو بین سر نوشت میں جائے گا ماتھوں ہاتھ یہ طبقہ بہشت میں</p>	<p>۵۱</p> <p>یوں دور ہوں گناہ سب اس نیک بخت پتے خزانہ میں گرتے ہیں جیسے درخت</p>
<p>۵۲</p> <p>آزاد سافر ہو چکا نام کو پاب نہ ہو گا شکر ملک جو بدین نام مقل ہی زمین جو ہی شمس نام اندھوئے آہ تار کے بیکر و خیم</p>	<p>۵۳</p> <p>کچھ کر کے جیسے ملک وہ زمین ہو جیسے کھڑا ہو نقش شفا وہ نگین ہو تعلیم ہو مدنیہ ارباب دین ہو کعبہ ہو جو خیم ہو جو خلیفین ہو</p>	<p>۵۴</p> <p>کلام آرمی خد میں نہ انگام درویش اس خاک سے نہ کا کفن نور کا لباس تسبیح اس کی قرین ہو لکھی جیسے اس تو سطور کی پایا رست دھن</p>
<p>۵۵</p> <p>بستر لگاؤ شوق سے اس ارض پاک پر چھڑکا ہوا ہو آب بقا نامی خاک پر</p>	<p>۵۶</p> <p>تھی اس زمین کی قدر سلطان پاک کو آنکھوں سے سب لگا گئے ہیں ان کی خاک کو</p>	<p>۵۷</p> <p>فرانگے ملک ارم اس کا مقام ہو سونے دو چین سے یہ مطیع امام ہو</p>

<p>۱۴۱ چھوٹے چھوٹے خاک سے کھلا ہوا کفن پتھر پتھر پر چھوٹے چھوٹے کفن دھانچے گا اسکو چادر سے ڈھک دینا خوشبو سے ہو گا کفن کے خلد کا چین</p>	<p>۱۴۲ دلچسپ ہونک جگر کے شمشادہ مہینہ کیونکہ مقام جو تھیں شاید بہت پسند کی مسکراتے عورت کی ابتدا ارجمند میں ان تو خود بخود ہوئی جانی جو کفینہ</p>	<p>۱۴۳ گئے گئے میرا دل تو شک و شبہ کا چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے سب سے سب سے اس کے دل کے چھوٹے کی عورت اس کے دل کے چھوٹے</p>
<p>۱۴۴ خوشبو سے کھلا ہوا کفن پتھر پتھر پر چھوٹے چھوٹے کفن دھانچے گا اسکو چادر سے ڈھک دینا خوشبو سے ہو گا کفن کے خلد کا چین</p>	<p>۱۴۵ کسی میں ایسی سرور و آئینہ نام جو دیکھنے کی جاوے زمین فلک مقام شہر و غار سے ہو شاید اسی کا نام جی چاہا اور یا نے سہمے نہ کیا کام</p>	<p>۱۴۶ ایسی جگہ بس اب نہ ملے گی کسی جگہ کیا لطف ہو جو قبر بھی ہوئے اسی جگہ لے لین بلائیں بچہ مر جان نے دور سے لے لین بلائیں بچہ مر جان نے دور سے</p>
<p>۱۴۷ گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے</p>	<p>۱۴۸ گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے</p>	<p>۱۴۹ گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے</p>
<p>۱۵۰ گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے</p>	<p>۱۵۱ گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے</p>	<p>۱۵۲ گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے گھوٹے</p>

<p>۴۴۴ جسے ہاتھ چڑ کے علیک میں خیمہ کمان بیکرین یا شاہ جبر انبار جو مخلوقین سبت اہلبیت پر پہنچا بہن نازکی میں گلونے زیادہ تر</p>	<p>۴۴۵ عادل نام تو نام خدا کی کمال جب زیادہ چائی کی رات کا خیال دراخت کر دیکھ کسی سے کیا حال واری کسی طرح کا نہ آقا کو ہلال</p>	<p>۴۴۶ بھائی تاس تین کی بی بی ہر وہ امام واقف اسرار شش صبت جو جو سن میں آئے جی لازم در جو جو سن میں آئے جی لازم در</p>
<p>۴۴۷ کسے عار لوگے ہیں بڑ پٹھے ہوس گرمی کے مارے دم ہیں بھونکے رکے ہوس کسے عار لوگے ہیں بڑ پٹھے ہوس گرمی کے مارے دم ہیں بھونکے رکے ہوس</p>	<p>۴۴۸ گوشہ لے امین نہ فضا ہونہ سیر ہو ابو بی پڑی ہو کہ جانو تکی خیر ہو گوشہ لے امین نہ فضا ہونہ سیر ہو ابو بی پڑی ہو کہ جانو تکی خیر ہو</p>	<p>۴۴۹ ساحل پہ دستونین کسی کا عمل ہو بھیانے یہ ڈرے کہ رو دو بدل ہو ساحل پہ دستونین کسی کا عمل ہو بھیانے یہ ڈرے کہ رو دو بدل ہو</p>
<p>۴۵۰ کسے سوچا رام دھام نے یہ کما نیز علی جان کہ میں زمین خیر کر دیا کسے سوچا رام دھام نے یہ کما نیز علی جان کہ میں زمین خیر کر دیا</p>	<p>۴۵۱ یہ آزادھیان یہ گرمی کے ایام یہ سفر نیز علی جان کہ میں زمین خیر کر دیا یہ آزادھیان یہ گرمی کے ایام یہ سفر نیز علی جان کہ میں زمین خیر کر دیا</p>	<p>۴۵۲ دست اوکے جو کسے شش صبت نیز علی جان کہ میں زمین خیر کر دیا دست اوکے جو کسے شش صبت نیز علی جان کہ میں زمین خیر کر دیا</p>
<p>۴۵۳ حاضر ہو جان نثار امام غیور کا بریا کمان ہو خیمہ اقدس حضور کا حاضر ہو جان نثار امام غیور کا بریا کمان ہو خیمہ اقدس حضور کا</p>	<p>۴۵۴ گرمی سے کھیت خشک تھے جنگل جاو ایک ایک کوس اہل میں بہار تھا گرمی سے کھیت خشک تھے جنگل جاو ایک ایک کوس اہل میں بہار تھا</p>	<p>۴۵۵ جو وہ قاطعہ میں ہو یہ وہ فرات ہو گرمی میں قرب نہر کا آب حیات ہو جو وہ قاطعہ میں ہو یہ وہ فرات ہو گرمی میں قرب نہر کا آب حیات ہو</p>
<p>۴۵۶ بولی بکے دھڑ خانوں روزگار اس امر میں جلا بھیج کیا دخل میں نثار بولی بکے دھڑ خانوں روزگار اس امر میں جلا بھیج کیا دخل میں نثار</p>	<p>۴۵۷ اب کسے کھائی ہو تقدیر کیا بیان آقا کی خبریت کی صاف گو جانی جان اب کسے کھائی ہو تقدیر کیا بیان آقا کی خبریت کی صاف گو جانی جان</p>	<p>۴۵۸ جب نہر میں ہو دھڑ خانوں روزگار نیز علی جان کہ میں زمین خیر کر دیا جب نہر میں ہو دھڑ خانوں روزگار نیز علی جان کہ میں زمین خیر کر دیا</p>
<p>۴۵۹ نثار کائنات کے تم نور عین ہو آزاد ان جہان مر جانی کو چین ہو نثار کائنات کے تم نور عین ہو آزاد ان جہان مر جانی کو چین ہو</p>	<p>۴۶۰ دشمن بہت میں بادشہ خوشحال کے بھائی بہن نثار ذرا دیکھ بھال کے دشمن بہت میں بادشہ خوشحال کے بھائی بہن نثار ذرا دیکھ بھال کے</p>	<p>۴۶۱ داخل امین روم کا ہو یہ سلطان شام کا دنیا کی سب زمین پہ یہ قبضہ امام کا داخل امین روم کا ہو یہ سلطان شام کا دنیا کی سب زمین پہ یہ قبضہ امام کا</p>

[illegible]

<p>۵۵۵ کیا بن سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم</p>	<p>۵۵۶ چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین</p>	<p>۵۵۷ سوزِ غمین نہ دین نہ دین نہ دین سوزِ غمین نہ دین نہ دین نہ دین سوزِ غمین نہ دین نہ دین نہ دین سوزِ غمین نہ دین نہ دین نہ دین</p>
<p>کچھ درنہیں چھ لاکھ اگر بھال میں ہم بھی کھنڈہ درخیز کے لال میں</p>	<p>مرجا میں وہ جو ساتھ کسی شیر خوار میں فی الواقعی ہم ایسے ہی تقصیر دار میں</p>	<p>لازم ہو تو گویا کلام مجید کا کلمہ نبی کا بڑے مقام پر یزید کا</p>
<p>۵۵۸ دعویٰ جو چھوڑ دین نہ دین نہ دین دعویٰ جو چھوڑ دین نہ دین نہ دین دعویٰ جو چھوڑ دین نہ دین نہ دین دعویٰ جو چھوڑ دین نہ دین نہ دین</p>	<p>۵۵۹ چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین</p>	<p>۵۶۰ چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین چھوڑ دین نہ دین نہ دین نہ دین</p>
<p>تلاوار دھڑکے کہ آدمی کھیت پڑتا پھر کچھ نہیں پڑتا اگر زمین بڑکے</p>	<p>اُسے ابھی نہیں کہ لڑائی پھر گئی وعدے وہ کیا ہو وہ محبت کہ پھر گئی</p>	<p>پھلتا نہیں نہال حسد پھولتا نہیں محسن کو اس طرح سے کوئی بھولتا نہیں</p>
<p>۵۶۱ رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری</p>	<p>۵۶۲ رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری</p>	<p>۵۶۳ رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری رکھتے ہیں نہ حقیقت نہ ساری</p>
<p>گرجیں ابھی تو وعدہ میں ہیں تو ہیں اک میں نہیں بہت ابھی ایسے ہیں ہیں</p>	<p>تم لوگ کس طرح یہ جگہ ہلکو بھائی ہو مشہور ہو کہ شیر و کاسکین ترائی ہو</p>	<p>چشمہ بہ جنگ قاطع کے نور میں سے نام صرف پھرتے ہو اکھین حسین سے</p>

<p>۴۴۴ میں نے غفلت میں اپنے بہواری کو نہ دیکھا تھا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا</p>	<p>۴۴۵ میں نے اپنے دوست کو دیکھا تھا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا</p>	<p>۴۴۶ میں نے اپنے دوست کو دیکھا تھا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا</p>
<p>کیا جانے کسے ٹوک دیا ہو دیر کو سب دشت کو نچا ہو یہ غصہ ہو شہر کو</p>	<p>تاہت ہوا کسی کو ہماری دلا نہیں پانی بھی اب دین تو میں کچھ گلا نہیں</p>	<p>بے آب تیغ دم میں نہ ماری ہلاک گر نہ سے آن کروا بھی جل کے خاک میں</p>
<p>۴۴۷ میں نے اپنے دوست کو دیکھا تھا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا</p>	<p>۴۴۸ میں نے اپنے دوست کو دیکھا تھا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا</p>	<p>۴۴۹ میں نے اپنے دوست کو دیکھا تھا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا</p>
<p>قرآن ہوگی نہ لڑائی کا نام ہو میں ہاتھ جوڑتی ہوں کہ غصے کو تمام ہو</p>	<p>لیسان ہو برو بھر ماری نگاہ میں غیظ و غضب کو دخل و حق کی راہ میں</p>	<p>کرنا ہو عاجزی وہی جو حق شناس ہو ہم کوئی کی روح مطہر کا پاس ہو</p>
<p>۴۵۰ میں نے اپنے دوست کو دیکھا تھا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا</p>	<p>۴۵۱ میں نے اپنے دوست کو دیکھا تھا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا</p>	<p>۴۵۲ میں نے اپنے دوست کو دیکھا تھا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا</p>
<p>میر جاوگی سفر میں جو پھر فکری بھائی ہے جنگل مجھے پسند ہو گزری ترائی ہے</p>	<p>ادبی سے بحث تنگ ہو عالی مقام کا بہن منشی جواب ہو ان کے کلام کا</p>	<p>یہ کیا ہیں تم تو سد سکند کو توڑ دو لہر کو چاہئے ہو تو دریا کو چھوڑ دو</p>

<p>۴۴</p> <p>بوجہ پادشہ صبر و استقامت نہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھا سب کا حال نہ تو بعد ملت محبوب فدا الجلال پانک کہ بازو کیلئے کسی پوچھنا</p>	<p>۴۵</p> <p>نارم جو اندر سے است چون شاد نہ تو غصے کا اخیل پوچھ کر طعنا نہ تو حسن نے کیا جبر کرنا نہ تو چھیڑا کہ مگر</p>	<p>۴۶</p> <p>اتانے دی جو اپنے سہو کی بہن تھر تھر کے رہ گیا وہ صاحب کم نہ تو حسن نے کیا جبر کرنا نہ تو چھیڑا کہ مگر</p>
<p>کیا صبر و حلم عقدہ کشائے جہانیں تھا گردن جھکی ہوئی تھی گلارہ بانیں تھا</p>	<p>ہو نو جوان مزا جمین غصہ ہو آپ کے بیٹا وہ ہو قدم بہ قدم ہو جو باب کے</p>	<p>گردن جھکا دی تانہ ادب میں خلل تھا قسطے لوگے آنکھوں سے لیکن نکل نہ</p>
<p>۴۷</p> <p>نور اہو ایک بات سے خیر کا خیر چھوڑ کر سکا اور کر کے یوں وہ درندہ نہ تو اس کی فریب روح الایں کے نہ تو اس کے وہ رخ کھول کے اور دیکھو</p>	<p>۴۸</p> <p>نور اہو ایک بات سے خیر کا خیر چھوڑ کر سکا اور کر کے یوں وہ درندہ نہ تو اس کی فریب روح الایں کے نہ تو اس کے وہ رخ کھول کے اور دیکھو</p>	<p>۴۹</p> <p>نور اہو ایک بات سے خیر کا خیر چھوڑ کر سکا اور کر کے یوں وہ درندہ نہ تو اس کی فریب روح الایں کے نہ تو اس کے وہ رخ کھول کے اور دیکھو</p>
<p>کم زور دست و بازو کے خیر کشا نہ تھا سب قدر تین وہی تھیں یہ علم خداداد تھا</p>	<p>کیا دشت کم ہو صابر و شاکر کے واسطے یہ اہتمام ایک مسافر کے واسطے</p>	<p>مین ہوں غلام آپ کے ادنی غلام کا آقا مجھے خیال تھا بابا کے نام کا</p>
<p>۵۰</p> <p>ارشا کر کے شے چھوڑ کر نام بازو سے سہا سہی پہ کمر وہ فلک نظام نہ تو اس کی فریب روح الایں کے نہ تو اس کے وہ رخ کھول کے اور دیکھو</p>	<p>۵۱</p> <p>جنگل نڈاؤ کیا ہو در کا کہو جا جو علم نہ بات زمانہ ہو بے وفا نہ تو اس کی فریب روح الایں کے نہ تو اس کے وہ رخ کھول کے اور دیکھو</p>	<p>۵۲</p> <p>اس دشت میں گئی آنکھیں نہ تھیں اپنی بھی تم چہ بند کر کے نہ جاہ نہ تو اس کی فریب روح الایں کے نہ تو اس کے وہ رخ کھول کے اور دیکھو</p>
<p>اپنا امام ہو گیا بھی جانو اسید طرح تم بھی ہمارے گئے کو انو اسید طرح</p>	<p>اب وہ کمان میں شہر چھوڑ کر بسا گین سب اس زمین پہ خاک میں ملے گئے گین</p>	<p>اس فکر میں غلام کا دل اب اب ہو پر عین مصلحت ہو جو حکم جناب ہو</p>

<p>۱۹۱ گر زمین ماتھ ڈال کے حضرت نے کیا کیون کا نیتے ہو غلط سے بھائی بیکہ کیا و اب اٹھا تو بیخ در سپر تپتین خدا دیکھو کوئی تر تریچکے اور میر سے نہ تھا</p>	<p>۱۹۲ ہوتا ہو کیا ہزار کسین سا کناں خنام بنشہا ہو تو کو خان اکبر نے یہ خنام کستے ہیں اس زمین پہ ملک آئے عجب خنام یان ہوئی تو حضرت عبا بن خنام</p>	<p>۱۹۳ عبا بن اب وہ ہوئے بیکہ خنام بھائی کا ہاتھ اٹھ دین بیکہ خنام نر ابادان ہو چکے جو خفا قتل خنام کھسکین ہو گا بدین خنام</p>
<p>وہ شیر ہو کہ دھاگ ہو ساری خدائیں دیکھو کوئی تمھارے سوا ہو ترائی میں</p>	<p>دیندار گرد قبر کے بستی بسا بیگ شہر سے لوگ یا کمی زیارت کو آئینگے</p>	<p>بھائی مقام خیمہ آل عبا ہو وہ باہر ہو جو فیض تربت کی جا ہو وہ</p>
<p>۱۹۴ اس قسم سے نذر و بدل چاہیے نہیں غضہ بر جی نہ بدل چاہیے نہیں قرب خدائے غز و جل چاہیے نہیں مہم بدین ہسی چہ عمل چاہیے نہیں</p>	<p>۱۹۵ پیارے بھائی کو بھائی ہو کیا جاگے پیارے بھائی کو بھائی ہو کیا جاگے پیارے بھائی کو بھائی ہو کیا جاگے پیارے بھائی کو بھائی ہو کیا جاگے</p>	<p>۱۹۶ روئے لگے بھائی کے عبا بن خنام شہر سے لگا کر خلیفہ کر دین خنام سن اپنی جو زنی عبا بن خنام چاہیے کہ آپ کے ابھی وہ جاگے</p>
<p>بھائی جگہ مزار کوئی پہچانتا ہوں میں جو ہو گا اس زمین پہ وہ سب جانتا ہوں میں</p>	<p>لنگر ہو تم نجات کی کشتی کے واسطے لازم ہو قرب نہر ہشتی کے واسطے</p>	<p>جگو بہت خیال ہو زہرا کی جالی کا مرنا کوئی بہن نہ سنے اپنے بھائی کا</p>
<p>۱۹۷ جو مختلف آرام پر احوال جو ہر وقت حق نے کیا جو واقف اسرار خنام صد مہر ہو دل پہ کیا بین کون سے خنام خفا خفا تھارا نا بہ قیامت ہو نہ ہو</p>	<p>۱۹۸ او اب اپنی قبر کی جا تم نہیں لائیں تقل میں نخل بھی نہیں سائے نہیں لائیں مست بین یہ کھا ہو کہ جگل کی دھوپ نہیں لائیں چالیں نذر خفا خفا اور نہ خفا خفا</p>	<p>۱۹۹ قدونہ یہ سر چھلکے ہو بولادہ خنام ارشاد یہ تو بھیجے ای قلیہ نام چلے مگلا آپ سے یہ باؤ فاعلام قبر کر کہا کہ مان ہی ہو مگلا خنام</p>
<p>دو لٹ میٹکی یان اسد گرد گاری بھیا ہی جگہ ہو تمھارے مزار کی</p>	<p>میدان ہوا دلش حمید علی غریب ہو بھائی قریب ہو نہ ترائی قریب ہو</p>	<p>مجبوری ہو کہ بھائی کو اٹھو سے کھینکے رودے گے تم نہ ہکو ہمیں نکور روئینگے</p>

<p>۱۴۱</p> <p>نزدیک شاد و نوازد اسیرم چو دیکھا کہ بجائی سے پہلے مرے لیے ہم رہتی ہے آئے گا دیا نہ میرے علم پہلے سے خیام نہ آسمان</p>	<p>۱۴۲</p> <p>جہنم میں جا چکے جو ہم ابد حرام ڈیوڑھی پہنچے ہوتے عباسی نام کہہنا اور ہم کھلیں اور مری سپاہ نام بجائی کو لیکھ جہنم میں اخل ہے نام</p>	<p>۱۴۳</p> <p>نہر کھلے نہ چھ بانی سکینے کیلک ماشوق کو میرے چکر کے لایا مرا خدا روٹی تھی میں نے بھی نہ تھے مری صدا سیراب کہیں نہجا بویا چھوچھا</p>
<p>دوبے نجوم بن گئے سارے زمین پر اتنے خد کے عرش کے تارے زمین پر</p>	<p>اٹھا تھا دل جو سبط نبی کی جدائی سے زمین پر لپٹ کے رونے لگی چو بجائی سے</p>	<p>اس مکیسی میں دلیر زہر کا کون تھا آتے نہ تم تو بھر مرے بابا کا کون تھا</p>
<p>۱۴۴</p> <p>خنیچا ملک پیغمبر کا رنگ نہ سودھن ہوئے کس کی تکی کی خدمت دور نار شمع تھے کہ طفا میں بھین جلوہ گر سودھم کا تھا آقا میں اور ہم</p>	<p>۱۴۵</p> <p>نہیں شک ہوئے کہ نہ تھے صندہ آرا و کچھ مرے بھائی پادشہ نہیں دستہ زار مستعد جنگ تیغ زمین جہاں میں رہتی ہوئے جو عباسی تیغ</p>	<p>۱۴۶</p> <p>ہر بات میں زور عباسی تیغ لکھنے لگی تھی کہ نہیں رہا کس کی دھیان نہیں میں نے کہہ کر کسی آن بان ہر جان کو جلا بھیجی جہاں</p>
<p>جنگل کا اوج ہو گیا خیمہ کی شان سے پلہ زمین کا اٹھ کے ملا آسمان سے</p>	<p>آرزو ہن کہ ہاتھ سے دریا نکل گیا دیکھو ابھی تلک نہیں ابرو سے بل گیا</p>	<p>آتا ہو غیاث تو نہ کھاتے نہ پیتے ہیں یہ توقف حسین کے سہ میں جیتے ہیں</p>
<p>۱۴۷</p> <p>نشان کے ارفع میں رہی کا جھجکا نشان عرش دیکھتے تھے فرش کو بغیر شے کا اوج اوج قلعے کا دور دور سمو آ کر آسمان کے تلے آسمان خداور</p>	<p>۱۴۸</p> <p>لیکھا میں نے گئی وہ جگہ دکھا کیا جی میں آگئی تھی یہ بیباک بن بنا محل میں میں تو مسکو تھی باریا صدتے کروں وہ نہ میں جیسے پناہ</p>	<p>۱۴۹</p> <p>فرمانا میں نے بجائی سے اب کوئی نہیں میں نے لے لی ہاتھ سے شمشیر اور پیر پہنچے تھے ابھی کہ یہ اکبر نے دی خبر نور اور آبی شام سے شاد و جود</p>
<p>سہرا ملا جو شمس کیوان جناب کا سونا آ کر گیا ورق آفتاب کا</p>	<p>بیارا ہے آغیں جھین بانی غریزہ ہو بھیہا میں تھاری جوانی غریزہ ہو</p>	<p>جمع غضب سپاہ کا دریا کے پاس ہو شہ نے کہا کہ ہوئے تھیں کیا ہر س ہو</p>

<p>۱۱۱۱۱ آخروادہ دن تو معنی رات کو صبح آج بوجھنے کے فوج گران ابن سعد بن اک لاکھ سو اسی ہزار نام دوم تنت کی اور بیداریات کا جو جوم</p>	<p>۱۱۱۱۱ روئے بین وہ بیاد سادہ چنانچہ آجی سہ ہلا کی طرح شام تیرہ غام شب نہی سناؤرت کے یہ موت کا پیام غل غل کر یک رات کے نمان ہنایم</p>	<p>۱۱۱۱۱ ہونے لگے چرخ نجوم آسمان پر زنا بیکسی سیاہ غدوین بجادریں براب صنیعون میں ہولان ازا کا غل ہر دفعے لگے ناز شمشاد جودہ کل</p>
<p>کیسا شمار حصہ نہ تھا انتہا نہ تھی دیکھا جو صبح کو کمین بستر کی جا نہ تھی</p>	<p>مل لوجناب قاطرہ کے فور میں سے خالی سحر کو ہو گا زانہ حید میں سے</p>	<p>قدی ہوئے نثار جماعت کی شان پر نعرے ناز بونے گئے آسمان پر</p>
<p>۱۱۱۱۱ آباد سیطون بجی لشکر رشید نیشہ بین آگیا سپر سید العرب سرمی میں سائون سے ہوئی شدت تب پانی سافرنیہ ہوا بندہ اور غنقب</p>	<p>۱۱۱۱۱ کھون سیاہی شب مانڈو کا چل دفر سیاہ ہون شب دجور کے خال چھایا ہوا تھا ابر غم مسرت دلال سہولت تھے البیت کھڑے ہوئے بال</p>	<p>۱۱۱۱۱ سچہ زمین بان چکے غلے اچھا بچہ فوت شمع میں ہو بین صف بندان آفر دوجا تیر کے سر سے جب زرب و حضرت پر کے رکے عیسیٰ بنیم</p>
<p>مرجھا گیا چمن شہ گردون جناب کا شور آٹھویں سے ہونے لگا آب آب کا</p>	<p>بیاسون سے پوچھو رات وہ کیونکر ہوئی بس مختصر یہ ہو کہ غضب کی سحر ہوئی</p>	<p>کی عرض سرگشی پہ یہ سب فوج تمام ہو فرمایا آپ بہ اجل کا پیمام ہو</p>
<p>۱۱۱۱۱ عشق کو کم پہاڑ اطفال شاہ دین جیز آب اشک پانی کا قطرہ کہیں نہیں تھا دودھ خشک پانی کا قطرہ کہیں نہیں میر نور تاجا جو سے بین</p>	<p>۱۱۱۱۱ مطلع دوم روزیہ جب بیاض سحر کا دین تھا بیغی کتاب کر خدا کا سبق تھا نیم چہانین دفر نظم و نسق تھا خلعت نمان ہونے کا دین تھا</p>	<p>۱۱۱۱۱ چھپ چھپ جانا نہ پناہ فلک دناہ خانہ کیا تھا سن اقدس میں بندہ سر پر رکھا عامہ محبوب سر و کار پہنی تکیہ خسرو عالم پر افکار</p>
<p>خندق میں گرد و نیچے کے آتش بھڑکی تھی باقمر ترپ رہا تھا سکینہ بلکتی تھی</p>	<p>پہو چا فلک چہ ماہ کو حکم انقلاب کا موج ہوا سے بھول کھلا آفتاب کا</p>	<p>پیدا ہوا سے نئے خلق بین رحمت واسیلے باندھی مکر شفاعت امت کے واسیلے</p>

<p>۱۵۱ رخصت کو الہیت چنی بن سے عالم قدوس پہ نونے تکلین سید انان نام دو شور افراق کا وہ یاس کے کلام تک پہ بھی سرکتے تھے لے لے کے تے نکال نام</p>	<p>۱۵۲ دیکھا گیا نہ شاہ سے سید انو کا حال بیب الودع کے چلا فاطمہ کا لال بہر جو آئے روتے ہوئے شاہ و خصال دیکھا کہ نفع بے بس طرح ہے جلال</p>	<p>۱۵۳ کس اوج سے خدیو زمین و زمان چلا یہواری کیا زمین پہ چلا آسمان چلا بیکر نشان علی دل کا نشان چلا واسن ہوئے ہر علم ز نشان چلا</p>
<p>روئے تھے یوں تو لیتے ہوئے جلیق لیکن کلیجے پھٹتے تھے زمین کے بین سے</p>	<p>جھک کر سلام نمازیوں با ادب کیا گھوڑا سوار دوش چینی نے طلب کیا</p>	<p>آخر نماز بخشش بہار سول تھے ذرت نہ تھے زمین پہ سونے کے بھول تھے</p>
<p>۱۵۴ روئے تھے ایک بلوچین زمین چلی پہنچتے تھے جانی کے اسے مطلق تھا خیال سکرتے بین تھا تھے جو باکو وہ خوصال سہی تھی مرستہ جانا جو خیر انسا کا لال</p>	<p>۱۵۵ آیا عجیب شکوہ سے شہید زین جگم عالموس ایک دیکھتے تھے جلوہ فرام واسن تھا کار کے کھینے میں طرے عالم علی ایک رکاب کو تھا ما با احترام</p>	<p>۱۵۶ ساوات دہ چوڑا فخر و کبر کی شان نکلتا تھا آس زمین کے تار کو آسمان دہ بر بھیان بھجالتے ہوئے شامی جوان زمین نہ مرنے مرنے کی بجلی آن بان</p>
<p>قرآن جاؤں مٹھ نہ پھر انا لڑائی سے ہشیا رہیو بہر خدا میر سے بھائی سے</p>	<p>چھوٹی قدم سے میں یہ ہوا غم زمین کو جبریل جھانسنے لگے سنہرے زمین کو</p>	<p>وارا کے معرکہ میں ہزارونہ چل گئے قبضے پھٹے نہ ہاتھوں سے اور دم نکل گئے</p>
<p>۱۵۷ فاسم سے کوئی نہ تھی اور میر جلال چھپ جاتی اب اکوئے ہر دو حشر کی شان اک سو تھا مار علی اکبر کا یہ بیان اٹھا زمین برس میں چھپتے ہوئے جلال</p>	<p>۱۵۸ حاصل ہوا جو فیض ندیم بوجی جناب اندھی ضیا نہ دین گی رکاب روشن تھے بدست اسم اسب شباب نہایت تھا صد زمین سے کہ جو جج آفتاب</p>	<p>۱۵۹ پہنچے جاس شکوہ سے وہاں یونہی گاڑا پہا کہنے کے نشان دین اشد سے جلوہ فرما آسمان دین روشن تھا کیلئے نور سے خال دین</p>
<p>رخصت کو ماشے آئے ہوزیفین ملو کے چڑھنا جہاد پر مجھے صدے اُستار کے</p>	<p>انسان تو کیا بہن و یاد و انجم بھی بند ہیں تار شعل موسے کیا ال سمن بہن</p>	<p>افروختہ تھا چہرہ اقدس جناب کا شوکت تھی عرش کی تو جلال آفتاب کا</p>

<p>۱۲۱ جگر نین چڑھنے لگے وہاں تیرا کس بیچے بیچینوں نے اڑھ کر کر کے ہر شکر سے بند گام پرے شاہ جہور جنت تارم کی بے نیچے وہ بد گم</p>	<p>۱۲۲ وہاں وہاں کنیر ہر کنیر کیان قلیل اچھا اور کہ خان کو نین ہو کفیل نزدیک اب ہو کو نین و نینم و سبیل دیجا چادر کو خوار و نیر جلیل</p>	<p>۱۲۳ لکھنے لکھنے کی بھانت دم زوال کام آئے رنیں جھنجھو مشکم نیز نیچے نور عین بھی جب کر کے چال حضرت کو دن دیکے سدا حاضری کمال</p>
<p>مطلق نہ کی تیر خطا و صواب میں تیر آئے سرکشوں کی طرف سے جواب میں</p>	<p>ہاں اشتیاق خیر قاتل ہمیں بھی ہو در پیش ہر تکبہ ہی منہ دل ہمیں بھی ہو</p>	<p>ستر دلیر قتل ہوئے حق کی راہ میں دو شہدہ کام رہ گئے ساری سپاہ میں</p>
<p>۱۲۴ عجب شے کہ ہو یہ میں بے شمار مولا کمان کلام نصیحت کمان بے شمار خاموش بن ادر ہے جو اناں بن نظر موتے بس اب ہو جنگ کا اور جان بھر</p>	<p>۱۲۵ یہ لکے شاد و بد و خوش اعتقاد نصرت انھیں ملی کہ لاگو سراو نیچین بکڑ بکڑ کے جو بکے بے جاد میدانے آؤ گئے قدم شمشیر عناد</p>	<p>۱۲۶ آسوت تھا جب دین پر جو میں ہا و طفا وہ دو پر کا وہ آدمی دہان دیباں لاشے پرے ہوئے حق غور و فکر کے آس پاس کو فلک کو دیکھتے تھے شاہ حق شاس</p>
<p>کیا قدرت خدا ہو کہ دو باہ شیر ہون جب آئے چھین کوئی دریا تو زیر ہون</p>	<p>کس آبرو سے فدیہ راہ خدا ہوئے سر دیکے سب امام کے حق سے ادا ہوئے</p>	<p>اٹھتا تھا در دل تو قدم روکھڑا تھے فرائے یا علی ملی بیٹھ جاتے تھے</p>
<p>۱۲۷ بکے پیسہ کی بھی انتہا ہو دیجے رضا جاو کن یا شاہ نشہ لب گزشتہ میں سات روز کہ ہوئے پش جگو جو بک پاس میں یہ تیر کی ہو</p>	<p>۱۲۸ قصفت الہا تک تھا یہی شوکار مرنے کو یہ چلا وہ تڑپ کر ہو انکار نصرت اسے کیا تو اسے روئے زار زار جالتے تھے آپ لاش اٹھانے کو بار بار</p>	<p>۱۲۹ ہلے تیرا زبانی جو ادا میں تھی ہر جالی کو دیکھتے تھے لکھتے تھے بار بار ڈر رہی تھی غائب ہو کر یا شاہ امداد پڑ رہی تھی جانے کی تیر کی بیکار</p>
<p>کٹ جا میں پیاسے خلق ادا سرور اب سبیل پر کہیں پہونچیں تو چین ہو</p>	<p>ایک ایکے سعادت عقیقی حصول کی دم بکھلے سب گود میں سبط رسول کی</p>	<p>ہو یہ کیسی آگ ملی ہو زائے کو قطرہ نہیں ہو یا نی کا نہ میں چوائے</p>

<p>۱۵۱ بیک اسطوت ہوئے ہیں کچھ روئے جوان ہیں کچھ نصرت کی البیت کو بھی ہو گئی ہے عجب آئی بانی سکینہ فریب و</p>	<p>۱۵۲ جانی کے سر چھاتی سے لٹکے کیا بتلاؤ کیا ارادہ ہو اویس میر سے نہ تھا پلیدی سکینہ مری ہو یا شاہ کر بلا</p>	<p>۱۵۳ کون جھلکے چھپ چھپ سننا نہ ہو بہر گل سے شک تجھے آنسو نہ تر صد سے اپنے شہر عجب اس دور بانی کا غم سے اکبر بجا کا جگر</p>
<p>جلانی عروجان ادھر آکے جائے دیدار آخری جگہ دکھلا کے جائے</p>	<p>گدھے میں تین دن یوں اس خوش تھا گراؤں ہو تو بانی کو جاؤں فرات پر</p>	<p>الح انکوزیت بھی انھیں سر بار دوش تھا دونوں دلا در دو شجاعت کا جوش تھا</p>
<p>۱۵۴ یاد میں چھپ چھپ چھپ چھپ آسے صدر چھپ چھپ کی سنتے ہی کسے پاس بولی یہ مشک کی سکینہ بدر دو پاس فرات عموں کا چھپ چھپ چھپ</p>	<p>۱۵۵ بوسے بلکے تنگ نام غمک بیا یہ موت کا پلیم ہو چکا اضطراب صاحب ہر اک بلا میں ہو فریب و تراب اچھا یہ وصلات تو کچھ تاراش آب</p>	<p>۱۵۶ بوسے کو چھپ چھپ چھپ چھپ نصرت کو غم سے کسے میں آتا دوش ہم فرات سے انسا میں عجب اس دور سکینہ کو چھپ چھپ چھپ چھپ</p>
<p>بھلنا ہو دل عطش سے کلیر کیا اب ہو سقا کی کیجیے کہ یہ کار ثواب ہو</p>	<p>مستاق آپ دیر سے جنگ جمل کے ہیں بانی کما کا سب یہ بہانے اہل کے ہیں</p>	<p>پلے فدا وہ ہو گا جو خدمت گزار ہو مرے یہ جان شمار تو پھر اختیار ہو</p>
<p>۱۵۷ عجب اس نے کہا کہ زفر جوتہ کا بنا بنا نقاد سے بکا ادلی ہو فتن غلام دی سنتے آبرو دھنے اور زفر نام اب ہو گیا جانیں سنتی مار نام</p>	<p>۱۵۸ کیا اختیار زفر دغا دیکھے ہیں جینے کی کوئی تیار دیکھے ہیں پلے گا اب کمان یہ تیار دیکھے ہیں روین لپٹ کے آئی فدا دیکھے ہیں</p>	<p>۱۵۹ بیکے کو چھپ چھپ چھپ چھپ خضر سے چھپ چھپ چھپ چھپ صد سے سے قلب دل گیا چھپ چھپ حافظ نے سچ کوٹ کیا چھپ چھپ</p>
<p>کو زین مجھوں دو شبہ گرم شک اب تم بھی دعا کرو کہ چچا کا میاں ہو</p>	<p>بھائی کی زریں قوت بانو کے ہاتھ ہو پوچھو عمارت دے کہ برسوں کا ساتھ ہو</p>	<p>کیا سچے جسد ظلم کا یوں آسمان گرسے دل تمام کمر زمین پہ امام زمان گرسے</p>

<p>۱۵۱ لکھنات باگ اٹھائی سمنکی صورت بیل گئی فرس سر بلندی چکل بل ہون کی تیز پری بھی پرندی نیر غت لاہین لٹتی تھی جوڑو بند کی</p>	<p>۱۵۲ گھوڑے کی یہ شکوہ وہ سنو کی نصیر بھی ہوا پندہ ذوق انکار کی وہ نور وہ جبک علم زنگار کی خوشبو مک بھی تھا نیم باری</p>	<p>۱۵۳ پونجا اس جلال سے وہ آندہ بین یکجا پادہ کو صفت شیر سنگین گاڑا بو دہ بے سے علم کی زین پٹ پٹ سے سورج بے پکار کی</p>
<p>۱۵۴ بجلی جاکے چپ گئی پار اڑ پ گیا جنگل میں یوں اڑا کہ چکار اڑ پ گیا</p>	<p>۱۵۵ پنجر نہ تھا نشان شرابا ماب کا تخافرق جبر کیل پہ تاج آفتاب کا</p>	<p>۱۵۶ غازی ہو صف شکن ہو جری ہو دلیر ہو ہٹانہ تھا ترائی سے جو وہ یہ شیر ہو</p>
<p>۱۵۷ کب قدم زمین پر تھا خانہ سے بجلی کو فوت کیا ہو شب وزارت چار آبیان دکھانا تھا کس نیاز سے مرو تا جاہر صلا نہ تھی ساز سے</p>	<p>۱۵۸ بہر کر صلا یہ دیا تھا آفتاب دہم انزوں ترا جلال و بالا ترا شہم نصرت پکاری تھی جلد میں قدم قدم جب تک ہو آفتاب درخشان ہو علم</p>	<p>۱۵۹ دیر کے اپنے سر کی قسم سے نہ جلتا شہ دیر کے اس جری کو چاک سکتی تھی پادہ گویا کھڑے تھے تیغ کفن فیضیم آہ کیا نہ کی نگاہ تھی اس کی پادہ</p>
<p>۱۶۰ راکب وہ میں جو فرق دو عالم کے تاج میں گھوڑا بھی جاتا ہوا کہ ازک مزاج میں</p>	<p>۱۶۱ مطالب نفوس کے جو میں ملتوی رہیں یارب ترس حسین کے بازو قوی رہیں</p>	<p>۱۶۲ بلکونی تیز بوتے کیلے نگار سے جنیش بھونکی تھی کہ سرو کی وار سے</p>
<p>۱۶۳ وہ قوتی وہ آج بولی کہ کھیلان وہ جلال مروا کھلے تھے عرسے کیو بری کے اہل وہ جلد وہ داغ وہ سینہ وہ دم وہ جلال دم میں کبھی کبھی فیضیم بھی غزال</p>	<p>۱۶۴ اندک کجالات و شوکت حضور کی دیر نہ آٹھ نہ سکتی تھی گردن خود کی مروا فرس شکوہ دکھاتا تھا طور کی جلی قدم قدم پہ چکتی تھی نور کی</p>	<p>۱۶۵ خود اتو دی ہو نہایت از غصہ جلال دیرا کہ یکے کے میں لگا یہ خوش خصال اسکا جلال عیش و فخر کا ہو جلال سیرش جو لاکھ ہوں تو کس کام میں جلال</p>
<p>۱۶۶ وہ قہر آسمان پہ بھی جانے میں طاق تھا زور پر اگر خدا سے دیا براق تھا</p>	<p>۱۶۷ درونی صوفے مہر جہاں تاب زرو تھا مٹی میں یہ دک تھی کہ کندن بھی گر تھا</p>	<p>۱۶۸ اس مہر کہ میں بس نہ جلا اسکا جہانی سے دیکھو یہ شیراز نہ ہٹیکا ترائی سے</p>

<p>۱۵۴ پہلے تھکے تھکے اعدا میں پائیا گیا موتا یہ سو رہا وہ رسالہ پائیا گیا ہر غول میں علم سے علم جھک کے پائیا گیا میر گیا نشان وہ فحاش سے پائیا گیا</p>	<p>۱۵۵ قائم تھا اسے جدید کا قہار پائیا گیا بان خانہ زور اسی کا جگر بند پائیا گیا سرتے ہیں رستم کو زیر دست پائیا گیا دین کے کوپے داد یہ کم چاہی پائیا گیا</p>	<p>۱۵۶ کاخ طبع زینب کا صریح لا پائیا گیا ماں کے سر پر باوٹھی کا رنگ زرد پائیا گیا اٹھ کر زینب نے چوہے سے پائیا گیا اٹھ کر زینب نے چوہے سے پائیا گیا</p>
<p>ہل چل میں چلکوتے جو چلے تھک گئے اس صف کے تیرہم کے اس صف پہ چل گئے</p>	<p>رہو بڑھ کے یوں رو کہ تمہیں بھی گرو پو اگشتگان بدر کا بدلہ جو مرد ہو</p>	<p>کری سے دلی ہوش اٹے دشمن دیر کے شیر اس طرف اتر گئے دریا کو پیر کے</p>
<p>۱۵۷ یہ سچ ہے سچ ہے جو ابلیس کا سر کے کچھ کچھ کا باغ لاد کا سر نوازیان پیری غمی کی تو اس کی جگہ نوازیان پیری غمی کی تو اس کی جگہ</p>	<p>۱۵۸ پہلے سب کو پیش تبت کا تیر گیا ابلیس اسے راہ خلافت بتا گیا بھڑا رونق غلام ب نہ چاہا گیا نور دہل سے رعد کا دل تھرا گیا</p>	<p>۱۵۹ کھلی دھڑلانی سے وہ بڑی شکر پائیا گیا چلنے میں ذرا فقار تھی جگہ زبان تیر پائیا گیا کچھ شہر پر ہونے لگی آتش تیر پائیا گیا کچھ شہر پر ہونے لگی آتش تیر پائیا گیا</p>
<p>یہ جنگ تھی کہ حشر کوئی جاننا نہ تھا بیٹے کو باپ خون سے پہچاننا نہ تھا</p>	<p>جو جو تھے منتشر وہ پر پھر ہم ہوئے پھر ب نشان کھل گئے نیز کے علم ہوئے</p>	<p>آیا خدا کا تیر ہر اک رو سیاہ پر بجلی محیط ہو گئی ساری سپاہ پر</p>
<p>۱۶۰ نہا بر این نامور رنگ کی جو چاہا وہ کن تھے علی سے اسے جو دم نہا نہا بر این نامور رنگ کی جو چاہا وہ کن تھے علی سے اسے جو دم نہا</p>	<p>۱۶۱ دیا کا پیر پیر کا پیر پیر پیر نمایا ظکار طبعی نے نہا پیر پیر دیا کا پیر پیر کا پیر پیر پیر نمایا ظکار طبعی نے نہا پیر پیر</p>	<p>۱۶۲ کچھ</p>
<p>سب ملے روئے نہیں اس شہ کا کم کو کھوٹے ہو سر کے میں بزرگوں کے نام کو</p>	<p>ترا باجو رخس برق نکا ہونے گر گئی آمد خدا کے تیر کی آنکھوں میں بھر گئی</p>	<p>دعویٰ تھا خون قاسم یوسف جمال کا یوں تینے نے غرض دیا شیر کے لال کا</p>

<p>۱۵۷ کھا کھا گئی صفو کو بار بار رالی میں ٹھہر گئی نہ بے سوچے دم بھر رالی میں ثابت رہے تھے خطے خطے قدم ہر رالی میں سیکے انھیں کے کاٹ گئی سر رالی میں</p>	<p>۱۵۸ جب راجہ گیا سپر آئینہ کی دشا نہ کٹ کے باغ کٹا آئینہ کی منظر کٹا دھیم ہوا سر جبین کی بچنے کو یکے زبے جراتی زین کی</p>	<p>۱۵۹ بچی ادھر سے جب تادھر کا پڑنھا کھٹے تھے سر پہ فرق برتن میں زور دینھا پچھلے ہوا خاتمہ تین اسکا جرات نہ تھا سب جلیجی تھی گئی گویا دم بھر اندھنھا</p>
<p>دو ٹکڑے ہو گئے کرتا تھا جو راہوار سے یہ اٹھ کے داوا لگتی تھی ذوالفقار سے</p>	<p>چورنگ تھا فرس تو دو بار سوار تھا الدر سے منہ کہ تیغ نے جانا خیار تھا</p>	<p>سیل فنا تھا جنگ میں کاٹ اسکی دھلا دم غم تھا گھاٹ بارھ میں سب ذوالفقار کا</p>
<p>۱۶۰ غفل پر گری نہ کی تھی کین اکدم بھی نہ جاسکی برتن نے کی کین کچی کین کی پچی کین بوجی کین نور بھین اتری تھی کین بوجی کین</p>	<p>۱۶۱ ایک عبد مر لومین سر اس پر جی ہلی خالی صفوین ادھر ابتری ہوئی بیجان تھا جب سپہ سالارن دہ پر جی ہوئی تھی ساتھ ساتھ اجل پر جی ہوئی</p>	<p>۱۶۲ گورا دہ باغ اودہ تلوار کی چک تھی صاف تیغ خیلہ راز کی چک موج پر نہ بکس ثانی تھی دھار کی چک میں ایک پوچھی تھی اس ایک کی چک</p>
<p>کاٹے ہوئے نشان تھے زمین پر پڑے ہوئے بہر جاتے ضرب تیغ کے جھڑے گڑے ہوئے</p>	<p>ایچ اسکی قمر تھی کوئی کیونکر الگ نہ جاسے بھیتی تھی برق بھی کہ ہوا اسکی لگت جاسے</p>	<p>اک شور تھا کہ آگ لگی کائنات میں خشتی میں زلزلہ تھا تلاطم فرات میں</p>
<p>۱۶۳ جل جل آپ تیغ سے تقارم سے یہ ہیں کے بجائے میں جاکارم سے ہامی تھے غیب سے سب دہ نمودارم سے دو تادہ جب ادھر سے جاکارم سے</p>	<p>۱۶۴ سب سر تھا خیلہ زلف بہ دہ جاندار لگی اک آگ تھی کہ خیمہ گردن میں جا لگی چار آئینہ پر ضربت تو کھجی ہو لگی سربان کھلین زور کی جب کی ہو لگی</p>	<p>۱۶۵ بوجہ بوجہ کچل ہی تھی جو تلوار جا سو کشتوں کے طبع سے جلتے تھے انبا جا سو خار میں گرم موت کا بازار جا سو پھرتا تھا جھوم جھوم کے ہوار جا سو</p>
<p>غل تھا کہ زلزلے میں زمین آج رنگی ہو کستا تھا شیر بان یہ مدوختین کی ہر</p>	<p>برپا تھا شور چار طرف جاک جاک کا پانی اتر دکھاتا تھا لوہے کو آگ کا</p>	<p>تیغ ائی جیسے اسکا بھی وار اسپر چل لیا دہ سر گر گئی تو یہ لاشہ کچل گیا</p>

<p>مرثیہ ہر اک علم کی جو غیبت نشان کئی نہ توغ کاٹا تو نشان کی زبان کئی ترکش کے لئے حکم ہے ترسے نشان کئی پرستے ہوئی زور مگر بھولان کئی</p>	<p>مرثیہ نہ کہ کج اختیار سے کسی کا دل جائی مقدر کتنا قاجالی کے منقل آفت تھی تھی بریں تیغ جان کسل کرتی تھی کجی کو درد ہوئی سے منقل</p>	<p>مرثیہ تاریت جو سپہ زد کوئی ایسی تھی نہ رنگ کوئی خوف سے خاطر نشان تھی گر بیان تھا تو تیغ دم اسخان تھی یہ طرف بات تھی کہ دین زبان تھی</p>
<p>روح کے ساتھ من تھے نہرو من تو کئے تار نفس بھی کٹ گئے تھے گرو نو کئے ساتھ</p>	<p>ہم کیلے تھے نہ نہ تھی یہ اعمال شرت کی ہمیت بدل گئی تھی ہر اک بد شرت کی</p>	<p>ہزار سر جھٹکے تھے تلوار کی طرح سرکش غموش تھے لب سو فار کی طرح</p>
<p>مرثیہ ناری نہ توغین حل تھے شعلہ و بولی پہلی ادھر تیغ بجلی ادھر بولی شب کو چمن جلا جو سپہ ترسے زبولی سردار سے پہلے تو جھوٹو خبر بولی</p>	<p>مرثیہ دو بیابانوں گھاٹ گھاٹ درو کئے دم ہزار کس کوئی اک درو کئے جب جاتا سپہ کو یہ کار در کئے عجب کس سکر کے تھے تلوار در کئے</p>	<p>مرثیہ سب ترسے کی زینت بن گئے تھے سر ہر گئے گئے مل کے تھے زخموں کے پھول چار طرف کھل کے تھے بیل زور کے ساتھ بیل کے تھے</p>
<p>جلائی موت حدتے تری کج ادالی کے بولی نکل کے روح شمار اس صفائی کے</p>	<p>ٹھہرا جہان یاد دین کھوڑ کو بھر کے کوئی شکار پتا ہو چھ سے شیر کے</p>	<p>برہم مزاج تخت دل بو تراب تھا لاشے اٹ گئے یہ نیا انقلاب تھا</p>
<p>مرثیہ جب سچ فوٹ کفر و دہک بولی گوئے عجم تر خسرا چار بولی بیل بول کر گئے یوں تند بولی کوتے تڑاتے زنج کیا سر خور بولی</p>	<p>مرثیہ وہ تیغ شکاری بکے ترس کی جوتی رستے کھلے پور ہندوستان کی جوتی بجلی گرے پور ہندوستان کی جوتی فلت وہ موج اور طوفان کی جوتی</p>	<p>مرثیہ کنک تھا کہ ایک کو سوین لائن کے لارا اٹھین چھپے ہوئے عالم جہان کے جواور ریشے تھے نہ آنے نشان کے پتلی پر گئے بھی تو لاتے طیان کے</p>
<p>غل خابرش ہو قری جو ہر ملا کے ہیں دم ہر بین نیصاریہ کرتے رضا کے ہیں</p>	<p>افسر فوج تو جس سے افسر چھپے ہوئے سب چھاؤنی آ جاؤ مجھے تھے چھپے ہوئے</p>	<p>کیوں سر کے میں تیغ دو دم سرخرو ہو ایسی جگہ نہ تھی کوئی جس جا ہونو</p>

مرثیہ میر انیس
یہودی صورت کی
جلی کی کتے ہیں جیسے
لطف بھی من سلی
بیوی کے در اس طرح
نہ تھی جو اس طرح
اکھی اعضا
انسان کے بیوی تھے
صورت کے بیوی تھے
خونکہ بیوی کوئی چیز
اور کوئی شکل نہیں ہے
نیکین
ان کو گولت اعضا
ایک بارہ بارہ دیکھیں
انسانی کے بیوی
سے عجیب تر بیوی
تھے یہ

<p>۱۷۴ بیل جی تنہا تیر کا دم لہرے گیا آگے بیٹھا تھی تو کوئی ڈر سے گیا لکھنے میں کوئی شوق نہ نظر آئے گیا</p>	<p>۱۷۵ اٹھی چلی سپاہ میں آئی جلد پہلی پنچہ جو بیٹھا تو کلائی جسد پہلی صفت کی جلد پہ سے کی صفائی جلد پہلی نہی جگر میں خونین لائی جلد پہلی</p>	<p>۱۷۶ کے جلد پہ تنہا تیر کی قطع واہ اس صفت کے اندر باون قلم بردارہ خط جابجا تھے خاک پہ باہن زرم سرکٹ سے تھیں تھیں نصین افسانہ</p>
<p>۱۷۷ دو بلیاں بھی بہر تا شامی رہیں سرکٹ کے گر بڑا گر گھین کھلی رہیں</p>	<p>۱۷۸ دم توڑے یامرے کوئی پروا نہ تھی کھلی جو نوین پیر کے پھر آشنا نہ تھی</p>	<p>۱۷۹ کتر کے پو پھر آئی سو چاٹتی ہوئی چلتی ہو یہ تو راہ کو بھی کاٹتی ہوئی</p>
<p>۱۷۸ کتنی سے دوزن باغ جارت سے میر گیا بر خاں قد کی شاخ جلاؤ نہ میر گیا اس آفت سے جو تیغ تو اس سے میر گیا چلتی سے جاتی اور میر سے میر گیا</p>	<p>۱۷۹ چھپتی تھی بن انکی دیکھ دیکھ بجائی تھی ساو یک دیکھ دیکھ نظر تازہ زین کو فلک دیکھ دیکھ خوشید کا تپا تھا جھلک کو دیکھ دیکھ</p>	<p>۱۸۰ کھنچا جو یک یک غضب کو گاہے حکومت سے جھکے فوج فطالت شہاے کھنچا سر آسمان پر زین کے غبار نے سیر پارائی خاک سیر دوز گار نے</p>
<p>۱۸۱ وہ تھلے بھی ہول قیامت کم نہ تھے لبا تفرقہ بڑا تھا کہ اعضا ہم نہ تھے</p>	<p>۱۸۲ جو سر میں بیچ و تاب تھار فونکے جال کا بجلی کی زرق برق تھی چم خم ہلال کا</p>	<p>۱۸۳ دن چھپ گیا یہ گرد بڑی آلودہ پر سٹی کا بل بندھا تھا محیط سب پر</p>
<p>۱۸۴ لوگوں کو کہنے نہ دیتی تھی لاکھوں میں ہاتھ ایک کا ملنے نہ دیتی تھی مجھ سے کہہ سکتے تھے نہ دیتی تھی پتھر بھی پتھر ٹھٹھ بٹے نہ دیتی تھی</p>	<p>۱۸۵ کتنی تھی تر تھی جلد دیکھ دیکھ کتنی تھی ناز خستہ پیر دیکھ دیکھ خود تھی آپ اپنی ادا دیکھ دیکھ خدا کی تھی نہ دیکھ دیکھ</p>	<p>۱۸۶ آتش سے ناز کو لڑنے تھے دستہ دور جنگل میں چھپ چھپ تھے ڈر سے جانور جہات کا پ کا نیپے کہتے تھے انہور دنیا میں خاک آڑی ہو جاکے کیم کوہم</p>
<p>۱۸۷ جو اسکا کام تھا سودہ پھرتی کے ساتھ تھا جسکا قدم بڑھانہ پھر تھی نہ ہاتھ تھا</p>	<p>۱۸۸ کتنی تھی تیغ گو کہ سردی کا ہاتھ ہوں تو میر دم کے ساتھ ہو میں تیر ساتھ ہوں</p>	<p>۱۸۹ اندھیر ہو اٹھی برگٹ اب جہان سے دول گیا زمین کا طبق آسمان سے</p>

<p>۱۹۱</p> <p>دیکھو کھٹ سے بیکجی تمام ساحل تک آئے حضرت عیاشی بن عامر نور کیا زانی تو شیر و شکار ہو سگان شام وہ درویش تو کیا ہوا اور سگان شام</p>	<p>۱۹۲</p> <p>جلو سے نور میں علم نہ بنے کھٹے اک شور تھا کہ خضر علیہ السلام آئے پانی میں جبکہ شرم سے خورشید دوپہ چائے پھر آنکھ میں حجاب کی کیا آسان جائے</p>	<p>۱۹۳</p> <p>ہر چند تین روز سے جو یہاں کا نور تپتا یہ خاندان دیکھی ہے یہاں حضور پر ہی یہ امر کہیں دریا دی سے دور جانبین بچیں صفیر کی فکر کی جو نور</p>
<p>تم سب کی کیا باہر دامن کی گرد ہو ہاں اب ہین ہٹاؤ تو جانیں کہ مرد ہو</p>	<p>ہر رنگ ریزہ نور سے درخوش آب تھا لہریں جو حسین کرن تو بھنور آفتاب تھا</p>	<p>ناموس مصطفیٰ میں تلاطم ہوا رات اب جلد شک بھر گئے بجلی فزات سے</p>
<p>۱۹۴</p> <p>وہ حکم ارغاک نہ بھی بھٹکتی تاب نیچا یہ کیا باہ کی مٹی ہوئی خراب لاکھوں اب نور سے کوئی اس تیغ کا جواب یوں خاک میں لاتے ہیں فرزند تو اب</p>	<p>۱۹۵</p> <p>جھاتی تک آئے پانی کو دیکھا جو کیا گھڑے کا دل ہوا صفت مون بقیار کھڑے منہ بھر کے نظر کی سو سے نور کھڑے پر آگ چھوڑ کے عجائب مار</p>	<p>۱۹۶</p> <p>چچو بچا حال بنے گداں پر غم روئے سوئے اشکو سے عیاشی باکرم مشک تیر بھر کے روشن پر کھا چھپ چھپ نکلا لپٹ کے نور سے بندہ بڑا خوش</p>
<p>افسوس ابن سعد سگار ٹل گیا برخیز کچھ بخار تو دل کا نکل گیا</p>	<p>قوی لے افسوس کہ بہت نشہ کام ہو ہمیر توبہ حسین یہ بانی حرام ہو</p>	<p>بڑھتے ہی بحر ظلم کی موج میں گھر گیا سفائی کی آل کا فوج میں گھر گیا</p>
<p>۱۹۷</p> <p>پان لکے ڈال دیا نہیں سند خاؤں دم اٹھا کے بنا اس پر سربند چکا جو کس رس عدا را بند پانی کی آفتاب ہوئی چاہتے وہ بند</p>	<p>۱۹۸</p> <p>گردن لکے گئے گلا اس پر گام بے زور الجھ جھپ بھی پانی ہو حرام اس نعمت میں نہیں کہ دیو دون دنا کام آس آنا بھی حسین کے بچے ہیں نشہ کام</p>	<p>۱۹۹</p> <p>بان راد روک لو یہ ہوئی چار سو کلا برچے اٹھا اٹھا کے بڑھے سیکڑوں سوار دھالین بھین جہم کہ اٹھا کر ہوا تینین علم ہوئیں کہ بندھا آہنی صلا</p>
<p>دراکے دلیں مٹی چو کہ دوت وہ دھوئی آنکھوں میں پھیلوئے چکا چوند ہو گئی</p>	<p>مطلب یہ ہو کہ ذکر و فنا چار سو ہے ترخشک لب نمون تو نمون ابرو ہے</p>	<p>ہلتا تھا چرخ غلغلہ دار و گیر سے حلقہ کسی کمانا خالی تھا تیر سے</p>

<p>۱۰۱ کنا تھا گزرتوں کے ایک ایک پہلو رکھو یہ مشک او اسدا شک کے نشان بوسک جواب دینے تھے عبا عیسیٰ نوجوان چہرہ بیکار دور کا بنگھالے ہو زبان</p>	<p>۱۰۲ بو چھار ایک ایک ہوئی تیر کی جو غیب نہیں جلیں غیب شہر کی جو غیب یہ نکل دو جہانے امیر کی جو غیب بچھنے پائی پائیں غیرو کی جو غیب</p>	<p>۱۰۳ راہر ناود فون کا لہو وہ ایک جان ناقدہ دین دیکھا وہ سوئی ہوئی زبان روئے کی فکر مشک کا دھڑکا علم کس کس زبان چھانے سے ہو گیا کین کس زبان</p>
<p>۱۰۴ کیا نہ جو مشک کوئی جب تک یہ ہاتھ ہو او بے حمیت مری جان اسکے ساتھ ہو</p>	<p>۱۰۵ نیزے تھے اور جان دے پہلو دیر کے نیزوں نے چھان ڈالا تھا سینے کو نیز کے</p>	<p>۱۰۶ چکی شان تو روح بد سے روان ہوئی رو کا پسر یہ تیر تو خاطر نشان ہوئی</p>
<p>۱۰۷ غفلت تھی زمین انھیں غفلت تھی اند دور کا زمین ہیں یہ اسی فون کینہ جو اک مشک اک نشان نہشتاہ بکینو ابن جابن نام اور اس آبرو</p>	<p>۱۰۸ زخمی تھے پر زخمی تھے تھے بار بار چہرہ پر زخم کھائے تھے تھے بار بار بوسہ بر بوسہ کے فون کے تھے تھے بار بار سحر پانچ سات تھے تھے بار بار</p>	<p>۱۰۹ کھاتے تھے تن پر غم کچھ پناہ تھا کس کس مضطر تھا شک کے لیے وہ صاحب کرم بتنا تھا خوت کا بونین تھتے ز تھے قدم توت کو نصف ضعف کو توت تھی ویدیم</p>
<p>۱۱۰ گر مر گئے تو رنج و الم لیکے جائینگے مختار انکا جو ہو اُسے دیکے جائینگے</p>	<p>۱۱۱ دکھلا رہے تھے رنگ علی کی رطائی کا اعدا کے خونے لال تھا سبزہ ترائی کا</p>	<p>۱۱۲ اعدا ہون بنائے تھے کینے سے مشک کو پر یہ جدانہ کرتے تھے سینے سے مشک کو</p>
<p>۱۱۳ کچھ کچھ تیر دوسری علم کس کس درون طرف کے نیز تھی قلم کس کس علم مفعولہ صورت شہر کس کس تیر دوسرے بند عینو کے کس کس</p>	<p>۱۱۴ کچھ کچھ علم کو کس کس تھے بار بار وقت علم کچھ کچھ یا شہر کس کس دینے تھے دوسرے علم کس کس کچھ کچھ کس کس کس کس کس کس</p>	<p>۱۱۵ کلمہ کلمہ بین علم کس کس کس کس ہر کس کس کس کس کس کس کس کس اک تیر تیر کس کس کس کس کس کس کلمہ کس کس کس کس کس کس کس کس</p>
<p>۱۱۶ سُن سُن پٹ کے چلنے میں کمر بن جو کھن آہی مھین تیر کچھ گئیں آہی لٹ گئیں</p>	<p>۱۱۷ پانی کے واسطے یہ کبھی رن پڑا نہیں کاندے پہ مشک کے کوئی لون رن نہیں</p>	<p>۱۱۸ صدمہ ادر تو مشک کا جان حزمین پہ تھا دیکھا جھو کے دست مبارک زمین پہ تھا</p>

<p>۵۱۴ خانہ سے دیون آج کل پہنچ گئے نیوڑا کے چھوٹے کے عجیب پس نو جوان مچھلی کی طرح ہاتھ توڑتی ہے تھاپاں زینت جہانمونی تھیں تھیں سے آگیاں</p>	<p>۵۱۵ نرنگی سے شوق پانا کہ سر خباب نرنگی سے شوق پانا کہ سر خباب نرنگی سے شوق پانا کہ سر خباب نرنگی سے شوق پانا کہ سر خباب</p>	<p>۵۱۶ کس</p>
<p>۵۱۷ میدرت ہو گئی تھی جو اس قدر کی تلوار بھی تر پتی تھی دست جری کے ساتھ</p>	<p>۵۱۸ تر پے آئے کراو کے خاموش ہو گئے منہ رکھ کے خالی شک پہ بیوش ہو گئے</p>	<p>۵۱۹ ماتم بین نوجوان کے دل اندوہ پاک تھا تلوار ہاتھ میں تھی گریبان جاک تھا</p>
<p>۵۲۰ دستا تھا بعد فتح اسی میں تھی جو اب خطا بائیں ہاتھ میں شکیہ و ظلم ملواریں دو جلیں جو کیٹکا سے ہم دیکھا ہوا دہاتھ بھی ہیں ہو گیا ظلم</p>	<p>۵۲۱ کس بٹائیں فن کو کس دغا کرین بلاؤ اب کہ حضرت عیساؑ کیا کرین</p>	<p>۵۲۲ بازو کھڑے دہر زہر کوے جلو بیٹا بچا کی لاش پہ بابا کوے جلو</p>
<p>۵۲۳ دست نرنگی تو تھیں کوئی ناچار کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>۵۲۴ خیر اب نہیں جو خیر کے انداز اور ہیں بی بی یہ بیکار سے رہا ہے کے طور ہیں</p>	<p>۵۲۵ شق ہو جاو جو میرا دھڑ سے عطا ہو یار کسی سے خلق میں بھائی جدا ہو</p>

<p>۱۲۴ عجب کردار اب نہیں قابو میں تھا نہم ہاتھ نکالتے ہو چکی جاتی ہو کر سینہ سوہ دل ہو طیان چاک ہو کر اکبر تاباؤ باقی میں رکھوں کو ہر</p>	<p>۱۲۵ چلے گئے لاش پیر نادار جیسا تھاری مری آنکھوں میں تار اس نزع میں بھی تھا چین کا انتظار ہر کھینچا گئے دھوڑتے ہو کھو بار</p>	<p>۱۲۶ مخڑ کھٹے کھٹے گئے شاہ و خصال کیوں چپ ہو چکا کوئی پد و کلال ان سب کے سب کو نہ بھڑکائی کلال چھپا کر دھوڑتے ہیں اب بڑا لال</p>
<p>لوٹے ہوئے میں بدن سو ہو گیا کیا دکھ ہی یہ کہ میں ہمہ تن رو ہو گیا</p>	<p>شاید زبان ہی بند جواب کھولتے نہیں روتے ہوئے ہم آئے تو اب بولتے نہیں</p>	<p>رخ کیوں ہی زرد کوئی ایذا گذرتی ہو کیوں دہم کراہتے ہو کیا گذرتی ہو</p>
<p>۱۲۷ اس شکل سے زاری میں پہنچے خواہ دین دیکھتے تھے آگے آگے حشر دین بابا بجا ہر لاش عمارت جبین گھوڑا کھینچ کر تھکے کھینچ کر</p>	<p>۱۲۸ اچھا لگا حسین اب جواب دو اویس کو نوجوان کے صفد جواب دو اب جان لب ہو سب کچھ جواب دو اویس کو شہم ساجی کو جواب دو</p>	<p>۱۲۹ کو دین اویس دم آخر تھا اس اویس کو جان بچا ہوا فوہ اس گزرے گی عجب چھین چھین کی جی ہو خیر سینہ پہ ہو گا تھکے تھکے شہر</p>
<p>رکے ہوئے ہیں مشک پہنچے پیار دیکھے شانے لگے ہیں شان عمارت دیکھے</p>	<p>گنت زبان خشک کو ہو تشنہ کام ہیں بھیا تھا سر کی قسم ہم تمام ہیں</p>	<p>تمشیر حلق خشک پہ چلتی ہی کس طرح دیکھیں ہماری جان نکلتی ہو کس طرح</p>
<p>۱۳۰ خضر بکارت جان عجب ارجمند پایہ لگے تو کچھ مہرے انتظار میں کی عرض دم تو جو خدیو ز خوار میں پہنچے سے بولتے نہیں کچھ اختلاف میں</p>	<p>۱۳۱ سین و خچرین را او کیونکہ کچھ پیام ایسا نوکیلانی چلی آوے وہ تشنہ پیام خشبش پہلی بونکو پیچیدی کا صحت کے نام کی عرض اب غلام کی رخصت ہو پیام</p>	<p>۱۳۲ یہ بات کہنے نزع میں عجب افسانہ تھا فطرت کوئے آنکھوں سے عارف پہاڑ ہے دوار مسکرتے ہیں کس کس سے ہائے پہنچوں وہیں جھپٹتے ہیں قند کے پائے</p>
<p>کچھ ذرا ملاحظہ چہرے کے نور کو آنکھیں کھلیں ہیں دیکھو سب ہیں خضر کو</p>	<p>قدمونہ آنکھیں لئے کو دل بقرار تھا مولا کے دیکھنے کا قضا انتظار تھا</p>	<p>بجلی کے ساتھ موت کا بھر بھی جل گیا سراپاؤں پر دھڑا ہا اور دم نکل گیا</p>

<p>۴۳۳</p> <p>کے غم سے غم کی کہ چا جان کے جنگ کی پیر سے شاہ کی بیگیا کے منہ تو اٹھا دیا کہ زخار جگر کے دستِ حسین کو بے اس کر کے</p>	<p>۴۳۴</p> <p>تنت میں کر دو دھڑکیں گلیں گلیں کیا تفرقہ دکھایا جو کر دون سے ہر دم کیا غم ہو کر میں لکھے ہمارا دم افت یہ چاہتی تھی تو بین بھی ہو ہم</p>	<p>۴۳۵</p> <p>کیا کہ غم کا تھا تھکا اک دم سے پھر یہ مشک خیرہ نصیب کی جاو بیوہ بیوی چلی آئے یہ سا دواک اراو بٹیا چاہے بچو کو جا کر لگے لگاؤ</p>
<p>۴۳۶</p> <p>اب کون دیکھا دھم میں ہی کے پیر کا دم بھر میں تھے پھوڑو یا عمر بھر کا ساتھ نہیں خشتِ گلن کی میر جوان باؤ گناہا چاہے دلا میں اب کمان</p>	<p>۴۳۷</p> <p>رو میں سرہانے بیٹھ کے جو سو گوار ہوں ہم دونوں بھائیوں کے برابر مزار ہوں اکی صدفِ حضرت خاتونِ روزگار جو وہ جھلے آٹھ گویا ایسا دنا شمار</p>	<p>۴۳۸</p> <p>بو بھین جو ب کہ سبطِ پیر کے گھر گئے کند بیکو کہ بھائی کے لاش پہ مگر گئے اک دم سے شمس کے سور کے بعد تھپے اک آہ کے شمشاہ کرا</p>
<p>۴۳۹</p> <p>تینوں میں اب سر نہیں بھائی کی ہوتے ہو بازو کٹے شیر سے دریا پہ سوتے ہو نہیں خشتِ گلن کی میر جوان باؤ گناہا چاہے دلا میں اب کمان</p>	<p>۴۴۰</p> <p>بٹیا بلا میں لاش کی لینے کو آئی ہوں پر ساتھ اس بھائی کا دینے کو آئی ہوں واری غم اب یہ رشک علم کی جاو ایسا نہ ہو بٹیا نے شیش برہنہ سر</p>	<p>۴۴۱</p> <p>رو تے ہیں اب کیوں مگر عمو کو گھر گئے حضرت دی صدا کہ جہان سے گزر گئے نہیں خشتِ گلن کی میر جوان باؤ گناہا چاہے دلا میں اب کمان</p>
<p>۴۴۲</p> <p>اتنی جگہ کے واسطے پھر حسیں سے بھیا ہوا سے سر دین اب سو جیلن سے نہیں خشتِ گلن کی میر جوان باؤ گناہا چاہے دلا میں اب کمان</p>	<p>۴۴۳</p> <p>ہم مگر کہ خلق سے بھائی گزر گیا بازو ہمارا تھا منے والا تو مر گیا واری غم اب یہ رشک علم کی جاو ایسا نہ ہو بٹیا نے شیش برہنہ سر</p>	<p>۴۴۴</p> <p>اندھیر ہی جہان مجھے کچھ سوچتا نہیں ہی علم تو آیا ہی میرا چا نہیں نہیں خشتِ گلن کی میر جوان باؤ گناہا چاہے دلا میں اب کمان</p>

سازش آٹھ تین کو محرم تمام ہو

<p>۱۳۱۳ دھڑون کمان میں اور مرگے کو کھینچ جکڑنا داندہ مانا جادو سے ریاست مشک بھیجی اور خود مرگے کو کھینچ کر گئے</p>	<p>۱۳۱۴ بھائی سے ساتھ بھائی کا چھوڑا ہوا بھائی نے بھیلی نہ پھیل نہ پھانڈا ہوا بازو مار قوی قاسم کو پھانڈا ہوا ہوا</p>	<p>۱۳۱۵ بان دو دو منویہ جکا کا مقام ہو نعمت میں شریک روح رسول نام ہو اب رخصت حسین علیہ السلام ہو</p>
<p>شانے کٹے تھے مشک بھی تیونے کٹ گئی وہ کیا کریں ہماری ہی مت اٹ گئی</p>	<p>فریاد ہو عینون نے ہم پر ستم کیا تیونے سرو باغ علی کو قتل کیا</p>	<p>موت آئی تو شریک ۱۰۰ اکون ہو گیا جو سال بھر ہے گا وہ پھر شہ کو رو گیا</p>
<p>۱۳۱۶ علی پر کیا کہ شہ کے علمدار ہائے ایں اور چشم جگر کر رہا ہائے ایں ابن فاطمہ کے درد گارہائے</p>	<p>۱۳۱۷ یہ علم غلام و عیال کی حال ماقا بھر تھا خاک بکھیرے پونے بال چلائی تھی تیجم ہوئے میر سے دونوں لال</p>	<p>۱۳۱۸ آگے تھارت مرے عیال کی پر سادہ دینے سید لعل خدا کو کیا تسم سب کو دیکھتے ہیں شہنشاہ کر بلا</p>
<p>چھوٹے ہاتھ رکھے دل دردناک ہو دس مارا سر کو بانی سکینہ نے خاک پر</p>	<p>ہوئی علی کا نور نظر مجھے چھٹ گیا میں راند ہو گئی مرا اقبال لٹ گیا</p>	<p>بجھو شریک بزم شہ مشرفین کو دس لوجوان بھائی کا برسا حسین کو</p>
<p>۱۳۱۹ حضرت علی کے گھر دریا صحن میں علم اور سر پہ زین پہ شہنشاہ اکرم سب کہا کہ عینہ نہ لکھا ہمیں یہ غم</p>	<p>۱۳۲۰ ہمارے صداعی کی آئی کہ ای جو زانو پہ تھا سرے سر عیال رائی ہو تے پرے کوزہ عمر آٹا دہو</p>	<p>۱۳۲۱ پیکرے اپنے حضرت عیال خاک میں آواز پیکرے سر نہ کو تھوڑے اور شک خلت بدو ہوئی حسین کے زین پہ بچاڑین کھادو</p>
<p>پوچھو ہمارے دل سے مصیبت جہاں کی بھائی ہی جانتا ہو محبت کو بھائی کی</p>	<p>بھائی کے غم میں لال مراد دہند ہو اب صبر کر کہ صبر خدا کو پسند ہو</p>	<p>کل خاک میں ملائی گئے اس شہنشاہ کو رخصت کر حسین علیہ السلام کو</p>

<p>۱۴۵ جنگل کی غم کی چھ چھان مگر جنگل کی چھ چھان مگر شاہ کی بھینا کر دھرتی نہ ڈر آٹھا و غارت زینار بھرتی مستتر حسین کو بجائے اس کے</p>	<p>۱۴۶ تنت میں ہو کر دھوپ جنگل کی کیا فقرہ دکھایا جو گروں نے جو تم کیا خوب ہو کر سر میں بچے ہمارا دم الفت یہ چاہتی تھی کہ تو بن بھی ہو</p>	<p>۱۴۷ کیا کہ علم فاکٹ آٹھا اکبر سے بھر کر شک خیرہ عصمت کی بجاو یہ وہ ہوئی چچی آتے برسا و خاک اڑاؤ پٹیا چھپا کر بچو جا کر بچے لگاؤ</p>
<p>۱۴۸ اب کون دیگا دکھ دین ہی کے بس کا دم بھر میں تنے چھوڑ دیا عمر بھر کا ساتھ نہ سبک شریف نکلن کے زور جوان بیاؤ چکا سا چاہئے والا میں اب کمان نہ خدا کا آج جہانے شان شان سکون حسین جانتا تھا اپنے تن کی جان</p>	<p>۱۴۹ رو میں سرھانے بیٹھ کے جو سو گوار ہوں ہم دونوں بھائیوں کے برابر مرزا ہوں اگر صدمے حضرت خاتون روزگار ہو تو جہانے آٹھ گیا ایسا و فاشا اگر میرے لال سے تیرے لیے کسے نہ تار میرا بسرو آئے سے عجائب عالم دار</p>	<p>۱۵۰ بوجھ میں جو ب کہ سب سے میرا کدھر گئے کدھر بچو کہ بھائی کے لاش پہ مر گئے اگر بھر شمع سے شمع جو کدھر بھلا تیرے آپ کے شمشاد کدھر بلا گاہ آئی دسے سکینہ گھر سے بننے پنا بلا بدین اب بکھلتی ہوں گھر سے</p>
<p>۱۵۱ تیرے میں اب سپر نہیں بھائی کی ہوتے ہو بازو کٹے نہیں سے دریا پہ سونے ہو تیرے میں اب سپر نہیں بھائی کی ہوتے ہو بازو کٹے نہیں سے دریا پہ سونے ہو</p>	<p>۱۵۲ بیٹا بلا میں لاش کی لینے کو آئی ہوں پر سا تھارے بھائی کا دینے کو آئی ہوں بیٹا بلا میں لاش کی لینے کو آئی ہوں پر سا تھارے بھائی کا دینے کو آئی ہوں</p>	<p>۱۵۳ رو تے ہیں اب کون سے عمر تو کدھر گئے حضرت دی صد کہ جہانے گزر گئے رو تے ہیں اب کون سے عمر تو کدھر گئے حضرت دی صد کہ جہانے گزر گئے</p>
<p>۱۵۴ اتنی جگہ کے واسطے پھر حسین سے بھینا ہوا سے سرد میں اب سو چین سے</p>	<p>۱۵۵ ہم مر گئے کہ خلق سے بھائی گزر گیا بازو ہمارا تھا منے والا تو مر گیا</p>	<p>۱۵۶ اندھیر ہی جہان مجھے کچھ سوچتا نہیں ہی ہو علم تو آیا ہی میرا چچا نہیں</p>

تا بیچ آنکھوں میں ہو محرم تمام ہو

<p>۴۳۳ لفظ و زون کمان میں اے کہ جو کہ کھڑے جکڑ پادانہ دانا کا جید صر ریاست مشک پیچیدی اور خود گزرتے پانی پادانہ تشہد میں کو چلے گئے</p>	<p>۴۳۴ بھائی سے ساتھ بھائی کا چھوڑا چھوڑا نہ بھیل نہ بھیل نہ بھیل نہ بھیل باز و سر قوی خاصو ٹاٹا نہ زاریف ریشہ میر سے باغ کو ٹاٹا نہ زاریف</p>	<p>۴۳۵ بان دو دو منوبہ کجا کا مقام ہو نہ میں شریک روح رسول نام ہو ابار خست حسین علیہ السلام ہو نہ میں شریک حسین علیہ السلام ہو</p>
<p>شانہ کھٹے تھے مشک بھی تیغ نہ کٹ گئی وہ کیا کریں ہماری ہی قمت اٹ گئی</p>	<p>فریاد ہو معینوں نے ہم پر ستم کیا تیغ نہ سرد باغ علی کو قسم کیا</p>	<p>موت آئی تو شریک ۱۰ اکون ہو گیا جو سال بھر ہے گا وہ بھر نہ کر دے گا</p>
<p>۴۳۶ علیؑ کیا کہ شہرے علیؑ رہا ہے او زور چشم علیؑ کہ رار رہا ہے ای ابن فاطمہؑ کے درد گاہا رہا ہے او فوج شہرے جعفر علیؑ رہا ہے</p>	<p>۴۳۷ زیادہ عالم کا وہ عیال علیؑ حال ماقا بھر تھا خاک کبھی بچو غائب چلائی تھی نیم ہوتے میر سے دونوں لال دنیا سے کھوئے مجھے عیال علیؑ غافل</p>	<p>۴۳۸ آئے تھارت میں نے جو عیال علیؑ وفا پاسانہ دے سبیل رحمت خدا کو کیا نہم سب کو دیکھتے ہیں شہنشاہ کر بلا زیادہ ابھی بچے سوز قیامت کو دیا</p>
<p>چھوٹے ہاتھ رکھ لے دل دردنا کبر دے مارا سر کو بانی سلیمان نے خاک پر</p>	<p>ہو علیؑ کا نور نظر مجھے چھٹ گیا میں رائد ہو گئی مرا اقبال ل گیا</p>	<p>بجھو شریک بزم شہ مشرقین کو دے لوجوان بھائی کا پر ساحلین کو</p>
<p>۴۳۹ حضرت علیؑ کے گھر دیا صحن میں علم اور شریک زینؑ پہ شہنشاہ باکرم سب کہا کہ عینہ نہ لکھا جہنم پہ غم چین جبارانو سے کھوئے اکووم</p>	<p>۴۴۰ نامہ صد علیؑ کی لائی کہ ای جو زافہ تھام سے سر عیال علیؑ آئی ہو تے میر سے علم انشا دہ مو جانی بس اب حسینؑ کو روڑ لاندو</p>	<p>۴۴۱ پیکر ہے حضرت عیال علیؑ آواز پیکر ہے زینؑ کا تھوئے اور انک خن بواز حسینؑ کے زین پہ بچھا وین کھاو سایہ کافاطمہؑ کے زین کو دیکھ جاو</p>
<p>بوچھو ہمارے دل سے مصیبت بھائی کی بھائی ہی جانتا ہو محبت کو بھائی کی</p>	<p>بھائی کے غم میں لال مراد مند ہو اب صبر کر کہ صبر خدا کو پسند ہو</p>	<p>کل خاک میں ملائی گئے اس شہنشاہ کام کو رخصت کر حسینؑ علیہ السلام کو</p>

<p>۱۴۴ اویس دیار و سید و سامان الوداع اکو نیت مصطفیٰ کے دل و جان الوداع اویس جہان کے سید و سلطان الوداع اویس غیبیان ہند کے مہمان الوداع</p>	<p>۱۴۵ دوبانی ہون شہین نہیں جبین وہ آتش ہون جبین شہرا نہیں بہت زل و زنا نے دین بازبان بین دعو جان ہون کہارا نہیں</p>	<p>۱۴۶ جہاں کے دوست جیب ہو گئی تیر بند کھلا اب کہ کوئی ہمارا نہیں نیک و گریہ کر زمین پر حسین کسی نے ہم تارا انہیں</p>
<p>۱۴۷ آہ و بکا سے ہم بھی غافل نہ ہو گئے جب تک جینے کی ہمت نہ ہو گئے</p>	<p>۱۴۸ عراق و طحہ غیر و کی مجلس کو سب سے جدا ایم و نکایاں تک گزرا نہیں سکندر کے خاطر بھی ہو سدا جودا بھی ہو تو مدارا نہیں</p>	<p>۱۴۹ تر سے جہاں کے میں فلانا حسین پتھر کی نکتے دم بھی مارا نہیں کسی نے تری طرح سے او انیس عروس سخن کو سنوارا نہیں</p>
<p>۱۵۰ ابھی انہیں مہین کو دوری سے مہر ت یہ ہو کہ رو دن پٹ کر فرج سے</p>	<p>۱۵۱ سلام مرا ز دل آ نکھارا نہیں وہ دریا ہون جبکہ کنار انہیں دہلی ہون جہاں سے جو جہاں گئے وہ ہون کہ جو نکھارا نہیں</p>	<p>۱۵۲ رباعی گھر میں دھونڈو دنا نہیں دھونڈو مرد میں نہ دھونڈو نہ کفن میں دھونڈو گلزار خجف میں درخشاں ہو گا انیس بیلی کو جو دھونڈو تو جین میں دھونڈو</p>

<p>۴۸ مشرق سے صبح کی جو سپیدی عیاں ہوئی اندھیرا نہ چھایا بنیں ظلمت نہاں ہوئی روشن چراغ نور سے نرم چہان ہوئی اعلیٰ میں فکر توئی لہم زمان ہوئی</p>	<p>۴۹ گر گزراں کچھ کوئی کرتا تھا یہ سخن ہو اسکی ضرب اندھیرا بار بار سخن تھا اس طرح کندھے کوئی لاف زن باندھو لگا اس سے گردن بگم سخن</p>	<p>۵۰ کشتا تھا کوئی اس سے کر انجی راجا دیکھ اندھ کو غور کی باتیں نہیں پسند مقدور یہ بھی عمر ہی کرتے ہیں ہوشمند لہذا ان کو اسے خوف کے پناہ تو نہیں دے</p>
<p>نیربہ ہنچاے تیغ و سپر باندھنے لگے اک نچی کے خوبہ کر باندھنے لگے</p>	<p>ہر گزند و گناہ ملت جنگ اس دیر کو جیتا پکڑ کے لاؤ گناہ شہر دیکھ شیر کو</p>	<p>جنگ اس سے ہو جو سب رساں پناہ ہو سید ہو ابن فاطمہ ہو بیگناہ ہو</p>
<p>۵۱ کچھ کچھ خود کو سپر بننے نہیں چاہتا چنچر کچھ کچھ بننے نہیں چاہتا پہنی زرہ کسی نے سپر کرنا نہیں چاہتا ہلا زور باندھن کوئی جو کر خفا نہیں چاہتا</p>	<p>۵۲ رستاؤ کو کچھ کچھ کشتا تھا کوئی بات چھوٹے ہیں خون ال چھوٹے ہیں بات اس طرح کے چار آئینہ کوئی زیندہ فغان کشتا تھا جب روئی شہنشاہ کائنات</p>	<p>۵۳ تعمیر نہیں بھولتے ہو وہ فرح اللہ جاہ و زلف سے مہر چلی آتی ہو مرد ٹھیکہ ہو جیسا باب چھوڑ جیسا جھوڑ اسکو جو ان سے ہیں بہتر جیسا جھوڑ</p>
<p>چنگی سے میر سے تیر یہ جسم روانہ ہو پیشانی حسین اسی نشانہ ہو</p>	<p>مجرور ہو گئے پہلے ہی وہ سپر وار سے اسپر نہ خط پڑ گیا کبھی ذوالفقار سے</p>	<p>ناحق ہو اس پر تلک جہر حق ثبوت ہو غیرت کی یہ جگہ ہو مقام سکوت ہو</p>
<p>۵۴ کشتا تھا کوئی یہ کرتا تھا گشت گشت اس پر کر دیکھا سر کھینچا کوئی کھینچو کشتا تھا تیغ تو لہا کے یون کوئی کھینچو جو اب اسکی اندھ شب تشہ کا کھینچو</p>	<p>۵۵ چھلکا کے اس پر کھلکا کرتا تھا کھلا کھلا مشتا بدون ہو قلیل بہت شکر امام کیون اس قدر میں خوف زدہ سا کھلا کھلا مشتا بدون ہو قلیل بہت شکر امام</p>	<p>۵۶ کچھ کچھ خدا میں نہیں کچھ کچھ خدا میں ناہا بدو جس امام کا محبوب ذوالفقار میں انہوں کو کمان وہ کمان کر لیا کمان خاصان حق ہی سے ہیں کچھ کچھ خدا میں</p>
<p>جن جن کے آج الہ میر کواریے برجھی سے لاکھ میں علی اکبر کواریے</p>	<p>اکدم میں جا پڑے یہ بجلی سے کوئد کر پیا سو کو مار ڈالے گا ٹاپوں سے رند کر</p>	<p>شاید خدا کو بکسی اسکی پسند ہو کھانے کا ذکر کیا ہو کہ پانی بھی بند ہو</p>

<p>۴۰</p> <p>چو کجا سبیا سب آتے غن غن غن غن دور سے اہلیت میں جو شور و غل میں پہ مستعدین جو اناں و ش</p>	<p>۴۱</p> <p>یہ ذکر تھا ابھی کہ ہوئی ایک ایک خجی سے بہرنگ برآمد ہوا کر رہا ہے فوج نے خضائی بانو کو</p>	<p>۴۲</p> <p>افزودہ حکم کر کے جو اس حکم کو میں سے خجی کے خجی سلطان جو رہا واللہ نیر جو رہا بے گناہ</p>
<p>راکب جو آئے تیرالم کے نشانہ میں گھوڑے بھی تین روز سے بے آب و آتش</p>	<p>میدان میں سرکشی جو ہر اکسے پسند کی ایک ایک پر عین نے نوازش و چن کی</p>	<p>لینے کا اس کے کچھ نہیں ہو کونیاں ہی سب بانٹ لیں وہ تھا رہی مال ہی</p>
<p>۴۳</p> <p>اچھا ہے کہ فوج کو نہ منصفی سے غور ہر روز فوج ٹھہرتے نہ ہوتا کوئی جواز جو کس قدر تعجبی و ظلم کو دکھانا چاہو</p>	<p>۴۴</p> <p>یہ وہ کیا کسی کو تو چھپتی کسی کو دی خجی سے جہان کو جو اسے کی تیر و کمان ملک کے کسی کو شہر و خجی</p>	<p>۴۵</p> <p>یہ کی بیانیہ میں خجی سلطان دینا کا آئے ہیں نہیں چھوڑا حال میں کا وہی جو حال جو تھا فاطمہ کا خیال</p>
<p>بیات نہ محکم کی آقا کے دیر ہی شہ کی قلیل فوج میں ایک ایک شیر ہی</p>	<p>جو نامور تھے فوج میں انکو علم دیے پیدل چوتھے انھیں فرس خوشقدم دیے</p>	<p>جیسے رکی دین دوہائی کہ روئیں پکار لے آنا ان کے سر سے رالین اسار کے</p>
<p>۴۶</p> <p>ان سب کی فرشتے سے دستور جلالان کسی کو نہ کسی کو فرشتے میں یہ جلالان غازی میں سر فرشتہ میں کیا خور کیا کلالان</p>	<p>۴۷</p> <p>حکام کے ایک ایک کو کیا دے کہا خجی سے جہان کو جو شیر و کلا سانا حکام کا چاہیے کہ وقت تک ادا</p>	<p>۴۸</p> <p>یہ لکھتے فوج کا وہ لگا کر نہ بندیت منظور اسکو فوج حبیبی کی خجی شکست ہموار پڑی غرض میں تھی بلند رست</p>
<p>دیکھو ہی گے جو خون کے مارے نہ رہے لاکھوں سوار کیا ہو پیدل کدھر گئے</p>	<p>جو حکم مارے حکم یہ بے اختلاف ہی اسکا سلاح واسپ اسی کو معاف ہی</p>	<p>چاؤش دل بڑھانے لگے نوجوانوں نے اڑنے لگے ہوا سے پھر پرتاؤں نے</p>

۱۷۰

<p>۴۱ کھینچ پھینچ نام سے پڑھو علم جلیل دنیا پہ پہنچنے لگی جو بد و بدیم کو تین دقت و جلاجل و زنا جیہم یا لہند ملک لگی آواز زید ویم</p>	<p>۴۲ شہر نے کہا کہ تشنہ خون بن کر عدد راخی ہون اہل ظلم ہلوین مرا عدد جز شکر حق کو رنگا پھر اور کھجور سینہ پر اور تیرے جو خنجر جو اور</p>	<p>۴۳ عجائب کماندہ پھوکیا کی ہین کنہی تاباؤن زن آدم بین پھر لاکھ تن دولا کھنڈہ دارین دولا کھنڈہ تن اور میر گشتہ دی لاکھ کماندہ صفت شکن</p>
<p>شکر یہ شور شہرے کہا کرو کار شکر نوبت ہمارے قتل کی پہونچی ہزار شکر</p>	<p>مسئلہ کو جیتا تھا عین قتل کر چکے برج تو یہ ہو نہ ہم تو اسی روز در چکے</p>	<p>سب آزمودہ کار قومی تر جوان بین اور کلمہ ادھر تو بہتر جوان بین</p>
<p>۴۴ مصلحتی نے مٹی جبکہ پیکر بائوس رشتہ پر کسی کو غش آریب زینب نے پوچھا او سر شاہ افشا کیا جاکہ پوٹن ہا کے نہیں جان</p>	<p>۴۵ یہ بات کہنے دے گئے شاہ تشنہ کام بابر سے آتے استغین عجائب کی کام کی عرض ہاتھ جوڑ کے شہر سے کیا امام میدانین ہو چکی اور صفا آرا پادشام</p>	<p>۴۶ راشد اس وقت کے شہر بھی خستہ پر تین دہائی پائی انین نہیں درم پانی کسی طرح جو پوچھا اچھین جم لا تارہ انی تاب بھی شہر کے خستہ</p>
<p>اک چوٹ سی ملی ہو مرد لین در دہو کیا تے اہل شام کو قصد نبرد ہی</p>	<p>اب رخصت حرم میں نہ تاخیر کیجیے میدانین جل کے جنگ کی تدبیر کیجیے</p>	<p>یہ شے بنت فاطمہ کی جانی پوٹ گئی پھیلانے ہاتھ شہ کے گلے سے پوٹ گئی</p>
<p>۴۷ کیا زور مصلحتی کا انین طمان کو کیا تہیہ دست ظلم اٹھا دینے ابشر کیا فاطمہ کے رشتہ کی آکو نہیں خیر فرادی ہون غش کے نیچے پوچھ کر</p>	<p>۴۸ یہ پوچھا کہ شہر نے یہ شکر فیض تاب تین چلی کرے لگائی باب و باب مسدود عیب ہوا دل زینب کو خطاب عجب شہر سے آندو کیا کیا خطاب</p>	<p>۴۹ تک کر گئے سے جانی بن کے زور دافترائی اہل حرم میں ہونے بچار فرانکے اوقات چلے شاہ باو تار نیت چلی کے کھول کے تب کو کیا بار</p>
<p>پانی تو بند کر چکے اچھ کی آل پر بھین تو جانے رہ ہی بیاہ دے جان</p>	<p>بھیا تھین تو ہوگی خبر تہنی فون ہو کنہی جوان آدمیرین ادھر کتنی فوج ہو</p>	<p>کی یہ دعا کریم مجھے شاد کیجیو اس شکر تلیل کی امداد کیجیو</p>

<p>۴۱۳</p> <p>کے ہونے کی خبر پہنچ کر میں نے اپنے دل سے کہا کہ اگر وہ زندہ ہے تو میں اس کو پہنچا دوں گا میں نے اس کو پہنچا دیا میں نے اس کو پہنچا دیا میں نے اس کو پہنچا دیا</p>	<p>۴۱۴</p> <p>تجربہ قدم تھے راہ خدین راہ خدین آقا پہ ہونے کا یہی نام ایک ایک تھا تو یہ شہادت کا نشانہ ایک ایک تھا تو یہ شہادت کا نشانہ</p>	<p>۴۱۵</p> <p>کے ہونے کی خبر پہنچ کر میں نے اپنے دل سے کہا کہ اگر وہ زندہ ہے تو میں اس کو پہنچا دوں گا میں نے اس کو پہنچا دیا میں نے اس کو پہنچا دیا میں نے اس کو پہنچا دیا</p>
<p>۴۱۶</p> <p>یوسف کا آنے کے ساتھ بازار سر و تھا اک اک جہاں خبر دہ عالم میں فرو تھا</p>	<p>۴۱۷</p> <p>کیونکر ہلکے بادہ کو غنائے مست تھے واحد حق یہ ہو کہ وہی حق پرست تھے</p>	<p>۴۱۸</p> <p>گھیرا ہوا سرکشوں نے شہہ بال کمال کو بارب بچائے فاطمہ زہرا کے لال کو</p>
<p>۴۱۹</p> <p>مطلب کا کھا تھا کہ ابھی سکنار سے ہونے میدان جنگ میں ہمیں پہلے آتا رہے ہونے</p>	<p>۴۲۰</p> <p>ہدایت سے خاک کرب و بلا زرو ہو گئی شان و شکوہ فوج ستم گرد ہو گئی</p>	<p>۴۲۱</p> <p>اکی صد ہاتھوں کی کیون بقرار ہو اس شاہ کم سپاہ پہ ماورنثار ہو</p>
<p>۴۲۲</p> <p>بلا قدر سمند فلک سیر زہرا سینا کے روز کار تھا وہ باہمی جوان</p>	<p>۴۲۳</p> <p>خوشرو تھے سب نازی تھے شیرین کاظم داتا تھے مثل سچے مطیع امام تھے</p>	<p>۴۲۴</p> <p>پہلے تھے پروہن تجماعت کا جوش تھے کیا امن اعتقاد تھے کیا سرفروش تھے</p>

جلد دوم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے آن حضرت کے زنج ہوئے اور پشت سے دینے آئے کمال مشورہ ۱۲۷۰
جلد دوم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے آن حضرت کے زنج ہوئے اور پشت سے دینے آئے کمال مشورہ ۱۲۷۰

<p>۴۴۴ دانا کا زور خلق چا کا پید کی غ کھڑیہ کر طرف علی کر سارہ رو نصوبہ تعالیٰ شکر خدائی وہ دہو جو</p>	<p>۴۴۵ خون قلاب دین کی تو صیف کیا کر کمان خاؤ جو عطا غزین کرم مقبول حق نام زمان شافع ام بیکس غیب حامل پنج غم دالم</p>	<p>۴۴۶ یہ کئے اندھی فوج جینی نہ بچ استادہ بیچ میں ہوا میں نہ بچ اعوانے جوڑے سے کماؤ میں اسطون سینگو کو مارو بون ادر کر دیا بون</p>
<p>۴۴۷ کب یہ فروغ ہوتا ہو غور شد و ماہین روشن تھی شمع نور خدا رزم گاہ میں</p>	<p>۴۴۸ لب خشک شکر حق سے گر زبان تھی زینب کا تھا خیال سکینہ میں جان تھی</p>	<p>۴۴۹ یہ ماجرا جو دیکھا تو حیرت کو قس قس ہوا سینے میں دل اُچھلنے لگا رنگ فوج ہوا</p>
<p>۴۴۸ ہاں ہم طرفہ باغ عروسی کا تھی بار نیل کی انھیں سراسر جیل سے خدا آکھیندہ غیبیہ کس کو بھی شمار بازک لب استدار گل گل جکے اترے</p>	<p>۴۴۹ ہم وقت شہر سے حضرت عجب نکلیں زینب فوج کے پیچے ہوتا جو حکم کیا ہر ایک چاہتا ہو کہ پیچے ہو میں خدا ہر ایک کے آب دیدہ ہوئے خدا کر لیا</p>	<p>۴۵۰ میں کج باندھ کتا تھا نام میں نہیں میں کیا کروں کہ پیچے جا طعمہ کال کیون روکا میں نے کہ دھر تھا مرا خیال شیکو شکار سے ہائی جواب مال</p>
<p>۴۵۱ ہو جہ منہ نہ سنخ تھا اس جان فروش کا نخت جگر تھا دھڑن سبز پوش کا</p>	<p>۴۵۲ فرمایا حق جل و علی بس کفیل ہو کیا نصف کشی کر دن مرا شکر قلیل ہو</p>	<p>۴۵۳ روکے سے میرے جانہ برکا سبدا مصطفیٰ میرے سبب بلا میں پھنسا سبدا مصطفیٰ</p>
<p>۴۵۲ اک جانب لیل تھا اک جانب بزم خرمین نہر چھو بیار کر تھے اکو ارام دن اک جانب لیل تھا اک جانب بزم خرمین نہر چھو بیار کر تھے اکو ارام دن</p>	<p>۴۵۳ میں کج سامنے جو عطا آہستہ تو کیا پان سو جوان نہیں ہیں آہستہ زار لیکن بچے تو آج جو سر سے ہوا میں چاہتا ہوں وہو ویدون پرا</p>	<p>۴۵۴ میں تین اپنے کجا گیا وہ حکم میں رستے کا کہ کیلے اتنا ہو چھو اس میں دیا جواب ذرا دین کر قیاس جو چھو میں مقلدے تو بول علی کا پس</p>
<p>۴۵۵ انصار کہتے تھے شہ گروں جناب کے دو جہان پہلو وین ہیں اک آفتاب کے</p>	<p>۴۵۶ پہچے رہینگے یا قدم آگے بڑھا لینگے سب آگے بچے ایک ہی منزل پہ جائینگے</p>	<p>۴۵۷ وہ کون ہو رسول کا جس سوانی ہو جی میں ذرا سمجھ کہ یہ کس سے لڑائی ہو</p>

<p>۴۴۴ کھینچتے ہیں کہینتے کہینتے نہی تھوڑی ہو گا اور اسے نہی تھوڑی ہو گا اور اسے نہی تھوڑی ہو گا اور اسے</p>	<p>۴۴۵ ہرگز نہ خطاب کا گذر اسے خیال منجانب یہ کہ ساتھ میں اطفال خروال واشکر جو دروغا ہوئی کی آن ایسے ہی سے ہوئے کیونکہ اطفال</p>	<p>۴۴۶ ابن سعد کی نہیں تھے کابات آری گاہیں پس آدھ سے وہ خوش خفا مست رہ کر انہی خاطر ممان واجبات نہیں تھے کہ کئی اٹھاوے نہ اسپان</p>
<p>۴۴۷ اگر ستم نہ ہو گا گوارا رسول کو مارا اسے تو جان کہ مارا رسول کو</p>	<p>۴۴۸ وہ پانی ساتھ ہوتا جو اس حق شناس کے بچے تڑپتے تھے میں کیونکہ اس پر اس کے</p>	<p>۴۴۹ کتنی تھی بس ایسی ہزاری سپاہ میں پہلے شہید ہو گا ہی حق کی راہ میں</p>
<p>۴۴۸ بہ اس نے چین چین چین کیا حاکم سے جوئی ہوئے کچھ کام سے کیا او جو مارا دوست ہوئے کچھ کام سے کیا</p>	<p>۴۴۹ احسان نے جو گاہ تک نہیں کرم چاہے جہم و گناہ ہو وہ صاحب کرم وان حرم کا یہ کلام تھا اور بیان نہیں کرم</p>	<p>۴۵۰ دیکھا تو کتا آتا ہو کوئی پناہ دو سبط رسول تک مجھے جانے کی راہ دو</p>
<p>۴۵۱ رو کا تھا لیکن اس نے نہ علی اکبر کو آسٹن تھا لیکن اس نے نہ علی اکبر کو پانی کا کوسون نام نہ تھا منقطع ہے</p>	<p>۴۵۲ ان دشمنوں کے کہنے کے اور پھر کی جان حرم کی طرف سے کچھ نہیں گزرتا ان دشمنوں کے کہنے کے اور پھر کی جان</p>	<p>۴۵۳ اکبر نے دی صلہ کوئی ہونا نہ شاہ پس او کے گئے ششدر رقیق شاہ مگر آرا اپنے گھوڑے سے باہرین زرم گاہ</p>
<p>دریلے فیض ساقی کو شردکھا دیا گھوڑوں ہیست پیاسوں کو پانی پلا دیا</p>	<p>گمراہ آگے تھا وہ پر اب رہا وہ حسرت بدی نہو گی مرا خیر خواہ ہو</p>	<p>دل اس جری کا دولت دنیا ہٹ گیا قد مونے ذوالجناح کے اگر پر ہٹ گیا</p>

<p>۱۷۵ تقصیر دے دے غلام سیاہ کار کنا تھا اسے خنجر و دھام کے یادگار آنکھیں نہ ملتا تھا روئے کیلے</p>	<p>۱۷۶ ہاکی صلیب کے پست شاہ بچار گھوڑے سے جلد کو دھیسے روئے لزار سزا کا تھا خاک سے اندر سے انفجار چھاتی گلا گلا کے کیا خوب اسکو بچار</p>	<p>۱۷۷ اب دامن خشکین ہی اور اس جو نکالے بے فضل حق کی کو نہیں سوچتی سیال نہیں اسکو راہ افلاک دی نجات بار بھی گزر گیا تو ابد تک لی حیات</p>
<p>جو دیکھے سزا و دھم حق میں نہیں ایسا کہ کیا ہو کہ کچھ جسکی حد نہیں</p>	<p>فرمایا اب خوشی ہو جنت تو ملول ہو دانش پیش حق تری تو بہ قبول ہو</p>	<p>عزت دو چند کیوں نہو اس خیر خواہ کی اسنے تو دین فلاح نہ ہر اک راہ کی</p>
<p>۱۷۸ او شاہ جرم پیش خطا بخش صباں بودی و بندہ پر درو از قلسے و وجہاں پہن کریم ابن کریم آپ بیکیان</p>	<p>۱۷۹ گنتی بین بری نوع کی تھا ایک تو حکم تیرا ہی انتظار میں کرتا خدا مبدوم اکو تر خدا سے عوہیں کی منجھنم</p>	<p>۱۸۰ زنداری اختیار کی جھوٹی سنگری اندر سے اس عار کے نصیب کی ادوری اصحاب مصطفیٰ سے ملنے اسکو سہری</p>
<p>اسل شان بغیر نہیں جانبہ کی تو بہ قبول کیجیے اس روسیہ کی</p>	<p>یوں شاد ہو کہ جسے ہم ایو دا ملے پچھڑا ہوا عزیز کوئی جیسے آئے</p>	<p>عصیان سے پاک خطا عمل کی قلم ہوا نام اسکا دفتر شد امین رقم ہوا</p>
<p>۱۸۱ اور یہ غلام ہوا ہی اتن قرض آنکھیں نہ ملتا تھا روئے کیلے آئی نجات کا طلسمہ ترشہ کیلے</p>	<p>۱۸۲ رہنہ یہ اپنا دیکھ کے خرد شاد مان ہوا نہان شر سے ہم بغل کی اک جولان ہوا یہ ترچہ جو کارک پر بیان ہوا</p>	<p>۱۸۳ خجے بچے تھے آت کلب آئے غل نہشت وزن سے بھڑکتی آئی جا سے جسک نہشت ملن اسطوت آیا دھڑلہ کو سر نہشت</p>
<p>یہ تو میں جانتی ہوں کہ تم اس سما ہو صدقہ گئی قصور اب اسکا معاف ہو</p>	<p>بکتے تھے یہ بخش عجیب خوش نصیب ہو دورخ اب اس دور ہو جنت قریب ہو</p>	<p>پیشش نہو کی حشر کے دن عجیب ہو دوسے سے کم تھا کل مگر آج آفتاب ہو</p>

<p>۴۴۴ کیونکہ زانیہ شخص کا مالی بوسہ عاشق ہوا یہ اسکا جو جو عاشق خدا نہست سے مل گیا اسے آقا حسین دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>	<p>۴۴۵ یہ بڑی ہوا تھا جو حضرت کا شہادہ نخلوی امام کی غنی یہ بچہ بچا سبز دہوا تھا اس عجیب طرح کا چاہ آیا جو ہر صفت اب یہ حضور شاہ</p>	<p>۴۴۶ واہ اسکو خوبی اعمال کہتے ہیں بخت اسکو کہتے ہیں اسے اقبال کہتے ہیں دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>
<p>۴۴۷ ہرگز تسلی دینے سے میری نہو نیکی بے زخم کھائے اب مجھے میری نہو نیکی دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>	<p>۴۴۸ لطف و کرم ہو بات نہیں کچھ لال کی دیکھو جی غلام نے زہرا کے لال کی دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>	<p>۴۴۹ تو کھڑے تھامے داخل افواج رو سیاہ توفیق نیک آج ہوئی اسکی حضور شاہ دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>
<p>۴۵۰ یہ چھا ہی یہ کہ بھائی بھائی کہتے ہو یہ کون ہو کہ جسکے گلے لگے روتے ہو دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>	<p>۴۵۱ دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب یہ کون ہو کہ جسکے گلے لگے روتے ہو دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>	<p>۴۵۲ غریب ہوش تھا سچے خطا و صواب کو تھا اسوار دوش نبی کی رکاب کو دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>
<p>۴۵۳ غازی ہو حق پرست ہو ادب آمیز ہو وہ مجھ کو بجائیوں سے زیادہ عزیز ہو دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>	<p>۴۵۴ کوئی ابھی نہ مستعد کارزار ہو ان قدموں پر غلام ہی پہلے شمار ہو دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>	<p>۴۵۵ جو راہ راست حق قدم اس راہ پر گئے کام اسکے جتنے بڑے ہوتے سنو گئے دینے کیجا یہ اور سپر فاطمہ کب</p>

<p>۱۴۴ تو میری چاہتی ہے کہ کھڑے ہو جائے اسید وار غور جبرائیل جبرائیل بنت جبرائیل اسکی سفارش جبرائیل تب نادیدہ کہنے لگی دغیر علی</p>	<p>۱۴۵ آئندہ تیرے شاد تو ہوں پر کون مہمانی کیا کہین کہ میں محبوب ہے ہم بچو گئے ارکسے یا کس میں میں نہیں ہم لانی جی میں اوزدے ہو چکا نہیں ہم</p>	<p>۱۴۶ خونہ نکال دے اب نہیں کچھ میں تب اس جیسے شام میں اور ان بد تراب رنگی میں اب غلام کو خستہ شتاب پا چاہیے کہ شاد نہ اسکو دیا جواب</p>
<p>دھون جہان میں مرتبہ اسکا زیاد ہو میں اس سے شاد ہوں مرا اللہ شاد ہو</p>	<p>یہ بکسو نہ ظلم خدا کا بھی در زمین مہمان میں چکے لگو ہماری غیر نہیں</p>	<p>مقبول حق ہو کون تیری عرض رو کرے جا بھائی تیری خالق عالم مدد کرے</p>
<p>۱۴۷ جو تو تھا اردت وہ تو جی کا دوست جو تو جی کا دوست وہ تو جی کا دوست جو تو جی کا دوست وہ تو جی کا دوست جو تو جی کا دوست وہ تو جی کا دوست</p>	<p>۱۴۸ یہ کچھ لکے لکے آئندہ ہوں ان اصغر عمر لکے لکے آئندہ ہوں ان کچھ لکے لکے آئندہ ہوں ان تب تو کھوت یہ ہو چکا نہیں ہم</p>	<p>۱۴۹ یہ شہزادہ کچھ شاد ہوا شہزادہ دار حضرت کے گرد چھپکے ہوا گھوڑے پر سوار روکے نام بیا بیان بھی روکین لکھزار چھو چکا وہ نکل یہ ہو چکا نہیں ہم</p>
<p>راضی ہوئے علی شہ لولاک خوش ہوئے خوشے خدا و پنجتن پاک خوش ہوئے</p>	<p>اسکی بھی ماسے پیاس کی حالت تباہ ہو میں کشتنی ہوں یہ تو بھلا بیگناہ ہو</p>	<p>لاکھوں تھے پر بجانہ کسی کے واسے تھے آمد کو اسکی دیکھ لے سب باہر اس تھے</p>
<p>۱۵۰ میرنے سنا یہ حضرت زین العابدین بہن عزیز کی کہ بندگی کرتا ہو یہ غلام نفس سے تب یہ کہنے لگی عواہر الہام تو میرے جاکے بعد و ما کہ میرا پیار</p>	<p>۱۵۱ جو میرے حال میں ہے یہ کہنے غلام جو میرے حال میں ہے یہ کہنے غلام جو میرے حال میں ہے یہ کہنے غلام جو میرے حال میں ہے یہ کہنے غلام</p>	<p>۱۵۲ اگر سے آئیں لکھنے تو قلموہ شان تو میرے جیسے جیسے جیسے جیسے جیسے سنا تھا کوئی شخصے شام یہ ہو چکا ملا کوئی یہ شخصے کمان ادھر کمان</p>
<p>بھائی شریک تو جبر ہوا میرے بھائی کا دل تجھے شاد ہو گیا رہ چھرا کی جانی کا</p>	<p>عاشق ہوں اسکا میں یہ بہت تشنہ کام اور میرے سینہ اس مری بیٹی کا نام ہو</p>	<p>کیا اسقدر فروغ تھا اس کے جمال کا یہ تو کوئی عزیز ہو نہ میرا کے لال کا</p>

<p>۴۴ یہ شور مچنے سے مرنے کیا کلام میت چھوٹے غم ز زمین ہون شاہ کا غلام آقا ار حشکین صوت پیہری کیوں بھین جوت کا جو غلام</p>	<p>۴۵ دانش گزشتہ عرش خلا وہ لاریب پارہ جگر مصطفیٰ جو وہ ریحانہ ریاض شد لا فاجوہ نور و چشم حضرت خیر الشاہ وہ</p>	<p>۴۶ یہ کچھ حلوہ و باعین شہر شہناک لکھنؤ کو مارا خون سے نئے ہو پاک بڑی بھلوٹے کچھ بڑے ناک کچھ جو تار سے تھکے کونکے ناک</p>
<p>۴۷ موجہ حق کا نہیں رخ پر ظہور ہو اوساکنانِ شام یہ ایمان کا نور ہو</p>	<p>۴۸ مختار ہو جو روضہ دار السلام کا پارس یزید کرتا کہ پاس اس امام کا</p>	<p>۴۹ وہ مضطرب ہے خوف سے یہ اپنی جان کے دشت سے کچھ نہ کھتے تھے چلے کمان کے</p>
<p>۵۰ اور دوسرا سبب یہ کہ تو قوم ہے دانا منہ آنا میں نے شاہ کے تو منہ پر دانا دانش ابن فاطمہ جو نور کبریا پر تر مکتوب نذر کے غلام کا مکتوب</p>	<p>۵۱ جو کچھ کر دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ کھل جائیگا غور و فکر میان گور جو کچھ پاس غیر نہایت نذر زور پس نہ کرنے کا یہ ہے عبت جو نور</p>	<p>۵۲ جو کچھ نہیں سنا جا جا جا جلت جو کچھ تھا آدھری پر آئندہ صفت کی صف غور و ایک وار یہ تھا یا نہ نجف زنا تھا یہ حشکرت کرار کا خلف</p>
<p>۵۳ معمور نور حق سے مرا سینہ ہو گیا تاثر خاک پاسے دل آئینہ ہو گیا</p>	<p>۵۴ اب کیا بر در پر سرش اعمال دیکھو میرا بھی رتبہ اپنا بھی تو حال دیکھو</p>	<p>۵۵ تسین کا آسمان زمین پر خروش ہو نہان کو میرے آج شجاعت کا جوش ہو</p>
<p>۵۶ یہ کچھ ابن سعلیہ راجد بر اس روشن سے دل سگیا نہ کیا کچھ ناک کا پس موت سے دیا جواب کہ او مرد چرا اس کھتے ہیں پاس میں کو تو غم غدا اس</p>	<p>۵۷ یہ کچھ ہی مرنے کیا نون سے خطاب بان پہلے لڑا اواسے کچھ کر شباب جو کچھ نے کھڑے کو اپنے دیا جواب تو کچھ کسے جسے را او خان خاں خاں</p>	<p>۵۸ ایان تو بابت کرتے تھے حضرت پیغمبر و ان اس جویا پہ ٹوٹ پڑا شکرم انجھ جی مسرت سے کی کیا وطن تلم انجھ جی جویا وہ نفعی ہو اسرا تلم</p>
<p>۵۹ کرتا ہو دشمنی تو خواب ببول سے فاسق کے بدے لڑتا ہو سدا ببول سے</p>	<p>۶۰ ماد لکھین یہ بھی تینیں جو کچھ کرتے ہیں شیخیم کے غلام بھی کس طرح لڑتے ہیں</p>	<p>۶۱ باران تر ظلم سے سب جسم چھن گیا جان باز کا سنہ بھی طاؤس بن گیا</p>

<p>۹۱ کے رنگے حرکتی چلنے کی جب ایک طرف غش میں جھکا وہ ٹھوٹے کی طرف کیا نیزہ کسی نے آئے جواباً فصلے کا تیب یا حسین کے گئے گراختار مارا</p>	<p>۹۲ جیسا میں کیا بیان کروں مگر تبا لاش پہ آئے آئے ہیں پیغمبر خدا رؤسوں کے گلے لگاتے ہیں نفقہ مکر نہایت کی آئے کہ تین تین مچھپا</p>	<p>۹۳ اس نبی بزرگ پہ ہون بولنے ہیں نفقہ وہ جھپکی کر نہیں جسکی انتہا تشریف لائے آپ غو غامیہ امرا منازاس غلام کو کوئین میں کیا</p>
<p>۹۴ یہ سنگے ابر غم دل سرور پہ چھاگے اک آہ کی کہ عرش خدا تھر تھرا گیا</p>	<p>۹۵ عرفت یہ کس شہید کی دنیا میں ہوتی ہو مان میری حرکت واسطے بقتل میں ہوتی ہو</p>	<p>۹۶ غزیش میں تھا قدم مرا لیکن پہنچ گیا بیڑا مرا تباہی سے باہر نکل گیا</p>
<p>۹۷ یہ سب اثر سے چھ مضمون میں رکھنا نہیں چاہا ان کہیں اور پر اکین اکٹھنے دور کر دیا یا امام دین جانا مناسب اچا پس فوج میں نہیں</p>	<p>۹۸ یہ کیکے فاض پر گئے حرکتی پیچھے دور نمی تو تھا تھا پار گیا گرم پر اسٹ اپٹ کے رونے لگے شاہ مجرب خاندان پر اپنے رکھیا نفقہ اسکا</p>	<p>۹۹ رہی ہون تھے وہ سب میں سے مکرانہ کسٹن آٹھ گئے تھر دھچکوں بانہا کھن گئے یہ تیب تیب کیس پیچھے دانشد تو قورنی جو اور ہو جھجھک</p>
<p>۱۰۰ تفا حضور جانیں نہ حرکتی تلاش کو ہو حکم تو غلام اٹھا لائے لاش کو</p>	<p>۱۰۱ تہنم لگی تھی چہرے پہ اس کے جو خاک کی حضرت نے آستین مبارک سے پاک کی</p>	<p>۱۰۲ کوئی نہ بچ رہا حسین سپاہ میں ہم سب تھر یک در وہ میں خالق کی راہ میں</p>
<p>۱۰۳ تہنم لگتا کہ تھجے کو کوئی تیری جان بہر سب شہید ہوا میرا علیان منا جو دست خالق میں اس طرح کا کسان سب سے بغیر اور نہیں کوئی اس کا بیان</p>	<p>۱۰۴ نکھڑا نکھڑا کیکے اس طرح دست تھے روتا ہو جھپکے کوئی نر نہ گئے ہے انکب امام شہید کے جو خساں یہ گرسے تبا آنے آچھین کھل کے کی غور شاہ</p>	<p>۱۰۵ جوتھ جھپکے سے بوا ہو تھر دین خوارین یوہین کھا گیا لغت دل حسین جھپکے ماتھ کٹ گئے ہیں تیرے پیچھے بہت یوہین ہیں گھجھکے چاہیں</p>
<p>۱۰۶ رخصت کو اس غریب کی جانا ضرور ہو مہان کو گلے سے لگنا ضرور ہو</p>	<p>۱۰۷ آغوش میں لیے ہو حضرت جو روئے ہیں واحد ٹکڑے پر کھجے کے ہوتے ہیں</p>	<p>۱۰۸ زخم سنان ہو تیرے دل دردناک پر زخمی ہو یوہین تڑپے کا اکبر بھی خاک پر</p>

<p>۱۷۷ بھڑکے بڑے غم کو تو سب کہتے ہیں غور سے دیکھو تو دیکھو کہ اس غم کا بعد اس کے بکھڑی ہو کر رہے گا میر انیس</p>	<p>۱۷۸ نہیں جو موت کی بھیبت کی کیا اس بار فانی آگے آئے ہوئے روان نہیں نہ شہ کے لئے نہ شہ کے غم چھوٹی موت کی فانی کو امان</p>	<p>۱۷۹ راہی وہ غم جو ہے غم غم غم غم یاد آئے غم غم غم غم غم راہی</p>
<p>۱۸۰ کوئی بر بھی مار لگا کوئی تلوار مار لگا بھاتی پہ چڑھ کے شمر رہا مار لگا</p>	<p>۱۸۱ انھیں پھر امین زلیست کا نقاب لگا مسریت دیکھا شاہ کو اور دم کل گیا</p>	<p>۱۸۲ راہی نظر غم غم غم غم غم غم یاد آئے غم غم غم غم غم راہی</p>
<p>۱۸۳ جنہاں میں کوئی نہ پاس ہو لگا زانو پہ رکھ کے سر کو سر کوں رو لگا</p>	<p>۱۸۴ کیا کچھ نہ کہتے جا بیکے کیا کچھ کا نہیں سچ ہو غم حیل کی کچھ انتہا نہیں</p>	<p>۱۸۵ راہی نظر غم غم غم غم غم غم یاد آئے غم غم غم غم غم راہی</p>
<p>۱۸۶ بد فنا بھی ہو بیکے رنج و غم نہ چالیس دن تک نہ لگا کفن نہ</p>	<p>۱۸۷ راہی نظر غم غم غم غم غم غم یاد آئے غم غم غم غم غم راہی</p>	<p>۱۸۸ راہی نظر غم غم غم غم غم غم یاد آئے غم غم غم غم غم راہی</p>

<p>۴۱ بجارت عبادت میں بس کی شہر پہنچ جہر و فتنہ میں غم کی شہر پہنچ دیکھا جو سب سے کوئی شہر دین نے مرا کر خراج کا پیر پہنچ</p>	<p>۴۲ ہندہ وہی جو کوہ تین پہ چھا ہوا اک جان ہو سو موجود ہو اک سر جو ہوا ہنر جو اٹھ غنیاں کیا راسخ یہ حلقہ عمر کی جو منزل آئے</p>	<p>۴۳ یہ کیکے بیٹے بہر تنہم صفدر جھلک میں اذان دینے کا دیر سرور وہ صوفی حسن اور وہ خوش الحان نہیں کو یاد آئی آواز کیسی باری</p>
<p>۴۴ فرمایا سحر قتل کی ظاہر ہوئی بیٹیا لو اٹھ کے افان ہو کہ شب آخر ہوئی بیٹیا</p>	<p>۴۵ خلفت ہمیں سر بیٹے کے روئیگی جان میں اب صبح کوئی ہو کو نوئیگی جان میں</p>	<p>۴۶ ہر نخل کو اک وجد تھا آس ظلم کے میں تھا بیل حق گو کہ چکنا تھا چمن میں</p>
<p>۴۷ چھوڑنے ناز سے یہ رخصت کی ہو روشنی کی تڑپ کی عبارت کی ہو پار سے یہ خراج و نصیب کی ہو ماں سے یہ شاد کی خراج</p>	<p>۴۸ جو کچھ کہہ رہے رخصت میں ہیں کھلے کھلے انہو میں انکے سر پہ مسکن سے نئی رائے کی ہے جو دستور ان رائے کو چھوڑ بھی جاؤ گے یہ دستور</p>	<p>۴۹ تا کچھ کہہ رہے رخصت میں ہیں تا کچھ کہہ رہے رخصت میں ہیں قربان موزن کے ناز کی ہے میں واری قائم یہ باج و رخصت باری</p>
<p>۵۰ لٹے کا بنا ہی کا پریشانی کا دن ہو اولاد و پیہر کی یہ قربانی کا دن ہو</p>	<p>۵۱ غش ہوئی گھسی اور گھسی آشت سے گر گئی نہ ٹھکرا کی ہو شمع میں سر شے پھر گئی</p>	<p>۵۲ ہر شام یوہن طاعت مسمو ادا ہو ہر صبح کو اس دین کے دھنکے کی حد ہو</p>
<p>۵۳ نیا بین ازل سے علی بنی خلیفہ یہ صبح کھائی بھر کے کھائی روت نہ سہی نہ بھافت نہ کھائی بیسے جدا ہو گا پیر بجائی سے بجائی</p>	<p>۵۴ آواز ہو یہ حکایت دینے میں ہوئی یہ نیا نیا سے بند کی اندیا آزار میں حال کی یہ شہر ہوئی کیا بجائی گئے تا شام سے کاٹو یہ اعدا</p>	<p>۵۵ اگر تھے عباد ارٹھ پوٹا و جانجی تھے تھے صفین باندھے پور ساسے نازجی ابرار جان فخر زبان صفدر فغانجی تھی آئینہ خدا کو نظر بندہ نوازجی</p>
<p>۵۶ ان احمد و حمزہ کے گریبان پھینکے اٹھارہ نبی فاطمہ کے حلق کھینکے</p>	<p>۵۷ اک حسرت پناحت میں اور فوق میں ہوگا بیری میں قدم ہو گئے گلا طوق میں ہوگا</p>	<p>۵۸ دنیا میں یہ ربت نہ کبھی ہونگے کسی کے موانع میں سچے ساتھ حسین ابن علی کے</p>

<p>۱۷۰ وہ چاند سے چہرے وہ سپید آنکھیں وہ خشک زبان پر اثر دار دما بین بجہ وہ عجب وہ خوش انداز صدائیں نشان تھیں حورین کہ یہ جلدی دھن</p>	<p>۱۷۱ دھت کہ لڑائی سے جو پیچیدہ باریں کاندھے پر علم رکھنے پرے غفلت عجائیں نولکے جاگر بندہ سچے جیب داس وہ رنگ وہ گلہ سے نشیم پیکر</p>	<p>۱۷۲ اکا دکھا کشتی جانی جی جی شہ کے زلفا بونے ب دست نشیم لکھ لکے بارے چند قدم حضرت نشیم فریاد کیا ظلم و اور فریادے جی</p>
<p>اک جوش محبت آنھیں دکھلاتا تھا کوثر کیا سب کی ملاقات پہ لہراتا تھا کوثر</p>	<p>دو با تھا بدن عطر میں ایک ایک حسین بدوا جو آٹھا اکل گیا در خلد برین کا</p>	<p>بندہ کرو پاس رسول عربی کا آخر میں نواسا ہوں تمھارے ہی جی کا</p>
<p>۱۷۳ بیچ دو ظرافت ہوئی جبکہ زلف حضرت نے پر مٹی اٹھ کے چمکی زلیات بیں ہوئی اک مجلس نام وہ جاغت ولکے یہ آن سب کے کہ یہ عین حضرت</p>	<p>۱۷۴ گھوڑوں کو اڑاتے ہوئے پوچھ پوچھ تھرا گیا نقل میں تم کا دریا نشہ ہر چند وہ دولا کھ جوں سے یہ بیکر تھارعب حق ایسا کہ صفتیں ہو گئیں</p>	<p>۱۷۵ مٹا نکو لگا تا جو کوئی تیر تبادو سز دور ہوئی جو کوئی تقصیر تبادو کس امر پر مجرم ہوا شکیب تبادو شرفع ہو ایسی کوئی تدبیر تبادو</p>
<p>باہر علم فوج خدا لائے ہین جلدی سب لوگ مسلح ہوں کہ تم آتے ہین جلدی</p>	<p>اس فوج کا مالک پسر شاہ نجف تھا کثرت تو ادھر تھی یہ خدا کی طرف تھا</p>	<p>رویگی اگر بنت بی بی عرش ہلیگا براری سادات سے کیا نکو یلیگا</p>
<p>۱۷۶ جان نشا اسلام مسلح ہوا سارا وان کوئی نو عین ہوئے میدان صفیرا تھا لڑنے کے حلقے میں یاد شدہ کا پیارا چراغی تھیں بے بائے مرد کا دھارا</p>	<p>۱۷۷ چلو نے ملائے تھے جواک قدر انداز نشانے تھے اور چھاتیان تانے ہوئے جانباز تھا عقین حکم گزشتہ تھے چار آنھیں ناز علی تھا کہ رہا فوج زچہ شاہ انوار</p>	<p>۱۷۸ بکین جو عین اہل جان تھے گلیوں گھر چھوڑ کے جوئے مکان دیتے ہیں اسکو ب تشہ جو آب روان دیتے ہیں اسکو طلب جو انا بوا بان دیتے ہیں اسکو</p>
<p>پہلو سے پردے نہ سر کرتی تھی سکینہ بہی ہوئی داس بلکتی تھی سکینہ</p>	<p>پہلو سے جد اسر و زامی کے ہونگے باہر کبھی حلقے سے غلامی کے ہونگے</p>	<p>نہاں یوں ترک مردت نہیں کرتے تم لوگ تو خالی بھی محبت نہیں کرتے</p>

<p>۴۱ کھانے کا نہ خلیان ہونے پانی کا علیحدہ کیا وہ جو ہم سب پر ہو کر ہے آزار یہ اسپہ تقدی جو ملا میں ہو کر تھا جانبی بھی ہوں اور تیری کامیابی ہوں</p>	<p>۴۲ خضر نے کیا خیر خوشی جس میں تھا کچھ جگہ کے نزدیک چھپ کر نہیں ماری بان بیکس دیے پر تو یوں از تو ترائی سہل دیکھا سے خون کا عرق حضرت ابی</p>	<p>۴۳ شہزادہ کو نین ہو وہ صاحب تو تیر جو چہرہ میں زار سے کے در پہ ہیں سبیل بیکس کے تیر نہیں تیغ و تبر و تیر سخت چاؤں کوئی کی بجائی نہیں تیر</p>
<p>۴۴ ماتم ہو بیا آل رسول مدنی میں پانی کو تر شاہوں غریب الوطن میں</p>	<p>۴۵ اندھے چاہا تو کبھی شاد نہ ہو گے بستی کو مری موٹ کے آباد نہ ہو گے</p>	<p>۴۶ دو روز سے خاصان خدا تشنہ گلہ میں مظلوم کی اک جان ہو اور لاکھ عدو میں</p>
<p>۴۷ اس شہر کے گور اکبر کیا میں نے اس شہر میں کیا میں نے کیا میں نے دکھ درد میں کیا میں نے کیا میں نے سچا اپنے نہ آرام کا چار کیا میں نے</p>	<p>۴۸ اعلا سے یہ کبھی ہو چکے تیرے خیر نہل گئے مظلومی حضرت پر خیر یون تو زیاد دل پہ کسی شخص کا بد یون تو زیاد دل پہ کسی شخص کا بد</p>	<p>۴۹ وفا موت تو باری عقیقی ہو تیر نقل پیر کر تیرا نہ ریتوں کر دشمن ہو تیرا نہ ریتوں کر دشمن ہو تیرا نہ ریتوں کر</p>
<p>۵۰ حاکم ہوں نظر جانب دریا نہیں کرتا دو روز کا پیاسا ہوں یہ شکوہ نہیں کرتا</p>	<p>۵۱ منہ بھائی کا لگتا تھا کبھی گاہ پسر کا بہل کا جو عالم ہو وہ نقشا تھا جگر کا</p>	<p>۵۲ سب خوش ہیں مری جان یہ وہ نہیں مر جاؤں گلا کاٹ کے یہ دہلیں نہیں</p>
<p>۵۳ یہ کیا پیرا پیر سعد خفا کا یہ کیا پیرا پیر سعد خفا کا یہ کیا پیرا پیر سعد خفا کا یہ کیا پیرا پیر سعد خفا کا</p>	<p>۵۴ کا نیا جوئی بارہ سولا کا خدائی تاریت ہو بیٹے پہ کہ سر دلیسی تپائی بڑھ کر کہا بھائی نے یہ کیا حال ہو جائی تپ چھو جی نے سے سے یہ بات سنائی</p>	<p>۵۵ کیا شوقی نعمت کہ ہو سے کے کھنڈار انکھ کے عجیب کی کہ تاراج ہو گھنڈار کچھ نہیں سر جالے کہ تاراج ہو گھنڈار کچھ نہیں سر جالے کہ تاراج ہو گھنڈار</p>
<p>۵۶ جلا دو سے خواہان امان قبلہ دین گیا اس جنگ میں یا ہم نہیں یا آپ نہیں</p>	<p>۵۷ سینہ پہ جفا ہوتی ہو جانے کی جاہی یہ خوف جہنم سے بدن کا نپ راہی</p>	<p>۵۸ ہوں قول کا صادق جو کہا ہو مکر کا فرزند چھپ کر کی رفاقت میں مرد گدا</p>

<p>۲۳۴ یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا پوچھا کیا قصد ہو اور مالک یہ بولادہ تعیین دست نجس کیلئے منظور ہو یا راجی گلزار چہرہ</p>	<p>۲۳۵ تو کہہ دین تو کہہ دین کہ جگر بندہ دارا تو کہہ دین تو کہہ دین کہ دل پر آتا رہا تو کہہ دین تو کہہ دین کہ کوئی بارین دیکھ کے ہے بندہ مقبول کو بارین</p>	<p>۲۳۶ چمک چمک دین شہید کے کھانا ہلکا ہون گلزارین علی راہ ناہو نہر جی جو نہ دو ساغہ نور پر ابھی کیا ہو نہر جی کے اعمال جلا قہر جلا ہو</p>
<p>کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کچھ بھی نہ چھوڑو گا حسین ابن علی کا</p>	<p>بہر اہی غدارو بد اعمال پہ لعنت دین کھوٹے جو ہاتھ آئے تو اس مال پہنت</p>	<p>سب جیتے ہی جی تک ہیں مال ہی نہریت میں کوئی کام نہ آئیگا کسی کے</p>
<p>۲۳۷ یہ کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین یہ کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین یہ کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین یہ کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین</p>	<p>۲۳۸ عبد غفاری نے کہا تو کہہ دین گر لاکھ ہوں جانیں تو شاید کہہ دین دنیا میں نہو گا عمر سعد سا ہے یہ کیسے تو کروں اس کے شاد ہے کی نہ ہو</p>	<p>۲۳۹ بولادہ دینا کہہ دین تو کہہ دین ساتھ آسکا میں دو لاکھ کھوٹا ہے نہر جی نور خدا سید بیٹھا</p>
<p>دور اور کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا چار نہین رہنے کی سہراہل حرم پر</p>	<p>حافظ ہو خدا زور سے تلوار کے چلیے اُس نوح میں چلیے تو اسے مار کے چلیے</p>	<p>یان کفر ہو ایا کی اوہر جلوہ گری ہو خوٹو کھوٹا جو دے ساتھ دھاریں چری</p>
<p>۲۴۰ یہ کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین یہ کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین یہ کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین یہ کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین</p>	<p>۲۴۱ آزاد ہو دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین</p>	<p>۲۴۲ جانی نے کھانا شہر کی غلامی ہو سولہ کھانا شہر کی غلامی ہو سولہ کھانا شہر کی غلامی ہو سولہ کھانا شہر کی غلامی ہو سولہ</p>
<p>شہر اوٹے اپنے کہیں دیندار رہیں سادات ہیں یہ انکے حق امت پر ہیں</p>	<p>پاک اپنے گناہوں سے ہو ہو لین تو رہیں پھر آگ بھی ہو گی تو ہم کو دہریس کے</p>	<p>مظلوم سے دور دے کے پیاسے سے کیا خوب چھوڑ کے نواسے لڑتے ہیں ہم</p>

<p>۴۳۴ چھوڑ کر جانے والے دنیا میں رہنے والے دنیا سے بھی الگ کے عالم اندر تر زمین خوشی جو کہ ستم میں شے کے تانے کا نہیں حکم میں</p>	<p>۴۳۵ بہنوئے جو تو عالم کے حکم کا تکفورا اس کا جو حکم مناسب نہیں تارا حکیم ابن علی بن شہ ابرا آپنی جو جہاں تو تھے نہیں تارا</p>	<p>۴۳۶ برحق نہ کیا کوئی دنیا میں تارا کلمہ چلی غفلت نہیں از سرگ نہ انجام بادی غیبی جو اس آغاز کا انجام یکیں کو شکر بھی پایا تارا</p>
<p>سادات کے بدخواہ نہ چوسے نہ چلنے لگے بچھڑ جائیگا دل کسا جو تیرا نہ چلنے لگے</p>	<p>جنگ آندہ بد میں کیا کھیت پرے ہیں وہ کون تھے آخر جو پیچھے سے رٹے ہیں</p>	<p>ناشا و دل آرزو وہ معلوم ہے میگا دنیا کی تھمت سے بھی محروم ہے میگا</p>
<p>۴۳۷ بہن زرد ہوا اسکے یہاں نہ وہ یہ رو پورا کر کچھ اتار کر مرد و خدا تو میں غریب مجھتا ہوں ہر ایک بات کا پیلو اسکے اوصاف یہ حق نہ ہو خواہو</p>	<p>۴۳۸ خوش کنے کا اب جو کوئی نہیں کچھ دھیان شہ پر راہ آٹھے یہ نہیں امکان نہیں کہ جگر بند یہ عدت ہے جو دیا جان گھر شام میں لٹ جائے فیاض نوا جان</p>	<p>۴۳۹ پوتی جو ہیں اب دیر غم سے چاہیے آج کلین تمام تندر کو نہیں یہ پائیے جگر میں فاطمہ میں پھر پھر پائیے</p>
<p>جابر ہی زید کا بھی کچھ خوف نہیں ہو ہیں لوگ رسل کے کہیں آپ کہیں ہو</p>	<p>جنت ہو گھر اس کا جو غلام شہ دین ہو ہیتا ہوں وہ دولت کہ فنا جس کو نہیں ہو</p>	<p>سامع سخن حق کا یہ مردود نہ ہوگا جاہل کو نصیحت سے کبھی سود نہ ہوگا</p>
<p>۴۴۰ صالح ہو کر کمال کی ہوئی کیا کام عالم بہت کہ باختر آئے زور و خلعت و انعام مست جا بھلا دفتر سے نچا عوں کے ترا نام سکتے ہیں، سو سکر تھکا بقیں پر شام</p>	<p>۴۴۱ خیالان تجھے نہیں دنیا کی تلاش بیادہ ہو سو مجھے ہے انجام کی تدبیر دور سے ہو یہ منصب تو ختم ہو یہ جاگیر کھو جا جو دو عالم سے تجھے جاگیر</p>	<p>۴۴۲ جہان کے سنا قول کے شہر شہر تارا بلان میں نہ کہیں میں سرور ہو گرفتار یہ بیخودی بھی جا جو جو ہے کار تجھے جسے غنم کیا گئے نیا جو غلام</p>
<p>فرقہ پہ پیادہ و کا ہو آفت نہ بپا ہو لوہکا ابھی شکر میں جو ہو جائے تو کیا ہو</p>	<p>کر سبط پیچھے رہے ترازو رچے گا تو تا بہ ابد نار جہنم میں بلے گا</p>	<p>بدخواہ جگر بندہ سول علی ہو یہ دشمن دین خلق میں گردن لٹنی ہو</p>

۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

۴۴

چلایا قریب کے غلام مرناری
عورتوں کو کرنا ہو سب چلے تازی
ہم دوست ہیں یہ دشمن سلطان مجازی
ان کو کھنکھائی ہو بہت شہید باری

۴۵

شہور و عالم ہو تری بہت مالی
ساکل سے دسے کوئی جانا نہیں خالی
سرساگر گناہوں کی بلا چرنے والی
تو یہ کہ ہے آریا ہوں اسو خلق کے خالی

۴۶

حضرت سے جو نصرت کو غلام آیتا تھا
فرمایا تھا مولائے بعد لطف و مدارات
باقی ہو اگر زلیت تو چھوٹگی ملاقات
ابھی جو مقلوق بچے بھولی نہیں وہ بات

۴۷

مختار چاچوان باختر تھے جو شہر نشین
مختار سا چچا چکنی تخت وہ ہے یہ
نفر کیا شیریں نے کیا حضرت شہید
سب سے کہ گھوڑے کے کمانوں سے چلے

۴۸

مولا ستم لشکر عالم سے بچا ہے
ابنہ خود عالم دشمن سے بچا ہے
آتا غضب خلق عالم سے بچا ہے
ای واکب ز دوس جنم سے بچا ہے

۴۹

ارشاد ہوا تھا اسے روئے نہ بچا ہے
پھر بعد ملاقات نمودار کی جب رانی
حضرت کی صداوائے بیاتنگ بچا ہے
کر کے بندے اتھوئی اب نقدہ

۵۰

اعلام کی سرحد میں جو پہنچے وہ ملکدار
ہو اور نہ چارون نے رکھے کھل کے ہتیار
بیں بازو کے ہاتھوں کو چکارا مرنیدار
یہ عقدہ کتنا لاشہ مرنیدار

۵۱

اے خلق کے سرفراز اصل ہو مجھ
ای خاتمہ داور ترزا احسان ہو مجھ
ای سبط چمچ ترزا احسان ہو مجھ
ای ولیک کو ترزا احسان ہو مجھ

۵۲

حضرت شہزاد کا جو تالہ کیا بکاہ
خود باخون کو چلایا کہ باب شہزادہ
آای مس ہور دودو کار مرنادہ
چلانی میں بڑی ہے کتنا قاضی راہ

۵۳

گنتی سب مجرم کی تباہی میں بڑی ہو
اے فوج غریبان یہ حمایت کی گھڑی ہو

۵۴

اسل بھی کرم قبلہ عالم نے کیا تھا
میں وہ ہوں کہ بانی جسے چھوٹا تھا

۵۵

استادہ ہو کیوں دور تر دو کچھ کیا ہو
پہلو میں جگہ ہو مے دین تری جاہو

<p>۱۵۴ بہارِ گلشن میں ہر گل کے گلزار گلزار بہارِ گلشن میں ہر گل کے گلزار گلزار کاشانہ رختِ دل عیدِ راز گلزار وقتِ بین مہر گلزار گلزار</p>	<p>۱۵۵ ہمراہ ہوں ماہِ بختی با شمعِ فخر تجلیِ شمعِ بختی با شمعِ فخر تجلیِ شمعِ بختی با شمعِ فخر تجلیِ شمعِ بختی با شمعِ فخر</p>	<p>۱۵۶ عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر</p>
<p>۱۵۷ فیاض ہیں صادق ہیں نخی ابن نخی ہیں مہمان ہیں پیارا ہوں کہ ہم آں نخی ہیں مہمان ہیں پیارا ہوں کہ ہم آں نخی ہیں مہمان ہیں پیارا ہوں کہ ہم آں نخی ہیں</p>	<p>۱۵۸ ہنستے ہوں نزدیک جو وہ گلبدن آئے سمجھا دو کہ لینے کو مہرے بختن آئے سمجھا دو کہ لینے کو مہرے بختن آئے سمجھا دو کہ لینے کو مہرے بختن آئے</p>	<p>۱۵۹ اکرام سے توقیر سے تعظیم سے لائے مہمان کو بڑی عزت و کرم سے لائے مہمان کو بڑی عزت و کرم سے لائے مہمان کو بڑی عزت و کرم سے لائے</p>
<p>۱۶۰ اب جو درم و درم جو طینت میں ماری اب جو درم و درم جو طینت میں ماری اب جو درم و درم جو طینت میں ماری اب جو درم و درم جو طینت میں ماری</p>	<p>۱۶۱ نہار دو رنگا رہو یہ بندہ احقر نہار دو رنگا رہو یہ بندہ احقر نہار دو رنگا رہو یہ بندہ احقر نہار دو رنگا رہو یہ بندہ احقر</p>	<p>۱۶۲ حضرت جی اب جو عیدِ قدمِ نور کی شمع حضرت جی اب جو عیدِ قدمِ نور کی شمع حضرت جی اب جو عیدِ قدمِ نور کی شمع حضرت جی اب جو عیدِ قدمِ نور کی شمع</p>
<p>۱۶۳ دین سے دل صاف میں کینہ نہیں رکھتے بکھر جھین کدورت ہو وہ سینہ نہیں رکھتے بکھر جھین کدورت ہو وہ سینہ نہیں رکھتے بکھر جھین کدورت ہو وہ سینہ نہیں رکھتے</p>	<p>۱۶۴ یہ عین غنایت ہو قسم ہوں خدا کی اکھین تری جانب میں امام دوسری اکھین تری جانب میں امام دوسری اکھین تری جانب میں امام دوسری</p>	<p>۱۶۵ زردی جو گئی رنگ سرور آگیا مٹھ پر نغمین پہ سر رکھتے ہی نور آگیا مٹھ پر نغمین پہ سر رکھتے ہی نور آگیا مٹھ پر نغمین پہ سر رکھتے ہی نور آگیا مٹھ پر</p>
<p>۱۶۶ عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر</p>	<p>۱۶۷ عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر</p>	<p>۱۶۸ عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر عجیب شمعِ بختی با شمعِ فخر</p>
<p>۱۶۹ اس گھر کا گرم خلق میں مشہور ہی پایہ مہمان کے لئے کا دستور ہو پیارو مہمان کے لئے کا دستور ہو پیارو مہمان کے لئے کا دستور ہو پیارو</p>	<p>۱۷۰ مکمل ہو کہ وہ دوست کو عناک کر گئے موم بھریں گناہوں سے تجھے پاک کر گئے موم بھریں گناہوں سے تجھے پاک کر گئے موم بھریں گناہوں سے تجھے پاک کر گئے</p>	<p>۱۷۱ اورج اس کے لئے ہو جو جھکا جاتا ہو بھائی یہ عجیب ہی اللہ کو خوش آتا ہو بھائی یہ عجیب ہی اللہ کو خوش آتا ہو بھائی یہ عجیب ہی اللہ کو خوش آتا ہو بھائی</p>

<p>۴۶۲</p> <p>کھوسو جو بندے باغ و شریعت سے ایک بولادہ جبری کا بنیتے باغ و شریعت کا مدت سے اسے قبول خدا کے سبب میں اسے ناسخ میں نہ غور</p>	<p>۴۶۳</p> <p>دیا کہ انسان کی دولت کا جو دستور نکودہ نہ لکھو کہ تم آج میں مجبور فاقہ بھی کی دلتے ہو جانی سے بھی میں در مجبور رہی ہو جا گیا جو میں نہ غور</p>	<p>۴۶۴</p> <p>عصبا کی جو دہشت تھی وہ بالکل گئی صدقے سے دے دل کی گرہ کھل گئی</p>
<p>۴۶۵</p> <p>کی دست ادب جو میں نے کھنکھار بجھو کا اسی نعمت کا جو یہ عید کھنکھار بائیں یہ بیان نہیں کہ روضی فوج کھنکھار جلیوں کے تیر علم کھنکھار</p>	<p>۴۶۶</p> <p>محبوب الہی تری امداد کر چکے ہم نعمت عقیقی سے تجھے خدا کر چکے</p>	<p>۴۶۷</p> <p>قرب سے فراغت خزانہ نے جو پائی اسوقت خدا تافت غیبی کی یہ آئی مقبول خدا ہو کر سے تجھے بھلائی دی تھی اسے آتش دوزخ سے بھلائی</p>
<p>۴۶۸</p> <p>عجب شمع کھولا علم فوج جیو جھوٹے صفت شہر جو زمان و لاور کی غرض پارسے علی شہر سبیا حکم ہی تر تے ہیں اس فوج سے</p>	<p>۴۶۹</p> <p>پہلے سے اسنے بھیج دے جو جگہ ملا اُس گھر کا جوارغ آل محمد کی دلاہی</p>	<p>۴۷۰</p> <p>باعث یہ بڑا تھا کہ نہ جلا دین لکھا مگر کو قلم عفونے آزاد دین لکھا</p>
<p>۴۷۱</p> <p>مسلح ہو کر تھانغ دزدین کے آرام کر لے کھول کے بنیا کرے مسلح نہ کی عوفی شہر میں دیشہ سے اب چین ہی کر کہ اردن کھنکھار</p>	<p>۴۷۲</p> <p>سب جیسے ہی جی تک کا یہ قہر ہی لہر حقے میں ہمارے ترا حصہ ہی برادر</p>	<p>۴۷۳</p> <p>دم بھر میں در رحمت غفار کھینکے ہو جائیگی بند آنکھ تو ہیتا کھینکے</p>

<p>۷۴۴</p> <p>وایا نہ شفقت علی اکبر کہ ابھی ساخا اسکو کیسے اسے حضور نبی والا کی عرض کہ او قبلہ دین سید لیلجا پیلچر غازی کہ او خست کی تنہا</p>	<p>۷۴۵</p> <p>ایوین بلا شجہ ام اسکے بہ ہارا پیارے جنم اسکو بین قوم ہو جین بیا پیارا کہین دریا سے بھی کرتا ہو گورا محکف کوئی دوست کی کرتا ہو گورا</p>	<p>۷۴۶</p> <p>کس پر گم زش دران نہیں ہوتا دنیا میں کسے صد سحران نہیں ہوتا کس کو کلمت قنات سمان نہیں ہوتا کس کو زبا جمع جو زبان نہیں ہوتا</p>
<p>بھین اسے گر حکم امام مدنی ہو بستر ہو کہ سمان کی نہ خاطر شکنی ہو</p>	<p>محبوب ہیں راحت کاسر انجام نہیں ہو پانی نہیں کھانا نہیں آرام نہیں ہو</p>	<p>دوہرے رہیں ایک جگہ یہ بھی نہیں ہو اک دوست کی ہو قبر کہیں ایک کہیں ہو</p>
<p>۷۴۷</p> <p>نہیں کہ اسے کیا کہتے ہو بیایک نہ چھے جدا کرتے ہو سمان کو ہارس بیکس غریزہ درقا چھتے ہیں سار زبا ہو بھی ادرا بھی کہو کہ سدا سار</p>	<p>۷۴۸</p> <p>اندری عقلت ابھی آتا بھی جانا نشان عینت کو ہنسلے ہی بولا نا منا تابی تحصیل سدا ت ہو مانا سو جو کہ کچھ بھی ابھی گندازا نا</p>	<p>۷۴۹</p> <p>کسے علی علی نے نہ فرایا کہ بجائی منظور ابھی نہ کو نہیں تیری جلیں گھر قدم نہ پہنچے یہ بولا وہ خدائی ملا دھو کچھ بھی جو غار کی نیابی</p>
<p>دو بھر نہیں گذرا کہ ملاقات ہوئی ہو باتیں نہ اٹھی کچھ نہ مدارات ہوئی ہو</p>	<p>کیونکر ہو کہ تلوار ونے بیدم اسے کہیں بید کو کسے جی بھر کے ہیں ہم اسے دیکھیں</p>	<p>اولاد بھی نیاض ہو مان باپ سخی ہیں مخروم نہ فلام کو کہیں آپ سخی ہیں</p>
<p>۷۵۰</p> <p>پیلچہ بھی ملاقات میں برا جاتا لام درون طوف آادہ پیکار تھے مرم میں بھی تر و دعا حواس اسے بھی تھم آپ میں بھبت ہوئی دم جہیز تھم</p>	<p>۷۵۱</p> <p>بیروت اسی صوبے میں جو آتا خود کچھ کے حکم میں طوطی آتھ دھو لا جس نے کی تناسلے ہوئی وہی پایا سدا ت کے مسکن سے یہ محرم نہ پایا</p>	<p>۷۵۲</p> <p>بے لگنے نسب طوطی کی دودھ نہ پچھو تقریر غایت ہوئی غوث کچھ نہ پچھو حسین مجھ دین آپ جیت نہ پچھو آج کل ایو دوزن سے وہ حسرت نہ پچھو</p>
<p>دستہ جو پیاہ سم دجور کے آئے کے بھی جواب پر مٹن اس طور کے آئے</p>	<p>بے حسن طلب دیتے ہیں جواہل نمایاں خیر آج تو ہم آپ گرفتار بلا ہیں</p>	<p>یہ سب تو ملا اذن دعا بھی کچھ دیکھے پھیلا کے ہون دامن کہ رضا بھی کچھ دیکھے</p>

<p>۲۵۴ سید کی غلامی کا صلیکے چلا ہوں سکائی ہر ایک کے چلا ہوں مقبول آئی کی صلیکے چلا ہوں چلے کوئی پوچھ تو کہ کیا کیے چلا ہوں</p>	<p>۲۵۵ عالم کا بدستار بن گیا موتے کا بنائے وہ محل جہاں نزدوس میں نظر آئے باجی ہو وہی آل</p>	<p>۲۵۶ کونین کا اقبال دھشم جانو اسکو فردوس کے طے نہ کم جانو اسکو</p>
<p>۲۵۷ آکھیں عبا لیکے مری حُر کو اڑھا دو مدح کو مہمان کو بہادر کو صلا دو</p>	<p>۲۵۸ اس در کا گدا پھر کبھی سائل نہیں ہوتا وہ کیا ہو جو محتاج کو حاصل نہیں ہوتا</p>	<p>۲۵۹ ہاتھ الی وہ دولت جو زائے میں نہیں ہو یہ زر کسی خاقان کے خزانے میں نہیں ہو</p>
<p>۲۶۰ سید سے بھلا کون سار تباہ ملیگا یہ گھر ہو سخی کا ابھی کیا کیا نہ ملیگا</p>	<p>۲۶۱ اس گھر سے کوئی بڑھکے سخاوت نہیں رکھتا وہ کوئی خوبی ہو جو پیدا نہیں انہیں</p>	<p>۲۶۲ نہ مٹو نہ جھجھکی حرف نہیں کا نہیں آیا اشد کے خلق میں تاخستہ سارا</p>
<p>۲۶۳ نہ مٹو نہ جھجھکی حرف نہیں کا نہیں آیا اشد کے خلق میں تاخستہ سارا</p>	<p>۲۶۴ نہ مٹو نہ جھجھکی حرف نہیں کا نہیں آیا اشد کے خلق میں تاخستہ سارا</p>	<p>۲۶۵ نہ مٹو نہ جھجھکی حرف نہیں کا نہیں آیا اشد کے خلق میں تاخستہ سارا</p>

لے غلط اور دوسروں کے بلانے کے لئے انکو ردال اور خواہش ۱۲ مثنوی

<p>۹۹۱ حضرت ہوا جب سبقتی ہے ہر طرف چہرے خرم نہاں چہرے اگر کسی بار نہیں جو کی جھلکے نور سے نہ ہوا زباں خدا حافظ نام سے غور</p>	<p>۹۹۲ وہ اوتار دے رفت وہ حال و خیر برخفا خفا سوسے انگشت ثبت قدم نہتہ دیکھتے تھے جن دین پرستوں کا نہل تھا کہ بڑا دے جسے چاہے کرم</p>	<p>۹۹۳ لاش کو چھوٹا لیکے کب قبلہ عالم چہرے اور جہاز نے شہید زینت صبا دم جانی کا بھی اذہ تھا بیسے کا بھی خاتم عجب نور دیکھو کہ نہ اکھین پوین پرانہ</p>
<p>دنیا کے سعید و زمین تیرا نام ہو بھائی عقیقی میں تجھے راحت و آرام ہو بھائی</p>	<p>تھا صبح ملک ناریلوین نور ہو ابو حرفوں تم گارمین تھا حور ہو ابو</p>	<p>چمکا کے فرس لڑنے لگا فوج کران سے دھڑک رہی نہ دیکھا کہ گیا کون جہان سے</p>
<p>۹۹۴ خاتم الم وعدہ نہ اوتار سے بچائے ربا دو جہان تیری و جنت بچائے تغفار سناہ ہول قیامت سے بچائے حافظ تجھے آہن کی جوار سے بچائے</p>	<p>۹۹۵ اشعار جزیر طے وہ جہاز بکلا آیا ہو غلام اس حلی کا ہو جویا آتا ہو دوش منی کا سارا پلن فتنے سے بچنے سے ہو جیلا</p>	<p>۹۹۶ اندری مہمان شہدین کی طرائی فرت نہ پہنچنے کی خطا کا موت پائی اک بن کر قیامت جب کہ جد حشر آئی سار دیا چونک دیا آگ لگائی</p>
<p>گھر خلدین ہاتھ آئے یاسے جو سفر ہو یہ آج کی منزل تجھے راحت سہر ہو</p>	<p>بھیجا ہو نواسے رسول دوسرے او قوم ہراول ہونین لشکر کا خدا کے</p>	<p>پلی میں وہ آتش تھی کہ بھڑکتے تھے اعدا جلتے ہوئے دفرخ میں چلے جاتے تھے اعدا</p>
<p>۹۹۷ دور و طمان آتے دیکھتے تھے شہدین عرو ملک وین و شہر کرتے تھے آہن گھر پیہر طہا جب نہ بصیرت تکین نہلے سے ہوا اندکھتہ رخ رنگین</p>	<p>۹۹۸ چہشتے تھا اسلئے تھے تیرے شکار جلی خفازی کا طر حوالی کے تلوار دہی طر آیا پس مسخر و جہاز کے شہر سازین زمین و خدا تعالیٰ</p>	<p>۹۹۹ چلے گئے آگ کی جوت کے نکلا انہو سے شہید ہوئے موت کے نکلا چو رنگ کے دوا تھ جد و جہو کے نکلا چو شہر سا نکلا تو مصفین ترانے نکلا</p>
<p>اندری ضیا اختر طالع کی جبین پر آئید خورشید چمکتا تھا زمین پر</p>	<p>کھانکے سرتن سے گرس خاک پر کٹک ماس گئے لشکر کی مصفین زمین ادھاک</p>	<p>تلوار چمکتی تھی صف لشکر کین پر گھوڑوں کے کین پاؤں نہ لگتے تھے زمین پر</p>

<p>۱۰۴ تلوار کا اک در کونسی کھاتے نہ ٹھکرا جہکے یہ کار سپر لکے نہ ٹھکرا تلوار کی جگہ پائے نہ ٹھکرا</p>	<p>۱۰۵ ہر بار تھا علم سحر سب پر اڑتا تھا منہ بچ جاتی تھی جب پر عرب اسلحہ چھایا بوتا تھا فوجین کس پر چھڑ دین یہ سکر تا تھا جو سپر نوہ اب پر</p>	<p>۱۰۶ چوہ نوشتن تختہ اسے بچاتی تھی وہ منظر کو جاب لب جو جاتی تھی وہ چار آئینہ دھو کو کب ناتھی تھی وہ ہر وار میں غنیمت کا بجا بچاتی تھی وہ</p>
<p>حم جاسے جہان کوہ دیان کاہے کیا ہو جب شیر کو غنطائے تو رو باہے کیا ہو</p>	<p>سر پاؤن تے پستے تھے بیدا و گروئے لکڑے سے بال آگے کا سونین سردئے</p>	<p>اژدر تھا کہ تلوار تھی دم تھا کہ ستم تھا نابین یقین کہ گھر مروتکا پانی تھا کہ ستم تھا</p>
<p>۱۰۷ ششدر تھے تلوار کوہ جہاں سے ہونے کیونکر سر پہوت زمانین تو سوار سے ہونے کیونکر حلقہ میں اہل سکون زار سے ہونے کیونکر جو یہاں فنا بیچ میں پارس ہونے کیونکر</p>	<p>۱۰۸ دل تھا نہ شجاعت کا دینی کہتے ہیں اسکو تلوار سے پر تھی دینی کہتے ہیں اسکو دل توڑ دیا صفت شکنی کہتے ہیں اسکو ششدر بنے ہو پوچھتی کہتے ہیں اسکو</p>	<p>۱۰۹ بچال عدہ بول کسار سے نظر آئے جو گھاٹ پہنچے گورنار سے نظر آئے جب کچی چلی صاف شترار سے نظر آئے جو بھڑکے بچے ورنار سے نظر آئے</p>
<p>جی ہو تو جہان خونین نہایا نہیں جانا بھارا تو کجا گھاٹ پہ جایا نہیں جانا</p>	<p>جیٹل کے مجوین نہاؤنگ ہو اسکا جور اک دم کب ہو وہ چورنگ ہو اسکا</p>	<p>اس تیغ کا بچل کھاکے عدو خونین طیان جب سلتے تیغ آگئی سب بھول خزان</p>
<p>۱۱۰ کس صف پہلی تیغ آت نہ رکھائی کس غول پہ چکی کہ قیامت نہ رکھائی کس کس کو پوری نیچے شترارت نہ رکھائی جلوہ کیا سوار پہ صورت نہ رکھائی</p>	<p>۱۱۱ کس سر نظر آدہ ہے پائی ششدر تھی دم بھر میں سو خاک پہ جاتی تھی پکی تو آدھر اور لاہور تھی ششدر تھی کیا تیغ تھا کہ لاہور کو بھی کھاتی تھی</p>	<p>۱۱۲ کس صف پہلی تیغ آت نہ رکھائی کس غول پہ چکی کہ قیامت نہ رکھائی کس کس کو پوری نیچے شترارت نہ رکھائی جلوہ کیا سوار پہ صورت نہ رکھائی</p>
<p>بچل اسکا نظر ہندی اعدا پہ ٹٹلا تھا اسمین کوئی پردہ نہیں ٹھو صاف ٹٹلا تھا</p>	<p>سکتہ تھا ہر اک دل پہ عجیب ضرب بڑی تھی پرزے کیا اسکو بھی زہ لاہ کڑی تھی</p>	<p>سر پہ تھی وہ جب تک کہ عدو راہ عدم کیا دھنل جو دیدم بے دم بھر کہین دم</p>

۱۱۱۱ ہواری وہ چال وہ تلوار کا چلنا جھاڑوہ پاؤں کی صفو کا وہ چلنا غصے میں وہ نگر بڑی آنکھ کا اور لینا کھٹے کھٹے لگ کر وہ کتنی کا لینا	۱۱۱۲ آواز نہ دی جس نے کہ اڑا الم غار غیرت ہو تو آسان ہے تو چھپکے دیوار تجلا اخلین انداز وفا کھینچے تلوار سکون صورت رواہ دیکھا ہو چھکار	۱۱۱۳ لکھو سخن قلب میں شک کے دیا مٹا ہوا شک سے دیا انظر کر دیا ہو از شرب کہ اور دھڑا اور دھڑا لفظ سے سب ایک نہ غصہ کر دیا
مارا تھا قدم آئے شجاعت کے چلن پر یوں گھوڑے پہ جاتا تھا اسد جیسے ہرن ہوئے ہیں سمجھا تھا فرس دل کا اشار ہوئے ہیں کھلا آئے ورنے جے مارا وہ جبت وہ چیل مل دھڑپ اور دھارا ہوئے ہیں نظر سخن کی آہ سے تین کھارا	تو دشمن تخت جگر شیر خدای اُس صف کل کر جو ادھر آؤ تو ہر باندھے تھے کمر خرم دھڑپ ہری پر یو چھار ہوئی دور سے تڑپ کی جری پر	۱۱۱۴ بندہ ہو میں لکھ کر غم نہ دے لکھ کر پتھر نشان دین کے لشکر کے گرتے ہیں لو جب کہ وہ ملے ہیں بہادر جو پڑے ہیں لکھ کر اندر اندر کہ فریب کے پڑے ہیں
ایسا تو سبک و فرس برق سفر ہو تیلی پہ ہوتی تونہ آنکھ کو خبر ہو نمشیر شہ قلعہ شکن ہو اسی گھوڑ اُس طرح کے کالچن ہو اسی گھوڑ	نچ زرد تھا گلہ نہ تھی پوتا ک لوت نور دا خون جھوٹے تھے ہر بن سوت	۱۱۱۵ اس حال میں تھی کتنی نہ تھی کتنی تلوار جو آگیا زور پہ آئے بھیجا طر مار پہلے کہ دیا گھوڑے کو جھاکا روں نے کبار خبر سے اب کیا ہو فرس ہو گیا بیکار
دو لاکھ جوان ایک کاسر لا نہیں سکتے ہاں نیزے لگاؤ جو قرین جانیں سکتے	بازار کے دان کوئی نہ فریاد سنے گا وہ ساتے مالکے جنم میں جھنے گا	جب وقت برابر ہوا ہر گل نہیں سکتا گھوڑے کا اشار تھا کہ اب جل نہیں سکتا

۱۱۱۱ اول پہلی سے مراد وہ ایک انسان جو دوسری سے کم ہے ۱۱۱۲ اول قلب میں یعنی گھوڑا اور دوسری میں دلی ۱۱۱۳ پہلے پہلے پہلے کے لفظ میں کیا گیا ۱۱۱۴ پہلے پہلے پہلے کے لفظ میں کیا گیا ۱۱۱۵ پہلے پہلے پہلے کے لفظ میں کیا گیا

<p>۱۱۷</p> <p>جہانک کہ جری پاؤں پر لپٹے ہوئے نہان کے سنے پہ لٹی چلے جھلے خود بھلے گرتے ہوئے کھوٹے کو بھلے کب سے جو دروازے پر بھینچے</p>	<p>۱۱۸</p> <p>پیارا جو تو اپنی تھجے نثر کا پلا مین جو کا ہو تو فردوس کے پیکر بھی مین نشان ہو گر آنکا تو عروہ کو پلا مین جو پانچ پنجھوٹے دیو پر وہ دکھائے</p>	<p>۱۱۹</p> <p>یہ ہاتھ کمین بند نہیں عقدہ کشا، مین جس دو کا درماں نہیں ہم اُسکی دوا مین بڑھتا نہیں یہ خوف و خطاری ہو تجھ موتا ہوں یہ مُردہ بھی درجاری ہو تجھ</p>
<p>۱۲۰</p> <p>رواقا خانہ داری مگر یہ وہ عقدہ جو فرق پہ چھپے پراگر زگران سر حضرت کو پکارا وہ جری خاک اوزار نہان کی خبر بچے یا سبیل جو بچے</p>	<p>۱۲۱</p> <p>اعلانے آدھر فتح کے بلے جو بچے بکلا پس سعد حسین چر گائے یہ دوستِ حُر کو سخنِ شکر گائے سکون زانِ نقات کے مگر غیب ٹھائے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>خدا نہیں بھائی نہیں پیارا نہیں میرا مولائے سوا کوئی سارا نہیں میرا سر عرش پہ آنکا ہو جو رہے مین برہین ہدے سے ہاتھ نہیں ملک گرد گھڑے ہیں</p>
<p>۱۲۳</p> <p>ابنِ صدف و حسنِ عرش جان گنوائے اب رہنے کو لائے پہ نہ پلایا ہو بجائی تلا مچے وہ کوئی دوت ہو بجائی مہمانی میں تلوار پہ تلوار تو کھائی</p>	<p>۱۲۴</p> <p>میں پلاس ہوں بھر کیلے گھرا تا ہو بھائی روتا ہوا صاحب بھی ترا تا ہو بھائی میں بھی زانے میں کوئی ہوتا ہوا اک جو کے برابر تری دنیا کو نہ جانا شمت کے نہ سے گیا یہ بوجھیاں کھانا نہ نہ کہہ دو اس پر کہی جیسے میں نانا</p>	<p>۱۲۵</p> <p>ہاں مرتبہ اس وقت شہید و مین بڑھیکا جب نوکِ نشان پر ترا سر کٹ کے چڑھیکا بنا ہو تو خلعت کو نہ العام کو دیکھے عاقل اُسے کہتے ہیں جو انجام کو دیکھے</p>

<p>۱۲۱ شعون کو کھنکھایا غرق خلعت شہداد کو دم بھی نہ ملے دی قضا خود کو برباد کیا حرص و ہوا نے کیا پہلے قارون کے وہ چالیں نہ</p>	<p>۱۲۲ ابو جوشی شیر کی لب پہ پورے رباہ لاشے پہ حیرت جان اسدا بچی پہ تڑپا تاجا وہ حضرت کا ہوا خواہ مہلے پہلے کہ یہ پکارے نہ دیکھا</p>	<p>۱۲۳ تیرے لب پہ عجب این نظام آپوش میں اور منزل جنت کے سفر بنیاب ہو بجائی ترا صاحب نری خاطر نورانی کی زیارت دم آخر</p>
<p>۱۲۴ اگر کسی خود مگر سنبھلے نہیں دیکھا موزی کو بھی پھولتے پھلے نہیں دیکھا</p>	<p>۱۲۵ لکڑے ہو بدن زخم عجب کھلے ہیں بھائی لے ہوش میں آلاش پہ ہم آئے ہیں بھائی</p>	<p>۱۲۶ دیکھ اپنے شرف آکھ کو کیوں بند کیے ہو فرزند بھی سر ترا گودی میں لیے ہو</p>
<p>۱۲۷ ہنگامہ فتنہ کی بھی کچھ نہ ہو دور تر اسکن جو تو جنت و لکھو کیا غم ہو لاشے پہ بھائی نہ پیسہ ہو زانوے مبارک پہ بھی کھلے سر ہو</p>	<p>۱۲۸ کچھ شے صفت تو کراؤ خود دلدار خون ہو ترے غم سے جگر اور دلدار کھلے مرے زانو پہ سر اور خود دلدار نزدیک ہو شاہید سفاک اور خود دلدار</p>	<p>۱۲۹ تیرے صدمہ خیز جو کھنکھو کیا سر حضرت شہید کی افوش میں دیکھا جلدی قدم شاہ پہ ٹپکے یہ بولا جبر سے ترے الطاف کے اور بولا</p>
<p>۱۳۰ تو قرشید دن میں نکھے آن یلیکی جب نیز پہ سر ہو گا تو مورن یلیکی</p>	<p>۱۳۱ پھر بعد ملاقات نہ صحت ہوئی بھائی جی بھر کے نہ دیکھا تھا کہ فرقت ہوئی بھائی</p>	<p>۱۳۲ تکلیف ترے زانو کا میسر ہوا آقا ذرہ تھا پہ اب مہر منور ہوا آقا</p>
<p>۱۳۳ فتنے ہو گیا یہ کچھ جو جگر اڑا سر کاٹ واسکا یہ کج راہ استکار جلاوڑ سے تھے کہ ہو شور یہ ایکبار جگا کو کہ چین آئے ہیں کھینچے ہو لوکار</p>	<p>۱۳۴ پچھان کر اور مارو نادار ہمارے ای عالم غربت کے مددگار ہمارے ای صفت شکن ای صند و خراب ہمارے پانچ شہر روئے غم و غم ہمارے</p>	<p>۱۳۵ تیرے جو نہ کھنکھتے غم سے دیکھ محبت میں مگر عجب طرح کی اسدم ارٹا دیہ فرات سے غم و غم سے عالم آئے ہیں اور ترے غم سے کھینچے عالم</p>
<p>۱۳۶ اٹھنے کی نہیں ضرب دلی ابن دلی کی دیکھو کہین بجلی نہ گرس تیغ علی کی</p>	<p>۱۳۷ رتبہ ہو ترا سب دو بالا شہدا میں اکدن ترے تھے کاہر آیام غم میں</p>	<p>۱۳۸ شہید کا جو دوست وہ پیارا ہو جی کا تو آج سے ہمارے ہو رسول عربی کا</p>

<p>۱۲۱۷ ارٹا دھلی عورت کا عورت پیا بہن برون ورتا کر کہ ہمارا ہے جس طرح اٹھا تاہو کوئی پھول چین</p>	<p>۱۲۱۸ ارٹا کر کیا نہیں کہ سب کو تو ترانہ آئی جو دہشت کی صدا خیمہ سے اسد دوسرے میں چھوڑ دینا بجا تو ترانہ</p>	<p>۱۲۱۹ لاش کی ٹاکا کر شہر میں ڈھونڈی پیا پورے کے پورے بیدار ہونے انکے بجائے حضرت کی غلامی میں رہنے سے بچا پیا</p>
<p>۱۲۲۰ تجلی ہو جوا کیسی یون مروجہ دست جس طرح اٹھا تاہو کوئی پھول چین</p>	<p>۱۲۲۱ دراں یہ ہو ایشیت آوارہ وطن کا جو بھائی کے مرجائے میں عالم ہو میں کا</p>	<p>۱۲۲۲ بقی بھی سنور جاتی ہو جب کام ہوا یون عشق میں مرجا تو انجام ہوا</p>
<p>۱۲۲۳ اگر تیرے بے بس میں ہو جوتے اٹھا اگر شاہ کے مکان اب آپس ہمارے ساں میں نہیں تیرے آرام کے سارے دو جام بھرتے رکھتے ہیں کو تو کچھ کھارے</p>	<p>۱۲۲۴ اگر تیرے بے بس میں ہو جوتے اٹھا اگر شاہ کے مکان اب آپس ہمارے ساں میں نہیں تیرے آرام کے سارے دو جام بھرتے رکھتے ہیں کو تو کچھ کھارے</p>	<p>۱۲۲۵ اگر تیرے بے بس میں ہو جوتے اٹھا اگر شاہ کے مکان اب آپس ہمارے ساں میں نہیں تیرے آرام کے سارے دو جام بھرتے رکھتے ہیں کو تو کچھ کھارے</p>
<p>۱۲۲۶ پیشتر کا تھان ہو سب پر سرقہ بین یہ حلقہ ہشت بین یہ مہود کے طبق بین</p>	<p>۱۲۲۷ رہے مرا افلاک سے برتر ہوا آقا میں تانی سلمان دبا در ہوا آقا</p>	<p>۱۲۲۸ بندہ درملا سے کمین دور زو جائے مردم زیارت سے یہ مہور تر ہو جائے</p>
<p>۱۲۲۹ اگر تیرے بے بس میں ہو جوتے اٹھا اگر شاہ کے مکان اب آپس ہمارے ساں میں نہیں تیرے آرام کے سارے دو جام بھرتے رکھتے ہیں کو تو کچھ کھارے</p>	<p>۱۲۳۰ اگر تیرے بے بس میں ہو جوتے اٹھا اگر شاہ کے مکان اب آپس ہمارے ساں میں نہیں تیرے آرام کے سارے دو جام بھرتے رکھتے ہیں کو تو کچھ کھارے</p>	<p>۱۲۳۱ اگر تیرے بے بس میں ہو جوتے اٹھا اگر شاہ کے مکان اب آپس ہمارے ساں میں نہیں تیرے آرام کے سارے دو جام بھرتے رکھتے ہیں کو تو کچھ کھارے</p>

سلسلہ ریختہ بکس اول و سکونت نامی نامی نری ۱۳

<p>۴۱ جو نور آمد کہ خرقہ فناہ میں ہر اک جوان خوشی ہو جیتی پناہ میں نہیں آئی روزِ منتظرِ حشر راہ میں نہیں دلائلِ دعا میں سے رہی اور کلام میں</p>	<p>۴۲ ہر جن جنتِ حنین وہ راہِ نجات ہو ظلمتِ یوسف کی جو وہ آبِ حیات ہو ہر اس دین جسے وہ بشر خوش سفاک ہو دنیا کو چھوڑ کر بڑی کائنات ہو</p>	<p>۴۳ وہ قبولِ توبہ آؤں جو انکا نام یہ قیدِ چاہ میں مہ کشتان کے آئے کام حامی کلیم کے تھے ہی اسمیں کیا کلام چون پرورد و جیسے پرورد میں والسلام</p>
<p>۴۴ اللہ سے مہر ہے محمدی سرشت کے حوروں نے داکے ہیں دیر کے بہشت کے</p>	<p>۴۵ ایسا سنو کہ فوجِ عدو میں ہلاک ہو دریا سے جا کے مل کہ گناہوں سے پاک ہو</p>	<p>۴۶ انکے عرو کو راحت دینا اور دین نہیں حامی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>
<p>۴۷ کلِ قدس میں ہر کونہ خفا و خیر ہے بیکھو تو سطر سے یہ آتا ہو کس طرف حامی ہیں فاطمہؑ تو دینِ شریف محبوب کہ کیا کی صدا کہ لا اظہار</p>	<p>۴۸ ہر جزو کل پہ قلبِ عالم کا اختیار خفا کا رخِ حق دین وہ نامدار ہر آنکے اہل دین قلمِ عفو کے گار چنبہ لکھن وہ جو لکھنوں کے جیسے گار</p>	<p>۴۹ جنت کی لبر وین مریض کی دوا میں ہے بادی میں یہ امام ہیں یہ مقتدا میں ہے خوشید اکمانِ شام و صبا میں ہے بہ روشنی انھیں کی جو نورِ طہ میں ہے</p>
<p>۵۰ اب نعمتیں میں گلشنِ عینِ سرشت کی دیتے ہیں خیرِ خیر کو بشارت بہشت کی</p>	<p>۵۱ اب نور عینِ فاطمہؑ تیرا متفع ہو ڈرتا ہو کیوں حسینؑ کا دامنِ وسیع ہو</p>	<p>۵۲ ہر لحسے اپنے حب کو چلاتے ہیں ہفتاد بار قبر میں مومن کی آتے ہیں</p>
<p>۵۳ بافت کی جو بند کہ مبارک ہو صلح جنت بہت ترسب ہو ورنہ بہت ہو دور خافہ ہو غلامِ میر سے دینِ منتظرِ حضور سے نصیرِ خلد اب کہ کج ہونے کو قصور</p>	<p>۵۴ غیاثِ خلد نام جو اس بادشاہ کا عجم کا علم خلقِ رسالت پناہ کا کیا کر اس خلیفہ میں تھے گناہ کا ایک ہو وہ جو ان کے بغیر پناہ کا</p>	<p>۵۵ یہ خانہٴ سرمہ میں یہ رحمت کہ کیا پناہ مانندِ حضورِ اوی راہِ ثواب میں جان رسولؐ میں خلیفہ ہو تراب میں نور سے کو دین سرمہ وہ آفتاب میں</p>
<p>۵۶ قربِ حبیبِ حضرت داور نصیبیت دستِ علیؑ سے ساغر کو تر نصیبیت</p>	<p>۵۷ کس روز صبحِ شامِ غریبانِ نہو گئی مشکل پڑی وہ کسپ جو آسان نہو گئی</p>	<p>۵۸ مانندِ سحرِ رشتہ ایمان قوی کرے دانا وہ جو امام کی جو پیر دی کرے</p>

<p>۱۹۰ جنگم میں ہو شہر نشین آج چار ہے لازم جو امر خیر کہ راضی خدا ہے دیئے فیض حق سے سدا آفتاب ہے آئینہ دار صاف رہے بے ریا ہے</p>	<p>۱۹۱ ماغوثی سے بیان شدہ دین کو فیل خود بند گام بٹھتے ہیں اٹھا ہو غبار اکبر سے مسکرتے یہ کئے ہیں بار بار زنا ہو مہمان مے گھر بجا دودنار</p>	<p>۱۹۲ مگر کھڑن کھڑا ہو مسلح مگر غوث پچھلے ہیں دیندار جو انان درغوش جانی کا ہو خیال نہ پچھو جو یہ کام نہیں مگر غوثین انک دلیں بہت کا تھیں</p>
<p>گر ہو تو حق پرست کے دامن پہ ہاتھ ہو ساتھ اُس ولی کا دے کہ خدا جسکے ساتھ ہو</p>	<p>ایسے کی پیشوائی کو جاتا تو اب ہو لاکھوں بدو نہیں نیک جو ہو انتخاب ہو</p>	<p>انجام کا خیال ہو ایمان کا درد ہو رعشہ تمام جسم میں اند رنگ زد ہو</p>
<p>۱۹۳ جو دین جانین دہرے ہیں نام پر دیندار جان دینے ہیں حق کی کام پر جو دین دن سے فوج کا زعفران نام پر ذیشان جو حسین علیہ السلام پر</p>	<p>۱۹۴ کھا ہوا ہو مصحف زین العابدین اسلام مگر جری شہید جفا ناصر اسلام باجی جو اسکے جرم بھل ہوئے تمام روشنی اس جری کی محبت میں غلام</p>	<p>۱۹۵ پچھلے انک کھوئے کتا جو آہ کیون مصطفیٰ کے لاک کی کوئی حق نہیں میرے بے باک ہے یہ سید ہوتا باہ نورین فاطمہ سے چاچا بکوا آہ</p>
<p>انسان کھوکے دقت کو پاتا نہیں کبھی جو دم گزر گیا وہ پھر آتا نہیں کبھی</p>	<p>کیونکر کھون عزیز ناس خوشصال کو جنے حسین کے لیے چھوڑا عیال کو</p>	<p>محبوب ہوں تجل ہوں بندہ مشرقین سے کیا جانتا تھا میں کہ لڑائی میں تھیں سے</p>
<p>۱۹۶ چھٹا تھا یہ دقت یہ ہنگام پھر کمان یہ دین یہ لشکر اسلام پھر کمان میر صاحب بلکین ہو تو یہ نام پھر کمان دن ڈھل گیا تو شاہ خوش انجام پھر کمان</p>	<p>۱۹۷ یہ کتا تو جو حال سزا سزا کا رنگ فوج امیر شام جو بے مستعد بہ رنگ چاہتے ہیں ملک ہوئے اہل کین خدنگ جلی جو کمان والی میں اب پھونچ رنگ</p>	<p>۱۹۸ یہ کتا اگر کمان میں کوئی طرنا ہو رنگ کتا ہو شہر تو کسے شیشیر بے نظر یہ کیا خطا ہو درد ہو اور کشت و شہر حیدر کا نور شہم جو کوئین کا امیر</p>
<p>دنیا میں نور چشم بھی کو نہ پایرگا انین سے بعد حکم کسی کو نہ پایرگا</p>	<p>فوج میں بے لک کو ریشام شام میں پھل برچھوئے جانب فوج امام میں</p>	<p>کیا پاس کچھ نہیں دل و جان قبول کا بیدر و بھدہ نہ جائے کلچر رسول کا</p>

<p>۴۱۱ شہید شہنشاہی شہنشاہی گجراتی وہ گیا عجمی کے پاس کی عرض اور نیابت ہون پر اس شکرین ہر فساد سے جو پاس</p>	<p>۴۱۲ ہرگز نہ تیرا بنی حاکم کا کچھ ہو چھوڑا دیا جو ایک نکل تیرا بے دہم ہو رنار کہ ایسے جو خلیفہ تعلیم اور دھرم</p>	<p>۴۱۳ قبضے پر باقہ اور زبان علی کا نام فرزدار جند بھی تو ہے ہرے حسام نہ نہ ہے بارہ و خیر جہت کام انگر ان اٹھائے ہوئے باوجود غلام</p>
<p>وہ فکر کر کہ فوج کا کچھ بندوبست ہو اپس میں ارمے تو غضب کی شکست ہو</p>	<p>اب یان رہیں کہ سوے شہر پر جلیں عاقل اگر ہو تو بتا دے کہ ہر جلیں</p>	<p>دھڑکا کہ دیکھے پسر سعد کیا کے ایسا نہو حیلن کو ظالم بڑا کے</p>
<p>۴۱۴ سات پر بھی نہ تیرا غلام جو بیچارہ کچھ نظر آتا ہو کر کا طور غصہ ہو تو نظر آتا ہو تو دیکھ لے بغور نیابت ہو لے کر لادہ ہو اسکا اور</p>	<p>۴۱۵ نکلتے تھے سب جو جانی سے اپنے کچھ کنا تھا نور عین علی جو درام غیر حسین مجبورین کو کسی کام کتنے تھے بین اسی ہے ہو کروری ارم</p>	<p>۴۱۶ علی یک بیک ہو کہ برآمد ہو اور بلاتے فرق غصے چکنا تھا چتر زرد تینین علی کچھ مضامین اور دھرم</p>
<p>سب ایک دل بین قتل شہر مشرقین وہ اپنی جان دیا ہو نام حسین پر</p>	<p>پانی کیا ہو بند امام سعید پر دشمن ہو ال پاک کا لغت یزید پر</p>	<p>خوہ تھا بچیا کو ہجوم سپاہ پر سایہ ہزار دھال کا تھار سیاہ پر</p>
<p>۴۱۷ ہر دہا فساد تو شکرین اسی کنا ہو بیخدا ہو شہر آسمان سر بین اسکی سرشتی سے کنا دار گور شہر علی بین جوڑنے نہیں دیکھی کوئی</p>	<p>۴۱۸ یہ تھے ابن سعد عین کوئی ہراس دلا بلا تو اسے کوئی کوئی ہراس آیا جب شکوہ سے سر خدا شناس نکلتے تھے رنگ مگر مجمع حواس</p>	<p>۴۱۹ علی تھا مٹی کا بیاد و نین بار بار پہل تھے ساتھ گھوڑے آتے سے پور کتنے تھے اہتمام میں دس بیس چوبدار تھے بیوان سلام کو باندھے ہو قطار</p>
<p>خاک کا چھر گیا ہو ہاری سپاہ سے وہ جاملیکا سبطر سالت پناہ سے</p>	<p>یہ غیض تھا عمر کی طلب سے دلیر کو جس طرح ٹوک دے کوئی ختمہ بین شہر کو</p>	<p>ظالم کے حکم میں سپہ شام و روم بھی چار و نظرف سلامی کے یا جوئی دھوم بھی</p>

<p>۴۱۶</p> <p>جواہرین تری را کجھ ہو دی پسند پانی تو تین دن سے ہو پیر دیو پند نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۱۷</p> <p>ڈر کر کہا عمر نہ کا کر تیرا مور زین سوار سے رسلے کے تین کور کتھے جہان صفین میں کتھے تین نہر مڑے نہ کہا کسی کجھ چہرہ نہیں</p>	<p>۴۱۸</p> <p>کشتا تھا شہ سے بہ نخت وہ خود کھلو نشان لڑائی کا ہو جلد نہ دلت کہہ دے دست ہو جزمین جو بلند دلت دیا یہ جاہن اور جوانان تیر دست</p>
<p>۴۱۹</p> <p>لشکر میں یان چو لاکھ دلا اور جوان وان ایک صف ہو زمین بہتر جوان نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۲۰</p> <p>دنیا میں زور اپنا ہو اور اپنا ہاتھ ہو میں ہوں کسی طرف نہ کئی میر ساتھ ہو نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۲۱</p> <p>آل بھی کو تشنہ دہن فرج کجھو گر باس آبرو ہو تو بانی نہ دیکھو نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>
<p>۴۲۲</p> <p>اوشن بھی چوٹے چھپے ہیں پھل نعل ملواریں ہاتھ سے اٹھے گی اور نہ دھال کیا جانے دین سو پے بن کیا شاہ فوٹھال دیکھئے پہلو نوٹے خربے یہ خور مال</p>	<p>۴۲۳</p> <p>بولا وہ جیسا کہ نہ بہم بلا جوری اچھی نہیں یہ تند مزاجی یہ برجی نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۲۴</p> <p>حکم کے حکم سے کوئی نہ خوف اگر نظمی یہ حکم جو کہ عدا کر بدن سے مگر اس کو جا بجا جو ادھر سے کوئی ادھر پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>
<p>۴۲۵</p> <p>فوجوں کے سبے ہونگے جو دشت نبرد میں دب جائینگے سواروں کے گھوڑوں کی گر میں نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۲۶</p> <p>کیا اسکا ساتھ جکی اطاعت گناہ ہو حاکم ہو یا رئیس ہو یا بادشاہ ہو نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۲۷</p> <p>حاکم ہو نہیں سزا کا مجھے اختیار ہی درہ ہو بیڑیاں ہیں اسیری ہو دارہ نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>
<p>۴۲۸</p> <p>رادہ قتل شاہ بہ بن سب جوان کشتا جو اب سر پہ تیرے تلکے تیر کہوں بہر جھان حسین نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۲۹</p> <p>لکھے گلائے عورت بہ نریمانہ علیہ السلام موت سے جو نریمانہ کو تیری دیا یہ تاز اب بعد فتح اور بھی تو ہو گا مہراز نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۳۰</p> <p>چین بر چین تیرا کیا خلیفہ عالم دیکھا کیا نشئی پیر نہ خیر کیا سلام نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>
<p>۴۳۱</p> <p>انسان کو اختیار ہی خود اپنے کام میں مجلو شریک کرتا ہو قتل امام میں نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۳۲</p> <p>دیر اسمین کیا جو امر قریب الوقوع ہو تو مصلحت جو دے تو لڑائی شروع ہو نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>	<p>۴۳۳</p> <p>چین بر چین قریب جو وہ شیر نر گیا اشرارے رعب حق پسر سعد ڈر گیا نہوڑے بہت ہیں اور سلطان ارجمند پہلو چاہئے اٹھائے سواران چہرہ</p>

<p>۴۳۳ سوچا اگر تو غافل و غشیوار ہو جو روزِ جمعی جو شر کا لہجہ ہو خدا کا یون تو خطاوار ہو بہرِ کرم خیر فاعل مختار ہو</p>	<p>۴۳۴ مادم ہو بدین گم گویا بے شک و شک ایمان کے لئے گم گم ہنیں خیال تو بہرِ کرم اس سر و دھواں محسن کشتی یہ کون سے تہیب میں ہو</p>	<p>۴۳۵ الحق اگر حکومتِ حق کا خدا ہے ایکے کو دھاکے کوئی بنانا ہو آتشِ حق سے اوی کو سدا ہے جیکے ملکِ بین دولت ایمان کو دھواں</p>
<p>ایمان کا فیض ربِ علا کی طرف سے ہو شر اگر طرف سے خیر خدا کی طرف سے ہو</p>	<p>دنیا میں اک عالم کا یہی نورعین ہو جو مصطفیٰ کی جان ہو یہ وہ حسین ہو</p>	<p>دنیا میں کیا خبر کہ رہے یا نہ تو رہے وہ کام کر کے جا کہ سدا ابرو رہے</p>
<p>۴۳۶ کتنے ہی شہر تھے ہیں جہان کے کتنے دل سے ہو کیا وعدہ اسے کتنے ہی جو ہو تھے تو کتنی ہو شکست سخت ہو بہت ہیں سختی خدا کی</p>	<p>۴۳۷ حاکم جو تختِ شرفا جا ہے روزِ رسول سے جا جا ہے پر در پستی میں سر و دھواں جا ہے املاوند گان خدا جا ہے</p>	<p>۴۳۸ انسا کو بے حسرت اسلام جا ہے محبوبی کو بے حسرت جا ہے شہر کو نیک جا ہے میر کا جا ہے</p>
<p>اعمال مختلف ہو متقی و سعید کا عاشق کوئی حسین کا کوئی زید کا</p>	<p>جو اپنے گھر میں آئے اسے گھر تے نہیں مہمان کے گھر پہ چھری پھرتے نہیں</p>	<p>فیضِ محبت شہ نامی نصیب ہو گر ہو تو بخت کی غلامی نصیب ہو</p>
<p>۴۳۹ کے رائے نیک ہے جو ہے جو گریہ فرزندِ فاطمہ کو نہ ہو چا کوئی پانی سا نہ پینے چھی کرتا ہو کوئی بند والتسبیہ تصور ہو وہ شاہِ ارجند</p>	<p>۴۴۰ نہان بھی کہ نہ اس کے روضہ کلاں نہر کی جانِ نشت دل نہ ہو الجلاں شکست چلے پاس نہ دولت نہ نہ مال سید عیال دار مسافر شکستہ حال</p>	<p>۴۴۱ کیا خاک شفیق کی محبت کا اعتبار یہ محمد و پیر و داؤد و نوح و ابراہیم نام نہ پیرین جانِ نیک روزگار زینبِ پارس و فاطمہ و زینب و زینب</p>
<p>اوست عقل پاس بھی جگہ کوئی ہو چرم بھی ہوا گر تو نوا سا بھی ہو</p>	<p>کیا جاسے یہ تم مجھے کیونکر پسند ہو سولہ بہر سے آبِ روان اُس پہ بند ہو</p>	<p>دنرات اسکو تغل شراب رنقا کا ہو شیطان کا مطیع ہو عادی زنا کا ہو</p>

<p>۴۴۴ نعلین پہنے شہ کو چھتا ہر سر کا جان ان کی نیکی کے خون کے دریا بہنے آج خدا کی عینیت میں کیا تیری اقبال</p>	<p>۴۴۵ جہاں ہو تو قید عالم سے جلد میں ورنہ رہیجا اچھڑا دل سے منتقل میں سب تقیہ کشا ہوں منہ سے بگوں دل جہاں ہوں دیکھ جانا ہوں اقلے منتقل</p>	<p>۴۴۶ بہشت کا بھی شہ سب سے بے نفاق بغض علی بن عبول گیا تھا خدا کی یاد برسوں کا دشمنی بھی سے بے نفاق خوشی سے بے نفاق تھا اظہار اتحاد</p>
<p>۴۴۷ رحمت اٹھا کے زور زور لینے آئے ہیں کو سونے یان حسین کا سر لینے آئے ہیں</p>	<p>۴۴۸ چھوڑا گذشت صاحب مسجد ساتھ ہیں تیرا شریک اب نہیں سید کے ساتھ ہیں</p>	<p>۴۴۹ یہو نجائے سنج قبر میں خیر الامام کو دلو ان کے نہر جان سے مارا امام کو</p>
<p>۴۴۸ جہاں تیرا فاطمہ آسودگی ملے تیرا جہاں غلجی کا گلیا شاع دال تیرا جہاں غلجی کا گلیا شاع دال دور میں کر گیا باغ جہاں غلجی کا گلیا شاع دال</p>	<p>۴۴۹ یہ جہاں تیرا سر سرور غم زد نہ جہاں تیرا سر سرور غم زد نہ جہاں تیرا سر سرور غم زد نہ جہاں تیرا سر سرور غم زد</p>	<p>۴۵۰ تیرا شہر بے جیب آبی کا جیب تیرا شہر بے جیب آبی کا جیب تیرا شہر بے جیب آبی کا جیب تیرا شہر بے جیب آبی کا جیب</p>
<p>۴۵۱ ہونگی علی کی بیٹیاں بکوا امام میں بندی نیکی کی آں کی جاہلیگی شام میں</p>	<p>۴۵۲ نام حسین منہ سے نہ بس بار بارے کسوں کہ کوئی تن سے ترسے تارے</p>	<p>۴۵۳ لایا تھا کیم کرین شہ مشرق میں کو یہو نجابھی آؤں قبر علی پر حسین کو</p>
<p>۴۵۴ فرز فاطمہ کی نافرمانی سے کیا صل فرز فاطمہ کی نافرمانی سے کیا صل فرز فاطمہ کی نافرمانی سے کیا صل فرز فاطمہ کی نافرمانی سے کیا صل</p>	<p>۴۵۵ کیا جانا نہیں کہ ہو اس نام سے غلو دشمن کیسی دوستی اور کیا اتحاد حاکم سے دل بھر پورا اور سے اعتقاد موسیٰ سر نیکی کہ برسن کر چکا باد</p>	<p>۴۵۶ مردم ہی رہا ہر سدا قابل امام ہر دشمن جہاں کوئی کہ لگا وہ انتقام دور سے میں ابن علی کا ہر کام چو من و معنی میں کوئی تیرا ہر کام</p>
<p>۴۵۷ گر نام نامی اسہ ذوالجلال لون انسان تو کیا ہو شیر کی آنکھیں ل لون</p>	<p>۴۵۸ چلنے سے جان جاہلیگی جہنم کو نگر اچھا یہی ہو گزرتی کسی کی مدد نگر</p>	<p>۴۵۹ مردود تھا یہ دونوں جانین بکار ہو آتش کے گرز پڑتے ہیں ہستی کی مار ہو</p>

<p>۴۴</p> <p>جولاہا بوجھتی کی اکثریت پہنڈو نام و میر سے سر کو اتار لگاتے تو کیا بڑی اصل کیا ترا منہ اویسا رو جولاہا و ترا ہونے کرتے ہیں</p>	<p>۴۵</p> <p>جو کیا لڑ لگا لال سے جھگڑا جیب کچھ مری مری ہو تو جاکے بین کچھ وہ شہر بین بھونک پیاقی طوطا کا نیم وہ لکھنؤ اک جوان نہ سراسر</p>	<p>۴۶</p> <p>مطالعہ خوب لگ گیا لالہ زار کا بیلے گل کا ساتھ دیا ہو کہ خسار کا کیا اتحاد زن ہو جب نور و نار کا میں درست بختن کا ہوں تو لالہ زار کا</p>
<p>۴۷</p> <p>کیا ڈر مجھے پسند ہوا یا پسند ہو میں حق پہ ہوں زبان مری سطر بن ہو</p>	<p>۴۸</p> <p>چھوڑا ہر سید و نئے کمین آن بان کو الٹیں جو آستین تو آٹ دین جہان کو</p>	<p>۴۹</p> <p>سمجھا ہو تو تو اب سے وہ گناہ ہو تیری ہو اور راہ مری اور راہ ہو</p>
<p>۵۰</p> <p>کتا ہو یا بارہ سے شاہ دین کا نام بہن خنزیران جھٹا ہوں نام شہزاد نام توبہ نہ ہو میں خام و ام کام ہو لگا زرع میں بھی زبان کو اسی کام</p>	<p>۵۱</p> <p>حق جی خراب ہوتی ہو فوج سے ساتھ ہو سرشار شہر و دیوان سے قدم کے ساتھ تو مت ہو اب عیال کی اہل حرم کے ساتھ میں حشر میں بھی ہو لگا ام کام کے ساتھ</p>	<p>۵۲</p> <p>کیونکر پائیں سر چن دلیک رات کا فزون و حسیں کے رہے بین شک و رات کہلاؤں شہر بخت جو پائیں تک کردن بیکس کا ساتھ چھوڑ دے تیری لک کردن</p>
<p>۵۳</p> <p>نام حسین دوست کو بیارا ہو جان سے اس نام کا لڑ کوئی پوچھے زبان سے</p>	<p>۵۴</p> <p>چھوڑا گرو سے بھی نہ دق حسین کا دھونڈے گی میری خاک بھی امن حسین کا</p>	<p>۵۵</p> <p>مرد ہوں منہ کو قبلہ عالم سے موڑ کر سکن بناؤں دیر میں کہے کو چھوڑ کر</p>
<p>۵۶</p> <p>گشت گزشت پر کرتا ہوں بر ملا کد سے جو پو کوئی ترے لشکر میں چلا اتو نہیں چپہ باغہ تو دالے کوئی چلا کردوں بوسے لال بیابان سر چلا</p>	<p>۵۷</p> <p>ہو مطلع یہ زبان مری اور دشمن کا نام لیتا ہو تو سیری بخت علی کا نام واجب ہو شغل کی گھر کا اختتام خانہ میں جب ادب کہ ادب کا ہوتو</p>	<p>۵۸</p> <p>وہ عاشق حسین کہتے ہی بکریا چلا لشکر دالے خاطر کا پیش دلب چلا رہا کہیے بہت کی کامیابی چلا جی چپہ چپہ گئی لکھنؤ فرس چلا</p>
<p>۵۹</p> <p>خاق مو کر گیا مطیع امام ہوں نوحین ہو گا میں جسے میں اس کا غلام ہو</p>	<p>۶۰</p> <p>بلوے میں قید و قفس شیر اک ہو دیران شہر شام ہو کو فرباہ ہو</p>	<p>۶۱</p> <p>دل کل گیا داغ میں وہ بوسا گئی ٹھنڈی ہوا بہشت کے گلشن کی آگئی</p>

<p>۴۲۴ وہ راہ دے گا جس پر وہ چلے گا میں چلی تھی جہنم کا طوطی کی وہ راہ دے گا جس پر وہ چلے گا میں چلی تھی جہنم کا طوطی کی</p>	<p>۴۲۵ لازم ہے کہ میری گھر کے دروازے پر بوسن ہو کر میری خدمت میں تباہ ہوں میں نے تم کو میری خدمت میں تباہ ہوں میں نے تم کو میری خدمت میں تباہ ہوں</p>	<p>۴۲۶ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>
<p>۴۲۷ حسن علی حسین علی حسن علی حسن یہ کو باوجود سائنس کا کما ہو</p>	<p>۴۲۸ اگر آقا ہاتھ کیوں نہ والی پاک میں میری ہی سزا ہے کہ چلا دو آگ میں</p>	<p>۴۲۹ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>
<p>۴۲۹ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>	<p>۴۳۰ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>	<p>۴۳۱ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>
<p>۴۳۱ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>	<p>۴۳۲ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>	<p>۴۳۳ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>
<p>۴۳۳ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>	<p>۴۳۴ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>	<p>۴۳۵ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>
<p>۴۳۵ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>	<p>۴۳۶ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>	<p>۴۳۷ میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا میں نے استغاثہ کرنے کو نہ کیا</p>

<p>۱۴۴۵ کیونکہ تیرے لیے جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>	<p>۱۴۴۶ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>	<p>۱۴۴۷ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>
<p>کیونکہ تیرے لیے جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>	<p>جاری ہو چکی ہے خاندانِ جلیل میں حصہ و تیرا خلد میں اور سبیل میں</p>	<p>بھائی کرم سے صرف یہی کہتے ہیں نجات یہ کہتے ہیں اسے قدر کہتے ہیں</p>
<p>۱۴۴۸ کیونکہ تیرے لیے جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>	<p>۱۴۴۹ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>	<p>۱۴۵۰ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>
<p>۱۴۵۱ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>	<p>۱۴۵۲ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>	<p>۱۴۵۳ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>
<p>۱۴۵۴ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>	<p>۱۴۵۵ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>	<p>۱۴۵۶ اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب اور جو کچھ ہے وہ سب</p>
<p>تو ہوئے اور گلشنِ حق کی سیر ہو میری بھی یہ دعا ہو کہ حق کی سیر ہو</p>	<p>دیکھو رسولِ حق کے فرائض کی شان لاما ہو کہ حق کی سیر ہو</p>	<p>و شوار ہو یہ فریاد کہ حق کی سیر ہو جانا یہاں سے کہ حق کی سیر ہو</p>

<p>۴۶۲ جی بھر کے کھنکھولے تو لیں وہ فاش دنیا میں زندگی کا بھلا کیا ہے اعتبار میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار</p>	<p>۴۶۵ دعوت کر گیا آج تیری سرگرمی جلدیاں محض غم و غم و غم و غم حاضر ہیں خونِ نعمت و قوت و شجاعت میرا دستہ ہر قصر تیرا اور وفا شعار</p>	<p>۴۶۸ میں کیا کیا کروں جو تیرے سوا منصوب ہو گیا ہے تیرے سوا تیری زبان دکھائے جو تیرے سوا تو تیار ہو سونگہ ہے کلچر اور اکابر</p>
<p>پہلے کا ذکر اب نہیں وہ بات اور تھی یہ صحبت اور یہ وہ ملاقات اور تھی</p>	<p>ہم ہیں بنجار کو طبعِ لیلیٰ ہے زہرا طہری ہیں غم کو تیرے ہے</p>	<p>مضطرب ہوں کہ چہ شے یہ ہے غم و غم پرست شاق ہو تری فرست غم کو</p>
<p>۴۶۳ میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار</p>	<p>۴۶۷ فانی شاہ نے بھی تیری گزشتہ تیرے زندگی کا مزہ اور شہ خاکِ تیرے تیرے تیرے تیرے جہانِ حسین تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۶۹ میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار</p>
<p>دل کو یہ آنکھیں کہ تیرے چہرہ ہوں عزت ہو اگر ہر اول فح حضور ہوں</p>	<p>تیری مفارقت کا نہایت ملال ہے اشکِ حیاتا ہے جو کچھ دل کا حال ہے</p>	<p>باہر جو غل تھا از حسرت مہمان شاہ کا سید انیسویں شور تھا فریادِ آہ کا</p>
<p>۴۶۴ میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار</p>	<p>۴۶۸ میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار</p>	<p>۴۷۰ میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار میں نے نہیں تیرا عشق تھا اور دوستدار سب ایک لے جائے تھے نہیں تیرا کچھ اختیار</p>
<p>پانی بہا نکا پیکے وہ لذت اٹھائے گا دنیا کی اہمیت کو مزا بھول جائے گا</p>	<p>طوفان میں ہو جا از جناب امیر کا نے وہ دھوکہ کھینچا ہے صغیر کا</p>	<p>دہان ہو حسین کا اس راج دیاس میں فاہرہ کو لگا ساتھ دیا بھوکہ پیاس میں</p>

<p>۱۴۴ ہاگاہی چھپتی ہے فقہ پر خطراب چاؤ دھرم تک ورنہ ایک پر خطراب کی عرض یا الم دم دو عالم فلک خباب کتنی ہیں بہاؤ و عاقبت تو خباب</p>	<p>۱۴۵ پر عرض کہ شہر گھنٹی کی گونج پر شہر گھنٹی کی گونج کا گونج جو ہو ہو اودھو شجاعت سے لالہ زار سینے میں الفتنہ فتنہ میں جانی بک</p>	<p>۱۴۶ یون باغ میں تھا نیر و خلی کا بیس اند کے بود لفظ پر چون غنچری زریہ سند کہ شادہ اور گنگ گل گل گل رفعت خزانہ خیم شہر کی نظر</p>
<p>اونکا بھی ہو کام جو خوش اعتقاد ہیں نہڑا کی بہو میں بیلیاں سب نے شاد ہیں</p>	<p>پر تو جو پڑ گیا تھا امام عسپور کا جلوہ تھا روئے پاک اہان کے نور کا</p>	<p>رخسار تھے کہ پھول ہون جسے گلے ہوئے بلکہ کوئی صفت بھری ہوئی ابرو طے ہوئے</p>
<p>۱۴۷ فرمایا کہ اگر کوئی چاہی کہ غم غم چھڑھائی جو حسین کی پیکر میں کی جا کہ کیا اسراف ہے سرحد سیاہ اندھا جانا کہ سب پر جو بگناہ</p>	<p>۱۴۸ تو کیا غم غم غم غم غم غم غم کہ جو غم غم غم غم غم غم غم تو کیا وہ غم غم غم غم غم غم کہ جو غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۱۴۹ لیکھو کہ الٹے دیو سب کو بچا دے ابو میں سب کا چھوٹا چھوٹا بچا دے کہ جو غم غم غم غم غم غم غم کہ جو غم غم غم غم غم غم غم</p>
<p>بستی محمد عروسی کی اوپر بنائے پڑیں میں سین سوزن پھر بنائے</p>	<p>جاتا ہو یوں جہا کو اہل لفاق سے بلبل جن میں جاتی چوس شہنشاہ سے</p>	<p>سینے میں ایک کفر جو تھا دور ہو گیا لو اس دے اس کے طالع ہو گیا</p>
<p>۱۵۰ تو چھپتی ہے حضرت خضر علیہ السلام تو چھپتی ہے حضرت خضر علیہ السلام کی عرض کہ اگر کوئی چاہی کہ غم غم چھڑھائی جو حسین کی پیکر میں کی جا</p>	<p>۱۵۱ ابو اس کی شان سوانح کا بیان سربہ تو خود ہیں مرہ و دیوان وہ تیغ تیز دست جری میں کہ لالہ ان یہ ہے سب کے ساتھ ادا کشت دیوان</p>	<p>۱۵۲ زور و زان ملتی ہے اور لے لے لے لے لے غور و غور و غور و غور و غور و غور نیر و نیر و نیر و نیر و نیر و نیر نیر و نیر و نیر و نیر و نیر و نیر</p>
<p>ہو یہ دعا کہ صلح سپاہ عدو کے آل بنی سے جگہ خدا مرزو کے</p>	<p>ہم چہ کون جو کہ ید اللہ ساتھ ہیں دستاؤں سے حیان تھا کہ لب کے تہن ہیں</p>	<p>بھلی گئی فوج پھیری حاتم سے بڑھ کر لڑوا ام ام ام کے ظلام سے</p>

<p>۱۰۰ اک صاعقه گرا کہ ضیاء تافک گشتی ابر سپاہ شام میں بجلی چمک گشتی</p>	<p>۱۰۱ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۰۲ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>
<p>۱۰۳ مادی و مصلحت اور مصلحت و مصلحت مصلحت و مصلحت اور مصلحت و مصلحت</p>	<p>۱۰۴ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۰۵ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>
<p>۱۰۶ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۰۷ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۰۸ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>
<p>۱۰۹ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۱۰ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۱۱ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>
<p>۱۱۲ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۱۳ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۱۴ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>
<p>۱۱۵ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۱۶ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۱۷ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>
<p>۱۱۸ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۱۹ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>	<p>۱۲۰ کوئٹہ کی بھٹی بقی غریب لاکھ میں دریا سو کا پیر کی چار ہاتھ میں</p>

<p>۱۰۱ مانند اجب طرت آنی بس گشتی بانگ کی طرح جب گری ہو تو دین کی جلیبی جی دم میں اریں جلیبی پین کی ایک ستراتی تو دیر سر کی</p>	<p>۱۰۲ مگر نہ تیرے شریف غلط نہ تیرے شریف بہ شہری رہے قدر اندازے ظہیر سجایا آکھو جو جو گئے گوشت گبر دو تارکاس کی کانٹیں چور تو کی تیر</p>	<p>۱۰۳ پانی ٹھنڈا غلط نہ تیرے شریف چھینا غصہ بکھارے دسیر کو بھال دوبین اقد سبقت کے شرف نہ نکال کے پھل بیج کا اور ادا دیا پھول حال کے</p>
<p>او کھنچو چوینو میں نہ پا کھنہ زین میں وہ خاک پر گرا یہ در آئی زمین میں</p>	<p>دیکھیں تو کسے فوج کے سر کش بکا دیے کتنے خدنگ کاٹ کے تو سے لکا دیے</p>	<p>دشمن پہ گئے کرتی ہر تیغ اجل کہیں قبضہ کہیں پھاتش سنگ کا چل کہیں</p>
<p>۱۰۴ فرمان تیرے شرف شرف شرف چو چو آنے سر سبز کی یہ بکاش چلتے ہیں چو سبز شرف شرف یہاں سے غصہ ہے کی گشت</p>	<p>۱۰۵ بجلا ہلاکے شرف سے کی بکاش ماں سدا غنا کہ کھائے زبان بکاش بجلا بڑھا دھماکہ جزو جوان بکاش نعرہ کیا کہ تو تم را کہان بکاش</p>	<p>۱۰۶ کرو کران اوٹھ کے کجا را نہ بکاش اس ضرب تو دور کہ تو اور نہ بکاش آج تھا کہ نہ متصل سے کہ ایک بار دیکھ کے اسکا وار کیا چلے نہ بکاش</p>
<p>دستاؤ کو لا ڈرا گئی ڈھا کوئی بوٹ میں چار آرمینہ کو چار کیا ایک چوٹ میں</p>	<p>غازی نے جنگ کا ہنر دکھا دیا مانند کنگ نیزہ خطی اور ادا دیا</p>	<p>بٹھی جو ضرب تیغ دلا ورمود پر مثل خیار کاٹ کے صاف آئی خود پر</p>
<p>۱۰۷ نعرہ تھا ان نکلے کوئی جوان بکاش منظور سب کو یہ ہے سر اچان بکاش سین بونین کے غصہ بکاش بجلا دے بکاش بکاش بکاش</p>	<p>۱۰۸ تیرو کھان لیکے چو بکاش آواز دی جہل نے کہ بکاش اقد سے جہل کی شادی کا نہ بکاش سب ایک اقد میں کا بکاش بکاش</p>	<p>۱۰۹ دو کسے خود کا نہ بکاش سرسے کسے کو کاٹ کے نہ بکاش تیرے شرف بکاش بکاش بکاش بکاش بکاش بکاش</p>
<p>غیرت جو ہو کسی کو تو بکاش ہاں کو یہی ہو اور یہی میدان جنگ ہو</p>	<p>آئی گئی وہ تیغ عجب ہارٹ صنگ سے چلے کمان سے اور گیا اور پندنگ سے</p>	<p>زمین سے گئی نہنگ سے نہ زیر بند سے بوسہ باز زمین پہ اور تر کہمند سے</p>

[illegible]

<p>۱۳۱۱</p> <p>یون بن بگیا تو چہ بلادہ لعلدار از دور منہ فاطمہ زہرا ترے نشا از کما حبیب اچھریاوت دیکھو جناب نثار کھنڈے کھنڈے پیار</p>	<p>۱۳۱۲</p> <p>نشہ نہ کما دنت علیہ منہ حقیرین بقرا تو سہیں از دور منہ مری ادا دین دیکھو جناب اللہیت کھنڈے کھنڈے پیار</p>	<p>۱۳۱۳</p> <p>لاش اولیٰ کے لکھنے علیٰ عین احد فخہ ساقہ سبیل مجھ کو پیار میت لکھنے لکھنے کے دور پر مرواری کہ جو حرم</p>
<p>۱۳۱۴</p> <p>خونے کما حبیب اور کئے لالدار صوتے کو غلام کو قافہ سات بار نوشہ کئے منہ پر کئے غلام دار ہو زبا صری جی بن ترے نشا</p>	<p>۱۳۱۵</p> <p>مردہ پہ لکھنے چم لکھنے کے قلم اچھری جانی تو یہ دل لبتو غم مولا دما پتو کہ کھنڈے کھنڈے نصرت پر حسین جانی جانی</p>	<p>۱۳۱۶</p> <p>بکیت ہو بہت کہ کھنڈے کھنڈے ان عیال ہیں بہن کو نہ جان لہ لکھنے کئے غم میں جو بانہ افغان دیکھو جناب لکھنے کئے لکھنے جانی</p>
<p>۱۳۱۷</p> <p>کچھ ہو سا زفاطمہ کے زمین سے بھائی جی فاکوئی پر چھ حسین سے</p>	<p>۱۳۱۸</p> <p>یہ لکھ لکھتے ہیں کھنڈے کھنڈے دیکھو جناب حسین کو اودوم گل گیا</p>	<p>۱۳۱۹</p> <p>سر دیکھو عین مرکان نے پانی بہن جنت سے فاطمہ اسنے کوئی بہن</p>
<p>۱۳۲۰</p> <p>عجب عش اور عش میں کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے</p>	<p>۱۳۲۱</p> <p>نہ لکھ لکھتے ہیں کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے</p>	<p>۱۳۲۲</p> <p>زارایاں لکھنے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے</p>
<p>۱۳۲۳</p> <p>یون رو ہی ہر میرکن پاش پاش پر مان طرح بلکتی ہو بیٹے کی لاش پر</p>	<p>۱۳۲۴</p> <p>ہاتر کی صف بھیلی بہادر کے واسطے پٹنگی الہیت بنی لکھنے کے واسطے</p>	<p>۱۳۲۵</p> <p>برپا تھا حشر سر کے تن چاک چاک پر بچے ذرا داسے تر تھے خاک پر</p>

۱۳۱
چلانی بیابانوں سے منہمک و لفظدار
اگر نہ کہ مہمان تین تاج کشن
بہن و صاحب کوئی نہ تیرے کھینچے کھنچے
مان و نہ بے بیچے بیچے کھنچے کھنچے

برائو انیس شاہ کا شیدا گذر گیا
شیر کرتے تھے کہ در اچھائی در گیا

۱۳۲
دکڑو شوق تیری تہا جو کجا جی
جہنم کی آگ سے تیرے کجا جی
میر کا سنا تیرے طبیعت میری
اگر کوئی کا کہے تو تو کجا جی
خاتمہ شوق تیری تہا جو کجا جی
میر کا سنا تیرے طبیعت میری
اگر کوئی کا کہے تو تو کجا جی

۱۳۳
شیر کا اشارہ خاطر ارا جو کجا جی
میر کا سنا تیرے طبیعت میری
اگر کوئی کا کہے تو تو کجا جی
خاتمہ شوق تیری تہا جو کجا جی
میر کا سنا تیرے طبیعت میری
اگر کوئی کا کہے تو تو کجا جی

۱۳۴
میر کا سنا تیرے طبیعت میری
اگر کوئی کا کہے تو تو کجا جی
خاتمہ شوق تیری تہا جو کجا جی
میر کا سنا تیرے طبیعت میری
اگر کوئی کا کہے تو تو کجا جی

۱۳۵
خاتمہ شوق تیری تہا جو کجا جی
میر کا سنا تیرے طبیعت میری
اگر کوئی کا کہے تو تو کجا جی

<p>۴۱ جس قباب تاج تاج تاج ادب طوطہ خطوط شمشاد دوران شب بدین کس زینت مصرف در حق نہ کون کون</p>	<p>۴۲ خانہ غم میں ہیں کہیں بہرین گھوٹا گریب کتنی بھی سرخاں مڑا رہی اب خالین لیکلے کلا</p>	<p>۴۳ چھوٹے چھوٹے بیو لادہ بکار بہرین کو مینہ توجان آٹھ و خزار زہر طلب ج میں کہ تو جو اندوہ کار پیران کی ج میں پتہ نہ ہو</p>
<p>۴۴ ان میں جنک بجے لگا زم گاہ میں تکبیر یاں بلند شئی ناموس شاہ میں</p>	<p>۴۵ کچھ باغیوں کو د زمین زہر لہاں آہ کا لکٹا ہوا آج باغ رسالت پناہ کا</p>	<p>۴۶ زخمی کو بہن یہ سبق امر حسین کا بھائی پوچھو کے کا پٹو و حسین کا</p>
<p>۴۷ جس قباب تاج تاج تاج ادب طوطہ خطوط شمشاد دوران شب بدین کس زینت مصرف در حق نہ کون کون</p>	<p>۴۸ کتنی بھی سرخاں مڑا رہی اب خالین لیکلے کلا خانہ غم میں ہیں کہیں بہرین گھوٹا گریب</p>	<p>۴۹ چھوٹے چھوٹے بیو لادہ بکار بہرین کو مینہ توجان آٹھ و خزار زہر طلب ج میں کہ تو جو اندوہ کار پیران کی ج میں پتہ نہ ہو</p>
<p>۵۰ ہو تاہو گھر تباہ شہ مشرقین کا دنیا سے کوچ ہو میرے حسین کا</p>	<p>۵۱ پانی نہیں ملا ہو کسی گندار کو لوٹے گی اب خزان ہم ہمار کو</p>	<p>۵۲ پٹو اوگلا کی میں جناب بدول کو پیا سا کرو گناہ میں بدول کو</p>
<p>۵۳ کتنی بھی سرخاں مڑا رہی اب خالین لیکلے کلا خانہ غم میں ہیں کہیں بہرین گھوٹا گریب</p>	<p>۵۴ پانی نہیں ملا ہو کسی گندار کو لوٹے گی اب خزان ہم ہمار کو</p>	<p>۵۵ چھوٹے چھوٹے بیو لادہ بکار بہرین کو مینہ توجان آٹھ و خزار زہر طلب ج میں کہ تو جو اندوہ کار پیران کی ج میں پتہ نہ ہو</p>
<p>۵۶ قدسی تمام مضطرب تکیا رکھتے خوابندگان کچھ لکھتے</p>	<p>۵۷ منظور تھا ہی عمر بد مصال کو پانی سے مساتی کو نر کے لال کو</p>	<p>۵۸ باندھو کر یہ حکم خدا سے جیل ہو ہنگام کا زہر ہو وقت رحیل ہو</p>

<p>۱۴ بہشت میں جہنم سے زیادہ شام نے تسبیح جاننا نہ ہو بلکہ ہی امام نے پیشانی پر بیسبیل رسول امام نے رہنے پر باندھ دیا کہ تشریف کا نام نے</p>	<p>۱۵ حالت میں کئی کچھ شہر سے تیار تسبیح سے لے کر کئی کئی تیار زبان کی کچھ کچھ کچھ کچھ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ تسبیح سے لے کر کئی کئی تیار زبان کی کچھ کچھ کچھ کچھ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>آہستہ آہستہ زور کو تن باک پر کیا حیدر کی ذوالفقار کو زینب کر کیا</p>	<p>بھینا گناہ گار کو کئی حاجت روا کرو آہستہ آہستہ زور کو تن باک پر کیا</p>	<p>ہر شخص یاں مسافر یاد رکھ کر بھر جہاں میں زینب کا عالم جواب ہو</p>
<p>۱۷ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ تسبیح سے لے کر کئی کئی تیار زبان کی کچھ کچھ کچھ کچھ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۸ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ تسبیح سے لے کر کئی کئی تیار زبان کی کچھ کچھ کچھ کچھ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۹ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ تسبیح سے لے کر کئی کئی تیار زبان کی کچھ کچھ کچھ کچھ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>حالت تیار ہو گئی یا نہیں شہ کی ماتو نے دل کو تمام کے زینب نے آہ کی</p>	<p>سب ساتھ میں بسر کاہ بھائی کا داغ ہو زینب کو کھاری بھائی کا داغ ہو</p>	<p>آج او سکی راہ میں نہ اگر کتاؤ دکھا تو رہے غلطی شہادت ہو ہاؤ دکھا</p>
<p>۲۰ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ تسبیح سے لے کر کئی کئی تیار زبان کی کچھ کچھ کچھ کچھ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۲۱ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ تسبیح سے لے کر کئی کئی تیار زبان کی کچھ کچھ کچھ کچھ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۲۲ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ تسبیح سے لے کر کئی کئی تیار زبان کی کچھ کچھ کچھ کچھ نہایت میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>مظلوم پر سپاہ عین کی چڑھائی ہو بھائی میں چھٹا ہو نا نا دو ہائی ہو</p>	<p>اعد استوں دین ہی کو گرا بیٹے زہرا کے کیا کیجے پھر پھر بیٹے</p>	<p>سارے بزرگ تابع اور خدا ہے نہ میں ہو گناہ حسن مجاہد ہے</p>

<p>۱۷۱ سب طرح کے اعلیٰ ترین عالم پیدا ہوا ہے جی دن سے سوہا کو گارا نیزیب نے شب کے سحر میں پیدا کیا جہاں غنیمتوں میں جہاں جگہ گارا</p>	<p>۱۷۲ آپ کو کون سا دنیا کی چیز کچھ نہ پاتا نہ دنیا کی چیز غرض آگیا زمین پر کسی کی اس میں غفلت تھی صدائے سنو کی بے خبر حسین کو اور میر علی کی</p>	<p>۱۷۳ حسب سواد و شرف میر جی آپ کو جہاں سے ملے سب ادا و قدا نورج لاجپت میں پھر اس میں کشتی کے جہاز پر محمد کا یادگار</p>
<p>۱۷۴ مگر قاطعہ کا سامنے ہرگز نہ خاک ہو سب ہوں ہلاک اور نہ زینب ہلاک ہو</p>	<p>۱۷۵ بیٹو کا کو خیال نہ بھائی کا نام لے بیٹے کو عامیوں کے تباہی سے قلام لے</p>	<p>۱۷۶ دیکھو سواری بادشاہ شہر میں کی ہر گرج آخری یہ زیارت حسین کی</p>
<p>۱۷۷ جہاں جی و قاطعہ و جید حسن حضرت کے سہیل ہیں جہاں جی خلائق انصاف کا آپ جیسے جو فتنے میں غن دارشہن کا کون ہو ہو سو فتن</p>	<p>۱۷۸ فرزند قاطعہ کو در مراد جب بنائے تھی قواسے پستے تیرے باتمیں اس کے نکلا ہونے سے لحد نیزیب عزیز کا خطا ہونے کو بھی</p>	<p>۱۷۹ کیا شکت سولہ کی درون جان آپ کے علم و حکمت کا نشان غرف مسلح گھوڑے پہنچے تھی جان سیر چکے تھے نور و نور نے عیان</p>
<p>۱۸۰ نانا نہیں علی نہیں بانی جلی نہیں اب آپ کے سوا تو میں کا کوئی نہیں</p>	<p>۱۸۱ دور حسین اپنے جگر پر ہٹا دنگا دور سے دامیوں کو گرغشاؤں لگا</p>	<p>۱۸۲ سو کھی ہوئی زبا تو نہ ذکر اکرم کا ایک ایک ملک صبر و قناعت کا شاہ تھا</p>
<p>۱۸۳ جہاں جی کو جہاں جی جہاں جی اعداد و شے کو جہاں جی جہاں جی انصاف و عدلی کو جہاں جی جہاں جی وہاں جہاں جی کو جہاں جی جہاں جی</p>	<p>۱۸۴ حضرت سے ملنے کو جہاں جی جہاں جی جہاں جی سے ملنے کو جہاں جی جہاں جی خیر سے ملنے کو جہاں جی جہاں جی جہاں جی سے ملنے کو جہاں جی جہاں جی</p>	<p>۱۸۵ جہاں جی کو جہاں جی جہاں جی اوہاں جی کو جہاں جی جہاں جی داسن ملک جہاں جی جہاں جی جہاں جی کو جہاں جی جہاں جی</p>
<p>۱۸۶ سیر ہوئے خالق ارض سما تو ہو بھائی اگر نہیں تو ہوسے خدا تو ہو</p>	<p>۱۸۷ طیار و پیکر شہ گردون جناب کو روح الامیں آپ کے تھا مار کا ب کو</p>	<p>۱۸۸ کیا شان لشکر شہر و لاصفات بھی روح جناب قاطعہ بھی ساتھ تھی</p>

<p>۴۳۵ اندویش خان وادہ کنگز شہر شفاق آن دیو کا خاکہ نور ارم کیا کہیں ثبات قدم کو کون تم سرگ کے گوشے لکھتے سے قدم</p>	<p>۴۳۶ کھلا خباب خورشید سے نہیں شہر نور و فخر سے چھوڑے ہر گھر کھلا خباب حضرت علیا میں علم پوچھا کہ کاب کیا شکر</p>	<p>۴۳۷ حضرت اکبرؑ کی شہر دو دن میں خورشید شہر تکھنوں کو چھین چھین کی نظر انصاف نہ کہتے تھے ان کی</p>
<p>یہ داندہ سرخ نبیؐ وہ سید کھے دراہتے تھے جی تھے شہر کھے</p>	<p>اک غل ہوا کہ صل علی کیا جوان ہو یہ مرخصی علیؑ ولی کا نشان ہو</p>	<p>ہین چھوٹے چھوٹے بن پیا مٹ لیرین کیونکر بنوں کہ شیر الہی کے غیر ہین</p>
<p>۴۳۸ پیشی گلہ بانہ شہر کی تھی خدا خیرت بہشت و جہنم کو بیا خندان بزرگ کل تھے جوان مہم</p>	<p>۴۳۹ سختی تھی کشت شہر عامہ سرور خلعت شاہانہ زمین جنگ نامتک فاشیہ کشت ناراد و نامراد اور ہر دم</p>	<p>۴۴۰ کشت تھی چار کر کے شہر مادر کو جا کے پتہ کھینچا اور بھرا تھے عرض تھی کھینچا کھینچا بھرا</p>
<p>۴۴۱ اس سرور اہل گلوئی جو آن سیکھا تھی لغ خواب فاطمہؑ پر کیا بسا تھی</p>	<p>۴۴۲ حسن کی چہرہ پر کیا خوشیاں تھی قالب مختار ہم کو میں طعن اس جان تھی</p>	<p>۴۴۳ حضرت پابلی جانیں مذکر کے جائینگے اجائینگے جو کھڑے تو ہم مر کے جائینگے</p>
<p>۴۴۴ سائیں شہر کے شہر جانان تھی کوشش تھی قافیا چہرہ سرور تھی مانند بن کو در سے تھی بیدار تھی ہر دم نقیب کی تھی چویدار تھی</p>	<p>۴۴۵ کیا شہر کی کون تھی شہر ذوہ تھا کہ حسن کی شہر وہ دین شہر تک کا وہ عالم تھی کہا کہ شہر تھی شہر کی شہر</p>	<p>۴۴۶ پوچھا کہ شہر کی شہر پوچھا کہ شہر کی شہر پوچھا کہ شہر کی شہر پوچھا کہ شہر کی شہر</p>
<p>۴۴۷ ہر ایک کو گمان تھا جی طور کا جاوہر مگر فقط تھا محمدؐ کے نور کا</p>	<p>۴۴۸ ہر ایک کو گمان تھا جی طور کا جاوہر مگر فقط تھا محمدؐ کے نور کا</p>	<p>۴۴۹ سبقت مری طرف سے نہ نہا کہیو جب انکے ارسلین تو ہم وار کہیو</p>

<p>۴۳۴ میں نے اپنے پاس سے روئے خدا میں سے سرسبز بنیں کرتے ہیں عباد میں اپنا پتھر اٹھانے کیلئے جو خدا</p>	<p>۴۳۵ نامنصوخیال کی قسم یہ کہیں جو تر پہاڑے ہیں خیر و بد یہ کہیں کہیں تر ایک صدمہ ایک بد واقف بیان ہو</p>	<p>۴۳۶ ایک غلط فہمی نے کیا کیا غلطیاں دیکھ لگے جواب دہ غلط فہمیاں جنت نامہ کہ جسے بھروسہ نہ ہو</p>
<p>گو میرے دشمنوں کا نہیں چھوڑتا لیکن مجھے تو ناہکی بہت عزت ہے</p>	<p>سو تین دنے گزرنے کے بعد اب ہر بچہ کا شکلی سے عجیب کہ اب ہر</p>	<p>آئیں میرے آئے آگاہ میں بنیاب ہو گیا حضرت کی بکسی پہ جگر آب ہو گیا</p>
<p>۴۳۷ تیرے بچے تیرے تیرے سے نام انعام سے اس طرح نہ فدا ہوتے تیرے نام میرے کہیں تیرے ہو اور سالکان نام</p>	<p>۴۳۸ اسے سو کہی کا کوئی ہو بوجھان اس سے سو کہی کے تیرے تیرے بیان کہاؤ کہ کیا پانی سے چھین کر کیا بیان</p>	<p>۴۳۹ تیرا تجا خیر و بد میں ہی کیا کیا جہان کے تیرے تیرے بیان میں خیر و بد میں ہی کیا کیا بیان</p>
<p>۴۴۰ سید ہون میگناہ ہوں غنہ جگر ہوں تم جسکے کہہ دو اسی کا پسر ہوں میں</p>	<p>۴۴۱ بیکس مسافر وہ سبھی ہم کھاتے ہیں جو اپنے گھر میں آئے اے یوں کھاتے ہیں</p>	<p>۴۴۲ یہ جرم آہ کس سے میں ابخش اوٹھا کیونکہ تیری کہ حضرت میں کھد کھاؤٹھا</p>
<p>۴۴۳ جنگل میں تیرے تیرے تیرے وہ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۴۴ جنگل میں تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۴۵ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۴۴۶ دو گے جو اب شہر کے دن کیا تو ان کو کیونکہ پھر ان کے ہو قریب رسول کو</p>	<p>۴۴۷ کھینچوں کمر سے تیغ تو تم سب ہلک ہو گدھا کا رونا تو ابھی حل کے خاک ہو</p>	<p>۴۴۸ تو رہتم عراق ہی مرد نہ رہی یہ بچو اس ہی کہ تیرا رنگ زرد رہی</p>

<p>۴۴۴ جانی شب بیکنے لگاؤت چرب نظر ادا ہو خوف آج سے بنیت ہر طالب ہشت بین جان ستند ہم غلاب اسے کر دے پراگند</p>	<p>۴۴۵ دوہڑو شہرت چوڑی طے جبین ایک جھوٹے کی دہریا طے ہوے اسی کے دوا سے قیامت تے ایکے پاؤں لاکا لگاتے</p>	<p>۴۴۶ رہی حضور یومین تو میں رسنگا ہوں موجم تو ہوں پہ جھوکا ہیرو امون</p>
<p>۴۴۷ ادراک عینت ویرا کج سخن ہرگز نہ میری لاش کو تو دیکھو بھین باز نہ میں میرے بوجھ بندھ کر اس بجائے کھینچو کھینچو ستیز میں</p>	<p>۴۴۸ جانی نہ ہو کے کہ تہا کہ حیا قدو پتہ این فاطمہ کے چلے جہا بیکس کا ساغز دیکھ کر نام اس میں ہوا نہی کی طرف چلو کہ روگا ہو خدا</p>	<p>۴۴۹ رہے میں یہ بھی جیگر صند کم نہیں قل میں قتل ہم پر سے کم نہیں</p>
<p>۴۵۰ مر کر و گھا حذر میں اپنے گناہ کے تو ہاتھ باندھ دو کیو مجھ رو سیاہ کے</p>	<p>۴۵۱ وہ بات ہو کہ ضلیم اپنے کو جالے اس کلین کہ ملے میں جسے خدالے</p>	<p>۴۵۲ منصف ہو تو شہیدوں کی فتنہ کھنکھو نہ سے گاؤں جا کے میں اپنے نام</p>
<p>۴۵۳ فدو پتہ نہ بوجھان کے رکھو جہا کیو کہ ہو حضور میں حاضر گلزار</p>	<p>۴۵۴ کچھ دھنکے فکر کہ مجھے بہن چین ہو قدو پتہ الدے کہ یہ نذر حسین ہو</p>	<p>۴۵۵ حرے میں کس طرحے کرون ہم پاک پر کیونکر گراؤں عش کے تاسے کو خاک پر</p>

<p>۴۵</p> <p>شخص غلام شاہ ہو جنگل سب کا ڈالا اور غلام ہو جانی کہ سب رسالت بنیاد ہو وان انضی کعبہ تو خلیفہ کو باد ہو</p>	<p>۴۶</p> <p>سب کی بچن کا ترسہ ہو جھگڑا سرین اور شکر ہو جنتین آن جو تیرا تیرا عیسیٰ حاضرین جم کو تو تیرا عیسیٰ</p>	<p>۴۷</p> <p>لکھن جو ترسے کیا غلام وندنا ایک لفظ خاک بجانی کلام کو جو عجب جھگڑا ہے جانی کلام الف سے بغیر اور پوچھ جانی کلام</p>
<p>اگر نکل پڑے شہ تشنہ کام کے وہ جرم بخشد یونگے اپنے غلام کے</p>	<p>تیری رکاب میں شہ دلہا ہو دوسرے جناب فاطمہ بچہ نشا ہو</p>	<p>ہمراہ لیکے بیٹے کو اور اپنے بجانی کو وہ پیشوائے خلق چلا پیشوائی کو</p>
<p>۴۸</p> <p>کاہ آئی عالم بالا سے چسپا اور تھماں اپنا توت کا پو کا تو کج تو مل چکا ہو شہادت کا مرتب کیونکہ شہادت سے تیرے لیے ہوا</p>	<p>۴۹</p> <p>آئی صدف حضرت امیر اکبر تین تھکے تیرے کو سر پہ لے جان شکر کبار سے کماؤ خزانہ دار تیرے چہرے سے آج جو خزانہ دار</p>	<p>۵۰</p> <p>مہینا آہ ہو چکی ہو غنیمت پوچھو کیا ہو بجانی سے اپنے کی بات رواں سے تو اپنے سرے باندھو دان تشریف لائے تیرے تیرے کائنات</p>
<p>تو جلا جاکہ سبط نبی ۱۹ ہجری ہو جنت میں مصطفیٰ کو ترا انتظار ہو</p>	<p>میں اپنے ساتھ ساتھ تجھے لیک جاؤنگا تیری خطا حسین سے میں بخشاؤنگا</p>	<p>دیکھو تو کیا احیم سبط رسول ہو اب اپنی سمت رحمت حق کا نزول ہو</p>
<p>۵۱</p> <p>اگر تیرے سر پہ کیوں نہ اگر تیرے سر پہ کیوں نہ اگر تیرے سر پہ کیوں نہ اگر تیرے سر پہ کیوں نہ</p>	<p>۵۲</p> <p>مولا نے کہا کہ صورت کو بجانی تو خود کہ انت نے میرے ساتھی کی ماجست لدا نے خلق نے صاحب دانی مولا نے کہا کہ صورت کو بجانی</p>	<p>۵۳</p> <p>میرے کہہ دے کہ تیرے کہہ دے میرے کہہ دے کہ تیرے کہہ دے میرے کہہ دے کہ تیرے کہہ دے میرے کہہ دے کہ تیرے کہہ دے</p>
<p>آراستہ ہو گلشن رحمت ترے لیے لائی ہیں جو دین خلعت جنت ترے لیے</p>	<p>تو فیض دیکھ سائی کو شری ذات کا کیا خوب مل گیا ہو وسیلہ نجات کا</p>	<p>کیسے کرم غلام پہ چیلار کے واسطے تقصیر بخش دیکھ پیسیر کے واسطے</p>

<p>۴۳۴</p> <p>وہ پوچھتی قبول تو مشرف نہ تھی نہیں تھی کہ جس کو تو دور سے لگا ہے سکھاتے تھے اگر میں مجھ کو چاہا ہے مولانا غائب نار سے آج کو جا گیا ہے</p>	<p>۴۳۵</p> <p>شہر نے کہا کہ تو مجھے چاہا ہے میرزا امیر تاجو آستین ہوں جان والتیرے رشتہ پر دوست مصلحتاً میری بیاہی تھی جو درد کے فاطمہ</p>	<p>۴۳۶</p> <p>تو مجھ کو چاہا ہے جو اس کے یہ کلام اس نے سنا تو نہ چینی چینی اس نام تجربہ سے سب عجز و ذوق تو نے کھام میرے جو بیوقوف فلک تو نے کھام</p>
<p>۴۳۷</p> <p>بیان ہو تھیں اس سرسبز و نو خوب ہری دنیا سے پاک ہو کے اٹھوں گے تو خوب ہری</p>	<p>۴۳۸</p> <p>کو شر کا جام ساقی کو فرسے پائے گا تو پہلے مجھے گلشنِ جنت میں جانے گا</p>	<p>۴۳۹</p> <p>انصار شاہ کا تھا ہجوم اس جان پر اشک و مہربانیاں ہر کسی زبان پر</p>
<p>۴۳۸</p> <p>اندر سے ارم روئے گئے شاہ کیا عقدہ کا خانے باغ کیے دونوں کے قوت سے سر اٹھا کے لگا لیا جہیز پر باغ کی سیر کشت سے کیا</p>	<p>۴۳۹</p> <p>اردنی تو قلعہ اس بنا علی نظام ہو اب تو جو در در کشن دار اس کلام ہو آزاد ہو چکا جو کہ دستِ تیر نام ہو دفعہ کی ملک و دستِ چرخِ تیر نام ہو</p>	<p>۴۴۰</p> <p>قوت و قوت پر گئے شاہ کے بولا و کلام بننے ہی پہلے آکھو کہ کا قلعہ کلام حضرت پر پہلے جب خدا ہو گا یہ کلام ختم لگا یہ روئے وہ کلام میں کلام</p>
<p>۴۴۱</p> <p>وہ یارین تو نے دولت عقی حصول کی بھائی کریم نے ترقی تو یہ قبول کی</p>	<p>۴۴۲</p> <p>واللہ تو محب ہو محمد کی آل کا حور و نکو اشتیاق ہو ترے جمال کا</p>	<p>۴۴۳</p> <p>قصہ نبرد گاہ ابھی اس جوان نکر شرینہ تو خیل کو اس مہمان نکر</p>
<p>۴۴۲</p> <p>تو نے تو نے اپنی جلاوی کی کیا تو نے تو نے اپنے تو نے اپنے کیا اداکار تو نے اپنے نام تو کیا تو نے ادیب صبر کیا اور کچھ کیا</p>	<p>۴۴۳</p> <p>تو نے تو نے اپنے تو نے اپنے کیا وہان سے غلام تو نے اپنے کیا میر تقی آسان سے صلہ تو نے اپنے کیا اور تھکے تو نے تو نے تو نے اپنے کیا</p>	<p>۴۴۴</p> <p>بھائی بھی تو آتا تو جلی ہی آج کیا پہلے مرے رفیقو کو تو بولنے سے خدا نہیں تو نے تو نے تو نے تو نے کیا میری بیگمائی کا سان انو کیا</p>
<p>۴۴۵</p> <p>کی عرض کرتے ذکر یہ کیا یا امام ہو وہ آہ کی کینز ہو خدا مسلام ہو</p>	<p>۴۴۶</p> <p>کیا جانتے وہ کون بزرگ اس امام تھے شہ نے کہا وہ خضر علیہ السلام تھے</p>	<p>۴۴۷</p> <p>بچہ ہر ایک بیاس کے ماتے نہ حال ہو فاقے سے تین دن کے گھر کی آل ہو</p>

<p>۴۴۴ نہ کہ اور کو مولا تیرے شانہ اس کی تشریف غلام سے تیری شہسوار میدان میں غم کھانے کا نہیں دیدوار پس میں میں جو تیرا اس کی تیرا</p>	<p>۴۴۵ نہ کہ اپنے نہ قصد جو مولا کا اور پہلے کو اپنے سوسے وطن تیرا اندر مان بیاپ کا اور نام جو دنیا میں جو پیر سب کو کہ نہ میرے لیے اپنا سارا گھر</p>	<p>۴۴۶ نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار</p>
<p>صدمے سے کہے تھے عزت نصیب ہو دعوت تیری ہو بس کہ شہادت نصیب ہو</p>	<p>ہو مجھ کو بچ اسکی جوانی کے واسطے ہو اکا پس تو فاقہ خوانی کے واسطے</p>	<p>یہ رعب تھا حسین کے اُس میدان کا فوج ستم سے شود اٹھا الامان کا</p>
<p>۴۴۷ نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار</p>	<p>۴۴۸ نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار</p>	<p>۴۴۹ نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار</p>
<p>کا ندھے یہ لکھو ڈالے ہر چند کیا ہو اوھر مگر تیرا شک آل عبا ہو یہ</p>	<p>بیتا بھی قتل ہو گیا وارنہ بھی بھٹ گیا زہر کے لال کے لیے گھر میرا لنگیا</p>	<p>یوں جلوہ گزرو میں تن سرخ قام تھا گویا بچھا ہوا چمنستان میں دام تھا</p>
<p>۴۵۰ نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار</p>	<p>۴۵۱ نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار</p>	<p>۴۵۲ نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار نہ کہ کہ تیری مولا کی شہسوار</p>
<p>ملہوں خاص اپنا دیا ہر حضور نے دے کو آفتاب کیا ہر حضور نے</p>	<p>برجی کی نوک سینہ اکبر کے پار ہو شہزادے پر غلام نہ مرنے تار ہو</p>	<p>جو ہر سے اُسے جو تیرا بندہ اندھے وہ ایک تو ہلال تھا اور چاند کھٹے</p>

<p>۴۳۱</p> <p>دیکھئے اپنی تہ تیغ و شہساز غریب مصر میں اور گھر سے تہ تیغ و شہساز غریب راکب گریہ سکھو اور تہ تیغ و شہساز غریب اور سامانہ پہنچے کلکے دست بدین</p>	<p>۴۳۲</p> <p>فوج عدوت میں تہ تیغ و شہساز غریب انبار میں تہ تیغ و شہساز غریب چو گناک کر تہ تیغ و شہساز غریب نوعدار تہ تیغ و شہساز غریب</p>	<p>۴۳۳</p> <p>تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب</p>
<p>گرد و پندہ دان برق کی جہنم تمام ہو اور شرق میں بیان فرس نیز گام ہو</p>	<p>سر پر پڑی توصات لہی قاش زمین پر زین سے بھنکی تو تہ تیغ و شہساز غریب</p>	<p>میں پٹنے کو لاشہ مہمان پر آؤنگی میں اُسکے واسطے صف نام بھانگی</p>
<p>۴۳۴</p> <p>تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب</p>	<p>۴۳۵</p> <p>تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب</p>	<p>۴۳۶</p> <p>تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب</p>
<p>نیز یہ پس اٹھا کہ سے صد زین سے سے ماریوں کہ گرد نہ اٹھی زمین سے</p>	<p>تینوں سوار گھر گئے پر جہر لڑا کیا تہ تیغ و شہساز غریب سے وہ بہادر لڑا کیا</p>	<p>اب چین سے مزار میں ہر گردہ سوونگی چالیں ہڈ لاش پر مہمانے روونگی</p>
<p>۴۳۷</p> <p>تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب</p>	<p>۴۳۸</p> <p>تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب</p>	<p>۴۳۹</p> <p>تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب تہ تیغ و شہساز غریب</p>
<p>جب تیسرے کو دھڑکے مارا غلام نے آہستہ کی صدای شہ خاص علم نے</p>	<p>غازی قریب لاش سپر جا کے گر پڑا مہمان شاہ گوٹے سے تیور کے گر پڑا</p>	<p>کیا رہے میں نے آپ کے صدر سے پائے محبوب کبریا مرے لیے کو آئے ہیں</p>

اور ایک بی بی بیوی تھی جو کہ
بہت ہی پاکیزہ و عابدہ تھی
اور اس کے واسطے کہ وہ بی بی
میرزا کے پاس رہتی تھیں

شہ نے کہا یہ جو تیرے علم میں
مادر مریہ فاطمہ بنت ابی ہریرہ

سب کو ان کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا

کچھ مدد کہ یہ سچ و لہ بشمارین
میں کہ خیفہ زار ہوں میں ہزارین

اسلام
اور ان کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا

۱۲
واقفہ خانم نے اپنے بی بی
میرزا کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا

۱۳
بجانب کو باطنہ اشفاقہ صغیرہ
میرزا کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا

۱۴
دولت کے فقر کی وہی فقر کا
میرزا کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا
اور ان کے لئے لکھا گیا

۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

<p>۴۴</p> <p>وہ ہوتا ہے جو ہوتا ہو اس کو نہ منظور انسان اپنے حق کی طرف اپنے عقد و</p>	<p>۴۳</p> <p>اس جگہ سے نہ دیکھو عالم میں کیا شان خدا کی یہ مغمودہ کی غور</p>	<p>۴۲</p> <p>میں جو کہ خلیفہ پرورش شد جستہ میں گیا اخص ملکوں میں شد میں جو کہ جنت تھا وہ مقبول شد جان کی جگہ پایا در کونوں میں شد</p>
<p>۴۵</p> <p>دولت کو نہ حسرت کو نہ آرام کو دیکھے آنکھیں وہی کشا ہو جو انجام کو دیکھے</p>	<p>۴۴</p> <p>ایک کے مجاہد در بادین ہو چکا سرسے کے بادیں میں ہو چکا جہان جہان میں ہو چکا وہا میں ہو چکا</p>	<p>۴۳</p> <p>یہ بہت بے فکر گذار میں ہو تا یہ اچھے بے حشرت بار میں ہو تا یہ نفس پرست ہو چکا میں ہو تا یہ قدر کا بل ہو چکا میں ہو تا</p>
<p>۴۶</p> <p>پایانہ کفن وہاں تو بیان شاہ کرونگی میں جگہ رحمت سے امداد کرونگی</p>	<p>۴۵</p> <p>ماکاب نے لیا اس کو شاہ عرب نے رحمت نے اسے گیر لیا اس کو غضب نے</p>	<p>۴۴</p> <p>و احث بھی آسانی ہو جب دار میں غور اس کو اکثر و شہوار ملے ہیں</p>
<p>۴۷</p> <p>جو کہ وہ دنیا کو طبع سے لانا وہ دنیا کو وہ دنیا کو طبع سے لانا</p>	<p>۴۶</p> <p>وہاں سے لے کر کا لہواری میں زاوے میں اس کے اور وہاں میں</p>	<p>۴۵</p> <p>وہاں سے لے کر کا لہواری میں زاوے میں اس کے اور وہاں میں</p>
<p>۴۸</p> <p>جو کہ وہ کریم فخر و خدمت شہد کی ہر بہر میں نہیں پس شہر خدا کی</p>	<p>۴۷</p> <p>کیا جلد گیا سوے ارم دار فنا سے سو کھا جو پسینہ بھی جنت کی ہوا سے</p>	<p>۴۶</p> <p>مولا جسے چاہیں وہ گناہ ہے ہی ہو کھیتی یہ ہر اول کی ہو کیونکر نہ ہری ہو</p>

لے کر
 بیچنے پر ایک سو
 اور گلاب بنی
 سیب و خرنوب
 اور بادام سیب
 شہرین کا کدو
 مسقط و توتھن
 اور زعفران
 پور میں بھی
 اور جواں دادا سیب
 ہزار کو کہتے ہیں

<p>۱۰۴ ہاں کہ یہ تیرے دیکھ نہ سکتا ایک شرف فاطمہ کے ماہ نامہ نشا کالبغدادہ جبکہ وہی اسے نشا نشا سے خالق نے جسے شاہ نشا</p>	<p>۱۰۵ یوں جانتے تھے بدینا و عجب میلج کر کھڑی ہوئی پہلی گنگنا خود نہ کہتے تھے زق پہ حبیبی تھی دور بلبان کرم جانتے تھے تیری بوجھار</p>	<p>۱۰۶ جنت آوہرائی جہر آیا قدم نکا کرو تیار ہوا نسائکو فرشتہ کرم نکا</p>
<p>۱۰۷ جنتی مرے ہیں ذیہ فرماتے تھے حضرت جنتی مہین لکنا تھا ترچہ تھے حضرت</p>	<p>۱۰۸ برجھی جو گلی نخل شہادت میں بھل آیا جان آگئی جہوت پریم بھل آیا</p>	<p>۱۰۹ آؤ خود لا در تیری تقدیر کے شکر رہے کہ خدا عزت تو تیرے شکر نما کے صلح نہ دگا کہ جسے صحت میں محبت بقدر کسی تیرا کجا کجا</p>
<p>۱۱۰ بیتاب تھے اسطرح ہر اک دوت کے غم میں جیسے کوئی روتا ہوا ہر اک کے الم میں</p>	<p>۱۱۱ سوکھے ہوئے ہونو پنہ محرم کی تھامی دوروز کی پیاس آنکھ لپکا بقیامی</p>	<p>۱۱۲ ما کام کا یوں کام ملاقات میں بجائے برسوکا جو بگڑا ہوا اکبات میں بجائے</p>
<p>۱۱۳ لاشوق کے اٹھانے نے اپنی غمت جو نول کے تیر کو کو بیہوش شدت مولا کے جانوں نے لکھا عن شہادت لکھنے کی زحور جھکری کی فصاحت</p>	<p>۱۱۴ قربان تو لاے حلیہ پہنچا ہر کیا صفت مہربان باغی طار عصبا نے بی بی لطیف آپ تیر طار جاننا زہجانی پودہ فوج جانتے ہر</p>	<p>۱۱۵ ایک لپکے سے تیرا ہر دینا چلی بیب بیل ہو افسانہ کا گاروش فرح پہ سانس لگے تیرا نغمہ مرجانے پر لہو کھینچا بے مانت</p>
<p>سید اینو کا دودھ چربی کی کیلے تھے جلادوں کی تلواریں مہین اور ان کے گلے تھے</p>	<p>سر ہڈا تھا پیری سے قدرست میں مہین تھا اس پر بھی کچھ آگے ہی افسانے قدم تھا</p>	<p>ایک لپک سے پہلے تھا خریدار اجل کا سرکٹ ہے تھے کرم تھا بازار اجل کا</p>

<p>۴۱</p> <p>میرا کو اگر پہلے گئے قاتل بہشت میں دودھ نہ پھر شکر کی وہ نصیبیہ میرا کو اگر پہلے گئے قاتل</p>	<p>۴۲</p> <p>وہ قاتل کے لاکھین غلامین دادا کی طرح مر نہ جلیا نانا غلامین کے لاکھین غلامین</p>	<p>۴۳</p> <p>میرا کو پہلے گئے قاتل نرب کو جلیا نہ جلیا نرب کو جلیا نہ جلیا</p>
<p>مالک میں خداوند میں ہر وار میں دونوں ہم ان کے بزرگوں کے گھر میں ہم ان کے بزرگوں کے گھر میں</p>	<p>ہر جو من و غلام کے پائے بھرے ہیں ہم صبح سے سہرا کو ہاتھ پڑھ رہے ہیں ہم صبح سے سہرا کو ہاتھ پڑھ رہے ہیں</p>	<p>کس کام کے پھر سو قصد کرو گے تب دو دو میں بختی جو قوت کرو گے تب دو دو میں بختی جو قوت کرو گے</p>
<p>۴۴</p> <p>میرا کو اگر پہلے گئے قاتل بہشت میں دودھ نہ پھر شکر کی وہ نصیبیہ میرا کو اگر پہلے گئے قاتل</p>	<p>۴۵</p> <p>میرا کو اگر پہلے گئے قاتل بہشت میں دودھ نہ پھر شکر کی وہ نصیبیہ میرا کو اگر پہلے گئے قاتل</p>	<p>۴۶</p> <p>میرا کو اگر پہلے گئے قاتل بہشت میں دودھ نہ پھر شکر کی وہ نصیبیہ میرا کو اگر پہلے گئے قاتل</p>
<p>قاصر ہیں جو قوت شہادت نہیں ملتی کیا جانیں اسے وہ کہ جارت نہیں ملتی کیا جانیں اسے وہ کہ جارت نہیں ملتی</p>	<p>پچھلے رہے اور وہ یہ تقدیر جاری ہاتھ آپلے ہو عزت و توقیر ہماری ہاتھ آپلے ہو عزت و توقیر ہماری</p>	<p>تہائی کا دکھ قاطعہ کا لالہ سہیگا لاش کے اٹھانے کو بھی کوئی نہ سہیگا لاش کے اٹھانے کو بھی کوئی نہ سہیگا</p>
<p>۴۷</p> <p>میرا کو اگر پہلے گئے قاتل بہشت میں دودھ نہ پھر شکر کی وہ نصیبیہ میرا کو اگر پہلے گئے قاتل</p>	<p>۴۸</p> <p>میرا کو اگر پہلے گئے قاتل بہشت میں دودھ نہ پھر شکر کی وہ نصیبیہ میرا کو اگر پہلے گئے قاتل</p>	<p>۴۹</p> <p>میرا کو اگر پہلے گئے قاتل بہشت میں دودھ نہ پھر شکر کی وہ نصیبیہ میرا کو اگر پہلے گئے قاتل</p>
<p>شیر و ملی طرح ہیشہ حیدرین پلے میں تلوار و نسیم کھیل کے اس گھر میں پلے میں تلوار و نسیم کھیل کے اس گھر میں پلے میں</p>	<p>پوچھنی خفا ہو کے تو کیا اسے کہنے آوردہ ہوئے تو کہیں کے نہ رہنے آوردہ ہوئے تو کہیں کے نہ رہنے</p>	<p>دس سال بھی تو نہیں دونوں سنو میں دنیا سے حل بھی نہادی کے دو میں دنیا سے حل بھی نہادی کے دو میں</p>

<p>۴۲۴</p> <p>دو دن سے یہ زمانہ کے اندر کتنے شے پہنچ گئی تھی اور کتنے لوگوں کو سزا دی تھی اور کتنے لوگوں کو موت دی تھی اور کتنے لوگوں کو موت دی تھی اور کتنے لوگوں کو</p>	<p>۴۲۵</p> <p>نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے کبھی نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے</p>	<p>۴۲۶</p> <p>نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے کبھی نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے</p>
<p>میں جاتی تھی پہلے اجازت ہی لیتی اگلی نہ خبر تھی کہ دعا وقت پر دینے</p>	<p>جو چاہیں کریں ہونے کا بل میں ان اب وہ مرزا نہیں دیکھتا ان ہوں</p>	<p>بوتا سے ہیں قدیمی نہیں کچھ ایسے ہیں گھوڑ پونہ تو وہ پہلے ایلان چڑھے ہیں</p>
<p>۴۲۷</p> <p>ہوا جو دم میں سے بان سے پلا ترکے سے اور دیکھی اورانی اور تانا پانی نہ اجازت یہ نہیں چاہتا بائیں ہیں یہ ساری سب سے باورین</p>	<p>۴۲۸</p> <p>پوکر تھا فضا جو نہ تیرے کی گئی نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے کبھی نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے</p>	<p>۴۲۹</p> <p>وہ سالہ نہ سالہ شے کھانے جو بود و دھرتی کی جو ابھی اس کے دہن نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے</p>
<p>اگے تہن لا اور کین دے کسی کے وہ سب بھی تو پاتے تھے حسین ابن علی</p>	<p>بچے بھی شریک شہد ہوتے ہیں لوگو دو بھائی ماموں سے جدا ہوتے ہیں لوگو</p>	<p>محسوس ہون فدا ہیں لی ان کی تو انکی مدد کر کہ نواسے ہیں علی</p>
<p>۴۳۰</p> <p>میدان کی خفا میں تھے شہزاد نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے کبھی نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے</p>	<p>۴۳۱</p> <p>نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے کبھی نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے</p>	<p>۴۳۲</p> <p>نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے کبھی نہا کہ بان جو تجھے تقییر کھائے جی جاوے گی کہ جو وہ میلان سے</p>
<p>سین نیچے گارین جو کچھ کام کر شے حیدر کے نواسے ہیں بڑا نام کر شے</p>	<p>بہتر ہو جو اور کے کو وہ بیکار گئے دونوں یہ خوشخبری آئے کہ مائے گئے دونوں</p>	<p>صدر نے نئی کچھ کام ہو بیان کے سوارو جائے ہو تو شکستیں مجھے دکھلا کے سوارو</p>

<p>۴۱۷ فردی و خجینانی آتش صفت و نر ز قلم ہے دوا فردی و خجینانی آتش صفت و نر ز قلم ہے دوا</p>	<p>۴۱۸ کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر</p>	<p>۴۱۹ کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر</p>
<p>ماہوینہ فدا ہوتے ہو میں ہر قدر لوگوں کو کہ میں اب تو نہ تھکتا تھا ہوں</p>	<p>تو قیر کھاری ہو مری ناموسی ہو دروغوں کے لالہ تو میں جانوں کہ جری ہو</p>	<p>مرگ نہ ہوتے قابل حسرت وہی ہو بیکسیت میں رہ رہ رہ رہ رہ رہی ہو</p>
<p>۴۲۰ کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر</p>	<p>۴۲۱ کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر</p>	<p>۴۲۲ کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر</p>
<p>کس کے کہیں آقا جو کچھ بھی کہتا تھا اس وقت میں غصہ طبعی ترک کر دیتا تھا</p>	<p>یوں سب میں یہ تیرا دلیفر کے حسین ہو ان صدقہ کی تیرا تیرے تیرے حسین ہو</p>	<p>آفت میں جس کے کہیں کہیں بہا رہ جراوے کے تو بے جہا ہو میں سپاہ</p>
<p>۴۲۳ کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر</p>	<p>۴۲۴ کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر</p>	<p>۴۲۵ کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر کمان کے کمان اب دینین خوب سدا و کسیر</p>
<p>جو اس میں بھی اتنے کچھ کہیں کہیں رہی ہو ہے جب وہ نہ ہوت کہیں کہیں</p>	<p>لوہے کی کمان آنکھ کمان مرد تیرا چھپے نہیں لاکھ نہیں جو اندر کے تیرا</p>	<p>دم ہو نہ ہو نہ لے تو شجاعت نہیں جانی لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>

<p>۴۵۴ ہر دین بے نیاز تھی کہ جو دین بے نیاز باندہ سیر باہر سے اس در کو چھوڑا خالی ہو اجب قلم تو نہ تھا کہ کج نہاں نہ تھا کہ</p>	<p>۴۵۵ بقوت ظفر یارب جو چیلہ کزار اک ہاتھ میں غزوہ کا اور ایک میں تلوار فرمانی نے یہ بہ اعلان و بیکار نہیں ہو دو عالم کی عجب بے نیاز</p>	<p>۴۵۶ جس پانی کو تر سے سہل اند کو پلایا کہ یوں جاؤم دھڑکے کی کیا کھلا مافل ہے کانی و دانی ہر اشارا گر تراب تبا ہو تو سب جو کنار</p>
<p>۴۵۷ مٹھرائے کھلے کفار تزلزل میں تھی تھا زور تو یہ اور خدا نان جو میں تھی</p>	<p>۴۵۸ سیر فتح کا تھا پاؤں خالق کے ولی کے جبریل میں چہ مست تھا ہاتھ علی کے</p>	<p>۴۵۹ وہ کام ہو جس کام میں کوثر پہ گزر ہو وہ بھر کے لیے کیوں عرق شرم میں تر ہو</p>
<p>۴۵۸ جہت یہاں میں تیغ و سحر تھی بے غصہ قدرت میں کیا کھنجر تھی بے غصہ قدرت میں کیا کھنجر تھی بے غصہ قدرت میں کیا کھنجر تھی</p>	<p>۴۵۹ آقا کی اطاعت کو جلاؤ جلاؤ ان چھاپے پر ترسناں کھاؤ جلاؤ آقا کی اطاعت کو جلاؤ جلاؤ ان چھاپے پر ترسناں کھاؤ جلاؤ</p>	<p>۴۶۰ جہاں کی گنج گاہ میں جانی کو بھڑکے دو دین کوئی عرصہ کشائی کو بھڑکے عزیزت کو جلاؤ کو بھڑکے عزیزت کو جلاؤ کو بھڑکے</p>
<p>۴۶۱ ہٹے ہیں وہ کلمہ جو سلمان بکرو کے اتیک تو سر اٹھتے نہیں کفار کے</p>	<p>۴۶۲ جزا رہو ب حال سے مہر میں تھا مکمل کھلی مڑا ہر کسں کم میں تھا</p>	<p>۴۶۳ جو امر کہ مشکل ہو وہ دستور ہو گا اک دل ہو جیت دف کوئی چار ہو گا</p>
<p>۴۶۳ خدا کی دعا غور کی کا کئی دھرم خدا کی دعا غور کی کا کئی دھرم خدا کی دعا غور کی کا کئی دھرم خدا کی دعا غور کی کا کئی دھرم</p>	<p>۴۶۴ ان کھنڈ کی گھنڈ تپتے پلے کے بنایا پانی کی طرف پیاس میں کج بنایا سہل کھنڈ کی گھنڈ تپتے پلے کے بنایا پانی کی طرف پیاس میں کج بنایا</p>	<p>۴۶۵ نہاں کی گنج گاہ میں جانی کو بھڑکے دو دین کوئی عرصہ کشائی کو بھڑکے عزیزت کو جلاؤ کو بھڑکے عزیزت کو جلاؤ کو بھڑکے</p>
<p>۴۶۶ اک ضرب میں نہ گزرنہ معر جہانہ سر تھا خدا کی دعا غور کی کا کئی دھرم</p>	<p>۴۶۷ ایسے تو نہیں جو مجھے محبوب کرو گے میں دودھ نہ خشکی جو پیاسے مرو گے</p>	<p>۴۶۸ حکوم میں سب انداز ہوں خالق کے ولی کے پہچان میں سب کونو سے ہیں علی کے</p>

<p>۱۳۱ بزمی طرب چھاتیان تا جو سے چلا بان تیر کی بابتیں میں پرستید لانا نہیں کہ میں تیر کی بھجوان کھانا لازم تر صورت کہ معرفت ہونا</p>	<p>۱۳۲ عجب تیر بے صفت شکنی تر کلا مجو رہیں سببوں اگر دم نہ لپیلا کھلے گا پادشاه جوں کہ گمراہ لپیلا کہ کھلے گا پادشاه جوں کہ گمراہ لپیلا</p>	<p>۱۳۳ اے تو نہیں آرا جو بخت کھان سب کم رہیں اور میں جرات نہ دکھان نانا کی اگر شان و جلالت نہ دکھان مصحف کی قسم کہ یہ صورت نہ دکھان</p>
<p>اس جنگ کا چرچا سحر و شام رہیگا دنیا میں اگر تم نہ ہے نام رہے گا</p>	<p>جیسا کسی صورت ہمیں مطلوب نہیں ہے اب کیا کہیں خود اپنی شناخت نہیں ہے</p>	<p>خداق ہو تو لا عشقے زمین پاکے جہان تیغین چلیں گے تو کلا کاٹ کے مر جہان</p>
<p>۱۳۴ دلوں کا بوجھ کاغذی غلام کیا ہے عجب تیر کی زور و جہاں ہم اور نہیں کوئی علی کے ہیں اکو چل نہیں اپ غلامی طے</p>	<p>۱۳۵ کیا ہے تیر کی بیخود غلامی ہم کو تیر کی زور و جہاں ان سببوں میں غلامی نہیں ہے سببوں میں غلامی نہیں ہے</p>	<p>۱۳۶ کیا ہے تیر کی بیخود غلامی ہم کو تیر کی زور و جہاں ان سببوں میں غلامی نہیں ہے سببوں میں غلامی نہیں ہے</p>
<p>کچھ ہم سے نہ توارے نہ ڈھال ہے ہوگا جو ہوگا وہ سب آپ کے قبال ہے ہوگا</p>	<p>ہم جیتے یہ مرے نہیں مگر کو جیتے ہیں سینے ہیں کوسٹے خالق نے دیے ہیں</p>	<p>لڑنا ہر شخص فی حق سے مطلوب لڑو گے اور وہ نہ معلوم ہوا خوب لڑو گے</p>
<p>۱۳۷ استاد حضرت کا جلال میں تو جہاں جہاں سے بھی دیکھو تیر جہاں در جہاں تو سب سے بڑے تیر جہاں جہاں سے بھی دیکھو تیر جہاں</p>	<p>۱۳۸ تیر میں تیر کی بیخود غلامی ہم کو تیر کی زور و جہاں ان سببوں میں غلامی نہیں ہے سببوں میں غلامی نہیں ہے</p>	<p>۱۳۹ صدر تیر میں تیر کی بیخود غلامی ہم کو تیر کی زور و جہاں ان سببوں میں غلامی نہیں ہے سببوں میں غلامی نہیں ہے</p>
<p>مر جا تیر دنیا میں سدا کون رہا ہے وہ دنیا میں ہم دونوں غلاموں کے پیر ہے</p>	<p>کیا زیت بھرا کی تحفین مان نہ نہیں تو بھی جو میلہ مہن تو دو دو آٹھ پٹن</p>	<p>یہ فصل لڑائی کی نہیں کھیل کے دن ہیں میں اس لیے کہتی ہوں کہ چھوٹے اسی ہیں</p>

<p>۴۴۴ دنیا میں ہر نام جو دم و دم کے ہے جھکا مان صد گنتی وقت جو رونوی ہوگا</p>	<p>۴۴۵ سہیلیاں تین جو کچھ بولنے لگیں تسلی کو کچھ کھجک گئے وہ ناز و نکیلیں سرور سے کچھ کچھ گئے وہ ناز و نکیلیں دیکھ گئی ان خاک و زرق پر چلے</p>	<p>۴۴۶ ایک ایک جاندار ان قدر سبک وہ جہت وہ کا وہ طرار وہ دوا و سب کوئی وہ بالین وہ ہر اس کا تپ مار دینا کچھ کچھ جگہ چارہ نو</p>
<p>ایک ایک جہری پست ستم لائے بھرنے اشد تھیں لشکر اعدا یہ ظفر وے</p>	<p>ڈیوڑھی سے جو دونوں کینا لائے نزدیک تھا یہ مان کا کلیجہ نکل آئے</p>	<p>آل چاند تھا وہ جو ہم کو سن کا نشان تھا بالائے زمین عالم بالا کا سامن تھا</p>
<p>۴۴۷ خوشی یاد و دھندھا اور مریاد اوجھ بولے گئے توستو اور مریاد مہلی جو بولے نکال آتا دوسرے مریاد دو کھانوں کا مریاد اور مریاد</p>	<p>۴۴۸ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ</p>	<p>۴۴۹ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ</p>
<p>خوش ہو گئی میں تب گھوڑہیں گن ہو گئے شادی ہو گئی آج کہ پرہ ان چڑھو گئے</p>	<p>یہ وہ میں جو تھوڑے میں بڑھ چکے ہیں بچے بھی تھی راہ میں سر کو چلے ہیں</p>	<p>شوخی میں یہ آہو تھا اگر طیر تھا وہ بھی یہ بادیہ بیما تو فلک سے کھتا وہ بھی</p>
<p>۴۵۰ فرما لے لے لے لے لے لے لے لے لے اور تمام کے بازو کو یہ ہیں پتھان فرما لے لے لے لے لے لے لے لے لے پتھان کے بازو کو یہ ہیں پتھان</p>	<p>۴۵۱ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ</p>	<p>۴۵۲ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ کچھ کچھ تیرے نام پر تیرے کچھ</p>
<p>رہیں یہ برات اپنی دکھانے کو چلے ہیں دونوں وطنیں سیاہ لائے کو چلے ہیں</p>	<p>ثابت نہوا ایک پہ کیا ہو گئے دونوں جنگل کو جو دیکھا تو پہا ہو گئے دونوں</p>	<p>ہو گا وہی لاریب نصو بہمیں جو رہی دعوہ تو آئین ہی میدان ہی گہری</p>

<p>۴۱۶ غم غم کی بجلی چلتی ہے سب لذتوں کا رشتہ کھینچ کر لے کر آئے ہیں جاہ کا پائے منہ میں تقدیر کی پیکر صبا کا دھرم کا دان دل نہ فہم نہ سرا کا</p>	<p>۴۱۵ تیشا تیشا غم غم کی بجلی چلتی ہے رشتہ کھینچ کر لے کر آئے ہیں جاہ کا پائے منہ میں تقدیر کی پیکر صبا کا دھرم کا دان دل نہ فہم نہ سرا کا</p>	<p>۴۱۴ غم غم کی بجلی چلتی ہے سب لذتوں کا رشتہ کھینچ کر لے کر آئے ہیں جاہ کا پائے منہ میں تقدیر کی پیکر صبا کا دھرم کا دان دل نہ فہم نہ سرا کا</p>
<p>یہ عجز ہو تعریف جو کرتا ہیں کوئی بارہا صبر کے مضمون تو پھر تائید کوئی</p>	<p>ابرو نہیں بدینا فی قلیقہ کے پیچے میں دوسرے نوبال سے اکبر کے پیچے</p>	<p>جس میں ہی صاف ہی شرط و جزا ہو تقریر میں بے صفا نامق کا مزا ہو</p>
<p>۴۱۷ جرات میں فنون شیر سے غم غم کی بجلی رشتہ کھینچ کر لے کر آئے ہیں جاہ کا پائے منہ میں تقدیر کی پیکر صبا کا دھرم کا دان دل نہ فہم نہ سرا کا</p>	<p>۴۱۸ جرات میں فنون شیر سے غم غم کی بجلی رشتہ کھینچ کر لے کر آئے ہیں جاہ کا پائے منہ میں تقدیر کی پیکر صبا کا دھرم کا دان دل نہ فہم نہ سرا کا</p>	<p>۴۱۹ جرات میں فنون شیر سے غم غم کی بجلی رشتہ کھینچ کر لے کر آئے ہیں جاہ کا پائے منہ میں تقدیر کی پیکر صبا کا دھرم کا دان دل نہ فہم نہ سرا کا</p>
<p>نعل اُنکے سروی سے چلتی ہے غم غم کی بجلی پڑتے تھے قدم دولہ نکال کے قدم پر</p>	<p>یہ گیسو غم غم کی بجلی چلتی ہے دو بدیشیں چار شش و پنج کی جاہ پر</p>	<p>سڑن میں یہ بیکر کی بیکر بائیں میں مرن یہ خطائیں ہیں حال نہیں میں</p>
<p>۴۲۰ غم غم کی بجلی چلتی ہے سب لذتوں کا رشتہ کھینچ کر لے کر آئے ہیں جاہ کا پائے منہ میں تقدیر کی پیکر صبا کا دھرم کا دان دل نہ فہم نہ سرا کا</p>	<p>۴۲۱ غم غم کی بجلی چلتی ہے سب لذتوں کا رشتہ کھینچ کر لے کر آئے ہیں جاہ کا پائے منہ میں تقدیر کی پیکر صبا کا دھرم کا دان دل نہ فہم نہ سرا کا</p>	<p>۴۲۲ غم غم کی بجلی چلتی ہے سب لذتوں کا رشتہ کھینچ کر لے کر آئے ہیں جاہ کا پائے منہ میں تقدیر کی پیکر صبا کا دھرم کا دان دل نہ فہم نہ سرا کا</p>
<p>کیا جائے کیا نام میں انکے ارب حد کے تیور سے یہ پیدا ہو کر ہے تین ہند کے</p>	<p>تلوار جلی بھر گئی چوں جدھر ان کی غصے میں سروی سے سواہی نظر ان کی</p>	<p>خود چین ہو دریا یہ سفینے نہیں دیکھے اس طرح کے سینے تو کسی نے نہیں دیکھے</p>

<p>۴۱</p> <p>مغنونہ کی سرت یہ ہوا تو کتنی ناخن بین بین دونوں نے غم غم قبضے پر اگر ہاتھ رکھیں غصے میں دیر چھین بلادین طبعی اوضاع کے</p>	<p>۴۲</p> <p>آگاہ یہ بڑھ کر سب سے کیا تلاوارین کی طرح یہ کیا ہے خالق نے جو ایسے دنیا کو سدا را</p>	<p>۴۳</p> <p>بانا اسدا اسدا مگھ کا رو علم دیندار نمودار اجاں دارو علم سلطان قضا متھن علم کا رو علم سرتاج فلک جھنجھوڑ ستارو علم</p>
<p>ہر کوئی ساسر کش جو یہاں بستہ ہیں انہ کوئی دنیا میں زبردست نہیں ہیں</p>	<p>نور شید زمین تاج سرکش برین ہیں پہلا یہ شرف ہے کہ غلام خیرین ہیں</p>	<p>سب مرہم عقل کی میزان تلے تھے عقبتے وہ ہتھ حل جو کسی سے نہ کھلے تھے</p>
<p>۴۴</p> <p>جسم جرم جرم جرم جرم جرم رکے معین جن کو نہ کھلے تھے نفس و ظفر خجکے عوا سے وہی ہیں میرا جرم جرم جرم جرم جرم جرم</p>	<p>۴۵</p> <p>آسم جرم جرم جرم جرم جرم جب شمشیر سے غم سے نہ کھلے عزت میں فزون جب شمشیر افروز عالم جگہ جگہ جگہ جگہ جگہ جگہ</p>	<p>۴۶</p> <p>بازو شمشیر جرم جرم جرم کینیب و زکی و طوطی و کینیب اشکائین و شمشیر جرم جرم نراج جرم جرم جرم جرم جرم</p>
<p>پروانے ہیں شمع جرم مہر کی پر قبضہ اعلیں لوگوں کا ہر شمشیر علی پر</p>	<p>مصدقہ جو شمشیر ہو تو علی سے علی ہے ایا نہیں لے گئے جسے شاکر ہو شمشیر علی ہے</p>	<p>اصنام سے کیا خانہ حق پال کیا ہے گوئے میں اژدر کا دہن چاک کیا ہے</p>
<p>۴۷</p> <p>مغنونہ کی سرت یہ ہوا تو کتنی ناخن بین بین دونوں نے غم غم قبضے پر اگر ہاتھ رکھیں غصے میں دیر چھین بلادین طبعی اوضاع کے</p>	<p>۴۸</p> <p>آگاہ یہ بڑھ کر سب سے کیا تلاوارین کی طرح یہ کیا ہے خالق نے جو ایسے دنیا کو سدا را</p>	<p>۴۹</p> <p>بانا اسدا اسدا مگھ کا رو علم دیندار نمودار اجاں دارو علم سلطان قضا متھن علم کا رو علم سرتاج فلک جھنجھوڑ ستارو علم</p>
<p>پیاوٹن ہٹاتے نہیں ہیں جگہ پر چھوڑ کر سرتھنے پوچی کرتے ہیں تو کھیت بڑھ کر</p>	<p>ہاتھ تلے عوض حق سے سرت لے ہیں اللہ نے پراٹھو بڑھ کر دیے ہیں</p>	<p>دیکھے اسے آگاہ جو حیدر نہیں ہیں بہتر کوئی شاہد درخیر سے نہیں ہیں</p>

<p>نام کامیاب کیا دھرم عجب تک تیغ ہو کر گندی سر سے تو غنیمت کی گواہ دیندار اولیا میں نے یافتہ شہر ضرب کیا نہ روئی گئی تھیں</p>	<p>نام نہایت عزیز فرج کے سر دریا کی اوتو تو میرا پیر کا جانیو بیاہ بانیہ بن افلاک شہر اقل کے چلے ملا سے وہ میرا چلے</p>	<p>نام آتا ہو گا کہ اپنے جسم طرف دانستہ کر تا ہو چھٹے میں دریا جانبے بن لمان تقویٰ نے شہر جس جانیو بن پوین کے شہر</p>
<p>کیا کیا نہ بدل جا گیا کیا کیا نہ مٹ گیا پر شہر تک اس ضرب کا سکہ نہ مٹ گیا</p>	<p>حیدر کی طرح صاحب رعیت میں دون لڑکا کاٹھن سمجھے نہ کوئی شیر میں دون</p>	<p>کھلیا میرا گلاب نیچے کھینچ کر سے عرصہ فقط اتنا ہی کہ سبقت ہوا دھرم سے</p>
<p>نام انہی کے شہر شہر و شہر و شہر نہیں تھے تھے فضل میں جس کے خان کا علی احمد مرسل کا مددگار نہایت پرستش میں تھے</p>	<p>نام پہلے کی لڑائی کا انجام کھینچ کر میں کھینچ کر میں بڑھ کر کھینچ کر میں کھینچ کر میں بڑھ کر کھینچ کر میں کھینچ کر میں</p>	<p>نام میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں</p>
<p>پاتے میں اشار میں شفا کو دکر اس سے بنیا ہو وہی جسکو ہر چشم نظر اس سے</p>	<p>یون آتے تھے سب کو کھینچ کر میں چونہ صفیں آتی تھیں مچ آتی ہر جیسے</p>	<p>پاتے میں اشار میں شفا کو دکر اس سے بنیا ہو وہی جسکو ہر چشم نظر اس سے</p>
<p>نام بہم دونوں کے میں کھینچ کر میں نہیں تھے تھے فضل میں جس کے خان کا علی احمد مرسل کا مددگار نہایت پرستش میں تھے</p>	<p>نام میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں</p>	<p>نام میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں میں نے اپنے شہر میں کھینچ کر میں</p>
<p>تم یہ نہ سمجھنا کہ یہ امتد میں ہیں ہم خیر تو میں گر اس امتد میں ہیں</p>	<p>وہ کہتا تھا اسکیہ ہر حلیات اس پر آنے دو جل انکو لے آتی ہر زو پر</p>	<p>اس بھیر پہ بھی شہر میں سے دم آنے بروہ ہر دم کے ہے جاتے تھے چھپے دم آنے</p>

سہ کو رو کر کھینچ کر میں اور پھر اس

<p>۱۱۱۱ کے چہ بے بندہ سوار کا جب آیا شہر آدوں نے سارا نوین سوز کو دیا آکھڑا غم غم کو اب آیا وہ چہ بے بندہ سوار کا جب آیا</p>	<p>۱۱۱۱ خالی تھی جو صفت تو نشانہ بیٹھا جنگل تم اجاوڑی لاشیں بھرتا زنگ آڑ گئے تھے خبر نے تانیدیا تھا تھوڑا اتحادہ اغوج ہے بدھرا تھا</p>	<p>۱۱۱۱ وہ چہ بے بندہ سوار کا جب آیا سب جس سے پودا پودا کھائی وہ بھلیاں ختمیں غم غم کو دیا وہ چہ بے بندہ سوار کا جب آیا</p>
<p>۱۱۱۱ آخروہ جری تخت دل ضمیر دین تھے سر تھے صف اول کے کسین حکم کسین تھے</p>	<p>۱۱۱۱ ڈرے نہ بڑھائے تھے جو سر کس قلم ہے یتیم بھی نہ یمنیں بچھڑا تھیں مہ لپے</p>	<p>۱۱۱۱ زور لایا جہان کوہ سب کا تھوڑے سے ضرب لپی کہ بچھڑا کوئی جہر لکے دل سے</p>
<p>۱۱۱۱ کے چہ بے بندہ سوار کا جب آیا شہر آدوں نے سارا نوین سوز کو دیا آکھڑا غم غم کو اب آیا وہ چہ بے بندہ سوار کا جب آیا</p>	<p>۱۱۱۱ وہ مر گیا تو مارا تھا کہ ہے نہ اس نخل کو تو مارا ہے کہ تاسے چھپا کلمہ نے خبر احت کو چھپا ہے نہ کلمہ کوئی شائع نہ آجھا کوئی کا تھا</p>	<p>۱۱۱۱ وہ شہر کا تھوڑا تھوڑا ہے کے چہ بے بندہ سوار کا جب آیا شہر آدوں نے سارا نوین سوز کو دیا آکھڑا غم غم کو اب آیا</p>
<p>۱۱۱۱ مانند براق نبوی عرس کھماتے گھوڑے نہ کہو اوج سعادت کے ہاتھ تھے</p>	<p>۱۱۱۱ اتیک یہ ہوا باغ چہا نہیں نہیں دیکھی نخل تھا کہ ہا لسی خزا نہیں نہیں دیکھی</p>	<p>۱۱۱۱ بڑول جوہر کیونکہ وہ دلیر لے چھپکا بھاگے گا تو کہا صید نہیں لے چھپکا</p>
<p>۱۱۱۱ کے چہ بے بندہ سوار کا جب آیا شہر آدوں نے سارا نوین سوز کو دیا آکھڑا غم غم کو اب آیا وہ چہ بے بندہ سوار کا جب آیا</p>	<p>۱۱۱۱ تھوڑا تھوڑا تھوڑا ہے ضرب لپی کو تھوڑا تھوڑا ہے تھوڑا تھوڑا تھوڑا ہے تھوڑا تھوڑا تھوڑا ہے</p>	<p>۱۱۱۱ کے چہ بے بندہ سوار کا جب آیا شہر آدوں نے سارا نوین سوز کو دیا آکھڑا غم غم کو اب آیا وہ چہ بے بندہ سوار کا جب آیا</p>
<p>۱۱۱۱ سہمے ہوئے تھے تیر کہ آفت تھی جہان پر پیکان سری پر تھانہ چلے تھا کمان پر</p>	<p>۱۱۱۱ ایسا کوئی طفلی میں نمودار نہوگا ہاتھ ایسا تو جھڑکا بھی طیار نہوگا</p>	<p>۱۱۱۱ بچھا تھا نہ وہ نہ کبھی جا لگتی تھی جسکو راجا تھا وہ چلے ہوا لگتی تھی جسکو</p>

اس غم غم کو دیا
آکھڑا غم غم کو اب آیا
وہ چہ بے بندہ سوار کا جب آیا
شہر آدوں نے سارا نوین سوز کو دیا
آکھڑا غم غم کو اب آیا
وہ چہ بے بندہ سوار کا جب آیا

[illegible]

<p>۱۲۱ گوری بن دو دو دھنیں آتش میں لالہ میں تھیں بن دو دو دھنیں آتش میں لالہ سب کی طرح گریں تھے تیرے شہنشاہ عیش تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۲۲ کونکر کے گھر میں آواز کو لالہ بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا</p>	<p>۱۲۳ لاٹھو کے تیرے کچلے شہنشاہ اگر بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا کرم زمین اور یہ گل سے قن اور پتی سے اٹھا کر دیکھو دیکھو</p>
<p>رقبت کا یہ تھا جوش کہ کھڑے تھے شہنشاہ ہر مرتبہ لاشہ سے لڑ جاتے تھے شہنشاہ</p>	<p>لوگھن جلو بی بیان بکشت میں پری ہیں سرنگے پو پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>ماہوئے عجیب وقت میں تھوڑے ہو کن انکھوئے کھین کھین کھین کھین</p>
<p>۱۲۴ عجب شمع کی غرض ابودیدار عجب شمع کی غرض ابودیدار عجب شمع کی غرض ابودیدار عجب شمع کی غرض ابودیدار</p>	<p>۱۲۵ کونکر کے گھر میں آواز کو لالہ بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا</p>	<p>۱۲۶ راحت سر سے لکھن شہنشاہ راحت سر سے لکھن شہنشاہ راحت سر سے لکھن شہنشاہ راحت سر سے لکھن شہنشاہ</p>
<p>لاٹھو جو نہ پھانسی تو غم کھانسی زینت یہ قبر میں سے تو کمان یا مٹی زینت</p>	<p>ماحقو کو فدا جوڑ کے کچے بات تو کر لو بٹیا شہہ والا سے ملاقات تو کر لو</p>	<p>مالع جو ہوئی مان سویم پھر نہیں دیکھا اس عمر میں تمسا کوئی صابر نہیں دیکھا</p>
<p>۱۲۷ پیشانی لاشہ شہنشاہ پیشانی لاشہ شہنشاہ پیشانی لاشہ شہنشاہ پیشانی لاشہ شہنشاہ</p>	<p>۱۲۸ کونکر کے گھر میں آواز کو لالہ بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا بھیا</p>	<p>۱۲۹ اگر شہنشاہ لاشہ شہنشاہ اگر شہنشاہ لاشہ شہنشاہ اگر شہنشاہ لاشہ شہنشاہ اگر شہنشاہ لاشہ شہنشاہ</p>
<p>چوٹے کو علی ام اکبر دیکھ کر یہ ہیں اک لاش کو خود کو میں سپر لیم ہیں</p>	<p>فردوس معلیٰ کے مسافر ہے دونوں کروٹ بھی نہ بنی تھی کہ آخر ہوئے دونوں</p>	<p>ساتھ اپنے جلتے مجھے لپٹے گئے تم کاندھار سے تابوت کو دیتے نہ گئے تم</p>

<p>۱۵۶ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ</p>	<p>۱۵۷ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ</p>	<p>۱۵۸ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ</p>
<p>دور سے وہ سرور ان نقشہ ہاں ہو اس نجم کی طاقت میں کچھ میں کہاں ہو</p>	<p>کل تک تجھے ہم آج کیلئے دیے دونوں بھائی بھی وہ جو ساتھ کے کیلئے ہو دونوں</p>	<p>بات تو میں کہہ رہا یہ کیا بھری ہو عجب نے مرے دل کی پوشاک بھری ہو</p>
<p>۱۵۹ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ</p>	<p>۱۶۰ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ</p>	<p>۱۶۱ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ</p>
<p>دل سے نہ یہ داغ الم ویاں سے گھا صدقہ اب اتارو مگر تو بوس اس سے گھا</p>	<p>ساتھ اپنے کوئی جوڑے ہو باقیہ مرگیا شہزادہ کو نہیں اسے کون کہے گھا</p>	<p>نانا کی طرح دونوں نوامین سے غاکی بچہ نکلی نہ تھی حرکت قدرت تھی انداکی</p>
<p>۱۶۲ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ</p>	<p>۱۶۳ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ</p>	<p>۱۶۴ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ دیکھو کہ کیا یوں نہ ہو کہ</p>
<p>گھر تار کوئی دامانہ کو پہنچا نہیں دیا بھائی کوئی کیا بھائی کو کار بھائی نہیں دیا</p>	<p>دونوں کا لٹا نا تھا کہ من کر گئی مرثیہ ہر بی بی نہ مانتی میر امر گئی مرثیہ</p>	<p>صفین و جل میں بھی ان ایسے پڑھتے تم پوچھو عباس تو زور دیکھ کر دے تھے</p>

<p>۱۲۱۴ لا چلی خبر کون کمان نامہ بردار بہار نہو یوں کوئی آبا دھڑکیا نظر سے پوچھیں پوچھیں تو کیا</p>	<p>۱۲۱۵ تر ہے پانی نہجی لگا کر دے چپو چپو سے فروں چار دے آ رہا ہے اس عمر چپو چپو ہے</p>	<p>۱۲۱۶ کھڑے وہ خود نہ عالم پر کاری مر جائے یہ ناشاد دل کی تھاری بن گیا چپو چپو سے اس کی تھاری</p>
<p>کس بازو نے سے یہ خوش تال پلے تھے قبر و گئے لیے ہائے مرے لال پلے تھے</p>	<p>سہوا جو پڑی آنکھ تو مٹھ موڑ لیا ہر دڑتے تھے کہ مان نے میں منع کیا ہر</p>	<p>یا تو میں بھی کچھ میں کے پہلو میں نکلی آنکھوں سے ری دیکھ لو اسو میں نکلی</p>
<p>۱۲۱۷ اب کون کون کون کون کون کون تو کون کون کون کون کون کون یہ دماغ تو نہ رہا ہے کون کون</p>	<p>۱۲۱۸ غصے ہوئی تھی تہنیں پانی مان رہیں تھی تہنیں تھانے سب بچیں غصہ میں جانی</p>	<p>۱۲۱۹ گشتیں دیوہ تہنیں پانی پوچھا کہ صر جو عالم اکبر ادا بانو نے کہنا شاہ سے بادینہ خونا</p>
<p>راحت کسی کر دے کسی پہلو نہ ملے گی مر جاؤنگی زلفوں کی جو خوشبو نہ ملے گی</p>	<p>میں بھی تو یہ جانوں کہ دل فشرہ میں ہیں لو کہ وہ بس تاکہ ہم آرزو میں ہیں</p>	<p>ایک جو خوش آیا تو گزرا جانی زمین لجا بیٹے لاشے میں مر جائی زمین</p>
<p>۱۲۲۰ دنیا کو نہ دیکھا کہ موت کی یہ ہے کہ موت کی دنیا کو نہ دیکھا ان صدقے کی دنیا کو نہ دیکھا</p>	<p>۱۲۲۱ یہ ہے کہ موت کی دنیا کو نہ دیکھا یہ ہے کہ موت کی دنیا کو نہ دیکھا یہ ہے کہ موت کی دنیا کو نہ دیکھا</p>	<p>۱۲۲۲ یہ ہے کہ موت کی دنیا کو نہ دیکھا یہ ہے کہ موت کی دنیا کو نہ دیکھا یہ ہے کہ موت کی دنیا کو نہ دیکھا</p>
<p>ہر ہر مجھے پوشاک شامانی نہ دکھائی صدقے کئی انا کو جوانی نہ دکھائی</p>	<p>اب پیاس میں آہ دم شمشیر پہنکے بھائی نے یہ خالق میں تم بھی جینکے</p>	<p>بالاے جگر خوجہ سید ادھر ہے میں دو غم کے ہمارا ایک ضعیفہ کر ہے میں</p>

حکام
از دست رفتی لاش تو را چنانچه گم شد
از دست رفتی لاش تو را چنانچه گم شد
از دست رفتی لاش تو را چنانچه گم شد

مهر و ابھی کیوں رخ دیے جاتے ہو لوگو
مهر و ابھی کیوں رخ دیے جاتے ہو لوگو
مهر و ابھی کیوں رخ دیے جاتے ہو لوگو

حکام
دو تیری لاشیں چھوڑ کر گئے ہیں
دو تیری لاشیں چھوڑ کر گئے ہیں
دو تیری لاشیں چھوڑ کر گئے ہیں

گھر میں مرے کا سیکو یہ پھر لٹیکے جا کے
دینے دو کفن دو نوکونو نہ پھر اکی لدا کے

حکام
چلے گئے ہیں لاشیں تو نے نہ دیکھے تھے
چلے گئے ہیں لاشیں تو نے نہ دیکھے تھے
چلے گئے ہیں لاشیں تو نے نہ دیکھے تھے

دیر ہو کہ خفا محسوس لال ہو جائیں
صدقے گئی لاش کہیں بااثر ہو جائیں

حکام
یہ وقت نہیں کل غائب ہو گیا
یہ وقت نہیں کل غائب ہو گیا
یہ وقت نہیں کل غائب ہو گیا

یہ سن فصاحت ہو یہ شیریں بختی ہو
پیر میں جو ان ہو تو فقیری میں بختی ہو

رباعی
ماں زور وافر سے شکر لکھا ہو
ماں زور وافر سے شکر لکھا ہو
ماں زور وافر سے شکر لکھا ہو

رباعی
عزت چھوڑ کر گیا تو راہ و گدگد کے
عزت چھوڑ کر گیا تو راہ و گدگد کے
عزت چھوڑ کر گیا تو راہ و گدگد کے

رباعی
ماں چھوڑ کر گیا تو راہ و گدگد کے
ماں چھوڑ کر گیا تو راہ و گدگد کے
ماں چھوڑ کر گیا تو راہ و گدگد کے

رباعی
ماں زور وافر سے شکر لکھا ہو
ماں زور وافر سے شکر لکھا ہو
ماں زور وافر سے شکر لکھا ہو

رباعی
عزت چھوڑ کر گیا تو راہ و گدگد کے
عزت چھوڑ کر گیا تو راہ و گدگد کے
عزت چھوڑ کر گیا تو راہ و گدگد کے

<p>۴۱ جھکے ہوئے سر پر تاج شہادت کا جھکے ہوئے سر پر تاج شہادت کا جھکے ہوئے سر پر تاج شہادت کا</p>	<p>۴۲ کب ہو گا کہ کوئی دہریہ جا سکتا ہو کوئی شہر سے جلا آئے گا سلا سلا ہو تاریخ کی اس کے کوئی لاسکتا ہو کوئی ضرب اس قدر اٹھا سکتا ہو</p>	<p>۴۳ دیکھ کر نہ تھے صدارت کی دھڑکیں دیکھ کر نہ تھے صدارت کی دھڑکیں دیکھ کر نہ تھے صدارت کی دھڑکیں</p>
<p>۴۴ غل پڑا جنگ کو فرزند حسن آتا ہو لاکھ سے لڑنے کو اک تشہد دہن آتا ہو</p>	<p>۴۵ سب پہ غالب جو ہوا کسی بھی غلامین جگر و جان علی ابن اسطالب بین</p>	<p>۴۶ پھر تو شاہ نے سہو کو اٹھایا زمین جلوہ نور الہی نظر سے آبار زمین</p>
<p>۴۷ دو دن کی چو کہ جہان زد و فدا ہو دو دن کی چو کہ جہان زد و فدا ہو</p>	<p>۴۸ اب کوئی آگ میں جونہ بیان نہ ہو آج زور اس قدر عیاں ہو گیا</p>	<p>۴۹ راہِ اب و خضر سلطان زمین ہو سکی بے چرخ اب ہی پاک حسن ہو سکی</p>
<p>۵۰ جیتا جیتے کا نہیں سامنے جو آئینہ آج اس فرج کا بس خاتمہ ہو جائیگا</p>	<p>۵۱ دہ لو اسے اس قدر کہ تھے یہ پوتا ہی دل بزرگ تار کی کہ اب کیسے کیا ہوتا ہی</p>	<p>۵۲ عم میں خادی کی جلالت میں گئی آئے تین دن گذرے کہ پانہن پائی آئے</p>

<p>۴۱۷</p> <p>کیا کہنے لگا عیسیٰ کی بیجا قیامت سب کو نشتے میں ہو اٹھا اسی خط و کتابت رج مرنے کو پہنچا ہر بیان جھگڑا سکھڑا ہوا اجالت سے نہ تھی</p>	<p>۴۱۸</p> <p>ایک دفعہ آتا ہوں جو بوندوار کچھ عجب آجیجہ الکی جی خدمت بن نیا دوست لکھا تھا بہت مجاہد چکا تیرے کو کوکروں دست تم جو راز</p>	<p>۴۱۹</p> <p>جو یہ سرور نہ فاسخ متعین ہو سب کا رب تھا سب اس کا اول و عین حاجی میں بی فاطمہ کا نور سبھی بدین کی بدین تھیں</p>
<p>یہ فرزند کو مرنے کو بھیجا ہے کیا جگر ہو کہ سنبھالا ہو کھجا ہے</p>	<p>قتل تم ہونہ کہیں ہو ہی و ہر اس مجھے بجدا روح حسن کا ہی بہت پاس مجھے</p>	<p>حیف کچھ غور و اول میں نہیں کرتا ہی شیو بھی بہت رو باہ کہیں کرتا ہی</p>
<p>۴۲۰</p> <p>نہ بیوہ کا جب گنبد گنڈا ہے جینے و گنڈا ہے نہ جانے جینے کا نہ کوئی جگہ کی جگہ کی تپا ہو کس نہ کو کس نہ کو کس نہ کو</p>	<p>۴۲۱</p> <p>آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ</p>	<p>۴۲۲</p> <p>اور مجھے تیار بناؤ طبع نظام تو کہ کیا ہو کہ کیا ہو کہ کیا ہو میں تیار ہو کہ کیا ہو کہ کیا ہو میں تیار ہو کہ کیا ہو کہ کیا ہو</p>
<p>ہو یقین رہیں وہ مگر کسے جی انگلی اس کو اک زخم لگ گیا تو وہ مر با انگلی</p>	<p>ہم خوشی تو کو کہیں تم ہوں نرسد کرو جاؤ شہیر کو بہت یہ فدا نہ کرو</p>	<p>فاطمہ ہو گئی اس بات کا ہو نہیں درد میرا ہو مجھ کا تجھے پس نہیں</p>
<p>۴۲۳</p> <p>کوئی ایسا نہیں جو نہ کہیں کوئی ایسا نہیں جو نہ کہیں کوئی ایسا نہیں جو نہ کہیں کوئی ایسا نہیں جو نہ کہیں</p>	<p>۴۲۴</p> <p>میں نے کہا کہ میں نے کہا میں نے کہا کہ میں نے کہا میں نے کہا کہ میں نے کہا میں نے کہا کہ میں نے کہا</p>	<p>۴۲۵</p> <p>آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ</p>
<p>آج ہی شب کو ہو بیاہ بھلا فاسم کو درم اپنی جوانی پہ خدارا قاسم</p>	<p>یہ کیا ہی تو چمکے تھے و امین حیف شہیر کے کہتے تھے تو گاہ امین</p>	<p>آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ آؤ مجھ کو دیکھو میں خلیفہ</p>

<p>۴۱۴ جی کوئی شے کہ سب سے پہلے ہوئی تو پہلے ہی کوئی شے ہوئی تو پہلے ہی کوئی شے ہوئی تو پہلے ہی کوئی شے</p>	<p>۴۱۵ جانے میں غل میں غل میں غل غل میں غل میں غل میں غل غل میں غل میں غل میں غل غل میں غل میں غل میں غل</p>	<p>۴۱۶ شاہ فرماں تھے ناچار ہوئے ابن اسیر تھے سر پہ تھے یابی کا قلم جو اس شے میں جو میں نے نہیں جانتا کہ کون سا</p>
<p>۴۱۷ وہ تو ہیں دل کے مری میر نچے جو نگو کہ پاس غش لے ہیں</p>	<p>۴۱۸ غزق کہیں میں جو کچھ وہ بھی پاس تھے ایک ضربت سے تو وہیں سے جاتے تھے</p>	<p>۴۱۹ سہلو جو رنج ہو بیان دے جانی قائم جا کے کوثر ہی پہ اب جمیو پانی قائم</p>
<p>۴۲۰ کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے</p>	<p>۴۲۱ کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے</p>	<p>۴۲۲ کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے</p>
<p>۴۲۳ بھوکے پیاسوں کی ہزاروں گھنٹی آج قائم کے بھی ہاتھوں کی صفائی دھوئیں</p>	<p>۴۲۴ داد ہر وار پہ شاہ دوسرا دیتے تھے بازگ اسد کی ہر بار صد دیتے تھے</p>	<p>۴۲۵ حال تغیر ہوا آتش و ہن دو لہا کا ہو گیا تیرے غزال بدن دو لہا کا</p>
<p>۴۲۶ کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے</p>	<p>۴۲۷ کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے</p>	<p>۴۲۸ کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے کہتا تھا کہ میر کو گونگے</p>
<p>۴۲۹ دم میں وہ تیغ نہرا و نکونہ لڑتی تھی رنگ ہر وار پہ شمشیر قضا کرتی تھی</p>	<p>۴۳۰ خنک سرگردون تیر ہو جو ہو پانی پیاس حضرت کیے دیتی ہر کعبہ پانی</p>	<p>۴۳۱ دیر تک سنبھلے رہے خانہ زین پر قائم برجی کا کاکے گھوٹے نے میں پر قائم</p>

<p>۴۱۷</p> <p>نہایت چرخ بچانے لگے سبب بیان نہایت قتل ہوا قاتل خوشہ جوان ہفت چرخ کے لئے تھے تہہ نہان کریں زور مارا کہ مٹی کے لئے بیتابان</p>	<p>۴۱۸</p> <p>پہلے لکھو نہایت مٹی میں کلام سرسبز چلے دارا دلائے پیرا نام پوچھو نہایت دو طہ کے جو جان کلام بھین کیا دوتا ہوا خالہ گل نام</p>	<p>۴۱۹</p> <p>ہم نے داما دیشہ شہ جگر کو مارا برجھوئے زن بیوہ کے سپر کو مارا</p>
<p>ابنیں صبر میں دیتی ہوں ہانی خالق اہل شروتے ہیں میری کمالی خالق</p>	<p>۴۲۰</p> <p>ختم کول کو پاک سر بیادے قاسم اٹھو ہم آئے ہیں لائے پتھارے قاسم</p>	<p>۴۲۱</p> <p>دل فتح جو میدا میں بج ہر لوگو کوس حلت کی یہ قاسم کے صدر ہر لوگو</p>
<p>۴۲۲</p> <p>کبھی چرخ مٹی میں گوئی لکیر داس کبھی مٹی میں قربان کر کے سر داس واری میں شست میں کر کے دو طہ کیا دو طہ میں بھی بڑی لالہ راغ کیا</p>	<p>۴۲۳</p> <p>عرض کی کہوں کہ نہایت شہرہ میں سر و آئینہ لائے خوشتر شہرہ میں قلعہ کیمبر ہر سببہ جہور گھوڑی پائی پائے ہر سارا بدن پور</p>	<p>۴۲۴</p> <p>ان نے دو طہ کی جو سببہ لکیر داس دیکھو صدمہ پیرا گھوڑی میں لکیر داس میں شہرہ کیمبر ہر سببہ جہور ضبط کیا ہر کوئی چلتی ہر چوڑی</p>
<p>ہائے پرہیز میں منت لے لے لوٹا ہر میری کبر اہ مصیبت کا خاک لٹا ہر</p>	<p>۴۲۵</p> <p>پہلے تو جسم مرا تیرے سے غریب کیا گر پڑا خاک پر گویا ہے تو پا مال کیا</p>	<p>۴۲۶</p> <p>ان نے دو طہ کی جو سببہ لکیر داس دیکھو صدمہ پیرا گھوڑی میں لکیر داس میں شہرہ کیمبر ہر سببہ جہور ضبط کیا ہر کوئی چلتی ہر چوڑی</p>
<p>۴۲۷</p> <p>شکے قاسم کا بیان تہہ لائے کیا اوری جان دم ہو خوشتر محبوب خدا سکھنے شہرہ کیمبر ہر سببہ جہور راز دہ پوتی ہوئی مارا لکیر داس پوتا</p>	<p>۴۲۸</p> <p>خاک کیمبر ہر سببہ لکیر داس خاک کیمبر ہر سببہ لکیر داس خاک کیمبر ہر سببہ لکیر داس خاک کیمبر ہر سببہ لکیر داس</p>	<p>۴۲۹</p> <p>اگر کوئی گھوٹ مرادل سینے میں گھڑا ہر اب کی آن میں دم تن سے کلج جاتا ہر</p>
<p>جاہر روئے کی کہیں بھی ہونا سادھی ہو تم تو مکے مری پوتے بھی ہو داما دھی ہو</p>	<p>۴۳۰</p> <p>اور ہر اکبئی بیہ اس و بیان دتی ہو جس طرح سے کوئی فرزند کو مان دتی ہو</p>	<p>۴۳۱</p> <p>اگر کوئی گھوٹ مرادل سینے میں گھڑا ہر اب کی آن میں دم تن سے کلج جاتا ہر</p>

[illegible]

<p>۴۸۴ بہشت میں ہونے سے جو دو دھاتی درختی فقدان کرتی ہیں اور پائے کا جو لالائی اس نے بیٹے کے سر پر پٹی فرمائی پائے تو لٹ گئی اور میری ہڈی بچا پئی</p>	<p>۴۸۵ لاش دھاتی پھر لنگھنے اور رات کے ہمارے چھپے چھپے تھوڑے مبارہ کا جو راز دیکھتے ہوئے بچھڑا نہیں پتی چون میں نے نہ لے کے کا جو پوچھو</p>	<p>۴۸۶ دل کا میرے کوئی ارمان نکلنے نہ ہائے یہ جو راجھی قسمت نے بدلنے نہ دیا</p>
<p>۴۸۷ سائے لائے جو ریشم کے کا جو لالائی پیش کیا کہ سنبھلے کہنے کی تہ ہوا صاحبو جسے بچا نہ لے کے کو فائدہ کیا اس کے تپ اور زنا شاد نہ تھی سے کہا</p>	<p>۴۸۸ کھینچتے اور چھین سہمے عاقلانہ کی اور اڑا چلا پائے دو دھاتی شہنشاہی کتنی تھی شہنشاہی کے سر پر پٹی فرمائی دیکھا کا بیکوین کو کوئی بدانتہا</p>	<p>۴۸۹ یہ نشانی تھیں میں سوختہ تن ہی ہوں اپنے سر کی تھیں چادر کا کفن ہی ہوں</p>
<p>۴۹۰ کھینچتے اور چھین سہمے عاقلانہ کی اور اڑا چلا پائے دو دھاتی شہنشاہی کتنی تھی شہنشاہی کے سر پر پٹی فرمائی دیکھا کا بیکوین کو کوئی بدانتہا</p>	<p>۴۹۱ یہ نشانی تھیں میں سوختہ تن ہی ہوں اپنے سر کی تھیں چادر کا کفن ہی ہوں</p>	<p>۴۹۲ رسم دنیا کی ہر اور سب سے غناک بھی پہنو صاف سے لگی راند ڈلی ہر پٹا ل بھی</p>
<p>۴۹۳ کھینچتے اور چھین سہمے عاقلانہ کی اور اڑا چلا پائے دو دھاتی شہنشاہی کتنی تھی شہنشاہی کے سر پر پٹی فرمائی دیکھا کا بیکوین کو کوئی بدانتہا</p>	<p>۴۹۴ کھینچتے اور چھین سہمے عاقلانہ کی اور اڑا چلا پائے دو دھاتی شہنشاہی کتنی تھی شہنشاہی کے سر پر پٹی فرمائی دیکھا کا بیکوین کو کوئی بدانتہا</p>	<p>۴۹۵ کھینچتے اور چھین سہمے عاقلانہ کی اور اڑا چلا پائے دو دھاتی شہنشاہی کتنی تھی شہنشاہی کے سر پر پٹی فرمائی دیکھا کا بیکوین کو کوئی بدانتہا</p>

<p>۴۰ چو لفظ حق چن چن چن چن چن چن گاہ زار شب خزان ہوا آئی مبارک کے لگا ملک در آخر شب فدا مگر دم زکریا چو طاعت گزار</p>	<p>۴۱ آمد آفتاب کی دھج کا سماں ٹھاکر کی دھج سے دھج کا سماں درونی روٹی چن چن چن چن چن نہروں کی دھج چن چن چن چن</p>	<p>۴۲ ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن</p>
<p>۴۱ تھا چرخ اخضر پیہ رنگ آفتاب کا کھلتا ہر جیسے بھول چن میں گلاب کا</p>	<p>۴۲ ہر نخل پر ضیاء سر کوہ طور تھی گویا ملک سے بادشہ بادران لور تھی</p>	<p>۴۳ پیاسی جو تھی سپاہ خدائیں اس کی ساحل سے سر ٹپکتی تھیں مومیں کی</p>
<p>۴۲ چلنا وہ باد چن کے چو کو کھلا دیم رخاں باغ کی وہ خوش الحان باجم وہ آفتاب زہرہ جو کھل چن چن سری ہوا میں پرندہ زیادہ بہت</p>	<p>۴۳ اودھ میں چن چن چن چن چن چن کو سون ٹھاکر کی دھج چن چن نہروں کی دھج چن چن چن چن نہروں کی دھج چن چن چن چن</p>	<p>۴۴ ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن</p>
<p>۴۳ کھا کھا کے آؤں اور بھی سبز ہر ہوا تھا موتوں نے دہن صحران بھرا ہوا</p>	<p>۴۴ لو کے ہوتے تھے نہروں کی بول کی سبز ہر تھا خشک تھی تھیں بول کی</p>	<p>۴۵ سبستہ تھے قتل خیمہ کا شات پر طوفان آب تیغ اٹھا تھا فراست پر</p>
<p>۴۴ وہ صبح نور اودھ صحران بھرا ہوا ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن</p>	<p>۴۵ وہ چن چن چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن</p>	<p>۴۶ ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن ٹھاکر کی دھج چن چن چن چن چن</p>
<p>۴۵ وہ تھے در تھے باغ بہت نعیم کے ہر سوراں تھے دست میں جو نکسیر کے</p>	<p>۴۶ دھوتا تھا دل کے داغ چن لالہ زار کا سری جگر کو دیتا تھا سبز کچھار کا</p>	<p>۴۷ تھا اک کلاؤ مخمربے پیر کے لیے وہ بچیاں تھیں سب بن تھیں کے لیے</p>

<p>۱۷۴ نادان گن کی ہے جو حقے کمان کے چلا تے تھے یہ چھاپو کو تان تان کے دھن میں بافتادہ دو عالم کی جان کے دھن میں کچھ شہزادہ کتور نہ چھان کے</p>	<p>۱۷۵ وزیر کی ہے نظر اچھا ہو تو زندان فرمایا میں تیری الفت کے تین قرار بارگاہ حسین کو اس وقت کا پیار حسین کی کیا کوئی تین پچھیر اختیار</p>	<p>۱۷۶ فرمان کی ہے کہ تیرے لگا ہی گو دین لے لیا ہے اور تے کی بولی بلایا ہے کہ وہ خدائے عالم کی سہمی میں تیری یہ لگا میں جی جان کی</p>
<p>ہرگز کرینگے پاس نہ آؤ گی آں کا ریتی یہ خون بہاینگے زہر اکلال کا</p>	<p>واہ اپنے قول کا ہر دم خیال ہو بھینا حسینؑ کو خبر صادق کا لال ہو</p>	<p>روایہ سے سبب نہیں منہ دھڑکے مرنے چلے میں آپ مجھے مگر میں چٹکے</p>
<p>۱۷۷ عجب بندہ میں نے علم گئے تمام غل پر کیا کہ تیرے تھے انام حلقے میں اہلیت کے لئے تھے انام کچھ بی ہوئی تھی فطرت سے باغی انام</p>	<p>۱۷۸ عجب میں خندان سے کیا کچھ کہا تیرے شکر میں جہاں کچھ خلق دنیا میں خبر قافل میرت سے کہ تیرے لیے کچھ</p>	<p>۱۷۹ معلوم ہو گیا کہ آپ گئے گا آپ جانی یہ سونے والی کو تو پائے گا آپ چھڑا اگر مجھے تو نہ بھڑکے گا آپ میں نبی جان دینی اگر بھڑکے گا آپ</p>
<p>بھڑکے سر کے بال حرم ملے ملے تھے پٹے میں شاہ دین کے سکینہ کے تھے</p>	<p>اب ہاتھ اٹھاؤ فاطمہ کے تو میں سے ہو گی کبھی نہ وعدہ خلا فی حسین سے</p>	<p>فرقت میں مجھ کو جسے گذرنا قبول ہو اچھا سدا و فکر مرا مرنا قبول ہو</p>
<p>۱۸۰ وزیر کی ہے تھی پڑاں پڑاں نعلین کا نہ میں نہ چادر کا نہ خیال سینہ کیو چاک کر بیان فاطمہ حال سستی تھی مجھ پر کم کر فاطمہ حال</p>	<p>۱۸۱ پہننے گزرتی جو قدم پہلو پہلو لپٹا لپٹا گئے سے میں کو جیت جیت ارک کہ نہ تو تار تار سے مرا جو وزیر خد کے لئے طے ہو تو دنیا پر</p>	<p>۱۸۲ میں جو کہ کہنے لگتا نہ تو خصل صدقہ عقیق لب پہ ہے فاطمہ کمال معلوم ہے حسینؑ کی بی بی تھی راحل کہ نہ نہ زانو نہ تین طاق جو تھک کمال</p>
<p>بہ چھپا کون ساتھ چھپا کہ جو آپ کا نہ کان کا آہر ہو مجھے اب نہ باپ کا</p>	<p>خاصان حق کا خلق میں رہتے بلند ہو صدا ہو کہ صبر خدا کو سپند ہو</p>	<p>ان برگ گل سے پوٹو تھے ہندو امام ہو سوتا ہر پوٹے میں کہ تم تشنہ کام ہو</p>

<p>۴۱ میراث بیکالی برزخ اب ہوا جہاں پانی لپٹے جاتے ہیں تھانے پانی سوی زبان دکھائے نہ شہر پر کوڑاؤ بانی عاتقے اسطے تھے سے انطا طاو</p>	<p>۴۲ وہ گوئے کو تم قابضین تھانے تجہ صفا کو لکھتے ہو اب یہ بھی تھانے ریور کی طرح جسم پر ایسا سلج تھانے جہاں کا انطا جہاں کو پھر تھانے</p>	<p>۴۳ اب گنہگار علی شہر ملکین تھا جہاں جہاں جہاں کا شہر چین خسار سے جسم تھانے کو جہاں جہاں تھانے کو جہاں تھانے</p>
<p>حق سے کہو پتول کے جانی یہ رحم کر یار ہ ہماری تشنہ دہانی یہ رسم کر</p>	<p>کہتے تھے سب بڑھائے ہوئے استن کو آقا بھی کہیں لڑا لٹ دین زمین کو</p>	<p>میرٹھی تھی لب پہ لکھ نہ پانی نصیب تھا دیکھا جو خور سے توین بھی قریب تھا</p>
<p>۴۴ باچا شہر کی گدھی تری ویکو رشتے پوسے محل کربد پو حضور پہیلی زمین پر روشنی آفتاب نور تھانے لکھنے لکے درود فیضان شہور</p>	<p>۴۵ تھے اکل طغریں شہر تھانے قمار تھا جہاں چاہے تھانے نصف تھانے جاننا دے فروش بہادر و فاشا ایک ایک رونق چشتیان روزگار</p>	<p>۴۶ کتے تھے تسلیا کے پید سے نیم عصر کو کیا سوار پان تھانے نیم آزادہ و غار و دھر تھانے نیم دین تھانے نیم تھانے نیم</p>
<p>چو ما ادب سے پائے امام انام کو ختم ہو گئے تمام نمازی سلام کو</p>	<p>ہر چند باغ دہر کو کیا کیا ملائین ابتک اس روش کا کوئی کل کلائین</p>	<p>نام د برق تیغ سے جل جائیں تو سی دب دب کے پور جوئے کل جائیں تو سی</p>
<p>۴۷ حق کو علی صاحب ازادین کوئی جوان کوئی شہر کوئی شہین خاوندین باجوں لڑائی میں کہتے تھے روز قتل میں عید برون</p>	<p>۴۸ خلق و شہر تھانے نیم سین تھانے نیم تھانے نیم زور آئینہ تھانے نیم زور آئینہ تھانے نیم</p>	<p>۴۹ کتے تھے تھانے تھانے تھانے صدف تھانے تھانے تھانے دور سے ملائین تھانے تھانے جی تھانے تھانے تھانے</p>
<p>مانگو دھا کہ آج یہ مرنا سب ہو فرمان ہون حسین پہ عید ہو</p>	<p>فازنی تھے صف شکن تھے تھے دیر تھے جسین علی رہے اسی دیر تھے</p>	<p>طاقت نہیں کیجے میں بغیر و نیک و غری پیائے میں دیکھا ہوں بہار اپنے باغ کی</p>

لا اوقا و جمع دمدنی منجھاد پیاڑے کر ۱۱۲

<p>۴۳۴ شاد بدین تمام دلان فوج شام چلے پھرتے تھے تیرے چہرے کی کام تیرے تھے تیرے چہرے کی کام</p>	<p>۴۳۵ باز شکر خن کہ تیرے دم سے لکھے دغا کو زیب و بجا ہے کیر کہ تیرے چہرے کی کام</p>	<p>۴۳۶ اب ہر نام لکھتے تھے تیرے تیرے چہرے کی کام تیرے چہرے کی کام</p>
<p>۴۳۷ ہو شاق مجھ کو خلق میں جہنم میں کیا شاد ہوں ہر ہفت ہو جہنم میں کیا شاد ہوں ہر ہفت ہو جہنم میں</p>	<p>۴۳۸ م لکھتے تھے تیرے چہرے کی کام آغز میں یہ بوجھیاں کھانے کے آغز میں یہ بوجھیاں کھانے کے</p>	<p>۴۳۹ اولاد اپنی آج کے دن گریہ و گہ میں فاطمہ کو خستہ کیا مٹھ دھوا گہ میں فاطمہ کو خستہ کیا مٹھ دھوا گہ</p>
<p>۴۳۹ لکھا جو جگہ کے وہ داد کے شہر کیا نہ فوج شہر چلے دس ہزار کیا نہ فوج شہر چلے دس ہزار</p>	<p>۴۴۰ ناگاہ گھر میں آئے فتنہ سے لو کام سے زیب و بجا ہے کیر لو کام سے زیب و بجا ہے کیر</p>	<p>۴۴۱ دیکھتے تھے تیرے چہرے کی کام تیرے چہرے کی کام تیرے چہرے کی کام</p>
<p>۴۴۲ لکھا وہ خاک و خون میں ہل میر تھے یاں کچھ رفیق باقی تھے اور کچھ تو تھے یاں کچھ رفیق باقی تھے اور کچھ تو تھے</p>	<p>۴۴۳ لکھتے تھے تیرے چہرے کی کام صف ماتمی بچاؤ کے لکھتے تھے صف ماتمی بچاؤ کے لکھتے تھے</p>	<p>۴۴۴ جاری ہیں شہر خون مری تھم پر آب زمین کے آگے جا نہیں سکتی حجاب زمین کے آگے جا نہیں سکتی حجاب</p>
<p>۴۴۴ جس وقت خانہ رفا کا مورخ تھے چھوڑے تھے تیرے چہرے کی کام تھے چھوڑے تھے تیرے چہرے کی کام</p>	<p>۴۴۵ مرد کو بچاؤ کے لکھتے تھے مرد کو بچاؤ کے لکھتے تھے مرد کو بچاؤ کے لکھتے تھے</p>	<p>۴۴۶ لکھتے تھے تیرے چہرے کی کام تیرے چہرے کی کام تیرے چہرے کی کام</p>
<p>۴۴۷ ماتم ہوا حرم میں امام جلیل کے متوئے کھڑے ہو گئے پوئے عقیل کے متوئے کھڑے ہو گئے پوئے عقیل کے</p>	<p>۴۴۸ زمین لکھتے تھے تیرے چہرے کی کام چپ رہ گئی کلجے کو ہاتھوں سے تھام کے چپ رہ گئی کلجے کو ہاتھوں سے تھام کے</p>	<p>۴۴۹ لکھتے تھے تیرے چہرے کی کام تیرے چہرے کی کام تیرے چہرے کی کام</p>

<p>۴۴ سب کے لیے امام دو عالم کے اقربا باقی کاروان اکبر و عباس کے حضرت کے تن کی جان پرین دونوں تھا سر نہ کہنے کو توبیاست ہوئی بیا</p>	<p>۴۵ ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا</p>	<p>۴۶ ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا</p>
<p>۴۷ تم بھی نخل رہو گے سدا جہ کے سامنے شرائیکے سن کی محمد کے سامنے</p>	<p>۴۸ کیا دخل ہے آگے جو وہ رسول ہوں عباس ہوں کہ اکبر علی قاری ہوں</p>	<p>۴۹ کیا دخل ہے آگے جو وہ رسول ہوں عباس ہوں کہ اکبر علی قاری ہوں</p>
<p>۵۰ جو در زمین وہ در آسمان کی کچھ اپنے باپ کی صحبت سے کر کو یاد جلدی و دلچسپی سے سدا رہے چہا قربان ہو چکا ہے ہی مان کی جو مراد</p>	<p>۵۱ ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا</p>	<p>۵۲ ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا</p>
<p>۵۳ وہ مستقر ہیں خلق کائنات کے واسطے ہم کیا پلہ ہیں لاش اٹھانے کے واسطے</p>	<p>۵۴ بستی تمام لگنی ویرانہ ہو گیا شادی کا گھر جو تھا وہ خاخا نہ ہو گیا</p>	<p>۵۵ بستی تمام لگنی ویرانہ ہو گیا شادی کا گھر جو تھا وہ خاخا نہ ہو گیا</p>
<p>۵۶ ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا</p>	<p>۵۷ ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا</p>	<p>۵۸ ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا</p>
<p>۵۹ صاحب ہیں سپہ عروس جل کرو شکشا کی پوتی ہو شکل کو حل کرو</p>	<p>۶۰ آئی تباہی آل نبی کے جب زہر نزدہ ہو شامیو نکا امام حبا زہر</p>	<p>۶۱ ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا ان کی تکیہ نصیب نہ رہا</p>

<p>۴۸</p> <p>کھو گشت شاہ کے جو کھانا تو قلعہ کا نہ پایں بے پروا کیلئے کہ نہ تو نے تیرے دور میں جو کچھ ہو گیا وہ تو نے لانا کیا قصور</p>	<p>۴۹</p> <p>بیبی نے کلام تو مجی سنسنا گیا دل پر چھری چلی کہ جگر پھر پھوٹا گیا منہ پر دھن کے صاف زہر پیا چھایا گیا پوش بکامین کچھ نہ زبانے کہا گیا</p>	<p>۵۰</p> <p>مین کون ہوں جلاوڑ گنگی کو تھم جاؤ راضی ہیں مان تجارتی تو جاؤ گاڑاؤ کھڑو آج بڑھ چکا جھل کو اب بساؤ بھجا جا گیا ہوا سے زار پے کا غم نہ کھاؤ</p>
<p>۵۱</p> <p>عصا صاحب جلاوڑ کے سر پر جواب جو آواز دی میں نے ٹھونسنے کی سی سرتی ہو موت کو کی جانے چاہیو نہ تاب</p>	<p>۵۲</p> <p>جو کچھ کہہ چکی تھیں نے کچھ نہ کہہ سکی یہ کیا کھانسی کہ لپٹے میں سے سو گئے منہ چھپا کے کہ میں تیرے بھول گیا کہ کہنے ہو صاحب دھنچک</p>	<p>۵۳</p> <p>سکس کر نیگے گنیں تن باغش پاش پر ہم بھی فقیر ہو گینگے صاحب کی لاش پر</p>
<p>۵۴</p> <p>اک اٹ کی مٹی پہ جفا دیو میں چاہیے اگر شمع بزم ہرود فایو میں چاہیے</p>	<p>۵۵</p> <p>رستہ ہر پر خطر کمین وقفہ ذرا اندھو منزل بہت کڑی ہو یہ جلدی ۱۹ اندھو</p>	<p>۵۶</p> <p>کیا جانے ہوگا قبر میں کیا حال پکا جی لگ گیا عروس کی باتو میں آپکا</p>
<p>۵۷</p> <p>لائی اجل کیلئے کہ نہ چاہئے شہنائی کہہ کر کی بھی جانی جو نہ شای کیا کچھ نصیب میں تھا صد شہنائی لائی اجل کیلئے کہ نہ چاہئے شہنائی</p>	<p>۵۸</p> <p>فراد کیا ہیں خونہ زینت دیو میں نہ باب کی نہ جھانکی نہ چھاپی اس مکان میں کوئی کہ چھاننہ وہ شای سو نہ تھا اگر کو سو نہ تھا چھاپی</p>	<p>۵۹</p> <p>فراد کے اودھ اٹھا دیکر چھین بزم بیوی وہ بزم وہ محبت وہاں نہ پڑ گیا لٹکی ہو کر رات کو میں میں وقت رہ گیا وہ لٹکی اٹھا چھین</p>
<p>۶۰</p> <p>چیکری یو میں رہو گی تن باغش پاش پر کیا میں بھی کرو گی نہ دو لہا کی لاش پر</p>	<p>۶۱</p> <p>وارث ہو کون پھر جو گلے کرے گلے گئے تم کیا کرو نصیب ہمارے اٹ گئے</p>	<p>۶۲</p> <p>جاتی ہر اب برات مرے نو نال کی رضعت ہو گی بیو زن ہو کے لال کی</p>

<p>۴۴۴</p> <p>جہاں کو سرکشے کو نہیں یہ شکست دینا میں یاد گار یہ شکست یہ شکست دور از بین کیا ہے بون بون بون بون</p>	<p>۴۴۵</p> <p>یہ کھیلے قلن سے جہاں جو کیا روئے مثال ابرہہ ترسان قمار نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں</p>	<p>۴۴۶</p> <p>وہاں مجاہد اور سکین گہن غفلت براق اس قدر میں کہ بون بون بون بون انہی مقابلیہ کی نہیں اختر و کتاب</p>
<p>سچے نہ اب کوئی کہ دھن کی عزیز ہوں کل تک تھی ساس آج سے ابی کنیز ہوں</p>	<p>دو طہا کے نورن کی ضیا چن تک گئی جولان کیا فرس کو تو بھلی چک گئی</p>	<p>حیران ہر چشم عوز ہور اکھا دیکھ کر دانا درود پڑھتے ہیں نور اکھا دیکھ کر</p>
<p>۴۴۷</p> <p>بک اپنا قدم پر کیا کو وہ خوشحال دیکھا کہ درپردہ میں سر واصل دیکھا کہ درپردہ میں سر واصل</p>	<p>۴۴۸</p> <p>بہرے عروسی کی بھی شہرہ کی نظر خوشیہ عروسی کی بھی شہرہ کی نظر بہرے عروسی کی بھی شہرہ کی نظر</p>	<p>۴۴۹</p> <p>نابھہ بون بون بون بون بون بون حاکم میں بون بون بون بون بون بہرے عروسی کی بھی شہرہ کی نظر</p>
<p>جلانی مان کہ سب پیغمبر نہ روکیو شہر نے دی صدا کہ برادر نہ روکیو</p>	<p>اندھری چک چن پر آب و تاب کی سہرہ بنا ہو اہو کرن آفتاب کی</p>	<p>شہرہ ہر حرب و ضرب بہرہ فاعل عام کا سکہ ہر شہرہ شہرہ میں ہوا ہے ہی نام کا</p>
<p>۴۵۰</p> <p>پیش پش پش پش پش پش پش پیش پش پش پش پش پش پش پیش پش پش پش پش پش پش</p>	<p>۴۵۱</p> <p>کون بون بون بون بون بون بون کون بون بون بون بون بون بون کون بون بون بون بون بون بون</p>	<p>۴۵۲</p> <p>درویشی صاحب لالہ لالہ لالہ درویشی صاحب لالہ لالہ لالہ درویشی صاحب لالہ لالہ لالہ</p>
<p>کچھ غم نہیں جو راہ ہر بخیر کی محار پر ہر دم خدا کا فضل ہر اس خاکسار پر</p>	<p>ترک ادب ہر اسکی تناس طریق سے دھونا زبان کو چاہیے آہ عشق سے</p>	<p>میں پارہ دل حسن جو خوشحال ہوں بہرے سے جو نہیں ہوا اسکا لالہ ہوں</p>

<p>۱۷۴ اسکا لیسٹون او پیر و درم شام گلزار خاطر کجا جو سو سو نہر شام دائیں اسکا لیسٹون گنگو پیر شام تباہت جیکہ تیر نہر پیر شام</p>	<p>۱۷۵ تھا جن سو شام کو سو سو شام نرف سلاح ازرق شامی سطر شام میں کما کر فوج نہایت ہو جیوں تو جاکے لڑو قتل نہر شام</p>	<p>۱۷۶ لکھا جو پیر شامی لڑتے پیر پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے</p>
<p>جان اسکی ہو نہیں جسکو نہ جاکر جہلی پہلو میں مصطفیٰ کے نہ جسکو لکھلی</p>	<p>رکتا ہو بر چھپو نے نہ درم کند سے جلدی سنا نہ اسکو اٹھالے سمند سے</p>	<p>رہو او قبر میں حسن دل ملول کو بیوہ بنا دو دختر سبط رسول کو</p>
<p>۱۷۷ بلا گاہ فوج شام سے تیر شام پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے</p>	<p>۱۷۸ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نور پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے</p>	<p>۱۷۹ پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے</p>
<p>پیدل تو اس قطار کے تھے کس قطار میں دو دو سوار کٹ گئے ایک ایک زمین</p>	<p>فرق آبیگا نہ میری بھیجی ان بان میں لڑکے سے لڑکے نام نہاد وہ جہان میں</p>	<p>خلعت ملیں گے جاؤ گے جسم سلام کو سہر اسکا نذر دیکھو پیر شام کو</p>
<p>۱۸۰ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے</p>	<p>۱۸۱ پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے</p>	<p>۱۸۲ پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے پیر شامی لڑتے</p>
<p>آئی مہنی اہل کو بھی اس طرح مرنے گھوڑ پونہ تن چڑھنے اور سر تر گئے</p>	<p>ہاتھ لکھو میر سے بھی کہ چاروں دلیر ہیں جنگ زماں میں سو میں صف میں شیر ہیں</p>	<p>کام آئے کچھ تو نام شہر ذوالفقار لے پشتی چہ ہو کوئی تو مدد کو پکار لے</p>

<p>۷۷۲ قائم نمونہ سونے جھلکے ہزار امداد وقت خلیج کی شیر و تلو ناوار کافی ہو جس میں سب حفظ کرو گار افنیہ سر اس طرحی گردن پر سوار</p>	<p>۷۷۳ چھلکی ہے چوٹ کو جو چلتا ہے ان نران تیرے ہاتھ کے چلائی پریمان جنتی جو کب خدائے جل جلالہ کی جان مکلا وہ تیرے لئے سنیہ کے آخوان</p>	<p>۷۷۴ بجائے کوڑے کے پوجتے غیر سر چلنے میں مانتے ڈال کے چلکا نہیں پیر آواز عادیں نے کہ فی الزما و السطر جا تو ابھی جو برادر عینی ترا حصر</p>
<p>دشمن کو اپنی ضرب طہاچہ قضا کا ہو آگونی والے جو ارادہ دعا کا ہو</p>	<p>اکدم میں دی شکست خطا کو تواب ہے غل غفارت کی تیلیدان توڑیں عقاب نے</p>	<p>جز موت کچھ شفی کوہ اسدم نظر پڑا آنکھیں کھلیں تو قعر جہنم نظر پڑا</p>
<p>۷۷۵ چلتے ہی کما تلو اٹھا کر چلتے تیر چلے ہیں بن بچال کا جو اٹھتی تیر خاک سبز دست میں کا منیر ججی جی جی کووندے نشیہ پر بنیکہ</p>	<p>۷۷۶ کب سے گئے گریہ کی جگہ کونین مکلا وہ سے تیرے سر نانی عین نیز سے کو تو تلو ہو اغور و رو ابو دہیل گاہ میں قدر اور حسین</p>	<p>۷۷۷ چھپا بار دوم مسکلت کو نہ تاناے پوسے وہ اگر ازل کے کو خند بان بہر حفظ دست بدست سے تیغ دوم کو شیر نے تو ابھیکے سر</p>
<p>یون قطع انگلیاں ہوئیں اس سر ہوئی جیسے کوئی فکرے شامیں دشت کی</p>	<p>مہراہ اسکے تیغ بکف سوار تھے اور اس طرف مڑو شہر ذوالفقار تھے</p>	<p>یون دو کیا عمو دسرا بکار کو جس طرح تیغ تیرا رادے خیار کو</p>
<p>۷۷۸ اک باغ میں چلے گئے گرسے کو بیکار بوسے کے میں رٹکے پیر شہر بیکار ارباب جو سر سے پیر کا تو راد خطا شکار ایک اکا کے قہقہے کو یہ کہے ہزار</p>	<p>۷۷۹ نیز سے کا وار کرنے کھانچے خونین بجی سا کو نہ ملے کلا دو کھانچا نیزہ آغا کے نیز سے کی جھلک بند سچوں نے کچھ نیزہ مشکلمک بند</p>	<p>۷۸۰ کرتے ہی کے تیغ سے چوٹ لگتی تیر قائم کیا لے اول خود مسر نشتی سے یہ وہ تیغ دوم بھجھلے کے کچھ ججی کا ججی کا ججی</p>
<p>چمکے جو کھینچے گئے سر کس کو تاک کے رستم کی من چھپ گئی تو دین تاک کے</p>	<p>یہ شکستے آئے دھواں کو چھوڑ کر لیا تیلی کو بیسیا کی سانین پرو لیا</p>	<p>لڑتا وہ کیا کہ تیرا اصل کا نشاد تھا اکس ہاتھ میں نہ سر نہ شاد بازو نہ شاد تھا</p>

<p>۵۹۱ بیجان ہوسے بزمین بیٹے چارو کے چار ازوق کا دل وواضعت لالہ داغدار پوش غضب سے سرخ بزمین چشم نابکار شکل توغذ سے بکھنے لگا بکار</p>	<p>۵۹۲ یہ کھلے تیلہ ہو سے سلطان کائنات درگاہ کبریا میں دعا کی آگیا کہ بات ایم خان زمین و زمان بیت یک ذات ازوق کے ہاتھ سے قائم کو سنے بجات</p>	<p>۵۹۳ جانی ارد کے زنج عجائب زجان یارب و تو یقیم جس کا لگا بیان سکھتہ غل و دجلن کے بھجی انیس پر جان کیا بیا میں ساس بکاری کہ بیا جان</p>
<p>جیب قبا کو شل کفن چسارتا ہوا نکلا پردے سے دیوسا چنگھا رتا ہوا</p>	<p>توحافظ جہان ہو کریم و رحیم ہو یارب بچا اسے کہ یہ لڑکا یتیم ہو</p>	<p>خان کر گیا جسم نہ آہ دبا کرو دو لہا پہ آنی ہو میں حدت دعا کرو</p>
<p>۵۹۴ فغانے پٹھنی کئی کے دو دریا تک کئی کان آزین جی جس سے سہم کے گوشے میں ہونان چارا بندہ وہ پٹھنے تھا بردن کہ الامان وجا بزمین جبکہ بوجہ سے رسم کے آستان</p>	<p>۵۹۵ فضہ بکار غنی میں آگے چشم لوگوں میں یتیم کی بھی خبر آیا جو رشتہ ازوق ملعون و غیر کھو لو سون کو اوجرم خشاہ جو</p>	<p>۵۹۶ اوس اضطراب میں جو ساس کھینچن زاف سے سزا تھا کہ موتی قلبہ و دھن مہمبت کی یہ عش کہ اور بت ذوالنہن عجیب تیر فتح یاب ہونست دل حسن</p>
<p>کتنی تھی یہ زورہ بدن بدفصال میں پکڑا ہر پیل ست کو لوہے کے جال میں</p>	<p>عجاس بڑے ہیں علی اکبر اوداس ہیں ایسا ہو کچھ کہ سبط نبی بچو اس میں</p>	<p>رشتے کے ہیں تشہ دہن تیری راہ میں رکھیرے ابن عم کو تو اپنی پناہ میں</p>
<p>۵۹۷ آؤ شفی کی بچہ کے گھبرا گئے امام عجاس نامور سے رو کر کیا حکام لوجانی جنگ ہو چکی قصہ ہوا سام آبا سوسے یتیم موت کا پیام</p>	<p>۵۹۸ نکلاتے سب کے نہو کے کہ جو بے حال زینت سے زانو کے کھلو بیٹے بے حال سینچے میں بگیا دل با تو نے خد فصال جانی ان گذریا کیا یاد اوفصال</p>	<p>۵۹۹ یارب دو لہن شہنشاہ گندی جی بکریا دو لہا جو عمر گیا تو بھجی کیا کھینچے ایکے یتیم سے نم لاسے تھے میں نے ب ایکے بکریا دن کہ اب جو عیان چاہ</p>
<p>ہمشکل جتنی کو بلا لو پکار کے مانگو و عاسرون سے علمے اوتار کے</p>	<p>عکابد کا تب میں گرم بدن سرور ہو گیا قاسم کے چھوٹے بھائی کا منور ہو گیا</p>	<p>شیر کے آفتاب کا وقت غروب ہو دو لہا سے پہنچکوا اٹھائے تو غروب ہو</p>

<p>۱۰۶ کرم میں فیصلہ ہو تو چھوٹا کیوں نہ ہو سب جہاں کیلئے جلاوطن ہو کر کراڑے ہزاروں سال گزار</p>	<p>۱۰۷ کیا دروازہ اور تری ضرب اذیل تو فیصلہ اپنی قوت سے نہایت کی چوکیل جو ہر غور کے لئے کھلے ہیں جو بیخ چوکیل کھلے ہمارے بیخ سے باز دے چوکیل</p>	<p>۱۰۸ جو اگر کسی کی جھلک سے نہیں آتا جو اگر کسی کی جھلک سے نہیں آتا جو اگر کسی کی جھلک سے نہیں آتا جو اگر کسی کی جھلک سے نہیں آتا</p>
<p>چھتے نہیں ہزارین تیر دیر کے یہ تو نہیں ہر کلب ہر قلعہ میں شیر کے</p>	<p>جرات میں ہم کسی کو ہلا کیا بھتے ہیں مضبوط ہو ہیں وہ بھگے ہو دانتے ہیں</p>	<p>اوٹھوں جہان سے دہشت کے سامنے عورت کی موت خوب ہر شوہر کے سامنے</p>
<p>۱۰۹ کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر</p>	<p>۱۱۰ یہ گزریلے اور سوز و غم سے لیے دست اجل تارہ تارہ سے لیے چھٹی کا چھل قضا کا کلمہ جو ترسے لیے کالی باتری سے پھر دے ترسے لیے</p>	<p>۱۱۱ بل کھانسا سرف سے پکارا دہلیان بل کھانسا سرف سے پکارا دہلیان بل کھانسا سرف سے پکارا دہلیان بل کھانسا سرف سے پکارا دہلیان</p>
<p>گم ہیں جو نور عین تو آئین چلے ہو ثابت ہو چھل کے منہ کو چھپائے ہو</p>	<p>ضرت نہ چل کیگی جو بارینگ ہم بچے بے آبرو کو کی یہ تیغ و دم بچے</p>	<p>ہر اسکی فتح ساتھ ہرین ہیں نہیں کے ہر اسکی فتح ساتھ ہرین ہیں نہیں کے</p>
<p>۱۱۲ کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر</p>	<p>۱۱۳ کیا چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا کیا چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا کیا چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا کیا چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا</p>	<p>۱۱۴ کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر</p>
<p>ہرین شیر فرخوار جناب امیر کے بھولے ہیں کچھ کچھ ہیں اندر کو ہر کے</p>	<p>اوتیرہ رو بھلا پر کیوں لگائے ہو آہو خمین کہ بگو سیما ہی بوائے ہو</p>	<p>کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر کچھ نہ کہہ کر نہ کہہ کر نہ کہہ کر</p>

<p>۱۰۹ بہار برک کے سن بن لٹے شاہ فقار محب سایلوان نہ جا چوت کا زار جو دیکھنے کا تین دوش اور زبون شمار گنہ گشت کی ڈھال کا تھی تیغ مبار</p>	<p>۱۱۰ کین تین تونل کو کھینچے بیابان پیاسہ تو تیرا تین سے چاچا شمار صد سے ترسے حواس کا اور سے شہسوار کمان و زون پاؤں رکھو کابوین شہسوار</p>	<p>۱۱۱ تیرا صدمہ شیر کا رازہ بزدلا کیا تے ساتھ آپ بھی ہیں عاقل و قوام تیرا چھوٹے خضر عجب کس کی بس تیرے چھوٹے پھل کی اقلیج کیا</p>
<p>۱۱۲ لڑکوں سے قومیں بھائی ہیں تھوڑے پیر ہاتھی کو مار ڈالا ہر چون نے خیر کے</p>	<p>۱۱۳ آئے دوا سکو تیغ ابھی دم بھر بھی ہے گھوڑا نہ ہمارا ج ہو پٹری جی رہے</p>	<p>۱۱۴ کچھ مجھے کم فیروا خیر کس نہیں دوا ایک سے لڑیں یہ ہمارا وطن نہیں</p>
<p>۱۱۵ قال کیا جو مصطفیٰ کے لائق کر دیا اسے عرف افعال کے برچا اوٹھا یا با تھو دین اس بھصال نے چھڑا زس کو تھا ستم و بھصال</p>	<p>۱۱۶ فارس پر تیرا کون تیغ تیغ دکھلا رہے ہو صاحب لعل کی کوری صد سے بین او شگ عیلا دلاوری دکھلا رہے خضر تیرے جیاب کوری</p>	<p>۱۱۷ نیز رہا کس جانب تھا تیرا جاوید دولہا سے سکر کے صدارتی انجیل نہیں گھوڑا نہ گھڑے تیرے تھکے ہوئے کس جیل نیز تیرے چادر تیری گردن پر جیل</p>
<p>۱۱۸ تکلف لگے صفوں سے جوان سب لڑے ہو جھاس ناما ر قریب آکھڑے ہو</p>	<p>۱۱۹ ابرو پیل ہوا کھنکھن آنکھیں لڑی رہیں بھاری زہر وہ پہنچے چوچین کڑی رہیں</p>	<p>۱۲۰ خفیہ ہیں ہیشہ اسد و فواجلال کے کیجیو لسان کے وارز و لیکر بھال کے</p>
<p>۱۲۱ تھا تھم غوغا کی کب سے کھینچو رہے چھاپا کس پاس نہ تکلیف کیا غوغا فرمایا صد سے تیرے تیرے تیرے کے اغوغا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۲۲ تیرا تھم غوغا کی کب سے کھینچو رہے چھاپا کس پاس نہ تکلیف کیا غوغا فرمایا صد سے تیرے تیرے تیرے کے اغوغا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۲۳ تیرا تھم غوغا کی کب سے کھینچو رہے چھاپا کس پاس نہ تکلیف کیا غوغا فرمایا صد سے تیرے تیرے تیرے کے اغوغا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۲۴ ہشیار جان عم کو دم کا زار ہو جاتا ہو اب کمان یہ تھا ارکا ہو</p>	<p>۱۲۵ پتلی بن جھنسا پتہ دتے نہیں کبھی گرچہ ہیں جو بہت وہ برتے نہیں کبھی</p>	<p>۱۲۶ بل کیا کس کے زور ہی موزی کا گشت کیا غل تھا کہ اتر رہے سے وہ افنی پٹ کیا</p>

[illegible]

<p>۱۲۷ دو دن طوت چلنے لگے وارک یک یک دو بجلیاں دکھنے لگیں ایک جاچک تکے لگے فلک کے دیوچون سے سب ایک اک زلزلہ تھا اون فوایستہ تھیں</p>	<p>۱۲۸ عجائب من ملاحظہ ہو دی صدا بان اب بچانے دیوچو حنت دیا شکس کیا رانے کی سی جیو جا نہنے ہی نہ فریخ فرس کر کیا جیا</p>	<p>۱۲۹ فرایا جان غم نہ تھا کہ دیوار دھابا جو نہ تھے کھلے غائب اگر تم پہ چوچک دین پھر کران بیا چلائی درستان کرانی ری ملو</p>
<p>۱۲۸ چہ پہ آفتاب کے قتل کی گرد تھی یہ خوف تھا کہ دھوپ کی رنگت بھی زرد تھی</p>	<p>۱۲۹ گھوڑا بھی اسٹوف کو او دھر پکے پھر پڑا مارا کر پے ہاتھ کو دوہو کے گر پڑا</p>	<p>۱۳۰ بیوہ کا لال بچا صدے حسین پر اسن کوئی کر دے مرے نورین پر</p>
<p>۱۲۹ ہر بار بچیں بچو نہ تھے دارد تھا وہب وضر بین وہ شقی بھی بچا جب بڑے کے داد کرتا تھا وہ بالی کنا تھا بازو شہر دین باجلی</p>	<p>۱۳۰ غازی نے دی صدا کہ وہ مارا لیل پہنچنے آج پست کیست پیل کیا منہم کیا رو عصبان کے میل کو فیہ گرا دیا حرف نقیل</p>	<p>۱۳۱ عجائب من ملاحظہ ہو دی صدا یہ بچو نہ تھے چلے اور اسکے کسے میں دھر کے غادی کس بان اوس بن پوٹھ پٹھ لاکھ</p>
<p>۱۳۰ یون روکتے تھے ڈھال پر تیغ جھول کو جس طرح روکے کوئی نہ زور جھول کو</p>	<p>۱۳۱ دوڑو گئی کرہیں شہ لگا ہوا دیکھو تو آکے لاش کے ٹکڑے یہ کیا ہوا</p>	<p>۱۳۲ لاکھوں لڑکے پیاس میں مجبور ہو گئے حرب ہزار ہا جھپٹے چور ہو گئے</p>
<p>۱۳۱ لایا چوٹ نخت زبانیہ نہ بھال چھپا شال شہر زندہ حسن کا لال گھوڑے سے بس لایا گیا بھورا بصد جال استے بڑھے کہ لڑائی کی پوچھ پچال</p>	<p>۱۳۲ خاشم سے چو کیا مبارک تھیں نہیم کی ادبے چاچو بھلا سے ادوض کی یہ دور سے ہفتون کو جو کر اقبال آچکا کہ ہم پر کئی یہ</p>	<p>۱۳۳ کیونکہ نام فوج ستا کی شہر بے اک اک روانہ آہ مجبور کے سب بے کھانکے کے رخم شل امیر عرب چا بناربان شہر کی دکھائیں غیب</p>
<p>۱۳۲ اوچھڑا لگی کہ ہوش اوڑے نو دہند کے گھوڑے نے پاؤں رکھ دیے سر پر بند کے</p>	<p>۱۳۳ پشتی یہ آپ جب ہون تو یہ کیا ہر اس ہو کام آئے کیون نہ اس چو اوٹا واپس ہو</p>	<p>۱۳۴ جلوہ میان تشدد زانی دکھا دیا پہن میں لڑکے نور جوانی دکھا دیا</p>

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

<p>۱۳۸ جہاں سے دین گھوڑا آئے یوں آئے جیسے نہروں کے جہاں اور گری جیوہ کرکٹ کے آئے صفہ پہ چھالنے لگے پراس کو اور کے آئے</p>	<p>۱۳۹ پنجین چٹھائی تھیں جیوہ نیلوان پر پارتی تھیں وہ قریب کاوس لوان پر نیز نہ تھیں نہ لکمان پر آیت نام کا تھا ایک جان پر</p>	<p>۱۴۰ چھٹے چٹھائی تھیں جیوہ نیلوان پر جہاں سے دین گھوڑا آئے یوں آئے جیسے نہروں کے جہاں اور گری جیوہ کرکٹ کے آئے صفہ پہ چھالنے لگے پراس کو اور کے آئے</p>
<p>۱۳۹ منہ سرخ تھا کھلے ہوئے دم سینے کے بکر اوپستے تھے قریب پسینے کے</p>	<p>۱۴۰ یوں برتھیاں تھیں چار طرف دین تاج کے جیسے کرن نکلتی ہو گرد آفتاب کے</p>	<p>۱۴۱ بھاگتے تھیں خون ریزی میں لال ہو گئی دو لال لاش گھوڑوں سے پامال ہو گئی</p>
<p>۱۴۰ کاملے سالتے تھے کار قریب دست دین نہ جنگ میں آ کر قریب خود سے چپ تھے نہ جنگ میں آ کر قریب دست دین نہ جنگ میں آ کر قریب</p>	<p>۱۴۱ غش میں چھائیں چار طرف دین تاج کے جیسے کرن نکلتی ہو گرد آفتاب کے</p>	<p>۱۴۲ دیکھا امام کے کرتے میں دین تاج کے جیسے کرن نکلتی ہو گرد آفتاب کے</p>
<p>۱۴۱ بان بند ہو کے آنکھ کھلی تھیں دیر میں سو تیرول کو توڑ گئے اتنی دیر میں</p>	<p>۱۴۲ طارق کی تیغ کھا کے پکارے امام کو فریاد کیا میں بیاؤ غلام کو</p>	<p>۱۴۳ جہاں لاش اٹھائی تھیں تو چور خون تھے سچا دے ہند ہمنوں کے نشان تھے</p>
<p>۱۴۲ آنکھ کھلی تھیں دیر میں سو تیرول کو توڑ گئے اتنی دیر میں</p>	<p>۱۴۳ طارق کی تیغ کھا کے پکارے امام کو فریاد کیا میں بیاؤ غلام کو</p>	<p>۱۴۴ جہاں لاش اٹھائی تھیں تو چور خون تھے سچا دے ہند ہمنوں کے نشان تھے</p>
<p>۱۴۳ غل تھا کہ روند ڈالا لشکر کے باغ کو ہاں غازیو بوجھاو جس کے چرخ کو</p>	<p>۱۴۴ چٹائی مان اسے مری تھی اوپر گئی اوی بھائی دوڑو بنگ لڑائی بگڑ گئی</p>	<p>۱۴۵ لشکر تھیں دونوں خاک میں نہ لیں لڑائی ہوئی نہ پر تھی تھیں سہرے کی لڑائی کئی ہوئی</p>

<p>۱۲۱۱ لاش اودھرتے کیلے چاہ کرے بل دوڑے اودھرتے کیلے تاملے مصطفیٰ نصف مٹی آگے آگے اگلے سر ہنسا ہری جو حسن میں تویر ادا تو کبھی صدا</p>	<p>۱۲۱۲ یکے نوچے لگی سوارہ سوگوار افشان چلے کمال علی منہ چندار لکھے لگی لپٹے سکینے جگہ نگار کچھ جیو در بن بڑاوند سہرا</p>	<p>۱۲۱۳ حضرت کیلے بیٹے پتھر بیکار پیشی پر سرکش ہوئی بابوئے نگار چار در سپدا اور کھلے دو حسن کو بجال رار تو کوئی بین لائی زینت بیکار</p>
<p>چھپ جائے جس دور کا نا تا ہو صاحبو دو لحاد وطن کے لینے کو آتا ہو صاحبو</p>	<p>دو کئی تھی کہ جاگ کے تقدیر سو گئی بنی بی نہ کڑو ہاتھ کہ میں راند ہو گئی</p>	<p>چلائی مان یہ گر کے تن پاش پاش پر قاسم بنے اودھرتے دو حسن آئی بولاک پر</p>
<p>۱۲۱۴ بہنیں کہہ رہی تھیں اپنے بچے آئین اب کر کے چور کے باجوہ دو حسن کو آئین نہایت ہونے کا تار تار تھی جی میں آئین جگہ گاہے بن ساری اچھا اپنے کھڑے آئین</p>	<p>۱۲۱۵ یکے غش ہوئے غش سے وہ کھلا چوہے سے دڑی بالی سکینے برہنہ آکر تو سپا بن بکار کی جیو اوجا ہو گیا دو حسن کی جیو</p>	<p>۱۲۱۶ مہمہ لگی جیو کے حسن مال رکھو دو حسن کی پیچھے ہاتھ جو مال داری بیل بپا ہوا کہ دو حسن مال سکینا نہ خواہاں کہ دو حسن مال</p>
<p>پورے فراق کی غمشیر تیز کو ماں کھو دو وطن کے نکلا جیو کو</p>	<p>کیسی جڑا دھڑی ہے یہ امان کہ مر گئیں دوڑو پھو پھی جہان سے کبر اکر گئیں</p>	<p>کروٹ تو لو کہ مان کے جگر کو قرار ہو اس جینے کی نیند پر امان نثار ہو</p>
<p>۱۲۱۷ جگہ لاش کی تھی انی نہیں چھپ چوہے کو بھی چارہ نہیں تھلا سنا کر لاش بھی چارہ نہیں کراہتے سکینے سے بولی وہ نہ</p>	<p>۱۲۱۸ زور بن سکے لکھ لکھ شاہ جہان اوس بنے نصیب راز کو لے آواش پہ پیشی لگے لگے یوں سن اسکی نہ تھی خبر نہیں سمجھا کہ دو کھلے دو کھلا کھلا</p>	<p>۱۲۱۹ جسم دو حسن آگے کو پھینکا میکھی یوں دینی ہوئی اک جاہے آہ قد مونیہ سر چھلکے کجاری وہ رشک ماہ میرا قصور غور ہوا ہی میرا بادشاہ</p>
<p>دو لہائی لاش آئی ہر سرے کو توڑ دو سنا راہ لٹ دو جگہ کے پوسے کو چھوڑ دو</p>	<p>زمینی تھی ہر تھید بھی سہلے پر بلی ہو دو لحاد نام کو بھی چھلکا پسر بھی ہو</p>	<p>بولی نہ تھی جابے قصیر وارہ ہون اب حکم ہو تو لاش پہ اودھرتے تارہ ہون</p>

<p>حاج اگر وہ دل حسن او فانی حسین کلی وہ شوقی تاج بہار حسین کیا تکتے روغن او گویا ابھو جان سے حسین پو کوئی سکھا و صاحب کو یہ حسین</p>	<p>حاج کلمے ایسیں خوب بخت پہنچند پچاسے شوق سے جسے بھون ہو چوبند اک جا جو تیرو و تکر و تکر و نبات وقت اوسکے کرم سے ہو گلہ دریا بھی بہند</p>	<p>حاج جو دل علی بن داود حسین کا خنجر گرام مزا ہے رخ پہ جب تک کباب رہتا ہو زبان سوال کہیں سے نہ بند ہوئی خوش بھی کہیں حاضر جواب رہتا ہو</p>
<p>چھوڑا دوطن کو لاش پر رونے کے واسطے دو طبابت سے قبر میں سونے کے واسطے</p>	<p>نہرین روان ہیں فیض فہ مشرقین کی پیا سہ پیر سبیل پر نذر حسین کی</p>	<p>کھائی ہیں اک دکھ کے سانسے فزون سیا قاتل سے حساب و کتاب رہتا ہو</p>
<p>حاج صاحب تیرا تو حسین شہنشاہ کون بیکس کون کہ غمناک کون پیا سہ کون شہید کون پیا سہ کون دو لاکھ کون کہ قاسم کون</p>	<p>حاج خیال ہر شے وقت کو اب رہتا ہو عام شب ہر شے کراہتا رہتا ہو سلاخی ہیں شہک خفا رہتا رہتا ہو اگر یہ تو ہیں آتشا شباب رہتا ہو</p>	<p>لگا کے تیرے قلب جگر کو اشنکھل دو دم تیرے ہو تو برسوں گلاب رہتا ہو جھری جو کوئی اربیل آئیں ننگ کہ جب تک آگ سے دوزخ کباب رہتا ہو</p>
<p>حاج کیون رنے مالوتے بڑا اور شوقین اس نام پاکین بن نہان نور حسین میکر پانچ فلاحی رومی بن کرے بین اگر مر گیا حضرت کا نور حسین</p>	<p>حاج خاکا قمری کا قباب رہتا ہو عبد علی کا بیٹہ خراب رہتا ہو پارے شیشے دل کو تیرا ہو کروٹن ہر طرف وہ ہے کہیں گلاب رہتا ہو</p>	<p>سورم دوری نے جلا رکھا ہو لہجی آہون کنول لہجہ رکھا ہو ہنگو کہیں جلد آخر جو کچھ اس بندہ بخت بین کیا رکھا ہو</p>
<p>پتھر کو بھی قلع پر نہ بیرون کو بھی پرسا دوم حسین کو بھی دشمن کو بھی</p>		

<p>۴۱ بہار بن علی کا علم فوج خاصہ کی سپہ سالار کریم ہوا چرخ زریں جوی چرخ خیم ہوا چرخ پادشاہت بار تصدیق ہو</p>	<p>۴۲ قربان اختتام علم دارا ہوا روح بجلالت شہزادان میں اسکو چرخ تو آفتاب ساد شیرازی نظر تہ تیغ بن تیغ بیزار دوش پر</p>	<p>۴۳ فوج جہانگیر کے بولے ایک ہوا صلی علی علم کی چوک پر بکرت طور یارب رجب نگاہ بدلی غیاث سے دور چرخ پر کر ایک جگہ بچن کا نور</p>
<p>دیکھا تھا علم جو کبھی اس نمود کا دونوں طرف کی فوج میں غل تھا درود کا</p>	<p>پھیلا تھا عرب لشکر ابن زیاد پر غل تھا چرخ میں شیرانی ہمارے</p>	<p>جلوس میں سب چرخ و چکر کی شان کے قربان اس جہان کے شاعران شان کے</p>
<p>۴۴ دشمنان اس علم کے عیاں ہوا غل فروری کے علم کا لال چرخ پادشاہت جو کبھی ہو چرخ بال غل تھا درودش جو کبھی ہو چرخ بال</p>	<p>۴۵ دراویش دہ جلال وہ اقبال ہوا وہ نورہ شکوہ وہ توفیق وہ کرم چرخ کی وہ چوک وہ سرفراز علم کرتی تھی برق فوج خالف پدیم</p>	<p>۴۶ آتش جہنم کی شمع کی شمع نیپا جی جو چرخ و چکر کی شمع کی چھینک سے کہ کر ایک ایک شمع جانی جو چھینک سے کہ کر ایک ایک شمع</p>
<p>بر لہر آبر بھی کو غری کی موج سے طوبی بھی دب گیا تھا پیر سے کے اوج سے</p>	<p>کیا رفت نشان سعادت نشان مہی سلاہ بین جس نشان گولہ کی شان مہی</p>	<p>دیکھا تھیں موسے سرورین زمین کو چرخ کر حسین لے میں کس کس میں کو</p>
<p>۴۷ چرخ پادشاہت جو کبھی ہو چرخ بال اعلیٰ کی تلیقہ میں بھی خاوری گھر نور سے شاعرانہ سے تو ملک تخت سے شاعر</p>	<p>۴۸ چرخ پادشاہت جو کبھی ہو چرخ بال عالم میں بچن کی بزرگی جو چرخ بال شیراز شہت انجمن کے قدم سے جو چرخ بال کیون بھنڈو دست ہو سہو ارم باجگار</p>	<p>۴۹ چرخ پادشاہت جو کبھی ہو چرخ بال قسطہ شاعرانہ جو کبھی ہو چرخ بال بان آفتاب کو زمین دارا گاہ کا سخت جو ایک ایک جوان سہو کا</p>
<p>اشد ری چاک علم بو تراب کی آر نظر بھی تھی کرن آفتاب کی</p>	<p>آٹھون ہشت ملتے ہیں مولک کے نام سے بیت کرو حسین علیہ السلام سے</p>	<p>نشتے تھے ہم کہ عالم ایجاد زشت ہو ایسے چن کئے ہیں تو دنیا بہشت ہو</p>

<p>۱۰۱ بہارِ گلستان کا پیر کا حسن کمال پیر کا چہرہ چشمِ شمس کی طرح پیر کا لب و لہجہ گیسو کی طرح پیر کا ہاتھ و پیر کا سر گیسو کی طرح</p>	<p>۱۰۲ عجائبِ عالم کا عجیب کا چہرہ عجائبِ عالم کا عجیب کا لب و لہجہ عجائبِ عالم کا عجیب کا ہاتھ و پیر کا سر عجائبِ عالم کا عجیب کا سر و جسم</p>	<p>۱۰۳ ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک</p>
<p>اک گل پہ یان ہزار طرح کی بہار ہو چہرہ نہ کیے قدرت پروردگار ہو</p>	<p>کیونکہ عشق ہو فہم گردن جناب کو حاصل بین سیکڑوں شرف اس آفتاب کو</p>	<p>دیکھا تو دل کو توڑ کے پرچی بکلی گئی ابر و دریا چہل گئے تلواریں گئی</p>
<p>۱۰۴ سخت ترین جہاد میں جہاد سخت ترین جہاد میں جہاد سخت ترین جہاد میں جہاد سخت ترین جہاد میں جہاد</p>	<p>۱۰۵ ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک</p>	<p>۱۰۶ ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک</p>
<p>۱۰۷ ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک</p>	<p>۱۰۸ ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک</p>	<p>۱۰۹ ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک</p>
<p>۱۱۰ ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک</p>	<p>۱۱۱ ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک</p>	<p>۱۱۲ ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک ایک ایک ملک بڑا بڑا ملک</p>

<p>۱۹۱ چین پادشاہان اولوالعزم کے شہزادین بہار چاہین مکر میں آئے تھیں منہ کے روکین جہان میں نہیں آئے تھیں جلی کے منہ چھک کر نہیں آئے تھیں</p>	<p>۱۹۲ پس نہ زور و شور نہ آواز نہ بان یہ جھولے جھولے تھے جو ان دیوانہ باہن ہرگز نہ تھیں اللہ زور و خوش بیان چلتی ہو وہاں فقار علی کیلئے زبان</p>	<p>۱۹۳ نہایت سے آواز کی گونج تھی نہایت سے چاہین وہاں کوئی نہ تھی منہ کے جھکے ہو چھان میں نہیں آئے تھیں چین میں ہرگز نہ تھیں</p>
<p>بھیکے پاک ساسی سے تو آنکھیں نکالے بڑھ کر مٹیں جو پاؤں تو سر کاٹ ڈالے</p>	<p>کس دید چھکا کا نہ ہو نہ پڑے جھولے ہیں گویا چلن لڑائی کا بے پیکہ بھالے ہیں</p>	<p>پس ادب شاہ کے صف بڑھ کے ہم گئی طری ہر اک سار کی گھوڑے پر ہم گئی</p>
<p>۱۹۴ نہایت سے سر کے ہر تھکے ہوئے کھلتے ہیں خود دیوانے جو ہر دم جہاں رفت چاہیے وہ شیر و لہجہ نہایت سے کہیں تو بے غور و متعال</p>	<p>۱۹۵ نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے</p>	<p>۱۹۶ نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے</p>
<p>اوتری ہو تیغ جنگی وہ دلیر ہیں بہر ہو جانتے ہیں کہ شیر و شیر ہیں</p>	<p>وہ نوین صاف چندر و چتر کے طور ہیں اشک پناہ یہ تیر ہی اور ہیں</p>	<p>نام دروہن آگہ جرات ہیں مد سے وہ نہ کو چار کر کے پھرینگے ہر دست</p>
<p>۱۹۷ پس نہ زور و شور نہ آواز نہ بان یہ جھولے جھولے تھے جو ان دیوانہ باہن ہرگز نہ تھیں اللہ زور و خوش بیان چلتی ہو وہاں فقار علی کیلئے زبان</p>	<p>۱۹۸ نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے</p>	<p>۱۹۹ نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے</p>
<p>جرات نیک رہی ہو ہر اک کے کام سے پنچر کیئے جہاں فوج شام سے</p>	<p>نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے</p>	<p>نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے نہایت سے لڑائی کے لڑائی کے</p>

<p>۵۳۰ بہرہ کسی نے میرا کیا کیا ہے نہ کوئی ہائے لگا آن بان سے کسی کا پارہ آسمان سے نہ کوئی چلی صفحہ نے بیان</p>	<p>۵۳۱ کس نے کس کو بھلا جان بنا میں نے ایک دل میں مبتلا فاشا ایسا کو جا پین شکرت ایک بار میں نے صحت کو دیکھ اب اذن کا زار</p>	<p>۵۳۲ سچ کی سوزنا شاہ نے نظر بوسہ صیب ز کو حاضرین کے سر فرمایا شہنشاہ بھی بین آمادہ سفر اچھا بارے جہاد کو ایک نامور</p>
<p>اک شور تھا کہ تلخ کیا ہو حیات کو لاشوں نے چل کے پاٹ دو نہر زرات کو</p>	<p>ہر دم میں کشتی پر سواران شام کی اکبر کی بات مانتے ہیں نہ غلام کی</p>	<p>یہ راہی ہو قدم آگے بڑھایا دربار مصطفیٰ میں وہی پہلے جایا</p>
<p>۵۳۳ تھے تھے ہی یہ کلام جو اذان نامور راکھ الگ تھے یہ غول انا باہر تھے تھے یہ یہ وہ غیرت مر بارب ایک شے کو فوجیوں نے چلی</p>	<p>۵۳۴ جنگ کنا بون و خیل و آسمان سے کتنے ہیں کین نام کی جانب لگاتے تیر باندے جو کشتی پر کشتہ کشتہ پہنچا جہاد کی کشتیوں کو</p>	<p>۵۳۵ آؤ یہ کشتہ شاہ و چو غازیان میں اک رک دیو جانے لگا کہ فوج کین جب غور زان ہو سے صفت شیر کین موتیہ آسان لبتی بل کی دین</p>
<p>کس نے پھر وہاں جو چڑھ کے قدم گڑے جا کر وزیر یہ پہ اپنا علم گڑے</p>	<p>کس نے نہر کی نظر سے عینو کو مکتے ہیں پہن کو ہو یہ غیظ کہ آنسو پکتے ہیں</p>	<p>ہر پٹھا شور شر دیوں کی حرب سے فوج ہیں تو کیا جہان تو بالاتھا ضرب سے</p>
<p>۵۳۶ جہاد میں سے کتنے کتنے چھوڑ دیے میرا و سلاطین تھے ہیں کس کیسے جو دیے دوڑی ہو کس پائیں میں زور کی سے ہر مواظفام سے ہیں تھے کے یہ دیم</p>	<p>۵۳۷ اک اک جی کو کشتہ جہاد کشتہ عالم جو جی کا پیر نے کا پیش جو صفت میں با عقی کی کا خوش جو کشتہ میں بار بار کس کس لہر خوش جو</p>	<p>۵۳۸ اندر سے جہاد صیب و زہر میں گو یا تھا اس کے رن خندق و خین جب گئے وہ عاقل سلطان شہرین نقل میں پہنچے ہو در سے جہدین</p>
<p>پاس اور بیک غیظ کو ٹالے ہوئے ہیں یہ شیر خدائی کو دے کپالے ہوئے ہیں یہ</p>	<p>شوق میں وہ پیاس میں تیوں کھائے لہر ہو کہ مر نہ جائیں گلے کاٹ کاٹ کے</p>	<p>یوں جا کے رہا اوکے تن پاش پاش پر بصر ح بھائی روٹا ہو بھائی کی لاش پر</p>

<p>۴۴</p> <p>خال برافراہم رفیقو نکاح جیب پر کانیا سپر شہر سے دم سزین ہزار کھنکھ کا غور و زکا جیب میں ہوا تگرہ روئے آپ باغ و جگر پر بھی مہرا</p>	<p>۴۵</p> <p>نغمہ بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا نغمہ بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا نغمہ بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا نغمہ بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا</p>	<p>۴۶</p> <p>چکان چکان</p>
<p>۴۷</p> <p>لڑکے جو یک بیک کئی ہاتھوں سے کھو گئے مکڑے حسن کی طرح کلیجے کے ہو گئے</p>	<p>۴۸</p> <p>یہ وقت آبرو ہی بڑی جدو کند کرد ہاں بھائیو امام کی اپنے مرد کرد</p>	<p>۴۹</p> <p>سب چلے بے بی و علی پاس رہے ستر و تن میں اکبر و عباس رہے</p>
<p>۵۰</p> <p>نغمہ بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا نغمہ بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا نغمہ بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا نغمہ بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا</p>	<p>۵۱</p> <p>ادب و کلام و فنون کو بچا کرتے آو ساحل کے پاس جن کا دریا پاس آو جب باگ اٹھا تو فوج کے ادس پاس آو بانی کے پورا بانی نے بجا کرتے آو</p>	<p>۵۲</p> <p>آنا نظر و لاشہ زو شاہ کینکو اکبر کی شہر سے پہلے پہلے لگا دو کی غلطی کی غلطی کی غلطی کی غلطی کی غلطی کی غلطی کی غلطی کی غلطی</p>
<p>۵۳</p> <p>فتح و ظفر تھی مثل علی انصاریں پنجے میں تھا وہی جسے تاکا ہزار میں</p>	<p>۵۴</p> <p>لمن صفدر و نشان زہرے فوج شام کا بیٹو کو پاس چاہیے بابا کے نام کا</p>	<p>۵۵</p> <p>نکلی یہ بات جوش بکامین زبان سے قاسم کہ تھو جائیگے ہم بھی جان سے</p>
<p>۵۶</p> <p>کھلے بلوران عدا و صف شکن دکھلا دیے علی کی ادا وانی کے سچین بہرے سر سے سورن میں جوان پلین لاشوں پہلا نہیں گئی تھیں پاتھانوں میں</p>	<p>۵۷</p> <p>روڑ کر حسین کتنے تھے بھائی و بہن دولت پر کی تھی جو اور کتنے بہن چینی نہ لگا آہ میں حنا میں کا نام عجائب عرض کرتے تھے جو کلام</p>	<p>۵۸</p> <p>بچپن سے ہی نہ ہوئے تھے بچھی جا سوسے تو ایک نش کچھ تو ایک جا لفظی کا ساتھ چھوٹ لیا دھتیا رجائے ایسا بھائی تو ہے جاکلیا نہ</p>
<p>۵۹</p> <p>آنکھوں میں پھر رہی تھی چک نہ افقار کی عجاس داد دیتے تھے ایک ایک مار کی</p>	<p>۶۰</p> <p>اب باپ کی جگہ شہ عالی مقام ہیں حسرت یہ جو کہ تیغوں سے تن پاش پاش ہیں</p>	<p>۶۱</p> <p>پہلو میں ابن عم کے ہماری بھی لاش ہو حسرت یہ جو کہ تیغوں سے تن پاش پاش ہو</p>

<p>۴۳۴</p> <p>خانی کا کسج جو ایسی ہی عالم خانہ جانیوں کی کاجانی کو دوزخ بازو کا تو سنا اجل آنے سے کیا جو کم مرکز کے غم میں جانی شخص کی پیچ</p>	<p>۴۳۵</p> <p>تو تکی کی تم تو تیرا بازو نکازد پچھلے جو ایک دوسرے کو چھوین کا رگور پوتا جو خرم دل چنگ آسنو چکا شور سب تیلیان فوہین تو چشم کی جو</p>	<p>۴۳۶</p> <p>پچھلے جو ایک دوسرے کو چھوین کا رگور پوتا جو خرم دل چنگ آسنو چکا شور سب تیلیان فوہین تو چشم کی جو</p>
<p>آزادہ تحائف پر کا خوشی دل سے فوت تھی جٹا اس نامہ اور نمونے تو موت تھی</p>	<p>تم پہلوں میں تھے جو یہ بکسیں بھل گیا پھر خاتمہ جو جسم سے جب دم نکل گیا</p>	<p>روئے کو کوئی دوست زیادہ سر جانے ہو فرزند پائنتی ہو برادر سر جانے ہو</p>
<p>۴۳۷</p> <p>جانی کے بھانے ملی نقت حیات بیکس کے بھانے سے کیا خلیات خالی بنائی تو موت سے کئی بات سویا جو میں تو آ کر کوئی جگہ میں رات</p>	<p>۴۳۸</p> <p>بکس کے بھانے سے کیا خلیات خالی بنائی تو موت سے کئی بات سویا جو میں تو آ کر کوئی جگہ میں رات</p>	<p>۴۳۹</p> <p>بکس کے بھانے سے کیا خلیات خالی بنائی تو موت سے کئی بات سویا جو میں تو آ کر کوئی جگہ میں رات</p>
<p>۴۴۰</p> <p>جک بھلائے دل سے سن کی برائی تھی روئے نہیں دیا مجھے ماتم میں بھائی کے</p>	<p>عمرین بھی میں قلیل کے لیے مس نہیں ووفو نکا ہو شباب یہ مرے کے دن نہیں</p>	<p>۴۴۱</p> <p>بکس کے بھانے سے کیا خلیات خالی بنائی تو موت سے کئی بات سویا جو میں تو آ کر کوئی جگہ میں رات</p>
<p>۴۴۲</p> <p>جک بھلائے دل سے سن کی برائی تھی روئے نہیں دیا مجھے ماتم میں بھائی کے</p>	<p>۴۴۳</p> <p>جک بھلائے دل سے سن کی برائی تھی روئے نہیں دیا مجھے ماتم میں بھائی کے</p>	<p>۴۴۴</p> <p>جک بھلائے دل سے سن کی برائی تھی روئے نہیں دیا مجھے ماتم میں بھائی کے</p>
<p>۴۴۵</p> <p>تو تکی کی تم تو تیرا بازو نکازد پچھلے جو ایک دوسرے کو چھوین کا رگور پوتا جو خرم دل چنگ آسنو چکا شور سب تیلیان فوہین تو چشم کی جو</p>	<p>۴۴۶</p> <p>تو تکی کی تم تو تیرا بازو نکازد پچھلے جو ایک دوسرے کو چھوین کا رگور پوتا جو خرم دل چنگ آسنو چکا شور سب تیلیان فوہین تو چشم کی جو</p>	<p>۴۴۷</p> <p>تو تکی کی تم تو تیرا بازو نکازد پچھلے جو ایک دوسرے کو چھوین کا رگور پوتا جو خرم دل چنگ آسنو چکا شور سب تیلیان فوہین تو چشم کی جو</p>

<p>۴۵ اوجھتے ہیں آج افق کسے تین شمار غصے میں بول جاتے ہو تیار جا رہا پار آجکے ہیں غم کے یہ بلا وہ نامدار چاندن جگمگ سزاؤں میں لگا کسا</p>	<p>۴۶ چشمیں کے زوچر اڑھکے ستار عانی گوشتوں کے طے شاد ذی وقار بلائے یک شاطر نوچ شرم شمار لہرات جگمگ پچھلے چاس</p>	<p>۴۷ نہلے ہو چو غنیمت غصے نے چہال بڑی گری میں کہی کسی کی دھال اندازی بہت خلف شیروہ اچال کلیا تین کمر سپور دین تو کئے بال</p>
<p>ایسا انوخل ہوں رسالت آب سے پہلے مرونگا اکبر عالی جناب سے</p>	<p>خود دیکھ کرہ حال پھر ہوں میں راہ سے لٹنے لگے ہیں خیمے میں ناموس شاہ سے</p>	<p>نہو زرد ہو کر رہ گیا ہر نوجوان کا دشت نیرد کھیت بنا زعفران کا</p>
<p>۴۸ سوز غلی کی رنج کا اکبر کو دیکھو بیکریم شہسوار کمر کو دیکھو نورنگا باؤں کے چکر کو دیکھو اوجھتا ہوں ہر اذکر کو دیکھو</p>	<p>۴۹ تھے آگے آگے انھوں نے غلے کا نام نور و دبیرم تھا کہ اب ہم ہوتے نام تینوں سے لکھ لو کہ لڑا وہ نیک نام اب سو کر جو آکر اس کا نام</p>	<p>۵۰ تھا شہسوار غلے جو زور انقلاب اٹھ گیا اس میں کا درق ابن دوزاب اوس شہسوار کی کوئی قوت فتح اب بیکریم سے عالم اسلحہ کی خراب</p>
<p>پہلے ضابطہ کو بہت نیک نام ہوں آفتاب شاہزادہ جو اور میں غلام ہوں</p>	<p>دیکھو نیچے رہو کہ لڑائی جو شیر سے بھوسے کی مشکوین ترانی دیر سے</p>	<p>حاجہ غصیبہ پر باروے شاہ حجاز کا لنگرہ لوٹ جائے زمین کے حجاز کا</p>
<p>۵۱ تھک کر سرفروغ سے اڑھکے بیکریم سے رعبہ آنسو ملے فرقت میں چھوٹے کرین غم کا ہے نہی سکھتے جان بول کر ہے</p>	<p>۵۲ دل تلخ ہے سپاہ کشتہ جی تلخ کانچہ مثال بیہوشان کشتہ تلخ بل جلیقنا اس کشتہ کے سپاہ کشتہ تلخ سلسلے بہت کشتہ کشتہ کا تلخ</p>	<p>۵۳ بہشت کا تھا کیوں گرا کر طرف جو ترے غم خیر ہی تھا دم سرکار طرف تیرے ہوش کے کشتہ کے اور کار طرف میرے رویہ ہا شام کے سب زار طرف</p>
<p>زور چو کھینچتے ہو سر دیکھ لیجئے بچوں کو اور ایک نلر دیکھ لیجئے</p>	<p>چھوٹے ہیں صفین یہ تامل عیان ہوا مرا جو باروہ پرتھا وہ اوٹا روان ہوا</p>	<p>بھاگے تھے نیزہ باز لڑائی کو چھوڑ کے نیشنم نکل گئے تھے ترانی کو چھوڑ کے</p>

<p>۴۳۴ کوتی جو رستے بانٹے عالم باریک جو تباہ کرتے ہیں عجایب کے باب میں لیلیٰ کو اختیار پس بولتی نہیں اس وقت میں نہ</p>	<p>۴۳۵ ملا جو غصے کو کو غصا کیا کیا پیشہ کر دتا جو غصہ بولت غیر انسا کے لال پہنٹے ہیں ہم خاری کا جو مقام کر ماتی جو بجا</p>	<p>۴۳۶ وہ جو کہ گھوٹ جی راہ میں ہیں تو اب شہ سے چپ ہیں نہیں رجا بے بات آدمہ کرتے ہیں ہدیار زیا جو بے ثبات زلف ہے مدار</p>
<p>کیسے جو روکنے کی کوئی اس کے راہ ہو اب غم قریب ہو کہ مرا گھر تباہ ہو</p>	<p>ایذا میں صبر صاحب ہمت کا کام ہو میری بھی آبرو ہو تمہارا بھی نام ہو</p>	<p>سوا ایسے تفرقہ ہو سے میں ایک آن میں صاحب سد کوئی بھی جیا ہو جہان میں</p>
<p>۴۳۷ اگر کوئی اس کے پیچھے چلے اگر کوئی اس کے پیچھے چلے اگر کوئی اس کے پیچھے چلے اگر کوئی اس کے پیچھے چلے</p>	<p>۴۳۸ وہ جو کوئی اس کے پیچھے چلے وہ جو کوئی اس کے پیچھے چلے وہ جو کوئی اس کے پیچھے چلے وہ جو کوئی اس کے پیچھے چلے</p>	<p>۴۳۹ گدڑی جو کبھی نہ اٹھایا سیاباہ گدڑی جو کبھی نہ اٹھایا سیاباہ گدڑی جو کبھی نہ اٹھایا سیاباہ گدڑی جو کبھی نہ اٹھایا سیاباہ</p>
<p>اک دل جو میرا اور کئی غم کے میرو میں بی بی میں کیا کروں رہے صغیر میں</p>	<p>غم چاہیے نہ آہ و بکا چاہیے تمہیں شہر کی سلامتی کی دعا چاہیے تمہیں</p>	<p>ہستی میں یوں جا میں بغا اور ہوسے کی آواز بھی بھلا کوئی سننا ہو روئے کی</p>
<p>۴۴۰ جس کا غم ہے میرا اور کئی غم کے میرو میں جس کا غم ہے میرا اور کئی غم کے میرو میں</p>	<p>۴۴۱ کیا اس کا غم ہے میرا اور کئی غم کے میرو میں کیا اس کا غم ہے میرا اور کئی غم کے میرو میں</p>	<p>۴۴۲ اقت میں میرا اور کئی غم کے میرو میں اقت میں میرا اور کئی غم کے میرو میں</p>
<p>آواز ہے دلبر ہزار کے سامنے روقی ہیں لونڈیاں کیں آگے سامنے</p>	<p>پوچھیں حضور کہ تمہیں کیا قبول ہو صاحب یہ کہو تم کہ نہ پا قبول ہو</p>	<p>چر چار ہے کہ وقت یہ کیا کام کر گئی چھوٹی بھولی کی بڑا نام کر گئی</p>

<p>۴۳ مقامی تہی سپاؤں کی شہادتیں اس صفت میں تھی وہ صفت تو بالکل اور اس سوار کے لئے تھی ایسے ہزارین وہ جاسن وہ ہوشیار تھے کارزار میں</p>	<p>۴۴ کتنے کتنے تھے جو کباب و بختیہ کتنے تھے جن کی شہادت سے سلطان مجبور کتنے تھے جو کباب و بختیہ کتنے تھے جو کباب و بختیہ</p>	<p>۴۵ عجب اس کتنے میں کیا خون کیا خون کیونکہ وہ تھے نام نہان کا دار خون اور ان صفتیں نہ راز تھے نہ لہو غار خون پس وہ ایسے کہ قدم پر خاک خون</p>
<p>۴۶ پھر کتنے زور خوف سے جہ کے لال کے نامور منہ چھپاتے تھے گلوں گلوں میں حال کے</p>	<p>۴۷ آنسو بہا بہا کے نہ پانی کا نام لو دہن قبا کا کتنے سے ہاتھوں سے تمام لو</p>	<p>۴۸ پہو چاچہ فیض سید نوٹوں کے ہاتھ سے وہی میں کچھ تو کام ہو بازو کے ہاتھ سے</p>
<p>۴۹ کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے</p>	<p>۵۰ جانی کہ غنیمت غنیمت جیسے کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے</p>	<p>۵۱ نہیں کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے کہہ دیا نے غنیمت غنیمت جیسے</p>
<p>۵۲ ملاقات میں جہت ہو بازو دیر کے غیر کشاکش کا دور پر پہنچے میں شیر کے</p>	<p>۵۳ کیا کہتے ہو سیکندہ سے منہ موڑ دے جیسا کہ ہر چہ مرے بھائی کو چھوڑ کے</p>	<p>۵۴ میس ہوں ساتھیان نہیں سر پر ہیں میں آپکا غلام تو ہوں گویا سر نہیں</p>
<p>۵۵ میں جہت میں تھوڑے دنوں میں تیار تیار اور لگاتار میں عیاش تیار</p>	<p>۵۶ میں جہت میں تھوڑے دنوں میں تیار تیار اور لگاتار میں عیاش تیار</p>	<p>۵۷ میں جہت میں تھوڑے دنوں میں تیار تیار اور لگاتار میں عیاش تیار</p>
<p>۵۸ بیٹا کھڑا ہو چاک گریبان کے ہو روٹی ہو سوکھی شک پیٹنے لیے ہو</p>	<p>۵۹ عاشق ہو دلبر کس دوزخ لہلہ کے بازو دھری نہیں ہیں نہ ہر اک لال کے</p>	<p>۶۰ موقع نہ روکے گا ہر نہ بول سکتی ہو حضرت کے منہ کو نہ کسی آنکھوں سے کتی ہو</p>

<p>۱۱۴ کونجی چو رسکے بالوئے عالم باریہ ہو تو تباہ کرتے ہیں عجیب اس نامدار کے بے یار و مددگار</p>	<p>۱۱۵ کھلا جو گوشت ہا کو خضاب کیا پیڑ نہ سر کور تاج و تخت نیر انسا کے لال پتے ہیں ہم خدا کی کا جو مقام کہ اتنی جو جا</p>	<p>۱۱۶ کو کیو کہو میں ربی اے بین بین تو اب نہ چھپے بین بین رہا جس بات نامور کرتے ہیں ہر شیار نیا جو نہ ثابت را قور ہے مدار</p>
<p>کچھ جو روکنے کی کوئی اس کے راہ ہو اب عنقریب ہو کہ مرا گھر تباہ ہو</p>	<p>ایذا میں صبر صاحب ہمت کا کام ہو میری بھی آبرو ہو تمھارا بھی نام ہو</p>	<p>سوا ایسے تفرقہ ہو ہے میں ایک آن میں صاحب سدا کوئی بھی جیاد جہان میں</p>
<p>۱۱۷ کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں</p>	<p>۱۱۸ کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں</p>	<p>۱۱۹ کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں</p>
<p>اگر دل جو میرا اور کئی غم کے تیرو میں بی بی میں کیا کروں رہے صغیر میں</p>	<p>غم چاہیے نہ آہ و بکا چاہیے تھیں شہر کی سلامتی کی دعا چاہیے تھیں</p>	<p>سستی میں یوں جا میں جفا راہ ہوئے کی آواز بھی بھلا کوئی سننا ہوئے کی</p>
<p>۱۲۰ کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں</p>	<p>۱۲۱ کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں</p>	<p>۱۲۲ کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں کچھ کو اس کے کھنکھارے میں</p>
<p>آواز سے دلبر ہر ترا کے سامنے روتی ہیں لونڈیاں کہیں آگے سامنے</p>	<p>پوچھیں حضور گر کہ تھیں کیا قبول ہو صاحب یہ کہو تم کہ نہ پا قبول ہو</p>	<p>چرا جا رہے کہ وقت پہ کیا کام کر گئی چھوٹی ہو علی کی بڑا نام کر گئی</p>

<p>۴۱۲ پیار سچ کے حضرت عباس نامور سے قربت دل سنیادینے</p>	<p>۴۱۳ پسے ساری بی بیان کین کال بوس قدم چمکے عیاس نامور او آفتاب عالیان نور کردگار کلین مبارز کا اوج غل ہوا بار</p>	<p>۴۱۴ ساقہ آپ سونگاند اگر قتل کی جفا بھٹے سول ایک خوشی ہو گئے بھٹا بزار کیا انو گادل شاہ قتل کف خفا طمہ کی گئی بھج صاحب وفا</p>
<p>صدے سے رنگ سبط نبی زرد ہو گیا کانپے یہ دست و پا کہ بدن سرد ہو گیا</p>	<p>۴۱۵ ہین دڑہ پروری کے چلن آفتابین آفتاب دیکر س لیے خادم کے باب میں</p>	<p>مرنے کا حضانہ جیسے کا مطلق مزار ہا انسان کی آبرو نہ رہی جب تو کیا را</p>
<p>۴۱۶ جوں جون قربت سے عیاس نامور تیار ہے حسین سبط لے ہوئے کیا کتنے تھے اضطراب میں بھگ کر ادھر ادھر چلنے نہ دیا آہ جوں صدہ کہ</p>	<p>۴۱۷ کروں کس کو میں کیے اپنے اپنے نام کیا قین غلام خاص نہیں بلکہ نام ایسا دن اور بھی کئی ہو گیا نام سکھ کام کا جو تاج نام آج کا غلام</p>	<p>۴۱۸ بندھوئی جو کر سے پیش کش کرے بندھوئی جو کر سے پیش کش کرے بندھوئی جو کر سے پیش کش کرے بندھوئی جو کر سے پیش کش کرے</p>
<p>ہو زیست تلخ فاطمہ کے نور میں کو دریغ کمان ہوا کے سبھا لومین کو</p>	<p>۴۱۹ مشکل ہو ایسے وقت میں رگنا دلیر کا آخر پر جون شیرا لہی سے شیر کا</p>	<p>وقت مدد ہو آج بھی ادا کیجیے بندہ سمجھ کے اب مجھے آزاد کیجیے</p>
<p>۴۲۰ گھر کی بی بی کو بکھڑا کر دین بلا کمان میں زینہ عیاس نامور گودی میں تشنہ کام سلیمہ کو چلے لائیں سچ اب ہوا کہ جوں کیسے کیجیے جان</p>	<p>۴۲۱ اب ہون کر کے خاں سے روح انور اب نیش ہونی خاں سے روح انور اب اب ہون کر کے خاں سے روح انور اب نیش ہونی خاں سے روح انور اب</p>	<p>۴۲۲ گردن ہائے شبہ نہ کہا آہ کیا رون مشکل نیش او سر اند کیا رون چلنے لگانے غم جا نہ کیا کیا رون چلنے لگانے غم جا نہ کیا کیا رون</p>
<p>۴۲۳ یہ نوجوان بھلا لیکھا جس دم مرو گیا میں آج اس سے ہر اک کی سفارش کرو گیا میں</p>	<p>۴۲۴ اب بھی نیش و تیرا کرتن پر کھاؤ نکلا مولا بتائیے کسے پھر منہ دکھاؤ نکلا</p>	<p>۴۲۵ دم بھر کی زندگی سب مجھے دھوا رہی ہوگی سب تو فحاشی موت بھی پیرا رہی ہوگی</p>

<p>۲۹۱ غازی نے رکھ دیا قدم شاہ دین پر بولے گلے لگا کے شہنشاہ بحر وہ اوتن کی جان اور سبب قوت بلکہ پہن ہو خوشی تو خبر ہوائے کو دینے</p>	<p>۲۹۲ ایسا جا بجا بد براق تنہا ہے عاجز و فلک پڑنے کو کیا مثل ہے ہوتا تھا اس کے ڈر سے غزالو کمال پر اسی سپاہ شہر سے روئے تو یونہی</p>	<p>۲۹۳ محبوب سے اسی کی ریاض خان بی گروا کے خانہ خجلی کی نشان بھی جلوس سے روئے تو شہر آباد خان بی زیر سے بن جو زمین آسمان بی</p>
<p>بھائی نہ تو بھائی کی مٹی خراب ہو اچھا تھا را کو چ مرا پا ترا س ہو</p>	<p>صر صر قدم کی گرد کو پانی نہیں کبھی دھوٹھے بشریری نظر آتی نہیں کبھی</p>	<p>سُرم ہر مٹے کو نعل بھی چارون ہلال ہے نقش سُرم فرس سے ہزارون ہلال ہے</p>
<p>۲۹۴ روا بہ اچھا لکے اس پیر پر جری باروئے شکتی دین کی پر جری اگر آہ سرزد ہے عجب اس نے جری نیک سے نیک رو دکھا اذیت پر جری</p>	<p>۲۹۵ دور زمین بن کی وہ ساز و دھن زیور سے جیسے موتی پر است و دھن چشم سپاہ دیوہ آہو پلخص زن عشرت یہ بھی کہ جیسے کچھ کچھ پر</p>	<p>۲۹۶ دور بہ دور سلطنت شاہد شباب عقار اچھا جی جی جلالت سے آفتاب دور غرب حق کو شیر کا دیوہ پر آب صوبت بین خود و شجرات میں آفتاب</p>
<p>سرے روا بھی دوش تکل کے گر پڑی بانو کے پاس خاک پر غش کھا کے گر پڑی</p>	<p>جادو تھا مجروح تھا پری تھا طلسم تھا پاکو تھی زہرہ میں تمہیں کا جسم کھا</p>	<p>صلو ستین سارے طور خد کے ولی کہین شوکت پکارتی ہو کہ بیٹے علی کے ہیں</p>
<p>۲۹۷ کھاؤ نہیں ہے اب علم ہے جیسے کو آئی تھی سپاہ شہر ہے جرات نے بڑھکے بوسے تین دو دم ہے نصرت نے چوٹے ہاتھ لگائے قدم ہے</p>	<p>۲۹۸ رکھا قدم کا بہتین تیر لال نے نعلین کو خوش سے چوہا بال نے خیشی جو صدر دین کو فیاض چال نے بزم کو خوش کیا فرس خیال نے</p>	<p>۲۹۹ ہو پو پو پو پو پو پو پو پو پو لکھو سے کوہا کو اچھا کے یہ ادا دی آہیں کھینچتے جی چو پو پو پو پو پو پو نور کیا کہ نور پر جلنے کی چو پو پو</p>
<p>خو رشید کا جلال نگاہوں سے گر گیا اقبال سر کے گرد ہمسایہ کے پھر گیا</p>	<p>کس ناز سے وہ رشک غزال ختن چلا طاؤس تھا کہ سر کو سوسے پہن چلا</p>	<p>رویکھا جو وہ موت کے پنجے میں گر گیا بٹ جاو سب کہ شیر ترائی میں جا گیا</p>

<p>۱۰۱۲ بہارِ بختِ خائف سے پہلوان کیا نہیں ہے کسی شے کی گران بان بے ہوش دم و شام کی جان رہاں آئے تو کچھ بھی نہ نشان</p>	<p>۱۰۱۳ کیم کی پانچ دین گر ہو مال دین شیر و نو عمر ترائی سے باہر حال دین ملت نہ ایک کو دم جنگ و جدال دین بانی تو کیا جو آگین گدو کی دال دین</p>	<p>۱۰۱۴ بہارِ بختِ بے ہوش آج نہیں گری میں پائیں کسی شے میں اضطرار کو دین میں نہیں سکھوت در حقیقت میں نہیں</p>
<p>۱۰۱۵ مٹتی ہی چال میں کیا حال نور کیا کہ میں کو کی جان اکرم میں چوٹی کی تلے ہو گیا جان</p>	<p>۱۰۱۶ شک میں بے باقی در شکیں اما خجاع باب جو انور ہم لب جب رت لہو جو ریت میں خیمے کے دھیر لے میں جاکے آگ سے پانی خد کے خیر</p>	<p>۱۰۱۷ بخت کی یہ گیم کہ ہم اور مال آب مٹتی ہے میں دیکھنے کو چکا اضطراب اس شک سے کیا میں غیبی میں کیا باب اندوہی آبرو نہ تھی بل اضطراب</p>
<p>۱۰۱۸ بھاگوں گے چھینک چھینک تینیں لڑائی سے لومڑ ہو تو اب نہ سرکنا ترائی سے</p>	<p>۱۰۱۹ عفویت بھاگتے ہیں وہ چوہین ہاری ہیں میر العلمین کو کے تلوارین ماری ہیں</p>	<p>۱۰۲۰ شہ سے نشان فوج پیمبر بھی مل گیا طوبی کے ساتھ چشمہ کوثر بھی مل گیا</p>
<p>۱۰۲۱ دو ہاتھین علی کے پسروا پار ہیں دیر یا نہیں کرک گیا ہم ذوالفقار ہیں</p>	<p>۱۰۲۲ ہا صر ہیں بارگاہِ فلک بارگاہ کے دو قرا لٹ دیے ہیں عرب کی سپاہ کے</p>	<p>۱۰۲۳ لھو لڑا لڑا لہو کو سواروں کے توڑ کے پلکی صفو نہ سیف بھی کاٹھی کو چھوڑ کے</p>

<p>۱۰۹ ہوشیاری کی کراہی کا پیام تھا ہوشیاری سے بھی وہ اسرار نام تھا بجزیہ کا ہر جز سے گرام تھا ششدر بھی موت چاروں طرف تھا</p>	<p>۱۱۰ ہوشیاری کے جس سمت گیا ہوشیاری کے جس سمت گیا ہوشیاری کے جس سمت گیا ہوشیاری کے جس سمت گیا</p>	<p>۱۱۱ ہوشیاری کے جس سمت گیا ہوشیاری کے جس سمت گیا ہوشیاری کے جس سمت گیا ہوشیاری کے جس سمت گیا</p>
<p>اس غول پر بھی مٹی بھی اس قطار پر پڑا تھا ایک تیغ کا سایہ ہزار پر</p>	<p>اس پر بھی تشنگی میں نہ تسکین دہی ہوئی گویا بھی آگ میت میں اُسکے بھری ہوئی</p>	<p>اس پر بھی تشنگی میں نہ تسکین دہی ہوئی گویا بھی آگ میت میں اُسکے بھری ہوئی</p>
<p>۱۱۲ دین کی جگہ وہ ٹپ رہا کی رشت کی آنکھیں نہ کھلائی شہوت سوار میں نہ بدل سوار کی جانیں خان سلبدار گار کی</p>	<p>۱۱۳ بیشک تھا اٹھا تھانہ عرب کا ہاتھ پوچھا جانیں سلطان آنکھیں کب کا ہاتھ آئی اجل اٹھا جو کسی بادب کا ہاتھ شہر خوار کے شیر مارا غضب کا ہاتھ</p>	<p>۱۱۴ بیشک تھا اٹھا تھانہ عرب کا ہاتھ پوچھا جانیں سلطان آنکھیں کب کا ہاتھ آئی اجل اٹھا جو کسی بادب کا ہاتھ شہر خوار کے شیر مارا غضب کا ہاتھ</p>
<p>پتوں وہی غصہ وہی بے باکیان وہی پھرتی وہی جھپٹ وہی چالاکیان وہی</p>	<p>بارو بہ آئی تیغ و دودم شانہ کاٹ کے پہونچے کو بھی قلم کیا وستانہ کاٹ کے</p>	<p>بارو بہ آئی تیغ و دودم شانہ کاٹ کے پہونچے کو بھی قلم کیا وستانہ کاٹ کے</p>
<p>۱۱۵ تلواریں جو چھوٹتی تھیں پتوں خاک میں گر کر لے لے لے لے جیسے شکار کیسے جو شیر نہ چھوٹے</p>	<p>۱۱۶ چلا تھا شمشیر تین دین دیا ہاتھ دوزخ کے چوتھے حصے کا ہاتھ انکی ایک چوٹ نہ اُنکے ہزار ہاتھ کافی تھے کوئی دوزخ کے چار ہاتھ</p>	<p>۱۱۷ چلا تھا شمشیر تین دین دیا ہاتھ دوزخ کے چوتھے حصے کا ہاتھ انکی ایک چوٹ نہ اُنکے ہزار ہاتھ کافی تھے کوئی دوزخ کے چار ہاتھ</p>
<p>مٹی قمر کی نگاہ غصہ کا جلال تھا آنکھیں بھی سرسبز تھیں جہ بھی لال تھا</p>	<p>آواز شہت میں گیر و بزن کی تھی اللہ کا کرم تھا مدد بخش کی تھی</p>	<p>آواز شہت میں گیر و بزن کی تھی اللہ کا کرم تھا مدد بخش کی تھی</p>

<p>۱۱۷</p> <p>در در کے پھلے پاؤں سپاہیوں میں بہت سوسے لیا رہے سوکے ہیں مٹی تھے جہاں نہ کہیں سے کہیں مٹی تھے جہاں نہ کہیں سے آسمان ہوا اچھا پیچ مٹی</p>	<p>۱۱۸</p> <p>مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس</p>	<p>۱۱۹</p> <p>مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس</p>
<p>بھاگ کر پڑی کہ ایک ایک آگے بڑھ گیا بھاگ کر پڑی کہ ایک ایک آگے بڑھ گیا</p>	<p>مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس</p>	<p>جب میں سے سر پہ آئی کسی جھال کے گویا سموم چل گئی پھولوں پہ ڈھال کے</p>
<p>۱۲۰</p> <p>اللہ ہی جنگ شہر سپاہیوں کیلئے جو مٹی بھی ہو زمین بھی آؤں تو کیا مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس</p>	<p>۱۲۱</p> <p>مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس</p>	<p>۱۲۲</p> <p>مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس</p>
<p>اکم میں ہم شکست ہزار دن کو تھے ہیں دیکھو اسد ترانی کو یوں چھین لئے ہیں</p>	<p>دیکھو اسد ترانی کو یوں چھین لئے ہیں دیکھو اسد ترانی کو یوں چھین لئے ہیں</p>	<p>تھا خاتمہ سپاہ جہنم مقام کا شعلہ بجھائے دیتا تھا پانی صام کا</p>
<p>۱۲۳</p> <p>مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس</p>	<p>۱۲۴</p> <p>مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس</p>	<p>۱۲۵</p> <p>مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس مٹھ کر کے پاس میں جو کر کے پاس</p>
<p>فوجیوں میں یوں کسی نے بھی گھوڑے اڑاے ہیں دیکھو تو ہم کہاں کہاں لڑکے آئے ہیں</p>	<p>بنات ڈر کے ہاتھوں میں چھوٹے ہاتھ ہیں آج میں کیا یوں جہنم کے کیر کا پتہ ہیں آج</p>	<p>پانی وہ زہر تھا کہ پیا اور فنا ہوا ہو آج تک زہر کا کیلبر چھتا ہوا</p>

<p>۱۳۲ نہاں کو کھلے ہو تو نہ پھر پائے فاتحین بھی ہو مقابل تو نہ پھر کھائے سے نہ پھر سے جو ہر رخ علی کھائے سے نہ پھر سے جو ہر رخ علی کھائے</p>	<p>۱۳۱ کرمی سے تنگی میں کلچہ تھا آب لب مزار با تھا قلب کو جو بچکچ و تاب آجائے مٹے تر تپ جو سا فر کف جاب کرتا تھا کھو کھو پیکر وہ آسمان خلب</p>	<p>۱۳۰ بہت شک کی طرف کوئی اتنا نہیں کتنے مٹے یا خلیط بھی گماہ یا نہیں چلا رہا تھا جو جنت ایشیہ و شریہ چلنے پائے لختہ دل شاہ قلعہ گریہ</p>
<p>بس بچے گھاٹ چھین لیا شک بھر چکے شیروں نے جو زبان سے کہا تھا وہ کر چکے</p>	<p>عجاس ابرو میں ابھی فرق آئیگا پانی پیا تو نام و غار ڈوب جائیگا</p>	<p>نہ اس جرمی کا جسے کی جانب سے موڑ دو ہاں برجیوں سے پھر کے سینے کو توڑ دو</p>
<p>۱۲۹ تشتین میں بچ میں نہ ہو تو پاس چاہیں ابھی تو کھانا کھا جائیں کھائیں پر نہ ہو تو نہ ہو تو نہ ہو تو نہ ہو تو نہ ہو تو نہ ہو تو نہ ہو تو نہ ہو</p>	<p>۱۲۸ دیکھتے شک ہے کہ جو کھا وہ بنیام اڑی یہ گھٹا کی طرح سب پاشام یون ڈوب کر کھانا کھا وہ آسمان مقام کھا ہر ہو جیسے پڑیں چپ کر تہام</p>	<p>۱۲۷ نکڑ بان واری شرم شکار عجاس قتل کی طرح چلے بے بار ملاوینے کیوں عین زار دن مٹے نیرودار توڑی جو کھانا کھا وہ آسمان مقام</p>
<p>آقا کی تشنگی پہ جگر چاک چاک ہو بے اوٹے آپ نہ ہو جسے تو خاک ہو</p>	<p>موجیں تھیں سو دھیل کی نوجو نکال دے تھا پر وہاں سے خواہ اس کہ ابرو پہ کل نہ تھا</p>	<p>تہا سبھی کے شک و علم یا وہاں کرے بلوہ ہو ساری فوج کا جیسے وہ کیا کرے</p>
<p>۱۲۶ گوئی کہ تیرے کو انراست میں گوئی کہ تیرے کو انراست میں گوئی کہ تیرے کو انراست میں گوئی کہ تیرے کو انراست میں</p>	<p>۱۲۵ چلتی تھی چوہ کے چار پر تیرے حق کانڈ پہ شک آب بھی چپ میں تعلیم داسج لاکے با تھا اچھا تھا دبیم تو تھا جا جا جا جا جا جا جا جا جا</p>	<p>۱۲۴ کھائے کہ ایک چوہی میں دیشک در پہ مٹے اک جوان پہلے لاکھاباں شر کھائے کہ ایک چوہی میں دیشک در پہ مٹے اک جوان پہلے لاکھاباں شر</p>
<p>میر اب جب تک کہ شہر و برہم ہوں منظور تھا کہ با تھر بھی پانی سے تر نہ ہوں</p>	<p>اگر آڑ کے برجیوں جو اوڑھتا تھا کیت میں گھوڑی کے چاروں پاؤں دے تھے ریت میں</p>	<p>جب دم لیا تو سینے پہ سویر چل گئے پہلو کو توڑ توڑ کے نیزے نکل گئے</p>

<p>۱۳۱ میں نے تیرا شکسہ پر دست بڑھ کر دیا تھا تو نے میں نے جی میں سے چوڑی کا خیال کرتا تھا تو آگے کے ترس پر وہ تو خصال فرقہ کو منہ بھالے یا شیر و اجال</p>	<p>۱۳۲ گلاب کے دل کبھی تھا اب کبھی کپڑے کی طرح بے نیکی کی گھر کبھی گلاب کے پاس سے بھائی کی چھٹی کبھی رہے کبھی دوش پر کبھی کبھی</p>	<p>۱۳۳ حضرت شہید بن کیمبر صلا خیر میں شش پر درخت چھایا بارگاہی میں بل بیت بن لبکھو کپڑے سے خنکے ہیں لطفان خیال</p>
<p>جاہو چون مشک لیکے جو تھوڑی بھی رہو ایسا تھو کہ پیاسوں کی کشتی تباہ ہو</p>	<p>کی آہ سانس کبھی نہ پھرا کی جانی کے رو کر کبھی لپٹ گئے پیٹ سے بھائی کے</p>	<p>لب کے آدے آدے میں تھوڑے کو پہن آٹھو میں اشک ہاتھو میں خالی گٹھو ہیں</p>
<p>۱۳۴ بے چارے کو کشت پر لٹ کر تیر بے چارے کو گھیر لیا کشتا قلعہ کیر ہر گنگا بیان دوا بر و جا کیر میں آگیا علی ولی کا سنہیر</p>	<p>۱۳۵ تو نے مجھ کو روکے کبھی سے بار بار شانے دوا اور علی کبھی سے بار بار کبھی سے در و در کبھی سے چھایا باز کا زور دیکھ لیا چھایا</p>	<p>۱۳۶ مکتے میں لب بے چارے کو چھوڑ اب بانی لکے آتے ہیں چھایا حضرت سے چھوڑی جو کینہہ پیٹیر میرے چاک اب آئینے یا شاہ جہاں</p>
<p>چھوٹی جواگ یا دن فرس کے بھی رک گئے پھیلا کے ہاتھ شک سیکندہ پیچک گئے</p>	<p>واہ ستر کہ بیکس وہ یار ہو گئے کرس سے پیٹیں ہاتھ تو بیچار ہو گئے</p>	<p>کیا میں سفر کر وکی جہان سے تیرا شے بہاتے ہیں حسین کبھی بی اب آئینے</p>
<p>۱۳۷ اس بیان تو فتنہ پرند سلطان کا حال بارگاہی پہنکے سرور رسول کا حال نہر سے کھجی بنی رخ زردی کا حال سب سے کہ تیرا جو وقت انتقال</p>	<p>۱۳۸ چھوڑے تھے کہ جان باریں اب چھوڑ پوچھا جو وہ کبھی نہیں کہ دیکھ جاؤ بھیا خدا کے واسطے اب بوجھان دکھاؤ چھایا سے آواز تو نہیں نہ جلاؤ</p>	<p>۱۳۹ کیمبر بن امکولہ کیمبر کا حال ناگود جا کھائی کو پیو چھایا وہ کہتی جو میں بانی سے گوری شک ہے چھوڑے ہیں بچا کو سے کوئی بھلا ہے</p>
<p>گر اگر آئے تیرے ادھر سے ادھر کے جب آہ کی تو سنے یہ جانا کہ مر گئے</p>	<p>سیاری تھاری نہ سے ہاتھو کو مٹی ہو تو تھوڑے تھوڑے کو سیکندہ نکلتی ہو</p>	<p>رکھے خدا جہاں علی کی نشانی کو میں کیا کرونگی آگ لے ایسے پانی کو</p>

<p>۱۲۵ چلے کر خاک رخ کے باجے بجاروں میلے پیرین پیر کے شہنشاہ مجرب چلے کر برہ کے فوج سے دو چار بل شہر حضرت کمان بین گئے عجیب اس</p>	<p>۱۲۶ چلے کر کیا کہے کہ تابون بجائی جان گھڑ گیا جو حال اوتا تابون بجائی جان طاقت نہیں اب نہیں پاتا بون بجائی جان ارکاک قدم پہ چلے کر تابون بجائی جان</p>	<p>۱۲۷ چلے کر کو باغ و چاکے پکاری وہ سوار برہ جو حسین ہوئے بیاد و غم سار ماتم جوان بجائی کا جو حسین شہر کریم فدا کے واسطے بابے ہو شہر</p>
<p>۱۲۸ کیا کیا چلی ہیں تیغ و نیز تیغین لڑائی میں وہ زخم کھائے شیر پر راہی ترائی میں</p>	<p>۱۲۹ دست شکستہ بیٹے کی گردنیں ڈالے ہیں بیٹا بہن تو اکبر مرہ رو سلجھائے ہیں</p>	<p>۱۳۰ گرنے لگین تو حیدر صف رکا نام ہو بیٹا پر کے ہاتھوں کو مضبوط تھام ہو</p>
<p>۱۳۱ نشان نشان کی بھینٹیں بھینٹیں عباس کھانے جاتے تھے جھکا تاج نشان نام آوردن نہ آج مثالیہ عجیب نشان کیون جو حسین کون اٹھا لگا نشان</p>	<p>۱۳۲ دیکھا جو کدو بننے لگا شیش کھال دیوڑھی سے نکلی خنجر کھال بخارنی کون قتل ہوا جو علی کے کمال پور کر حسین نے عجیب اس</p>	<p>۱۳۳ اکبر پیر کو نہ تھے تھکے ہوئے جولاے غلطان امین باوصے سرور کے توجہ پائے چاہتے شاہ لاش کو جس کوئی تباہے فوجی آگیا جاری بھارت میں لے لے لے</p>
<p>۱۳۴ لاش اٹکی پائال ہوئی زخم پھٹ گئے جنہیں علی کا زور تھا وہ ہاتھ کٹ گئے</p>	<p>۱۳۵ ہدیہ فوج شام نے مارا دیس کر زمینت اجل نے چھین لیا میرے شیر کو</p>	<p>۱۳۶ رولین گلے لگا کے تن پاش پاش کو اکبر بہن دکھا دو برادر کی لاش کو</p>
<p>۱۳۷ آج صلیب نہری کی جانب سے کیا آقا تمام ہو تیار ہو عبد جان شہر من سے نکلے آگے خون آگے جو جان دار اب ہر فقط حضور کے آنے کا منتظر</p>	<p>۱۳۸ چلے کر شہر خزانے سے آگے کیا چلے کر کالو عین زبانی سے آگے کیا دو جاشق حسین زبانی سے آگے کیا زینب باوچرین زبانی سے آگے کیا</p>	<p>۱۳۹ چلے کر شہر کے باغ کو پیرا بعد کیا رکھے چاکے بیٹے پر اور دیکھ کیا بیچ بیچ جو لاش عدد اربادست چلے کر جھکے لاش پر سلطان کربلا</p>
<p>۱۴۰ بابا کے ساتھ خلد سے کشریف لائی ہیں حضرت کی والدہ سے لینے آگئی ہیں</p>	<p>۱۴۱ آٹا نہیں قرار دل بیعت رار کو ہر پیر ہونے جلتے ہیں خدمت گزار کو</p>	<p>۱۴۲ ٹوٹی ہوئی گری ہوئے ہاتھوں حسین کو بھیا در لگے سے لگا کو حسین کو</p>

<p>۱۴۱ چشم بخت گشتاؤں سے چرب رہی ہو وہ طرف تہا را اور جو دیا بہین رسول کی امت نہ بسبب بچا پاری جان بختی جو تن کا</p>	<p>۱۴۲ بہ کیلے دست شکیف کی نظر بخور جک کہ پارسے شاہ کہ بچا کو چور مٹا قدم پر شہ کے وہ مقتول ظلم و جور لہین چکیان گونگے تیرے کئے ملور</p>	<p>۱۴۳ مر جائینگے جلا و وہین منہ سے بول کر دو باتیں کر لو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر</p>
<p>۱۴۴ بھجو شریک بزم شہ شرفین کو دے لو جوان بھائی کا پر حسین کو</p>	<p>۱۴۵ پتھر کے چشم اشک نشان بند ہو گئی تھڑے دونوں ہونٹ زبان بند ہو گئی</p>	<p>۱۴۶ کیون حال پر پھر ہو گیا خونین تر آؤ ہم چنے زانو پر کھین تھا را لپٹے ہو کیون کرہ کے کرٹا اور آدم ثابت ہو کر جلد ہو دیا سے اپنے</p>
<p>۱۴۷ مقتول ظلم و جور ہر اب جان فاطمہ ہو تا ہر نچن کا کوئی دم میں خاتمہ</p>	<p>۱۴۸ گزن پھری ہوئی سو سبط بٹی رہی سو کھی زبان دانتوں کے نیچے دہی رہی</p>	<p>۱۴۹ ہر روز لیل مرگ ہو گشت زبان کی بچکی نہیں چہم سے رخصت ہو جان کی</p>
<p>۱۵۰ آٹھویں مس کردن میں از رسول کو دکھلا کے جلد مرے سبط رسول کو</p>	<p>۱۵۱ موت آئی تو شریک ہو اکون ہو یلگا جو سال بھر پیچے گا وہ پھر شہ کو رو یلگا</p>	<p>۱۵۲ نریا ہو نکلے جان اگر پیشوائی کو گو یا رسول آئے ہیں مشکلائی کو</p>

<p>۴۱ جانباز و شیریں شکر زلف است طاری و زخمت مرگ بر آن نجات صدید عجب و بادشہ کائنات ترکھوئے اشک و رستہ بن بات</p>	<p>۴۲ یو جوان غناعت خیر و پاکیزہ خزہ بی دریغ و جود و پاکیزہ پیارا پسند عجب و پاکیزہ بہین سپین پرستی و پاکیزہ</p>	<p>۴۳ کشتی و شکر ہونہ دکھاؤ دل افام اب غم و جان بچدین نہیں ملاقت کلام اضطر کہ لیکے باخون و پاؤٹے نیکلام وفاقی بن کرتا جو و درجہ شکر کلام</p>
<p>۴۴ بگشتا ہ وہ جو قبر علی کا چراغ ہ جو حال ہو بجا ہ کہ بھائی کا درغ ہ</p>	<p>۴۵ بازوی ہ جو ہاتھ مرے اسکے ہاتھ ہین مین جانتا ہون شیر خدا مرے ساتھ ہین</p>	<p>۴۶ و کھلاؤ اسکا حال شدہ نامدار کو بھجکی لگی ہونی جو مرے فخر خوار کو</p>
<p>۴۷ سار کا جو حال کہ شکل جو ضبط آہ زلف بن کہ تھا سب سے کو کیا آہ کیا معلوم جو سختی کہ کو کیگی راہ جانی ماری جی اشک جو پیہ</p>	<p>۴۸ وہ کیا شہید ہوئے سب کو کیگی چو بن زمین اگر وہ بڑا کیگی</p>	<p>۴۹ کرتے بن عرض حضرت عجب بچھوئے جان بیستہ کو حاضر جو جان شہار کیا کہوں رضا جو نہ دین شادہ عجب پر بچھوئے کہ لیکے بیان ہر کار</p>
<p>۵۰ آخر بشر ہون میں جو نہ روکوں تو کیا کروں بن علی کو ہاتھ سے کھوؤں تو کیا کروں</p>	<p>۵۱ اس معرکہ میں فوج ہون پہلے تو عید ہو سہل نہی کے بعد یہ بھائی شہید ہو</p>	<p>۵۲ خصت میں سنی کیجے کہ ہونا م آپ کا وہ کام جو غلام کا یہ کام آپ کا</p>
<p>۵۳ دور کا غم کہ میں دہشت منسل پلا جو زمین آہ کس طرح سے دل اعضا کو توڑے دیتا جو درد بجا کس اور موت اگر کس سے نمون کس</p>	<p>۵۴ خیرت اور شہید بن تھا ہر کس عجب اس بی تو کس بن رخصت طلبا دم لائی جو سبھی شک سکینہ پریشتم زبانے بن عجب کا منہ چھوچم</p>	<p>۵۵ کیا کہتے ہو بھائی میری زمین بجا کیا کہتے ہو کو کیجئے میرا لال جنتا جو کو کو کیجئے میرا لال بھائی میری کو کیجئے میرا لال</p>
<p>۵۶ خصت کا حرف لب پہ بھی لایا بجا مجھے تو یہ ہمارا اٹھایا بجا</p>	<p>۵۷ پہلے تھا ذکر آب تسلی کے واسطے اب جا کے پانی لاتے ہیں بی کے واسطے</p>	<p>۵۸ پالوئے مرخصی کی کمانی کو کھودیا پھرتے واسطے مرے بھائی کو کھودیا</p>

<p>۱۰۴</p> <p>میرانیس بلین آجکاسوس جو کجا کیونکہ دلا سے بھائی سے انکو کوئی رخص بانی چیل ریمیا ضعیفون کا جو خدا میں نہ انجان جان میں شمشاد کا کلا</p>	<p>۱۰۳</p> <p>وہاں یہی گرا کر تو جواد شکریہ جو کہ چاندی بھائی جو کجا آجکاسوس جو کجا کیا سکھ کے لانی تو بانی اور تو را</p>	<p>۱۰۲</p> <p>پہلے گو میں لیا اس تشنگام عجاسوس جو کجا باقی رہی نہ فیصلہ کی طاقت امام کو لشایب برادر عالی مقام کو</p>
<p>۱۰۵</p> <p>موقع نہ سعی کا ہو نہ مشککشی کا یہ چیل ہے تو کون ہو پیر میرے بھائی کا</p>	<p>۱۰۶</p> <p>گاہت ہوا کہ ہاتھ سے عمو کو کھو دوگی پانی کو اب تو روتی ہو پھر انکو رو دوگی</p>	<p>۱۰۷</p> <p>حالت جو غیر ہو گئی زہر آگے چلے گی ہرنگی سے آئی صدا ہائے ہائے کی</p>
<p>۱۰۸</p> <p>میرانیس جو کجا میرانیس جو کجا میرانیس جو کجا میرانیس جو کجا</p>	<p>۱۰۹</p> <p>انجام کی خبر میں تو کو ہائے یاد آو کہ ہوش افین کیونکہ کھائے خیر اب دعا کر کہ یہ اعدا پر قہ پائے دولت دلی کی جس ہاتھ سے بنائے</p>	<p>۱۱۰</p> <p>پہلے قدم چیکے وہی شربان چلا غل پر گیا کہ یاد و شاہ زمان چلا چلائے اہلیت کراحت رسان چلا لوقا طو کے گوتے علی کا نشان چلا</p>
<p>۱۱۱</p> <p>ہر وقت کہ یا سے طلبکار میر ہون اگر جو کجا بھونگی رضامین تو نہ ہون</p>	<p>۱۱۲</p> <p>جب مشک بھر کے دو شہر یہ نیکو رکے دریا کا معرکہ ہو خراب آبرو رکے</p>	<p>۱۱۳</p> <p>سادات کس بلا میں گرفتار ہو گئے ہو ہو حسین بیکس و بے بار ہو گئے</p>
<p>۱۱۴</p> <p>میرانیس جو کجا میرانیس جو کجا میرانیس جو کجا میرانیس جو کجا</p>	<p>۱۱۵</p> <p>کون جھلکے شمشاد میں وہی پہلے میں نہ کیا کہ انے کہا نہیں اصغر کو لائیں گو میں جب بالو سے حزین بہاں شک دی قصور یہ جو با ما میں</p>	<p>۱۱۶</p> <p>میرانیس جو کجا میرانیس جو کجا میرانیس جو کجا میرانیس جو کجا</p>
<p>۱۱۷</p> <p>ہر گئی لگی ہوا شمشاد کا کام کو میرانیس اب نہ رو دیکے اپنے غلام کو</p>	<p>۱۱۸</p> <p>جرم جو بے حرف شکایت بھی نہ ہون لیجے قہر زبان کے جو کانٹے دکھائے ہون</p>	<p>۱۱۹</p> <p>آتا ہوا میں قہر میں زردان لڑائی کو بہر و نل نہ ڈر کے چھوڑ دیا ہر لڑائی کو</p>

<p>۲۹ فلکین ایک ایک کو چوندی کی سیل دیسے کسی کی پیش ملک نے بین فلوں آمین شکر کی ہی ہو تانبین کی</p>	<p>۳۰ مکلا حرم سے بود آسان شمع نصرت کے کرو پو کیلے بدست علم فیکت وہ اس خباب کی وہ نصرت علم</p>	<p>۳۱ ہاگہ غل ہوا اس تیر گام لاد تیا علی کا سرور ان خوش گام لاد بان زرخش تیر کو بصد اہتمام لاد پ گران کا بکٹ فتح بجام لاد</p>
<p>غل چار سویہ ہو کہ قدم سر کے جاتے ہیں گھوڑے بھگاؤ حضرت جیاس آتے ہیں</p>	<p>ذروئے فرگین تھے گھر لعل سنگ سے صحرایہ دی تھا پھر ہر کے رنگ سے</p>	<p>ہوا انتظار ابرقش آپوش کا رکا بیٹا سوار ہو نیگا دلدل سوار کا</p>
<p>۳۲ وہ عام فضا جو شمعون کا شیعہ ہو روتا جو کچے بجائی سے بجائی ہو زور آوری سے اسکی توتین بجائی ہو بیار جو جلع جان جو دیو ہو</p>	<p>۳۳ وہ فو علم کی وہ فوج جیاس نامہ رکھے تھا باغہ چہرہ شہید خیر نامہ پنجبر اور علم کا فوج شہید خیر نامہ مردود سر سیاہ و بالائے جلوہ کو</p>	<p>۳۴ ایک ناموس جابو کس کی تراز سے عزت کا قافلہ غل آیا جب از سے رکھتا تھا پاؤں خاک پاس اتیار سے چھپے ہو جین جین خزان ہونا سے</p>
<p>لرزہ ہوا نئے تین جوم و نردین شیر و کک ہاتھ پاؤں ترائی میں سردین</p>	<p>یکساں دھڑق برق میں یہ آب تابین تخافق ایک نیزے کا دوا آتابین</p>	<p>فوق اسکو تھا جائے سعادت شان پر سم تھے زمین پر تو دماغ آسان پر</p>
<p>۳۵ چون قدم از ملک ہو سلطان بکرن فوج مانند ہو کر پیر سب میں جوان فوج چشمہ جھمپے ہیں تین بیان فوج داسن پینے ہیں اسے نشان فوج</p>	<p>۳۶ چاہے سے نور غیبی آشکار ہو چوچہ نادر ہو کہ انشا کار ہو داسن میاں ابر حمت پروردگار ہو سچو چاہو اسے سایہ میں دور کار ہو</p>	<p>۳۷ وہ جھوٹنی کر تیر سو سچ جھگڑ وہ انکھ لیاں بجل ہوں برن جھگڑ سکین جھوم نعل کسرت اور ہنر بابیک جلدینے کتا وہ ہنر</p>
<p>مایت تمام خون سے تھراے جاتے ہیں لشکر کے بھاگنے کے نشان پائے جاتے ہیں</p>	<p>لکشی کا باد بان ہو کو کو غریہ جاگے لمبوی نہال ہو اگر ہمسکی ہوا سکے</p>	<p>لکاتی تھی ہری بھی مس اسکی جان کی غصہ یہ تھا کہ تنگ ہو وسعت جہان کی</p>

۱۱
کوڑا فروزا اور درویش کی جمع ہو ۱۲ اس گھوڑے کو کھتے ہیں جسکی جلد بدن پر نقش ایسی لکھی گئی کہ غلط ہوں ۱۳

لے کر یہی برہمن ہندی جھکا اور پڑی حال غناک جو پرستید برہمن کو ۱۱

<p>۴۸۰ دل نہ زاد برق چلی ارات سیر در بیان موج درشت بین تو برہمن کی اسوار دم دلالت کر چھپے تھویر گر سائنس لی تو دم چنی کے پھر فلک نیویر</p>	<p>۴۸۱ لوب سوار موتے بین علیا شام لود اسمن بنے لیا بوسہ یوہیکے اٹھ اپنے رکھا ریا ل پر اوقاب خانہ دین پر جو جلوہ گر</p>	<p>۴۸۲ شکست وہ اس فرس کی علیا شام پہنچتا تھا کوئی شخص تبارک کوئی درود غل تھا کہ پر شام جو پہ واجب الوجود کیا اسے سائے کی انسان کی سبب</p>
<p>۴۸۳ مرغ غضب ہو گو کہ وہیے اکہ دانہ ہو اسکو تو نبض کی حرکت تازیا نہ ہو</p>	<p>۴۸۴ بر چایا سمند کو زانوین داب کے لود و ہلال بن کے طعنے رکاب کے</p>	<p>۴۸۵ بسکے گلون میں انکی غلامی کا طوق ہو یہ وہ بشر ہیں جنکو ملائک پہ فوق ہو</p>
<p>۴۸۶ سایہ کا اسکے دھوپ میں غنیمت حاصل دشت چین چلے سے بھر چوڑی غزال گربین گاہ جو بین گا ہی سونے جبال گر کہ وہ تیشیان تھا غائب کشا و بال</p>	<p>۴۸۷ بڑھنے میں صرف بان جو بین چل گیا دشت غزال دشت غن سے چل گیا لشکر گلون کی یو کا چین سے چل گیا جھوٹا نیم کا تھا کہ چین چل گیا</p>	<p>۴۸۸ ریشا رتھ کے سوارہ دا شمشیر کے درق پہنچتا تھا شمشیر کار رعب حق ریشا رتھ کے سوارہ دا شمشیر کے درق پہنچتا تھا شمشیر کار رعب حق</p>
<p>۴۸۹ سایہ نہ تھا ہمارے سعادت پناہ تھا گو یا ہوا کے زور میں شامین تباہ تھا</p>	<p>۴۹۰ طاؤس کیا کہ برق بھی شرا کے رہ گئی پچھلے نمون کی گرد نظر آ کے رہ گئی</p>	<p>۴۹۱ موتی کی لگے دانٹوں کے کچھ آرو نہ تھی سورہ تھا نور کا وہ بیاض گلہ نہ تھی</p>
<p>۴۹۲ وہ شوقیان فرس کی دشت آواز سوشن تھا نقطہ جسے پہنچل کا اک بناؤ جب چاہو میر عالم اسکا کی دیکھا آؤ مازی ہر دوش پاؤ قدم بین ہر لطف آؤ</p>	<p>۴۹۳ لکھڑا لڑکے گئی عشت پو کی گرد بوی چین مہی باقم بادیا کی گرد جاہو پوئی تا بہ فرق تیار فری کی گرد فلک پہنچ کر ملا کی گرد</p>	<p>۴۹۴ وہ باہک کانہیر باجی روز شب ساحل صاف ساعد نہ شرب باز وہ جنین قوت دست خاکی ب شانہ وہ جنین شان نشان شہو عرب</p>
<p>۴۹۵ رفت میں پست حوصلہ لبک دری کا تھا چھل بل ہرن کی تھی تو جھکرا پری کا تھا</p>	<p>۴۹۶ خورشید کی منیا تھی سمون کے نشان پر نخوت سے تھا زمین کا دماغ آسمان پر</p>	<p>۴۹۷ پہلو میں قلب وہ جو ہمیشہ کھڑا رہا سینہ وہ صدر تھا جو وفا سے بھرا رہا</p>

<p>۴۳۳</p> <p>شان و شکوہ وصولت عدل ثنیت اور اسلام دین و ملت و ایمان و اعتقاد اشفاق و رحم و دودنی و خلعت و دوداد نور و برجا و آرزو و مطلب و دوداد</p>	<p>۴۳۴</p> <p>بہترے کی نوکست جگر آفتاب خون سینہ پر آسمان کا اسی دن سے نیلا ہوں ابو سے جو رخ و ظفر تھا کسان کا خون تھا ماہ و بھئی جسکے چوم سے سرنگوں</p>	<p>۴۳۵</p> <p>چشم بزمین سے سینوں کے اندر جاوے چشم بزمین سے سینوں کے اندر جاوے چشم بزمین سے سینوں کے اندر جاوے چشم بزمین سے سینوں کے اندر جاوے</p>
<p>۴۳۶</p> <p>نصرت کا ادا تھا کہ مین کا یاب و زون کتنی تھی فتح خاک در برابر ہون نصرت کا ادا تھا کہ مین کا یاب و زون کتنی تھی فتح خاک در برابر ہون</p>	<p>۴۳۷</p> <p>چیزوں سے رنگ اڑ گئے تھوڑے جگہ نکلے رہیں خشک زبان سے وہ شعر جیسے جو اب مین نصرت کا جھلکے</p>	<p>۴۳۸</p> <p>سنا ہے اہلیت رسول انا م ہون سنا ہے اہلیت رسول انا م ہون سنا ہے اہلیت رسول انا م ہون سنا ہے اہلیت رسول انا م ہون</p>
<p>۴۳۹</p> <p>مناہ آسان ظفر آہنی پر نہیں آفتاب تھا تیرے بین و بین مناہ آسان ظفر آہنی پر نہیں آفتاب تھا تیرے بین و بین</p>	<p>۴۴۰</p> <p>فرسلف جو شاہ پر اسکا خلف ہون مین فرسلف جو شاہ پر اسکا خلف ہون مین فرسلف جو شاہ پر اسکا خلف ہون مین فرسلف جو شاہ پر اسکا خلف ہون مین</p>	<p>۴۴۱</p> <p>یہ تیرے کھاؤنگا تلوار مین کھاؤنگا یہ تیرے کھاؤنگا تلوار مین کھاؤنگا یہ تیرے کھاؤنگا تلوار مین کھاؤنگا یہ تیرے کھاؤنگا تلوار مین کھاؤنگا</p>
<p>۴۴۲</p> <p>نہیں کے عرق سے نور کے قطرے چلتے تھے حلقہ نہ تھے زہر مین سارے چلتے تھے</p>	<p>۴۴۳</p> <p>راہیت سے پیش رو ہوں خدا کی سپاہ کا بیرہ ہوں بادشاہ ہدایت بناؤ کا</p>	<p>۴۴۴</p> <p>دو دن تو بیکسو نہ عطش مین گزر گئے کسیر یہ خون ہوگا جو معصوم مر گئے</p>

مرثیہ میرا بیس

<p>۴۳ ہم اپنا سر نہ کھانے کو حاضر ہیں غلامو میں جو کچھ پائیں میں صاحب ہیں غلامو نہ چاہتے ہیں بھان کے مسافر ہیں غلامو ہر گھر پر درخت ہیں غلامو</p>	<p>۴۴ ایسا کچھ چھوٹا تھا کہ کان سے بھونکے گا کہ کچھ زبان سے چھوٹے فرس چھوٹے زبان سے میں خود بخود آگئے تھے بیجا</p>	<p>۴۵ ہم نے کیا نام ہے تیرے شرفشان آواز دی زمین نے کہ کیا غلامان شیلے نے اٹھ کر کہا جلی نے امان دشٹ سے تو غلامی بیجا آسمان</p>
<p>۴۶ گر تم تھارے زعم میں قصور وار ہیں پرانکا کیا قصور ہو جو شیر خوار ہیں</p>	<p>۴۷ نہرو کیا کہ اوسک ناپاک دور ہو یہ کیا سخن ہو نہ میں ترے خاک دور ہو</p>	<p>۴۸ نہایت ہو کہ ہر ہر خورشید کٹ گیا غل تھا کہ فوج شام کا دفتر آگٹ گیا</p>
<p>۴۹ میں ہوں غلام کا جلتا گرم بن موجا گیا جو اٹھتا جا چین باندھتے ہیں پائیں سے کھوٹے ہیں بانی بغیر اس نہ جھینگے وہ گھٹین</p>	<p>۵۰ جست تمام کرنے کی خاطر ہے کلام ظالم شراب خوار کی بیعت کیا نام سکھتی ہوئی زبان جو باندھے وہ تہ کام خاطر ہے ہون چھوٹے کہ لا کھام</p>	<p>۵۱ بجلی کے تھوڑے تھوڑے جلیب سان کپار پڑھتا تھا تو آ کر کسی کو بار بار نیز زمین کو گا زمین کو تھوڑا تھوڑا رہتا تھا تو فلک وقت گہرا</p>
<p>۵۲ کری سے ہاتھ پاؤں غریبوں کے سرو میں سیلے ہیں ہونٹ پھول سے زخماں زرد ہیں</p>	<p>۵۳ قدرت ہو سب طرح کی امام جلیل کو چاہیں تو وہ سبیل کریں سبیل کو</p>	<p>۵۴ غل تھا غلی کی تیغ کا سب گٹ سنگھ جبریل کا پتہ تھے کہ خبر کی جنگ ہو</p>
<p>۵۵ چلا پائیں کہ کبھی جو سوال آتا دیکھتے زبان تیغ سے ہم کو جواب چوٹی پائیں جو حضرت کو اضطراب چوٹی پائیں جو بیت حکم سے اجنباب</p>	<p>۵۶ کیا جانے تیرے پیر فاطمہ کا تو غنت بیٹ کی بین کو تو کی آواز سوار ریز بار نکو کا رنگ نہ زنگا عدو خطا پیر کا ہر عدو</p>	<p>۵۷ اقبال و قدرتی آسائش و قرار اسن و امان و صبر و توانائی و وقار علم سکون و راحت و آرام و اختیار عجب وثبات و مہر و قدر و وقار</p>
<p>۵۸ یہی سے گھٹین اگر اصرار بھی آئے گا جو آب تیرا بنی کا قطرہ نہ پائے گا</p>	<p>۵۹ جاری ہو فیض فاطمہ کے نور عین کا غاصب ہو تو یہ نہر بھی ہر حق حسین کا</p>	<p>۶۰ انمار قہر حق انھیں معلوم ہو گئے سب تیرے چمکے ہی معلوم ہو گئے</p>

<p>۴۴ علی تھا چچی اتی تریخ اجل چلو ڈر کر کہا مان سے کہ قبل اوجھل چلو دب کر صدا غور نہ دی کہ بھل چلو بولی سلاستی کہ سلامت نکل چلو</p>	<p>۴۵ ہر دم بھی مگر میں اجل سے کہیں کیا تھا گزرا تھا خود کچھ بار جب کبھی کے ساتھ رہی بھی اس طرح ظفر و قمع کے ساتھ جیسے بیشتر رہتا ہوں سیکہ دردم کے ساتھ</p>	<p>۴۶ کمال دماغ و فخر و گروہ سان و تیر دود و مسکے پیش آنکھ سے بیغیر دم میں یہ صفت تمام آدمی کا پانچیر آفت کا مگر تھا قیامت کی داغ و بیکیر</p>
<p>۴۷ دیکھا توں شامیوں کے آدھ گئی گشت دریا چھوڑ جموں کے سب گئی گشت ایسا بلہا ہوا بر سر شہر گئی گشت باران پر زشت میں بسا گئی گشت</p>	<p>۴۸ ہر دل پر اسکی شان و جلال کا نقش تھا تہ نہ دیکھ آہ نصرت کا نقش تھا ہر دم میں آبر و میں اصالت میں لا جواب زہ و قہ و دم نہ کچھ صفائی وہ آج اب</p>	<p>۴۹ یوں سوچو کہ چاٹ گئی تریخ و فخر بیکھ کھو خاک و خور میں کھا جائے جیسے زور کہ نہ کچھ نہ کہتے تھے خبر بیان جنگ کہ نہ کچھ نہ کہتے تھے چار آئینے کھنگر</p>
<p>۵۰ کشتہ کو اپنے فوج عدد و دندے لگی جنگ میں برق قہر خدا کو دندے لگی</p>	<p>۵۱ اترے جگرتے جسکے اسی کو خبر نہ ہو کاٹے گلے ہزار کے اور خون میں تر نہ ہو</p>	<p>۵۲ ملواریں منہ چھپا تھیں ضرب و درشت سے ڈھکالیں پٹنگی تھیں سوار و کئی پشت سے</p>
<p>۵۳ چکی چرخ آتہ خبر سار ہوئی آج بوجہ اتنی تو قیامت پا ہوئی پیچھے سے روتے جسم سے گردن جدا ہوئی خون میں دبوچ کر تو نہ پھر آئنا ہوئی</p>	<p>۵۴ پایا تھا باغیوں نے شہر و دم و دل ڈھکالے پھول آگے تھے چھپ چھپ چھپ شاخیں کمانی توڑتا تھا بوجہ اجل گرتے تھے سم کہ قدر ادا نہ کھد کے اجل</p>	<p>۵۵ کرتی تھی کوئی کہ جو قہر و تیغ شہر و تیر دوزخ کھلا تھا بندھے سب کو چھپ کر تیر چلنے میں تیغ تیر فرس تیر مانتا تیر وہ دم کے گرم ہو گیا تھا بھگتا تیر</p>
<p>۵۶ باڑھ اس خناب کی وارہ اس زور و زور کا دشمن کو اسکا گھاٹے کھارا تھا گور کا</p>	<p>۵۷ کوٹھو کوٹھو ٹوٹتے تھے کمان کش ہتھیار ریتی پہ نخل تیر پڑے تھے سکے ہوسے</p>	<p>۵۸ کشتہ تھے ایک ضرب میں دوڑے ہوں کچا ہوں ششدر تھے سب کے سوت سے کہ گور و چار ہوں</p>

[illegible]

<p>۳۴ یون تو ترستے ہر اک پہلوان کا پون چلنے میں جیسے کھینچتے ہیں تار ان کے پون اٹھا اٹھ گئے سپاہ ضلالت نشان کے پون ان میں ہے رہے تو اسی جوان کا پون</p>	<p>۳۵ بہنے کو تو لیا ہو اگر کوئی بل بڑھا دیر سے تھر تھر طرف پر دھل بڑھا کچھ نہ کچھ شام دودھنی کا پھل بڑھا ملاو سر آئی کہ دست اجل بڑھا</p>	<p>۳۶ تیرت تھا فخر جاؤ نکار و بکار آئی تھی موت جاؤ لینے کو بار بار اسوار پہلوان ڈار در سالہ دار جلیق تھے فتنہ فتنی جہنم شمار</p>
<p>ہتتا بھی ہر جہادین حق کا ولی کہیں جھاس بھی مٹیں جہے ہوں علی کہیں</p>	<p>دو ہکڑے طول میں چوم امتحان ہوے غل تھا کہ معنی یہ طوئی اعیان ہوے</p>	<p>کیا ابتری سپاہ ضلالت اثر میں ہو غل تھا چلو کہ فوج کی بھرتی سقر میں ہو</p>
<p>۳۷ جب بہت تڑائی کی بانجھ چٹ گئی تھی صف آئی صدف چٹو پڑ گئی تھی اب کیا بڑھیں کہ دست امتون کے گٹ گئے تھکے قدم تھے رہے سر کے گٹ گئے</p>	<p>۳۸ وکتی تھی خود بہر و حکم بڑھال پر جرت تھی فوج شام کو اس حال پر بالا اتھا راستی میں تھا سوال پر جو بہر فوجی کے بھی تھے اس حال پر</p>	<p>۳۹ تھکے کو جگے تھے بادیب نشان لشکر میں بھی تھی سلائی تھے نشان اٹھا تھا شور و اٹھ گئے تھے جب نشان نوبت ہو تو فوج کا نشان بادیب نشان</p>
<p>حلوئے بدست تھے یوں نص مار کے انگڑائی شیر لیتا ہو جیسے ڈکار کے</p>	<p>چٹک یہ دہم تھی کہ سرکش ذلیل ہیں چلتے ہیں جھکے وہ جو بیل واصل ہیں</p>	<p>آفت سپاہ ہاؤن تھے کیا سپاہ کا سکہ پڑا ہو ضرب علمدار شاہ کا</p>
<p>۴۰ ہر تھی تھی عزت و شرف غمخیز ہے جلا ناوک کمان سے در کمان تیر سے جلا باز خیزن جوان چوان پر سے جلا چلے مٹ گئے ہونے پر سے جلا</p>	<p>۴۱ گھوڑوں کی طرح تھے آری فوج میں جلا تھل</p>	<p>۴۲ جب آتھ تھے صف و فوجی شرت گری گوایا کہ برق سلطنت شاہ خفت گری آریا آدھ خوا کا غضب جہلوت گری کھڑکے پر سے پراصف پرافت گری</p>
<p>سار عقاب تیرم بے پری میں تھے پیکانیں سر تھی نہ پیکان مری میں تھے</p>	<p>تھکے کیسا ہو میں اک خود غلط نہ تھا زخمی تھے منہ کہیں آخر خال و خط نہ تھا</p>	<p>سیفی جلی کہ سیف صف کار دار پر گھوڑے گرے پیادہ ہم پیدل سوار پر</p>

<p>۴۳</p> <p>جسے جو کچھ صدفین موندو کرے بھلے کے کہیں نہ پھر نہ وہ شور مصاف تھا معا رین پیکین خاک نہ دم توڑو کرے جسے وہ دھابین گھاٹ کو بس چھو کرے</p>	<p>۴۴</p> <p>نکالتے اہلیت پکارا جیستہ پن ہاتھ دھو کے جان آیا ہون نہ پاسا چین اندر کا فتنہ شک و تر پیش پست رہے بین اموجہ را جگر</p>	<p>۴۵</p> <p>تو آیا اپنے سرے نخواستہ رجب موت کا نہیں کچھ قدم صاحب وفا تو اونچی خانہ زادی کا حق کر چکا ادا پیش خرابی زک و صاحب کا مریا</p>
<p>وہ برہیمان نہ پھر نہ وہ شور مصاف تھا بس لیے پریش آٹھائی وہ مصاف تھا</p>	<p>لوفات کا وہاں صاحب کشتی کو چاہیے پونہ کی پہلے نہ کر ہشتی کو چاہیے</p>	<p>ہانی سے ای فرس بگے جب جتنا بھو سیراب کس طرح پسر بوتراب ہو</p>
<p>۴۶</p> <p>وہ بھلے کے نہ موندو کرے جو کچھ نہ وہ ب درو درو کرے غازی کے صدفین کے جی رہی تھے غور کرے درا پا اور کوئی نہ تھا بس حضور کرے</p>	<p>۴۷</p> <p>والا بیان نہ جو اس صاحب تاب آج کلین قسم سے لگے درو کرے موصین بڑھین برے تو سب ہی صاحب چلین علم کہ چوہنے کو بیان اب</p>	<p>۴۸</p> <p>ہر ایک سے شک بھگے جو نکال دے شہ کام پھر گھاٹ پر گھاٹ کی طرح آئی فوج شام تینا پو پو ملن نہ ہوا پھر جو مہام چھوڑ کر اسی جگہ چلنے لگے نہ وہ صام</p>
<p>اگل تھا کہ اب پھینکے نہ ہم اس لڑائی میں بھاگو کہ شیر گونج رہا ہو حرائی میں</p>	<p>لہو کی بجلیاں جو برابر چلتی تھیں لکھتی تھیں اور جا بونہی آنکھیں جھپکتی تھیں</p>	<p>اک شور تھا کہ بڑھنے نہ دواس دلیہ کو کشتہ کرو ترائی میں جیہہ کے شیر کو</p>
<p>۴۹</p> <p>روان کا انور جو پو پو چا وہ شہسوار خون پو چھو کر بھی ترائی تیغ آبدار آئی صدائے حضرت الیاس با وقار او فوجین ساقی کو تیرے شہسوار</p>	<p>۵۰</p> <p>پانی سے نہ تھا اٹھلے تو تھا اب نہ بھیل کیا دیر نہ خود جھلے نہ رہا نہ بولا باکے کو کند و فاپ نہ سپاہیہ زور و انجناح نہ ہنشاہ و جند</p>	<p>۵۱</p> <p>لکھو لڑا کہیں لکھو لڑا کہیں جوڑ کے گریہا دہ سون سے چل گیا نعرہ سے مری گیا کوئی نہ چل گیا صاف چھوڑ گئی دھڑکی جھوڑا چل گیا</p>
<p>سر پہ ہو کون تیغ پکڑ کر جو تو لڑے دھو ہاتھ نہ کہ نہر کی بھی آبر و برطے</p>	<p>یہ وہ تو ہوں حضور نہ خوش اعتقاد ہوں میں بھی تو اب فاطمہ کا خاندان ہوں</p>	<p>مشیزہ لیکے لاکھوں کب تک غاکرین کیوں ای بہاد کو عجا غل کیا کرین</p>

<p>۲۹۱ بے حد دوس ہو کر لادو گنج تیر کین غوال ہو گیا تین عجائب جو حسین دار اپنا کر گیا جو پرستے اک لعین بالے خاک کھٹے گرا با دوسے پین</p>	<p>۲۹۲ کر کر غرور غفلت قاتل کی نظر ما کر سی نہ تیر دلاور کی چشم پر جھپکی نہ آنکھ واہ سے دل واہ سے جاگر نیو جو جسے مجھ سے پہنچلا وہ شیر کر</p>	<p>۲۹۳ لوڑھ سے بلبل کے سیکھنے نہ کیا بان بان تین تین عجائب کی ضد جلدی کسی کو بھیجے یا نہ کر بلا سبک سے تین پہنچتی ہوں جو کچھ چاہا</p>
<p>۲۹۴ مگر نگاہ کی کہ الہی یہ کیسا ہوا اک ہاتھ رکھا تھا سو وہ بھی جدا ہوا</p>	<p>۲۹۵ چو شغضب ہن خاک پر بیٹھے تھے شیر سے گویا لوٹ پکٹا تھا چشم دیر سے</p>	<p>۲۹۶ مر جاؤ گی اگر تمہیں جتنا نہ پاؤ گی کیونکر چھی کو ہائے یہ صورت دکھاؤ گی</p>
<p>۲۹۷ کھٹا جو ہو گیا علم شاہ دین پناہ عجائب نامور سے جو تھے آگاہ دانتوں سے کڑی شک گرفت فتویا شکریہ سے ہو جا تر کا داہمیتا</p>	<p>۲۹۸ فانوں سے سارے جسم کا جب گیا ہو یہی پھر تھرا کہ جب آپ بقدر آواز دے کہ آئیے یا شاہ کچھ سراج کا شعلہ کھٹے کھٹے پچھو</p>	<p>۲۹۹ حضرت نہ آئی کہ نہ زنا گئی تین ہاتھ دانے سے ہو کر پکڑے تھی لعین اب جلد سے کہتا تو آئین نام دین کو سے کوئی کہ کچھ عجائب میں حسین</p>
<p>۳۰۰ گھوڑے سے دنگا کے بصدیاں گر پڑے پانی کے ساتھ حضرت عباس گل گر پڑے</p>	<p>۳۰۱ خونین تڑپ تڑپ کے یہ غوار رہ جائے صد میر ہو کہ حسرت دیدار رہ جائے</p>	<p>۳۰۲ بڑھنے دیا نہ گھاٹ سے آگے دیر کو کیا گھر کر کچھار میں مارا ہی شیر کو</p>
<p>۳۰۳ جس کے حضرت عجائب میں شام گھٹنے کے چھپ چھپ منہ زانو پچھا علم جھک کر زمین پہنچا تین پہنچلا وہ اکرم گر گر ان تعجب سے پراسر ہو شرم</p>	<p>۳۰۴ کھلا حرم سر اس عمار کا پیر گو گھٹکے میں غسلیان تعجب کان میں گہر جس کا رنگ آرا جو آرا عرق تین تر کس خوش سے نفع سے ہاتھ کو چھو کر</p>	<p>۳۰۵ پیش قدم جسم تین گیا با دوسو غم افادہ جو وہ خاک پہ ٹوٹا جو عالم آئے تین دن چھوڑے کہ پند سے آرا کرم بانی شک میں جو عجائب میں جو شرم</p>
<p>۳۰۶ گڑے ہوا جگر اسد ذوالجلال کا سراپاش پاش ہو گیا پھر رکے لال کا</p>	<p>۳۰۷ شاید خبر نہیں ہو ا مام غیور کو آفتا پر پکار رہے ہیں حضور کو</p>	<p>۳۰۸ دینا سے آج اٹھ گیا حال نشان کا کٹھا ہو سرترا میں کر طبل جہان کا</p>

<p>۱۰۴ شفق ہی صبح کے تکتے ہوئی کہ یوں پہلے اٹھے کہ نہ سنبھالا گیا جگر کلینچہ چو پاؤں غلام کی کمر چلین کہہ چاہتے تھے کہ کوئی کیڑا چلے</p>	<p>۱۰۳ غریبین لنگیاں لگھرائے گئے سیدھی منو کی اسبیکرائے گئے بازو ہر آج داغ پر پائے گئے چاڑ گیا پھری سے جگ پائے گئے</p>	<p>۱۰۲ جانی کی لاش جانی نے پھینک دی ادا ایہ دل کہ نہ کے قریب آ گیا جگر بوسلے یہ آنکھیں کھول کے پیاس سے بوسلے یہ آنکھیں کھول کے پیاس سے</p>
<p>خورشید کیون چھپا رہیہ کیا واردات ہو کچھ سوچتا نہیں ہیں دن ہر کہرات ہو</p>	<p>عجاس کیا جانے گئے ہم گذر گئے محسن ہوا شنید حسن آج مر گئے</p>	<p>صدقے ہزار جان امام غیور کے بجکواٹھا کے گرد ہوا حضور کے</p>
<p>۱۰۵ عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا دیکھو جو ہم اسے سیکھتے ہیں فضا ابھی خبر نہ کسی راہ کو سنائے آکر جو جگر کیاد لگھرائے گئے</p>	<p>۱۰۴ کوئی تاج عرض باب کو تھا چو پیر دل کو ذرا سنبھالے پاشا جہ جہ زندہ ابھی ہیں حضرت عجب اس نامور گمبیر نے اب تو رانی قریب تو</p>	<p>۱۰۳ عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا</p>
<p>پرسا تو دون بھن کی طرف مجھ کو موڑ دو سرو پیتا چلو نگا مرے ہاتھ چھوڑ دو</p>	<p>خادم اٹھایا جگہ جگہ پاش پاش کو چلیے حرم میں لیکے ہشتی کی لاش کو</p>	<p>آرام آ گیا پیش روح و دل لگی آپ آئے کیا کہ دولت کو نین مل گئی</p>
<p>۱۰۶ ہزاروں قتل و غارت گری یوم وفات حضرت خیر جاوید پیر یہاں شہادت حیدر جاوید پیر صبر کمان بیاد داغ بار جاوید پیر</p>	<p>۱۰۵ عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا</p>	<p>۱۰۴ عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا عجب اس شکر کو کہ کوئی نہ جانتا</p>
<p>سیرا لم بتول کی جانی سے پوچھے صبر جو ان بھائی کا بھائی سے پوچھے</p>	<p>دو کوہ غم کے دل پہ جو اکبار گر پڑے پہلو میں لاش کے شہ ابرار گر پڑے</p>	<p>قدسی قطار باندھے ہیں ناقہ پتہ نور کے آئے ہیں باغ خلد سے نانا حضور کے</p>

<p>۱۱۷ کیا بندہ پوری جو ہے غور و غماز لاکھوں برس کی ریت جو اس موت کی شمار منہم کے جسم سے جو خلقتی جو جان دار نہواریہ مفاقت شاہ نامدار</p>	<p>۱۱۸ بہر کے نزع میں علی گجر سے کیا او شاہ نازہ و دوجان میں تیسے خدا بہر کو کوچ جو طوت گلشن بخت فرزند فاطمہ سے بخواراں دار</p>	<p>۱۱۹ یہ شب شربت جو تری غلای کا اوج ترتیرا سرسلنے لاش کے روتی جو بخت بغیر بھی بن عقیل و حسن بجان دار نہا تھا سے روتی بن بختاں جو بخت</p>
<p>کیونکر نہ ایسی مرگ پہ نازان غلام ہو ہنگام نزع جسکے سرھانے امام ہو</p>	<p>کر منع بھی کریں تو اکیلا نہ چھوڑیو عمو نثار باپ کو تنہا نہ چھوڑیو</p>	<p>پر سنا بھین شہید کا دینے کو آئے ہیں یہ تب تھا ر بھائی کے لینے کو آئے ہیں</p>
<p>۱۲۰ روئے لگے یہ کھٹکے چائش عیاد غار فرایا شہر سے روتے ہو کین تیرہ بین شمار کی عرض اب بننے خلقتی جو جان دار جو آ کر آپ کیلے بن پاشا نامدار</p>	<p>۱۲۱ یہ کھٹکے شاہ کی جانب بڑھایا کا پچھو ہو ہی ہوئی آگے کو کھو کھو پچھے نر سے خون کے قطرے ادھر ادھر کس پاس حنین چکا خری نطر</p>	<p>۱۲۲ آٹھ کھجور سے حضرت عیسیٰ کو کھجور تین تکیا دو بانی جو بختاں شمار جو جو مر راضیق مر بار و غمگار خدا تبار عاشق صادق و فاشا شمار</p>
<p>تو ایں کینچ کینچ کے شک جو آئیگا اب کون ہو جو قبلہ دین کو بچا آئیگا</p>	<p>شکا جری کا ڈھل گیا بھائی کی گود میں بھائی کا دم نکل گیا بھائی کی گود میں</p>	<p>بھائی کا کیا سفر ہو امین آپ مر گیا بچے مرے یتیم ہوں باپ مر گیا</p>
<p>۱۲۳ کیا یہ بھی جو موت سے او قدار نام بائیں تو بھین ریت پہ نہیں ملاقت کلام گبارا جو دم کی آمد شد کا بھی انظام کچھ ایسی آجی ہو کہ عبور جو غلام</p>	<p>۱۲۴ چلتے کسٹ کے سلطان جو رہ فریاد جو کر کے بھاس نامور بکس بکس حنین بکس بکس آئی صدا علی کی رقیب پر</p>	<p>۱۲۵ آواز شلستہ بگیا لٹی کبھی آکھین ادھر تھیں کبھی صبر کبھی اب جو بچہ کون رکھیا کبھی مر و احسن ناز و مری جو جو کبھی مر</p>
<p>پاؤنگا اب کمان میں امام غیور کو مئی چاہتا ہے کہ چھوڑوں حضور کو</p>	<p>فرزند تھا مرا یہ تھا راعسلام تھا جو حال ہو بجا ہو کہ پیار اعلام تھا</p>	<p>کیون مجھے منہ پھرایا تقصیر کیا ہوئی سب جس سے کا پتہ تھے وہ شہر کیا ہوئی</p>

<p>۱۱۱ پیشانی پر شہد والا برس خاک پیشانی پر شہد والا برس خاک پیشانی پر شہد والا برس خاک پیشانی پر شہد والا برس خاک</p>	<p>۱۱۲ آواز پر علی کی یہ آواز کہ ادھر آواز پر علی کی یہ آواز کہ ادھر آواز پر علی کی یہ آواز کہ ادھر آواز پر علی کی یہ آواز کہ ادھر</p>	<p>۱۱۳ پیشانی پر شہد والا برس خاک پیشانی پر شہد والا برس خاک پیشانی پر شہد والا برس خاک پیشانی پر شہد والا برس خاک</p>
<p>تور جو کہ کر کے شہد شریفین کو چرائی فاطمہ کہ سنبھاو حسین کو</p>	<p>صدہ جہانین بے پدری کے عظیم ہیں اک سو گوارا اندھو اور دو تیرم ہیں</p>	<p>پیدا تھی ہر قدم پر علامت نشان سے پیٹھ کو اکٹھ کیس امر احوال جان سے</p>
<p>۱۱۴ جلد ہی عیاں لڑکا دلدار کی لاش اکبر نے عرض شاہ ستی ما محسن کی لاش</p>	<p>۱۱۵ تو دل تھا ساواپ علی اکبر حسین تو دل تھا ساواپ علی اکبر حسین</p>	<p>۱۱۶ پیشانی پر شہد والا برس خاک پیشانی پر شہد والا برس خاک</p>
<p>آیا وہ کر تو ساتھ سیکھتے بھی آئیگی دیکھی چچا کی لاش تو جیتی نجائیگی</p>	<p>لنگی ہوئی تھی تیغ و سپر بھی دلیہ کی پرخون زہرہ سمندہ پہ رکھی تھی شیر کی</p>	<p>تو دل ہو کیوں فرس سہا باکدھر گئے سرویت کر حسین پکار سے کہ مر گئے</p>
<p>۱۱۷ دوست نہ پائے بچا کی طلب جو اس چچا کی جیسے ابھی تو چچا سے بچا کی کو مظلوم کیا</p>	<p>۱۱۸ گروں پر اسے کتا تھا کہ بار بار پیشانی پر شہد والا برس خاک</p>	<p>۱۱۹ پیشانی پر شہد والا برس خاک پیشانی پر شہد والا برس خاک</p>
<p>ہو ہوا بھی سے رشتہ الفت کو تو دونوں کس پرین انکی لاش کو جنگل میں چھوڑ دوں</p>	<p>خادم بزمہ سر پہ آتا ہوا اس طرح ولہل کو لوگ لگتے ہیں غلبہ میں جہل</p>	<p>پانی کو جو نہ ہاڑتے وہ خون میں تر ہوئے امان ہوا خاک کہ ہم پہلے پھر ہوئے</p>

<p>۱۲۴ میرداالت کے کچھ کچھ فیض نہ بھی ایسا پڑے والو دیوڑھی پہن جاؤ اور لاستے بن گھڑیں شکستہ شاہ کر لیا کے جسے جہاں دین بھی لکھ لیا</p>	<p>۱۲۵ بنا پڑا پشکر کے سے چوڑی دل کھڑا دیر حسین کی سبوتوں کی لال بیٹی بچھاڑیں کھائے جو باغی خوشحال ہی پونے کے لطفال خرمسال</p>	<p>۱۲۶ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ سوت پڑا پشکر کے سے چوڑی دل بنا پڑا پشکر کے سے چوڑی دل صاحب حسین کے سے چوڑی دل</p>
<p>موت آئی ان کو بیا سونکی تھیر سونکی ہو جو علی کی چھوٹی بہو راندہ ہوئی</p>	<p>فن ہو گیا سکینہ کا مونہ سال لکھی پھیدا کے تھے ہاتھ علم سے پر لکھی</p>	<p>جنگل بسا ویا شہ والا کو چھوڑ کے صاحب کہ مر چکے گئے آقا کو چھوڑ کے</p>
<p>۱۲۷ میتیں شکر گوشت سے بنی ہیں راؤ دھڑلے سے لکھ لکھ لکھ لکھ باتری صفت پیچھی لکھی لکھی لکھی نیشن لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۲۸ موتوں میں سے چھپا ہی بھبھکا چلائی تھی کہ تھکے ہوئے ہوئے اس غلام جھوٹے کسے تین تین تین تین نیشن کسے تین تین تین تین تین تین</p>	<p>۱۲۹ صاحب سکینہ جان گئی تین تین کاٹنے زبان کے کسے کسے کسے کسے میتیں لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی نیشن لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>ہو جو کاغل ہو کہ سکینہ چیل پڑی جلے سے بال کھولے دھن کھل کھل پڑی</p>	<p>بابا اکیلے ہو گئے آفت گہر لکھی ہو جو یہ پانی مانگنے والی نہ مر گئی</p>	<p>الفت کے دلہی کے سنا فی نہ چاہیے صادق ہیں آپ عدو ظانی نہ چاہیے</p>
<p>۱۳۰ کسے</p>	<p>۱۳۱ کسے</p>	<p>۱۳۲ کسے</p>
<p>جیتے پہ تھے اسلام ویاس کیلے زمزم ساہ لاؤ زوجہ عباس کیلے</p>	<p>مکڑے تھے تنی غم سے دل ہو گئے حکم چاہیہ تھا کہ نہ رہنا پکار کے</p>	<p>جنگل میں چھو گئے نہ تھکے ہاتھ تمام کے میتیں ہیں آپ امام کے بھائی امام کے</p>

<p>۱۳۱</p> <p>والی کمان سے لڑا تو تیرے کیلئے کیا کیا اس کو لڑنے کو لڑا کیا کیا کیا اب گھر سے کام کیا جو رضا گوارا کیا میری میری میری کب دریا کیلئے</p>	<p>۱۳۲</p> <p>کتنے شب کیوں نہ سوئے تم کو چاہتی تھی چاہتے ہیں ہم سو سو غم اچھے تو تیار نہ ام گر جو تو ہیں تمھاری جلدی کا جو ام</p>	<p>۱۳۳</p> <p>ہی ہو مری نصیب کی تیرے کیلئے کیا کیا غم کیوں نہ سوئے نہ سوئے کتنے شب کیوں نہ سوئے نہ سوئے والی مجھے یاد کرو دنیا اجڑا رہی</p>
<p>کیا اس کی زندگی ہے واثق پاس میری بھی قبر آپ کی تربت کے پاس ہو</p>	<p>کل ہم ہیں اور خبر و شمشیر میر ہیں اس کا بھی غم بڑا ہو کہ بچے صغیر ہیں</p>	<p>کیا راہ و رسم ہو ہی دنیا ہی شہین لو مڑی تو قید خانہ میں صاحب بہشت ہیں</p>
<p>۱۳۴</p> <p>جو جو طے کرتے تھے تیرے تیرے خضران کو گلے سے لے کر لیا بابہ سے پیٹنے کے لیے پاس کر لیا تھی جی آرزو تیرے عہدہ جی لیا</p>	<p>۱۳۵</p> <p>کیسی غفلت ہو اور شہر کی لال بچوں کی بات کا نہ نوکری کا ہونا جہاں تھی جیسے بالوں کی بیا بیا مرنے سے تمھارے سونے کیلئے بچا بچا</p>	<p>۱۳۶</p> <p>کیوں نہ سوئے نہ سوئے نہ سوئے میری میری میری میری میری دعا کا جو جس کے یہ غفلت روا نہ تھی کیا پائی جی اک مری سب کیلئے</p>
<p>صدقہ سے شہ کے جو غریب لیا ہم ہو صاحب تھیں خبر سے عداوت ہم ہو</p>	<p>اب ہل کے نہ دن نہیں اشیاق کی کیونکہ گھٹن کی دشت میں تین فراق کی</p>	<p>بیوہ خیر خواہ سے نہ موئے نہیں ساکھی برا بھی ہو تو اسے چھوڑتے نہیں</p>
<p>۱۳۷</p> <p>میں نے بلبلین کیلئے پیراں تیرے آج کا اور تم کو سلامت اسے خدا مراؤ نہیں شمس کے لڑا با وفا پسے پسے ہیں کی جو شہر سے چلا</p>	<p>۱۳۸</p> <p>صاحب تھیں تیرے کو باطنی غریب دیا کا قرب سے تیرا شک ہو میں اور آپ کی شہر سے تیرے چلا نہ سوئے نہ سوئے نہ سوئے نہ سوئے</p>	<p>۱۳۹</p> <p>یوں نہ سوئے نہ سوئے نہ سوئے صدقہ کی مری کوئی اس کے نہیں میں نے جہاں نہ سوئے نہ سوئے نہ سوئے نہ سوئے نہ سوئے نہ سوئے</p>
<p>کیا کیا نو از شہین ہیں امام غیور کی لے آؤ تم بھی جا کے بلالین حضو کی</p>	<p>تڑپوں نہ کس طرح کہ نہی واثق صدقہ کئی فراق کی یہ پہلی اتھ</p>	<p>دیتی ہوں واسطہ میں نہ شہر کا والی مجھے نباہیہ صدقہ حسین کا</p>

<p>عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو</p>	<p>عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو</p>	<p>عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو</p>
<p>جب تم نہ ہو تو خال ہو دنیا رشتہ مجاہد بھی اپنے پاس بلا لو بہشت میں</p>	<p>انجام کا سب کیلئے مرنے کو ہے بی بی خدا سے کیا کسی بندہ کا روبرو</p>	<p>جلو اپنے مزار پر مولا کے نور کا خاک شفا میں قبر ہو صدہ حضو کا</p>
<p>عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو</p>	<p>عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو</p>	<p>عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو عجب کیونکہ تم نے میری شان و شوکت کو</p>

[illegible][illegible]

<p>۴۱ میرانیں علیؑ نے تیرا بیجا بیعت کیا یابندہ زواج سلیمان بیعت ہے سورج خضر سلیمان بیعت ہے میرانیں دیو سے کدخان بیعت ہے</p>	<p>۴۲ ہر خیر خواہ بیعت کرنے کو ہندو لیکن میرا نام جو اسطر کا بازو بچپن میں جو جو راز غلطی کا پیلو پھر طبع میں ساری کجی ہم اچھی</p>	<p>۴۳ حیدر سے کبھی میری بیعت نہ تھی روز و رات بہت کجی میری بیعت تھی میں بابری سے نہ تھی بیعت کجی مرافت تھی کجی کو اسون کجی</p>
<p>طفلی سے اسے عشق امام و سر تھا شد اس پر فدا تھے وہ شہ دین یہ فدا تھا</p>	<p>خلق امین جو انور دی شاہ بیعت امین تھے علم امامت کے سوا سب کجی امین</p>	<p>یہ و نون لہ جان سول دوسرا تھے صدر تھے کبھی اس پر تھے کبھی اس پر فدا تھے</p>
<p>۴۴ کیا بد کیا نشان تھی میری بیعت کیا حسن تھا کیا خلق تھا کیا بیعت کیا علم تھا کیا عقل تھا کیا بیعت کیا علم تھا کیا عدل تھا کیا بیعت</p>	<p>۴۵ بیلہ اپنی بیعت کا یہ حال جو تھی جب غلام کو دنیا سے بیعت کی تھی باز تھی زمین و آسمان کی بیعت تھی جہم و جہنم کی بیعت تھی</p>	<p>۴۶ جب بیعت خلق سے تھی اتنی تقدیر کی حق سے سنا جاتا اور الگ تقدیر گر نہ تھی بیعت اس پر سنا جاتا میں اس کا تقدیر تھی اور کجی</p>
<p>جب تک مہ و خورشید میں یہ نور ہو گیا عالم میں علم دار کا مذکور ہو گیا</p>	<p>جس روز سے آئی تھی یہ لکھ کر مین بہتی تھی شب و روز تنہا میری مین</p>	<p>منا از غلامو مین جو گفام ہو میرا زہر کی کینز و مین ٹرا نام ہو میرا</p>
<p>۴۷ اس لئے شب و روز تھی بیعت کا دادا تو ابوطالب غازی سا بیعت کا عم حقیر طیارہ میری بیعت کا اور والد ماجد جو بیعت کا</p>	<p>۴۸ و عوی کی بیعتی تھا اسے بیعت تھی تھا اسے بیعت آل رسول عربی مطلب تھا اپنی اسے اسے بیعت تھی آگاہ تھی پیکر کی حالی بیعت تھی</p>	<p>۴۹ تھی میری بیعت نام نہا بیعت تھی کس طرح بیعت قبول کرے خلق تھی جلد اس کو بیعت کا کا بیعت تھی اس لئے بیعت اس پر بیعت تھی</p>
<p>فرزان کو غلامی کا حسین بیعت علیؑ کی باد کو کینزی کا شرف بیعت نبیؐ کی</p>	<p>مصرف وہ فتنہ سے کجی نہ تھی بیعت تھی تو بنے فرزند و نہ پھر کے فدا تھی</p>	<p>دکھائی جو تصویر میری بیعت رسالت عباسؑ علیؑ نام و کھا شیر خدا تھی</p>

<p>۴۱ لو داری فاداد غلام آید پیا فعلکین چنانکے متاعی ملو جابا</p>	<p>۴۲ خوش ہو کے یہی خضر کیمیا عین تنہا جو کچھ نذر آئے تیرا حاضر ہوں کرو جلد خدا کے تیرا لازم ہوں بان علی حسین تیرا</p>	<p>۴۳ دور اشد اسد نے دیکھا چرخ جنگاہ کی آنکھوں کے تلے پھر گئی پیکر سنو کا خیال آ گیا حالت بدی یاد آئی بھری مشک کھچو پیکر</p>
<p>۴۴ آقا ہو ہمشاہ ہو سردار ہوا کے مالک ہو تمہیں اور تمہیں متا ہوا کے</p>	<p>۴۵ گو عمر میں چھوٹا ہو گل اندام تمہارا پر خلق میں ہوئے گا بڑا نام تمہارا</p>	<p>۴۶ طاقت نہ رہی ضبط کی احمد کے صوفی کو تزویدک خاصہ کے غش آجا کھلی کو</p>
<p>۴۷ چھاتی سے لگا کر اسے بے شکوہ یقوت روح ہو اور وقت بازو اس گل سے فادادری کی آتی جو بھبھو آتش مر سے بایا سے شتاب جو ہو کو</p>	<p>۴۸ ماد کوئی فزونی تقریر خوش آتی لب کے بلبلین سے پشانی لب کے بلبل سے باخ آئے کیکرانی کی عرض کروندی جو فزونی بانی</p>	<p>۴۹ عجب جوش کو لب کے گلے آنکھیں پیا جوش سے عجب جوش کے بازو بھبھو فرمانے جھکے اندین نیلین فاداد صدقہ تر سے ای لب زمر کے دگر</p>
<p>۵۰ یہ شیر بد گادی شیر کرک گا الہ اسے صاحب تو شیر کرک گا</p>	<p>۵۱ تھاوین ادا کرنے کا اسکے سر پر آپ اسکو خدا کیجے زہرا کے سر پر</p>	<p>۵۲ ماقم تراہر قرنیہ خانہ میں رہے گا شہر تری الفت کا زمانہ میں ہرگا</p>
<p>۵۳ بلبلت بریں کا ہوا وہ گریں والا مان سے لہا تم نے مر جان پش پش مانی تھی تیرا تھلائی اسے پالا اب تم کو رون کی نین شاد نہ الا</p>	<p>۵۴ چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے عجب اسے تباہ تھے چھوٹے چھوٹے وہ ابل و جا جوئے تباہ کو کوئی</p>	<p>۵۵ گر دشن چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>
<p>۵۶ حق الفت زہرا کا ادا کرتی ہو پیا جو عہد کیا اسکو فاکرتی ہوں بیٹا</p>	<p>۵۷ میں عاشق فرزند رسول و سر ہوا سو بار جو زندہ ہوں تو سو بار فدا ہوں</p>	<p>۵۸ پانی جو ہو ابند دل جان نبی پر اس روز کھلا حل و عباس علی پر</p>

<p>۴۱۵ چن چن شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد</p>	<p>۴۱۶ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ</p>	<p>۴۱۷ جو جو مسرت الی مسرت الی جو جو مسرت الی مسرت الی جو جو مسرت الی مسرت الی جو جو مسرت الی مسرت الی</p>
<p>۴۱۸ کہتے تھے کہ رخصت کا ہانا نہیں ملتا جباتے ہیں مرنے پہنچا یا نہیں ملتا کہتے تھے کہ رخصت کا ہانا نہیں ملتا جباتے ہیں مرنے پہنچا یا نہیں ملتا</p>	<p>۴۱۹ دل ہلکا سینہ میں زندہ ایسی خبر ہے جگر کے جو اٹھی تو دوا گر گئی سر سے دل ہلکا سینہ میں زندہ ایسی خبر ہے جگر کے جو اٹھی تو دوا گر گئی سر سے</p>	<p>۴۲۰ شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد شمشاد</p>
<p>۴۲۱ کھانا جو کھانا کھانا کھانا کھانا جو کھانا کھانا کھانا کھانا جو کھانا کھانا کھانا کھانا جو کھانا کھانا کھانا</p>	<p>۴۲۲ بر باد میں ہوتی ہوں سبھا لہجہ بی بی لہجہ بی بی سبھا لہجہ بی بی بر باد میں ہوتی ہوں سبھا لہجہ بی بی لہجہ بی بی سبھا لہجہ بی بی</p>	<p>۴۲۳ کرتا ہوں واقع میں شمشاد شمشاد دوسا تھم اہو وقت میں لہجہ بی بی کرتا ہوں واقع میں شمشاد شمشاد دوسا تھم اہو وقت میں لہجہ بی بی</p>
<p>۴۲۴ لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں لاشوں میں</p>	<p>۴۲۵ چلائی تھی منہ لوندی سکوار امیر صاحب ان فتنوں کے صدمے مجھے چوڑا کر صاحب چلائی تھی منہ لوندی سکوار امیر صاحب ان فتنوں کے صدمے مجھے چوڑا کر صاحب</p>	<p>۴۲۶ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ</p>

<p>۵۲۷ جاوید و جن کو چوہا لاکھو پیہم جو اپنے فرمایا خدا دین کے یہاں کاندھے پہ اٹھایا علم کا ہونام سجایا حرم آج کے یہاں</p>	<p>۵۲۸ شب بخیر کہ چوہا لاکھو پیہم وہ دلا دلا اس حال توین کیا رون فقر میں عاشق عیاس علی حضرت پیکر سوا بویہ و درو کے جہاں سے نکلیں</p>	<p>۵۲۹ چال نہا جب پر سحر سنے سارا گجلب کے کہا جلد ہو سب بچ صفحا آ جا جو سو سے شرم الیہ کا بیارا ان غازیہ و رو کے رہو دریا کا بیارا</p>
<p>شہوین مخوار شہنشاہ زمین ہوں پر و دوم تو بخشو کہ بھی تشہ و ہوں</p>	<p>کتے تھے تشفی ابھی میری نہیں ہوں پھر چھاتی سے لگی او کہ سیری نہیں ہوں</p>	<p>کر قتل کیا باز دے فرزند نبی ہ کو جیتا ہی کہ پورینک حسین ابن علی ہ کو</p>
<p>۵۳۰ لیکھ لکھ گنجیم سے بادیرہ خونا بانی جو سوار ای تو یکا سے شہید ہوا ای وقت دل است جان ایو فادار جہاں کے کلیمے سے جاوید ہوا</p>	<p>۵۳۱ جب آخری لکھ لکھتا ہو علما گئے ہیں کلیمے کو کراہے ابرار جس وقت سنجلتے ہیں تو کرتے ہیں گفتار جا جا ہوں قابو زمین و مہر از ہمار</p>	<p>۵۳۲ یستے جی عجب تہمت ہو انکار عاشقین کا شاد و دلچسپ ہے چہر عاشقین کی زندگی میں بڑے عالم پنچاںم تشنا تیرے جیسے ہے چہر</p>
<p>قسمت بھین باغ ہوئے مگر کھوئی جہاں تم جاتے نہیں روح جدا ہوتی ہو جہاں</p>	<p>رفت کا ہویہ جوش کہ تھرتھرتے عیاس ہر مرتبہ قدموں سے پڑ جاتے ہیں عیاس</p>	<p>دریا عجب معرکہ آرائی ہوئی تھی وہاں کی گھٹا چار طرف چھائی تھی</p>
<p>۵۳۳ یہی فتح خدا کوئی نہیں کہ جاکر بان لشکر تو تھے تہن عیاس لاد متر با قدم فرق ہو آہ زمین و صند بہ طور نظر آتے ہیں اس کے تہن</p>	<p>۵۳۴ جانی ہو ڈیو جی ان شہزادان عیاس جھپکے علی آدین قزاق نہیں پڑی ہیں جہنم میں جیسے چھپ چھپ بانی سیکے است سوار در سویدان</p>	<p>۵۳۵ تہن تہن جہنم کو شہزادگان جہنم برق ہر اس صند میں جہنم گواہ کہ کالے تہن تہن لاد گھٹا چار طرف چھائی تھی</p>
<p>حیدر کی طرح ہاتھ زمین شہر دوم ہو ہر نہ پتہ تو مشکیزہ ہو کاندھے پہ علم ہو</p>	<p>جو ہر مری قسمت میں نصیب ہے ہونگی با با کور و لاؤ نہ میں پیاسی ہونگی</p>	<p>نرکش کے جو تھرتھرتے گلے ہوئے اڈر تھے کہ ڈٹے کوہین کوئے ہوئے</p>

<p>۴۳۰ اے مست زارہ پوش تو از کسے خست بخت کن کنیز سے ہے یا تو بچے وہ کہ کوئی شکر کوئی زارہ بچے اور میں ہزار لکھوں بچے</p>	<p>۴۳۱ ازدلی کہ از توین بچے کجا ختم تھا بچہ پوشی یا را بطور توین بچے کجا ایسی کہ عورت زارہ بچے ختم تھا بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>	<p>۴۳۲ بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>
<p>کو سون ہی دفر پہ شام ہوا تھا اک پیاسے کی خاطر یہ سراج نام ہوا تھا</p>	<p>دل سہم گیا سینہ میں ہر سہن جان کا تحریر نہ تھی سرے کی چلہ خالکان کا</p>	<p>وہ قابض و جسد اہل جفا تھی عباس کی شہر کے قبضہ میں قضا تھی</p>
<p>۴۳۳ بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>	<p>۴۳۴ ختم تھا کہ ہاں سے پیاسہ ختم تھا عباس لا اور ہوا نام ختم تھا بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>	<p>۴۳۵ بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>
<p>نود حسن نے منہ آنکے قدموں سے ملا تھا ہر عضو بدن نوکے سا بچے میں ٹھلا تھا</p>	<p>لخت جگر صاحب شمشیر دوسرے ہون ہیشار کہ میں شیر الہی کا پسر ہون</p>	<p>تھی خشتان بان پیاس کی گرجی دہن میں آئی جو ہوا سرد تو جان آگئی تن میں</p>
<p>۴۳۶ بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>	<p>۴۳۷ بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>	<p>۴۳۸ بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>
<p>بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>	<p>بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>	<p>بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے بچہ پوشی یا را بطور توین بچے</p>

<p>۵۴۵ دل سے کیا کہی ہو جس کی تیرے لڑنے میں نہ تھا شک کہ جس کی تیرے سینہ پہ چھو کر دیکھ کر تیرے</p>	<p>۵۴۶ گھوٹے کے کما اور اس کے کجانی ہر چیز پر دو دہن سے تیرے پیر میں تیرے آپ کو کیوں تیرے</p>	<p>۵۴۷ لے</p>
<p>سب صوٹ غریب بدن چنگیا اٹھا چار آئینہ تیرے رخسارہ بن گیا اٹھا</p>	<p>ہاں خیمہ کیا بچکے اگر فوج ستم سے چار آنکھیں نہ ہوں تو فرس شاہ ستم سے</p>	<p>دل سینہ میں بیتا ہے پیا چو کے الے شکیزہ سبھا لون کہ اڑوں فوج ستم سے</p>
<p>۵۴۸ اس نے دیکھی جو بے حس و حرکت دیکھا کہ جس کی راز کو تلواریں خالی پہاڑ کی تیرے سر سے غازی نے خالی سینہ تو کھینچ کر دیا اور شک پکالی</p>	<p>۵۴۹ دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے</p>	<p>۵۵۰ دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے</p>
<p>ہر ملک میں لشکر کو بگاڑتے تھے عباس پانچ لے جان لڑاوت تھے عباس</p>	<p>جون شیر اور ہر اوراد حجاب تھے عباس ملوایں ہی پڑتی تھیں جہاں تھے عباس</p>	<p>بے پانی ہے ضعف سوا ہو گیا آقا طاقت ہی تھوگی تو کیا ہو گیا آقا</p>
<p>۵۵۱ لو غار دیو اور دیو اقبال کیا تھا فوج کے تیرے تیرے تیرے دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے</p>	<p>۵۵۲ دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے</p>	<p>۵۵۳ دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے دیکھا کہ جس کی تیرے کھلے</p>
<p>بھائی کو دھوکے پہ چاکر چیم لاشہ علی کہ کایے آئے ہیں شیم</p>	<p>تو اور تو اسکی صفت عدلی طرف تھی اور آنکھ خیا مشہد الا کی طرف تھی</p>	<p>تو پی لے اگر شدت نشہ دہنی ہے اب ہم میں یہاں نہ ہو اور غزنی ہے</p>

<p>۵۵۴ سب بی بیان غم سے چلے گئے وہ دہنی ہو کر چلے گئے چلانی جو عباس سے لڑا کس خشک لب سے چلے گیا</p>	<p>۵۵۵ تختِ عرشِ عباس سے چلے گئے اک لکڑی تو سے چلے گیا شہر سے خطرات کو چلے گیا چلے کو چلے گیا</p>	<p>۵۵۶ راہِ دین میں چلے گئے سب بی بیان غم سے چلے گئے چلانی جو عباس سے لڑا کس خشک لب سے چلے گیا</p>
<p>۵۵۷ لہتی ہے مدد کرنے کو آنا نہیں کوئی ہو دوسرے بابا کو پچانا نہیں کوئی</p>	<p>۵۵۸ سجد ہو میں نیاسے نہ کر کے عباس شکیرہ لیے چھاتی تلمر کے عباس</p>	<p>۵۵۹ عقبات سے چلے گئے سب بی بیان غم سے چلے گئے چلانی جو عباس سے لڑا کس خشک لب سے چلے گیا</p>
<p>۵۶۰ بہشتی جی کے عباس علی اور دوسرے کے عباس علی چلے کی طرقت چلے گئے دعوتِ درد دار کے چلے گئے</p>	<p>۵۶۱ خاکِ کونین کے عباس علی ہر بیت جو اس میں چلے گیا گشتِ زمانہ جو کو چلے گیا خاکِ کونین سے چلے گیا</p>	<p>۵۶۲ فیاض و عالم میں امین عباس شبِ گلین آسان میں کہ ہفتہ کشاں</p>
<p>۵۶۳ مڑ کر طرف است نظر کی کہ یہ کیا تھا ہلو اسے یان و سر باز بھی جدا تھا</p>	<p>۵۶۴ مڑ کر طرف است نظر کی کہ یہ کیا تھا ہلو اسے یان و سر باز بھی جدا تھا</p>	<p>۵۶۵ مڑ کر طرف است نظر کی کہ یہ کیا تھا ہلو اسے یان و سر باز بھی جدا تھا</p>

<p>۴۱ جہاں علی قیل ارباب غائب قد شید سحر دم و لطف و عطف ثابت قدم جاوہر شکر ضابط میشیر غلبہ ہے خط شکر غائب</p>	<p>۴۲ کیا حسن ہو کیا خوب کیا خوش کیا زور ہو کیا دبیر کیا شوکت صناعی حق اسکے لیسے کیا معرضوں خوبی پہ لطافت گلزار ہے</p>	<p>۴۳ میلن جہان کے نور میں تاب زیر جو بند کیا لافالک میں تواب زور ایسا کہ کوہ دران میں یکا عرب ایسا کہ توبہ تار میں لاف</p>
<p>کس شوق سے صدقہ ہوا فریبی قرآن علم احسین بن علی کے</p>	<p>نیمون کیا تعزیر و انکس مکین فکر قد و قامت سے قیاس ہے ہمین</p>	<p>حسن ایسا کہ خورشید کا منہ زرد ہو یوسف کا بھی بازاں ہیراں ہر ہو</p>
<p>۴۴ نکاح سے مراد نام جو شکر زبان دل سے بھر آئے کیوں پیر کا چاہے کچھ شکر کی یہ شائین قطرہ بہشتی سے پیار ہے ان کا</p>	<p>۴۵ الہ سے نہ شکر ہی عجب کو شکر فیضوں کی پناہ اور مدد شکر پیشکش لعل جو زین علی با حضرت عجب شکر کیا شکر</p>	<p>۴۶ ساؤت سے اور شکر آبی کا پیر جوار جو ہر نام و فالاکہ پیر منج ایسا کہ کبیر دراقا لطف ہے اور ایسا کہ شکرین کا شکر ہے</p>
<p>تھے پاس سب خشک و ریکنا تھا وہ کہ گیا دنیا میں جو کچھ حق وفا تھا</p>	<p>اعجاز و کرامت سے کہہ تو بجا ہے بیرت سے اور شکر علی عقدہ کشا ہے</p>	<p>یاد ہو تو ایسا ہو جو صفہ ہو تو ایسا عاشق ہو تو ایسا ہو برادر ہو تو ایسا</p>
<p>۴۷ الہ سے اقبال سے عزت و توقیر ارشاد کرین وقت باز ہے پیر سزا بقدم شکر کر اس کی تصویر ضرغام و فاعا حق جیج شکر پیر</p>	<p>۴۸ میلن سکادہ شکر جو فیض علی کا عظیم کا آغاز ہو اور شرع کا انجام بستے برکت اور الفت دل اسلام ہو بین سعادت پہنچاں کا انجام</p>	<p>۴۹ جسٹن محنت و خار سے شکر علی کا ان کو بھی ایسا شکر سے شکر علی کا حضرت کو بھی ایسا شکر سے شکر علی کا چونکہ یہ قدر ہو شکر علی کا</p>
<p>پیدا ہو شجاعت رخ کلام سے شیروں کے جگر کا پتہ ہر نام سے</p>	<p>یا اسم مقدس تو سید اذلی ہے اعلیٰ ہو نہ کیونکہ شکر ایسا کا علی ہے</p>	<p>فرمانے جہان تن شکر ہو عباس قوت ہو مرزا و مرزا شکر ہو عباس</p>

<p>۴۱۱ اولیٰ تھے تختِ خست تو اوجِ تخت اولیٰ تھے تختِ خست تو اوجِ تخت</p>	<p>۴۱۲ کیا تیرے یہ بارگشاہ نام کیا تیرے یہ بارگشاہ نام</p>	<p>۴۱۳ میدانِ شہادت میں جو اولیٰ تھے میدانِ شہادت میں جو اولیٰ تھے</p>
<p>۴۱۴ لکھتے تھے نشانِ ہر یہ احمد کے جی کی لکھتے تھے نشانِ ہر یہ احمد کے جی کی</p>	<p>۴۱۵ یہ احمد خمار کے پیاروں کا مکان یہ احمد خمار کے پیاروں کا مکان</p>	<p>۴۱۶ عباس کو بانی کے نہ ملنے کا الم تھا عباس کو بانی کے نہ ملنے کا الم تھا</p>
<p>۴۱۷ گردنِ بے تاجی کی طرح تھے گردنِ بے تاجی کی طرح تھے</p>	<p>۴۱۸ آگے سے جو پڑی تھی تو پیدل آگے سے جو پڑی تھی تو پیدل</p>	<p>۴۱۹ بہارِ زمیں پر تھے جیسے پہاڑ بہارِ زمیں پر تھے جیسے پہاڑ</p>
<p>۴۲۰ پر دانہ مجمعِ رخِ شاہِ ہند تھے پر دانہ مجمعِ رخِ شاہِ ہند تھے</p>	<p>۴۲۱ مختر تھے یہ غنیمت تھا عباس علی کو مختر تھے یہ غنیمت تھا عباس علی کو</p>	<p>۴۲۲ بہارِ کسی کو نہ وہاں لاؤ نگاہیں ملی بہارِ کسی کو نہ وہاں لاؤ نگاہیں ملی</p>
<p>۴۲۳ عباس کی طرح تھے تیرے تھے عباس کی طرح تھے تیرے تھے</p>	<p>۴۲۴ میدانِ شہادت میں تیرے تھے میدانِ شہادت میں تیرے تھے</p>	<p>۴۲۵ نہایتِ پارس کے تھے تیرے تھے نہایتِ پارس کے تھے تیرے تھے</p>
<p>۴۲۶ عاشق تھے زبس دوش محمد کے کہیں کے عاشق تھے زبس دوش محمد کے کہیں کے</p>	<p>۴۲۷ آقا مراد جیسا کہ دوش بہو مٹی ہو آقا مراد جیسا کہ دوش بہو مٹی ہو</p>	<p>۴۲۸ پر بجائی کی تنہائی سے بھرتے تھے عباس پر بجائی کی تنہائی سے بھرتے تھے عباس</p>

<p>۴۲۲ دو جہانجی اور ایک جہانگیر اس طرح گزرتے ہیں جیسے کیا درو جو اس وقت کہ تباہی پھیلے اس جہان کی صدیاں چلی آتی ہیں</p>	<p>۴۲۳ اک اور کی جو کہتی ہے درو بخارا فریاد جو میں سناں کرتی ہو چکا جہلا درو میری شک کہ کوہ میں تیرا پہنچتی تھی تیرے کیسے جو درو دادا</p>	<p>۴۲۴ روئے میں لہی بادرم سرو بھرا ہے تو سن تو کہ فریاد میں کیا درو بھرا ہے</p>
<p>۴۲۵ آفاق میں یہ جاہ و شہر کس لیے ہو لائق یہ علم کے ہو علم اس کے لیے ہو</p>	<p>۴۲۶ عجاس پہ کر کوہ تم آج گرے گا بے مشک بھر نہر سے خالی پھر رگا</p>	<p>۴۲۷ دینا سے وہ مظلومہ سفر کر گئی ہوگی روئے کا یہ فعل ہو تو وہی مری ہوگی</p>
<p>۴۲۸ اجلال محمد رخ زریا سے عیان ہے سب شان بزرگوں کی سر آسمان ہے</p>	<p>۴۲۹ جب تیغ کھنچی تھلکہ لشکر میں ٹرے گا کس کا یہ کلیہ ہے کہ جو اس تیرے لگا</p>	<p>۴۳۰ تو رہ عجب اس صفا اور روشن غور شد نظر آیا چراغ تو دامن</p>
<p>۴۳۱ شوق اکی قد ہوئی گاہی چرخ بر سن کو کیا دیکھتا ہو رشک جگ جگ تیرے</p>	<p>۴۳۲ اللہ نے بخشا تھا عجب لب نظر کو تھا آنکھ ملانے کا نہ مقدور بشر کو</p>	<p>۴۳۳ بیوہ نہیں خیمہ میں یہ روینکا غل ہے مشتوق کماشتق کے جہاں ہوینکا غل ہے</p>

<p>۴۳۶</p> <p>کیا دوش باریک چرخ شاہ خست کی ہو از آن کے پیر کی ہونے نہیں خجل نہ خور شدینے ماہ اندر کا لفظ اس عیان ہوا ہوا</p>	<p>۴۳۷</p> <p>تجربہ سے بولام سرمد اختر عباش کے تو عیب تھا ہوا فکر نزدیک جو اٹھ جائیں منہ کیجے کیم اس غازی طرح طرح کیجے کیم</p>	<p>۴۳۸</p> <p>تکلیف دہ سکار چا سوی عکس اور غیظ سے بایں رخ ہوا عکس غصے سے کھڑے ہوئے کیم عکس میں کھانگی کیم کیم عکس</p>
<p>دیکھو تو حشم باز وی شاہ شہدا کا سایہ سر ز نور یہ ہر دست خدا کا</p>	<p>تکوا چلی کر تو خدا جانیہ کیا ہو کچھ فکر کر ایسی کہ یہ بھائی سے جلد ہو</p>	<p>ابرو پہ تو بل آگیا شمشیر کی صورت دیکھا طرف تہم عین شہر کی صورت</p>
<p>۴۳۹</p> <p>کیا باغیچوں میں نہ ہو شاہ شاہ چاہے آئینہ کو دیکھ کر شاہ شاہ کرواں میں زردہ کی کہ میں کچھ کچھ</p>	<p>۴۴۰</p> <p>اس شخص کی سوس کے شہید کیم حاکم ہے تو سے عکس عکس عکس ظاہر جو وفاداری عکس عکس بیات نہ ایگانہ ایگانہ عکس</p>	<p>۴۴۱</p> <p>عقل کی طرح کانٹا کیم شاہ شاہ چھپی چھپی شاہ اور شاہ شاہ نہیں شہر میں یہ تقریر زبانی عکس حاکم نہ شہر میں چھپی چھپی عکس</p>
<p>قبضہ میں قضا جیسے کمان و شہر ایسی شمشیر کا دم بند ہو جس سے سپر ایسی</p>	<p>خون اس کا پسینہ پہ شہرین کے گرسے گا ہو جائے گا لکڑی پہ نہ بھائی سپر رگا</p>	<p>غصہ کی باتیں نہ لڑائی کے سخن میں سن لیجئے حضرت کی بھلائی کے سخن میں</p>
<p>۴۴۲</p> <p>میزور کہ چار آئینہ فواد کا تو ہے مجاہد شہر کمان میں جو یہ جو ہے وہ پہنچ کر کہ شہر میں جو یہ جو ہے کے کسے اسکو سکتا ہے جو یہ جو ہے</p>	<p>۴۴۳</p> <p>بہن بان فاختہ خلیفہ صفہ دیکھا کہ لالچ ہوا خلیفہ صفہ انکے ڈر گین پاؤں آئین کے صفہ پہنچ آئی بہن فاختہ کا جو جو</p>	<p>۴۴۴</p> <p>نور باطل کے کیم کیا و نیچام تجربہ سے عکس کے بولام و نیچام آئے ہیں عکس کے کیم کیا و نیچام خوشی کے تو جو نام کی حالت عکس</p>
<p>گھوڑا وہ کہ بھلی ٹیڑپ گرد ہوئی ہو یہ گرم روی ہو کہ ہوا سر ہوئی ہو</p>	<p>سادت میں نور نظر شاہ جفت ہیں یہ جسکے طرف ہیں اس کی طرف ہیں</p>	<p>مشتاق ملاقات کے سچے بے برہن وہاں ہاں تھوہن نہ زین کے وارک ہیں</p>

<p>۴۴۴ کوکا ہو چکا کا قری فوج کمال دن باک جو کوئی تو کروں کمال اکٹا دن قالم ہون دن وفاق کمال آقا سے عدالتی پس مرزا کمال</p>	<p>۴۴۵ اور دل ہو سکھنے کی گریہ کمال پیشہ کی بے گناہی کمال زینت کی رازداری کمال ریپ کی رازداری کمال</p>	<p>۴۴۶ چلے بس ہوا اور کوئی نہ ہو فان آگے فاطمہ کی فاطمہ سالاری جو بان لاکھ ہوئی فاطمہ نظارہ ہوا اور کشتیوں کی فاطمہ</p>
<p>مرکز بھی نہ دین بن میر جان رہے گی بھائی یہ مری روح بھی قربان رہے گی</p>	<p>رہی سب بند جا عا بڑیا رہے گا حضرت کا پسر گھوٹے پاسوا رہے گا</p>	<p>جاگیر بھی ہاتھ آئے گی احت بھی ملیگی دولت بھی مدینہ کی حکومت بھی ملیگی</p>
<p>۴۴۷ روشن ہو زار منجھے شمع ناست بیس بون اور پونچھ ناست ہوا بدشتہ شیریں بیجا کی شہادت میت جگہ شہر مدینہ کی حکومت</p>	<p>۴۴۸ میاں نے جسم ہونے کی فاطمہ مسکوتہ ہوا یہ کہ جسے پناہ شرافہ کا گناہ کیا فاطمہ قربان زبان بند اور فاطمہ</p>	<p>۴۴۹ کیونکہ چلے گئے ہیں اور کمال انسیوں کے ایسا جو کمال وان اپنی ہی موجودہ کمال حاکم مدینہ لشکر کے مدینہ کمال</p>
<p>تخت پر بیٹھ جاکر نہیں ہت پھر خاک ہو دنیا میں جو شیر نہیں ہت</p>	<p>میں عاشق شیر ہون میں ل فاطمہ سرتن سے جدا ہو یہ نہ بھائی سجد ہون</p>	<p>از ہما زمین بعض حسد اور کسی سے ہم کو تو عداوت ہو حسین ابن جلی سے</p>
<p>۴۵۰ حکومت کر کیا خیر ہو اور فاطمہ بان طوفان و صبح اور اس شام فتنہ میں کوئی نہ ہوا کمال نہایت غلامی شاد و غلام ہو کمال</p>	<p>۴۵۱ اس قدر سادی کا نرا کو کمال ہو شوق نہ شہر کے شہر سے جلاو چون صرف غلط و فتنہ عالم سے شادون ان حکم میں کوئی نہ ہوا کمال</p>	<p>۴۵۲ نہایت کوئی نہ ہوا کمال نہایت کوئی نہ ہوا کمال نہایت کوئی نہ ہوا کمال نہایت کوئی نہ ہوا کمال</p>
<p>پھر شہر کا بھر کی ہر جا نہیں ہت وان دولت نیا ہو تو یان دولت ہت</p>	<p>واقع نہیں کر رہا ہے اولاد علی ظالم مرے منہ پر یہ سخن ہے اولی کے</p>	<p>احمد کے نہ جیہ در سے نہ نہ لے لے لے بیاسا پسر فاطمہ کوئی نہ کرین کے</p>

<p>۴۴۴ بھائی کو وہ پکارا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا</p>	<p>۴۴۵ بھائی کو وہ پکارا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا</p>	<p>۴۴۶ بھائی کو وہ پکارا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا</p>
<p>لیکن فلک طرے کرتے نہیں دیکھا بھائی کو کبھی بھائی سے پھرتے نہیں دیکھا</p>	<p>نکھ پانکو دیا کے کنا کے عیاس دیکھ آؤ تو لڑنے میں کد لگے عیاس</p>	<p>عیاس کی ہر خبر عیاس کی ہر خبر بیکہ کو بھلا ہاتھ سے کیوں کوئی ہوی بی</p>
<p>۴۴۷ بھائی کو وہ پکارا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا</p>	<p>۴۴۸ بھائی کو وہ پکارا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا</p>	<p>۴۴۹ بھائی کو وہ پکارا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا</p>
<p>یاد نہ سنوین کہ جاہو کے عیاس یہ غل ہو کہ بھائی قدام ہو گئے عیاس</p>	<p>وہ تفرقہ انداز ہو مرد و خدا ہے شہید کے دشمن سے علاقہ تھیں کیا ہے</p>	<p>بابا تو مے ہوئے سرود یہ تصدق ہو جاؤ دکان میں بی علی صخرہ تصدق</p>
<p>۴۵۰ بھائی کو وہ پکارا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا</p>	<p>۴۵۱ بھائی کو وہ پکارا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا</p>	<p>۴۵۲ بھائی کو وہ پکارا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا بھائی کی جیلا</p>
<p>کھجاس کے عاشق تھانہ ہر دسر کا شہرہ ہو جہان میں مے الی کی فاکا</p>	<p>تم صاحب شہرہ ہو فرزند علی ہو وہ کام کر فی طرہ کی سین خوشی ہو</p>	<p>ہم اہل مروت ہیں وفا ختم ہو ہم پر سر کاٹنے کے کھدے ہیں آج کے دم پر</p>

<p>عم کونین سب اسرار کو آفاق و انوار کیتی جی بیا بین سب غلام کی ہر شے نہیں پر کے فراتی تھی یہاں تک کہ صدائے تری جرات کے میں جی پہنچے</p>	<p>عم غیر جو ناز و بھجباں اس کی بار پر ہی جی ہونی جائز ہے ہر پر ہزار پس سے لگی کھینچنے کو وہ ان کا کار تیکیا کہ علمدار کے چل ہی تووار</p>	<p>عم کونین سب اسرار کو آفاق و انوار کیتی جی بیا بین سب غلام کی ہر شے نہیں پر کے فراتی تھی یہاں تک کہ صدائے تری جرات کے میں جی پہنچے</p>
<p>کھوین چلو کیوں غصہ تھوڑے ہو سار رکے تہین جب غیظ میں تم نے ہو سار</p>	<p>سے کہا لو دیکھو دغا ہو کہ وفا ہو بھائی کو علمدار نے چھوڑا تو یہ کیا ہو</p>	<p>اب شکے و صرکے کو خاک کرتے ہیں عباس جو حق ہو غلامی کا ادا کرتے ہیں عباس</p>
<p>عم فقت کوئی کرنا جو بابا بیتھا یکم زو سب اس شقاوت کے ہیں سار پھر چاہے گاہ بھائی پوچھ جان دو اس بے غصہ کو جانید کہ فریبان کی کیا</p>	<p>عم کونین سب اسرار کو آفاق و انوار کیتی جی بیا بین سب غلام کی ہر شے نہیں پر کے فراتی تھی یہاں تک کہ صدائے تری جرات کے میں جی پہنچے</p>	<p>عم کونین سب اسرار کو آفاق و انوار کیتی جی بیا بین سب غلام کی ہر شے نہیں پر کے فراتی تھی یہاں تک کہ صدائے تری جرات کے میں جی پہنچے</p>
<p>عباس کا تہ نہ دلگیر سے ہو چھو قدراں کی وفاداری کی سپیر سے ہو چھو</p>	<p>چھوڑی ہو علماری تو وہ اوج کمان سردار کیا فوج کا پھر فوج کمان</p>	<p>لاکھوں نہ تنہا ہیں یہ لٹدی ہو قلعہ میں صدائے گئی کچھ کہجے عابھائی کے حق میں</p>
<p>عم کیا ہوتا ہو کہنے دو اگر کہنے کو نہم جو پورا دی اچھی بیداری لودہ بان کرے تھا اور ادھر نہم سے شاہ جاگاہ ہو شور بیاں صف جگاہ</p>	<p>عم کونین سب اسرار کو آفاق و انوار کیتی جی بیا بین سب غلام کی ہر شے نہیں پر کے فراتی تھی یہاں تک کہ صدائے تری جرات کے میں جی پہنچے</p>	<p>عم کونین سب اسرار کو آفاق و انوار کیتی جی بیا بین سب غلام کی ہر شے نہیں پر کے فراتی تھی یہاں تک کہ صدائے تری جرات کے میں جی پہنچے</p>
<p>لو غیظ میں فرزند امیر عرب آیا تو اور علمدار نے کھینچ غضب آیا</p>	<p>عباس کے ہاتھوں کی صفائی کو تو دیکھو لاکھوں نے کیلے کی اڑائی کو تو دیکھو</p>	<p>بھائی کا مرے ذکر وفا کرتی ہیں نہ ہرا سر کھولے ہوا سکود عاکرتی ہیں نہ ہرا</p>

<p>۴۱۲</p> <p>میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا بھروسہ کیا ہے مگر اب تو میں نے ملاواریں کی بات مٹھوین کے پیچھے صاف بھیبون والوں کی ہی خوشبو</p>	<p>۴۱۳</p> <p>ابن ذر بن تاجا اور ادرہ فرجی پہلو پیسہ کی شکر منگوانی کیا چوڑے سے سب سے لیکے لکٹ کو روکا تھای کیلک نیلے لکے لکٹ کو روکا</p>	<p>۴۱۴</p> <p>میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا بھروسہ کیا ہے مگر اب تو میں نے ملاواریں کی بات مٹھوین کے پیچھے صاف بھیبون والوں کی ہی خوشبو</p>
<p>غل تھا کہ عمار حسین آئے نہا سقای حرم نہر تک بائے نہ پاے</p>	<p>ملواریں چمکی تھیں لم سرخ کھلے تھے دولاکہ جو ان ایک لکے کو تے تھے</p>	<p>عباس سے سب کی فلاح خوشی راستی ہو خدا پختن پاک خوشی</p>
<p>۴۱۵</p> <p>عجائب کی کار کھم تے خیر ملاواریں کی بات مٹھوین کے پیچھے صاف بھیبون والوں کی ہی خوشبو</p>	<p>۴۱۶</p> <p>بہت کثرت کثرت کو فادری الیا چلیں تریب کر صفت اعلیٰ میں کیا جس میں سب سے ترانہ عمار کا سلایا اس کے لکے لکے لکے لکے لکے لکے</p>	<p>۴۱۷</p> <p>کس کو کون کس کو کس کو کس کو اس میں چلیں تریب کر صفت اعلیٰ میں کیا جس میں سب سے ترانہ عمار کا سلایا اس کے لکے لکے لکے لکے لکے لکے</p>
<p>یہاں کھینچ اتنے شرور کو توڑ کو دریا کو توڑ دکا ہو جہلا ہم کو توڑ کو</p>	<p>وہ فرقہ کی کہ اجل سر پہ کھڑی تھی دریا کا کسے ہوش تھا جانوئی پڑی تھی</p>	<p>دور و کی اس ہو کے اس میں کس کے شیر و فادری عباس کے کس کے</p>
<p>۴۱۸</p> <p>میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا بھروسہ کیا ہے مگر اب تو میں نے ملاواریں کی بات مٹھوین کے پیچھے صاف بھیبون والوں کی ہی خوشبو</p>	<p>۴۱۹</p> <p>میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا بھروسہ کیا ہے مگر اب تو میں نے ملاواریں کی بات مٹھوین کے پیچھے صاف بھیبون والوں کی ہی خوشبو</p>	<p>۴۲۰</p> <p>میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا بھروسہ کیا ہے مگر اب تو میں نے ملاواریں کی بات مٹھوین کے پیچھے صاف بھیبون والوں کی ہی خوشبو</p>
<p>شعلہ تھی تہا رہ تھی قیامت تھی کلا تھی شمشیر تھی یا برق تھی یا قہر خدا تھی</p>	<p>ہنگام ونا شیر کو لکا ہو کسی نے گرتی ہوئی بجلی کو بھی روکا ہو کسی نے</p>	<p>دنیا میں ہیں آپ سلامت یہ عا ہوا عباس سستلو ہو میں بصدق تو بجا ہوا</p>

<p>۹۴ چرخ گزینان توفیق ترا اے دل کی حالت دریا کے کنار زہد و دب سرسبز کنوڑا خانہ کلا سوار از کوچو چرخ چرخ کے عیلا</p>	<p>۹۵ چوڑا نے غنیمت بنائی خوشی سے شاد اور کیا شک دریا سے جلا جیو چرخ گر کہ چرخ چرخ چرخ</p>	<p>۹۶ شکر کس کو تھا ادا و طبع پر گھات بن لیم چلتا تے یلا اور کسے دارا سپاہ سہاگت کو نشانہ کسے</p>
<p>اک دم بین سیدن سواروں کا پراغا خالی تھیں عین وقت تم سے بھراغا</p>	<p>نیر نہ شمشیر کے پھل سے اسے روکا اعداسے نہ دکنا پاہل سے اسے روکا</p>	<p>ہمت کے سبب سنبھلے بہہ خاؤ زین پر جب شک چھٹی گر پڑے عباس بن</p>
<p>۹۷ نہا کی سکینہ کو جو دریا نظر آیا چرخ تیرانی سے وہ پانی نہ آیا سبھی تیرا ہی دریا تیرا پنہس فکرت نہ فکرت نہ آیا</p>	<p>۹۸ کیا کیا نہ لڑے شک کر کیا کیا گر چھاتی تے زیر پر کا چپ کیا کچھ بھی دامن نہ اچھڑایا وہ تیرا گیسو نہ چھڑک پ آیا</p>	<p>۹۹ پانی جو بہا شک کے آنسو کو جاری چلتا تے کہ کیا سے سکینہ کی جاری چرخ تیرا ہی دریا تیرا پنہس فکرت نہ فکرت نہ جاری</p>
<p>ہوتی تھی چکا چوندیہ لہر و تیز چلا گئی دریا کے جہاں زمین شاؤ تھی چک تھی</p>	<p>پانی کیلے خون میں تر ہو گئے عباس لہو آب آئی تو سر ہو گئے عباس</p>	<p>بھائی کا جو صدمہ مل مضطر نے اٹھایا غش کھا کے گسے تھے مگر اکبر نے اٹھایا</p>
<p>۱۰۰ الہ کے کس نے چھ عباس کی ساریا دریا میں لانا لے آتے حسن کا دریا جہاں سے پانی تے آئینہ نہ تھا نظر ہر اک سے کج گلوں کو تیا</p>	<p>۱۰۱ نظر طالع شمشیر کے چھ عباس وہ نہ کچھ پانی آئی کا جی بان تیرا کس اور کھلا وہ نہ کچھ بان تیرا کس اور کھلا وہ نہ کچھ بان</p>	<p>۱۰۲ چلتا تے تو عیب نہ غنیمت لگا لگا جہاں سے لہر و تیز چلا لگا لگا عباس کی تیرا وہ نہ کچھ بان تیرا کس اور کھلا وہ نہ کچھ بان</p>
<p>برنگل شاہ سے منوم تھے عباس نظر نہ رہا پانی سے منوم عباس</p>	<p>مغرب تھا سر تیرے چھائی کی چھائی سپر چھائی ہی زور وہی ہفت شکنی تھی</p>	<p>اب سچ ہو کہ حضرت جدا ہو گیا بھائی لو صاحبو بھائی یہ فدا ہو گیا بھائی</p>

<p>دریائی طوطی پتہ در تہ طوطی خاورد زبان باقی با برادر جانتے تھے کہ ایک تھی جو اکبر نہی میں عجیب سے ہو چوچہ غلط</p>	<p>آہستہ سستے لگاؤ نہ کاغذ ہوا سیکھتے تو نہیں آپ کے اور دوسرے اس شے جو چاہی کچھ شے کی باتوں کے مکہ نہ ہون چاہی</p>	<p>روٹیلے لکھتے تھے شہر بیلچہ جو آئی آواز کہ جو دوسرے بابا کیا دیکھتے ہیں چھپکے کھڑے دالا نکلتے چلا آنا اور عیاش کا بیٹا</p>
<p>ہر کام پہ گڑے تھے یہ زرد گٹا تھا عامہ نہ تھا ہر گریبان چٹا تھا</p>	<p>شہر بوسے رکھو لو میں ان کھونہ خد ہوں نہ ساتھ سکیٹہ ہونہ میں تم سے بھا ہوں</p>	<p>لب خشک ہیں رخ کو دیتی سے امان ہے دہشتا ہو کرتے کا گریبان چٹا ہو</p>
<p>ہاگا عکس کا لاشہ ڈسرایا اک بجائی کو اک بجائی تریا نظرایا اکون خون ہر زریا نظرایا جلا کے کہ ہو جو مجھ کی نظرایا</p>	<p>یہ نیچے ہی غائب کی کیا کوئی سر فاطمہ کس پائے کیا پہر شہر سے کہا کوئی کہ اشارہ کیا سین ہی انت کو اٹھا لیجے کیا</p>	<p>بن چو کہ کھلے کھلے کیا کیون چھپو کہے مار کو علی کیا عیا علی کی عرض کی مجھ سے تو کیا چھوڑ کیلین نیند دے پاس کیا</p>
<p>عاشق مرے تو ہو گیا شیر کے صبر سے شیر تری خون بھری تصویر کے صبر سے</p>	<p>دھست ہو ہماری کہ کوئی دم میں نیلے اب حشر کے دن پھر اسی کا نہ پھر نیلے</p>	<p>روتا تھا یہ جب کو میں مار لی ہاتھ چلتے ہو سے میں نے اسے کم مار کیا تھا</p>
<p>عیا علی کے لاشہ اور دیکھو کبھی شہر سے کبھی شہر سے کھلے دیکھو عیا علی کے لاشہ اور دیکھو کبھی شہر سے کبھی شہر سے کھلے دیکھو</p>	<p>عیا علی کے لاشہ اور دیکھو کبھی شہر سے کبھی شہر سے کھلے دیکھو عیا علی کے لاشہ اور دیکھو کبھی شہر سے کبھی شہر سے کھلے دیکھو</p>	<p>عیا علی کے لاشہ اور دیکھو کبھی شہر سے کبھی شہر سے کھلے دیکھو عیا علی کے لاشہ اور دیکھو کبھی شہر سے کبھی شہر سے کھلے دیکھو</p>
<p>کیا شرم ہو کوئی لکھیں کہ بھائی ہم دوست ہیں تم منہ سے نہیں بھائی</p>	<p>سر کلے سر نہرہ علم ہو میں بھائی دینا میں علم ہو گا نہ ہم ہو میں بھائی</p>	<p>کستا تھا سپر صدق یہ کیا حال ہی بابا گھر میں چلو امان کا برا حال ہو بابا</p>

<p>علم بہترین علم الیہ بوندی جان اور آیت توحید حلقہ شاد و خوشن تاری ذرا لطیف بنوئے قلم حاجات عبادت میں شیعہ کیے در کبریات</p>	<p>علم خاموشی میں بکریہ طیفی گفتار کروشن کر باختر عباس علم آقا و آرا آپ سادہ کلام مددگار اور ہونے غلام الیہ صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>علم بہترین علم الیہ بوندی جان اور آیت توحید حلقہ شاد و خوشن تاری ذرا لطیف بنوئے قلم حاجات عبادت میں شیعہ کیے در کبریات</p>
<p>علم پانی نہ ملا کھرمین نہ من جاہ و نگاہ منہ اپنا سیکھ نہ کو نہ دکھلاؤ نگاہ گاہ</p>	<p>علم خادم کا جو مطلب ہے و اب جلد رو تم عقدہ کشا ہو پس عقدہ کشا ہو</p>	<p>علم بہترین علم الیہ بوندی جان اور آیت توحید حلقہ شاد و خوشن تاری ذرا لطیف بنوئے قلم حاجات عبادت میں شیعہ کیے در کبریات</p>
<p>علم مرد و زور کے ہم کو نہ صاف و کبر گہنہ بین میں کبریاں عجب یاد سجھائی ہو سب کے لئے کھچے کھچے اور حال ملا پر کھچے کھچے</p>	<p>علم سلاطین و ارباب کا چین جو سلاطین و ارباب کا چین جو سلاطین و ارباب کا چین جو سلاطین و ارباب کا چین جو</p>	<p>علم بہترین علم الیہ بوندی جان اور آیت توحید حلقہ شاد و خوشن تاری ذرا لطیف بنوئے قلم حاجات عبادت میں شیعہ کیے در کبریات</p>
<p>علم جو گداری ہو مجھ پر وہ سادہ کجیو بٹا تیرے چھدی شکر دکھا کجیو بٹا</p>	<p>علم مصرف بکار و شہ عقدہ کشا لاشہ کے قرین گریہ دہر کی صد اہی</p>	<p>علم بہترین علم الیہ بوندی جان اور آیت توحید حلقہ شاد و خوشن تاری ذرا لطیف بنوئے قلم حاجات عبادت میں شیعہ کیے در کبریات</p>

<p>۴۴ جس کا نام ہے گنگوٹ ہوا اگر تیرا تھا کہ خاندان میں سے ہوتا تھا ہے المیہ تیری غرقِ غفلت ہوا سدا بیدار اور لاطم فرزند ہوا</p>	<p>۴۵ کاش میری زبان نہ تھی غرقِ غفلت سماں بان تھا دشمن کا نام تھا غفلت اسیاد و ہرقی اس کا عالم تھا غفلت اسیاد و ہرقی اس کا عالم تھا غفلت</p>	<p>۴۶ بیشک کہ تیرے تجھ کا جو عالم کا زنجیر ہے تیرے بن و تار اس کا عالم اسلام اگر ہی ہو تو سلام اس کا عالم اس کا عالم ہے تیرے بن و تار اس کا عالم</p>
<p>دوبالہ نوین چاند شہر شہرین کا خالی کیا اہل نے بھرا کھر حسین کا</p>	<p>کمرین کی ہو تھا زمانہ جلال پر کیا وقت پڑ گیا تھا محمد کے لال پر</p>	<p>کس جا چھینکے روز عدالت ضرور ہم دور ہیں نہ وہ نہ قیامت ہی اور</p>
<p>۴۷ بایں کوئی جو باغ میں سے ہے جنگل میں کھر لگے کوئی بیگن ہے مان باغ چھوڑا جا کر کسی کا چین ہے چھوڑا چھوڑا جا کر کسی کا چین ہے</p>	<p>۴۸ نہ جواں جانی کا اور اس پر پر سادہ دل ہی تیرے شہر درویش اعداد ضیق جانے کو گوارے اور پیسہ نہ جواں جانی کا اور اس پر</p>	<p>۴۹ بیشک کہ تیرے نام زمانہ کھا اب کھنکھاتا ہے درویش اس کا کھا اب کھنکھاتا ہے درویش اس کا کھا اب کھنکھاتا ہے درویش اس کا کھا</p>
<p>بھائی بچھڑ چکا ہے شہر شہرین سے اب نوجوان پسری جو حضرت حسین سے</p>	<p>نزعین کے سبط رسالت بنا ہوا مشرابین جگے پانی کا دیا لگا ہوا</p>	<p>دشمن ہے نہ ایک شہر شہرین کا اس دن غلام سوگ آتا رہیں حسین کا</p>
<p>۵۰ طاقت تیرے شہر شہرین کا جس کا نام ہے گنگوٹ ہوا سدا بیدار اور لاطم فرزند ہوا سدا بیدار اور لاطم فرزند ہوا</p>	<p>۵۱ بیشک کہ تیرے بن و تار اس کا عالم اسلام اگر ہی ہو تو سلام اس کا عالم اس کا عالم ہے تیرے بن و تار اس کا عالم اس کا عالم ہے تیرے بن و تار اس کا عالم</p>	<p>۵۲ اولاد دلائے دل میں کون سا بوتی ہو کسی کی شہر شہرین کا بیشک کہ تیرے بن و تار اس کا عالم اسلام اگر ہی ہو تو سلام اس کا عالم</p>
<p>تم آگیا کمرین شہر خوشحال کی تصویر مٹ گئی اسد و الجلال کی</p>	<p>پیدا تھا کفر شرم و جانا پید ہوا سادات کج ہوتے تھے اور نامور عید ہوا</p>	<p>ہاں باپ کے لیے تو اجل کا پیام ہو دشمن بھی رو نیلے تھیں یہ مقام ہو</p>

<p>۴۱ جانی دہر کا ہر حال ہے سیر ہی جی توئی نہین تھی اجالہ بھلے فاجہ جو ان کرو نہین جو پوئی کیو کیو</p>	<p>۴۲ یکس چوچی کو کہیں تھا دھڑکے سے نہین کیوں چھوٹی بن جائی تو کہم کیا دیکھو داہنے چاہنے داہنے</p>	<p>۴۳ کینکین کا بیاں کیا سیر ہی جی توئی نہین جواز نہ بار و دار و در انکھوں کی روئی جی توئی نہین</p>
<p>پتھر میں اس جو ان کو بھی کھوین کیا کیوں نہ صفو کہو جو نہ روین کو کیا</p>	<p>ہم کوئی دم میں دم تیغ پیٹے ہیں یہ چند دم نکھالے بھر دسہ پیٹے ہیں</p>	<p>خرد و کلان کو اجڑا بارت حصول تم ہو تو اہلبیت میں گویا رسول</p>
<p>۴۴ قابو جو بکھیرے چوں اختیار یہ مہر دہ جو کہ چاہی بیکار مان باک کیسے کہو گوارا بہر نشان و تیغ گوارا</p>	<p>۴۵ اضطر کو دیکھو مگر بھڑکے جھجکاؤں میں کو کہیں نہ پارس راہزنوں کے تم کو پوئی کیوں گھر خانے میں باپ کا تو پوئی کیوں</p>	<p>۴۶ نہیں زینت خلق کی جس کی پیدا تو نہین سے ضیاء عین نہی سب کو از در و درشن کے تصویر پہ رسول خدا کی</p>
<p>باحثے گر گلوے پور پر چھری چلے جو ہو سو مگر نہ جگر پر چھری چلے</p>	<p>کس کو یہ داغ پیر فلکے دیا نہیں سر پر کسی کے باپ ہمیشہ جیا نہیں</p>	<p>کیونکر جد امگاہ سے بٹا کر نہ تھین آنکھیں یہ چاہتی ہیں کہ دیکھا کر نہ تھین</p>
<p>۴۷ برقہا تو تھوڑے کے تھوڑے نہیم کہہ کر کہتے ہیں چھری فراتے ہیں کہ نہین یہ باپ جو پوئی عکس کے لہر میں یہ باپ جو پوئی</p>	<p>۴۸ ہم دونوں جی میں جی میں مان جی میں جی میں جی میں ہم دونوں جی میں جی میں مان جی میں جی میں جی میں</p>	<p>۴۹ راحت کے دن میں جی میں پہلا جی میں جی میں جی میں اٹھا توین برس کا جھلکا جی میں پہلا جی میں جی میں جی میں</p>
<p>بھائی جہاں سجا منہ بربن کے پرسے کو بھی جی کتم اٹک نہیں گئے</p>	<p>راہزنوں کو یہ الم ہو کہ منہ ہو جائے ہم تو جہاں میں تپا سر چھوڑ جائے</p>	<p>نقطے میں خال کے خط غبر نشان نہیں یا باشار ہو ابھی پوسے جان نہیں</p>

<p>۴۱۴ اکبر بخاری قدوسین جو کئی اسن کا شکر نہیں دینی خدا کو ہو نہ جو لاکھ سو سال کے خیر خواہ ہو نہ جو لاکھ سو سال کے خیر خواہ</p>	<p>۴۱۵ اکبر کا دل گنگ گیا نئے ہی عالم کی عرض ما تھوڑے کے شے سے کیا عالم فرزند از حبیبین سچا و نیک نام اکبر تو جو حضور کا ادنیٰ سا عالم</p>	<p>۴۱۶ افضل جو کون سب سے سادہ تھا دنیا میں جو تویہ برکت ہے عجیب سہ سچا ز عت عالم ساج دروغی زندگی ہو فقط آفتاب</p>
<p>اکھون بکھنے فرستے نعلین پاک کو اکسیر جانتے انھیں قدموں کی خاک کو</p>	<p>اس امر سے فرزون کوئی شرمندگی نہیں آقا کے بعد موت ہر یہ زندگی نہیں</p>	<p>چٹکے مدرسے باپ کے پائے کھارہیں جب آسمان ہو تو سائے کھارہیں</p>
<p>۴۱۷ غلطی کی بے غشی جو نہ تائی جوں جودل کو شوق جہنم کی جوں چلے گی گم سے گم تو مصیبتی جوں چلے گی گم سے گم تو مصیبتی جوں</p>	<p>۴۱۸ بید سے ہزار گم سے شاد و خند دنیا ہو ادراپ بیوں کی کیا خند روشن جو ہو جہان گم کا جو طور وہ ہر گم جو تو قدم سے پہنچے طور</p>	<p>۴۱۹ م سے حضور کی غلامی کی جوں مولا میں سے جہان میں درجست و ای شہید عطا دگر مہر فیض و جود دیا اگر نہ ہو تو کیا جوں کی کیا نمود</p>
<p>دولہا بنا کے شان شہابی بھی دیکھتے طغلی تو دیکھی حسن جوانی بھی دیکھتے</p>	<p>ظلمت دوائے خلق شرمین کی دات دنیا میں آفتاب ہو جب رات</p>	<p>سب خلق شاہین سگلسکار عوج ہے جب فح غرق خون ہو تو شستی کا کون ہے</p>
<p>۴۲۰ شادان کی زینت انجمن جہان آہو ہر گم جو جہان جہان شادان کی زینت انجمن جہان آہو ہر گم جو جہان جہان</p>	<p>۴۲۱ روشن زمین کی کرنا زمان کی سے جس کی عرش ہے آسمان کی جہان میں با عشت اسٹان کی شہرہ از جہان کوٹ سکان کی</p>	<p>۴۲۲ خود زینت کیا کرتے جو کج کی جہان کھائے غم اور خون جگر کی جہان خود زینت کیا کرتے جو کج کی جہان کھائے غم اور خون جگر کی جہان</p>
<p>کریم نہیں تو خانہ ڈھلے میں تم رہو اب زندگی یہی ہو کہ دنیا میں تم رہو</p>	<p>فرود کی بتری ہو جو دفتر کشانہ ہو کیونکر گئے جہاں اگر ناخدا نہ ہو</p>	<p>اب بچتے کا خاتمہ ہو کوئی آئین پھر بھی یہ معرکہ کبھی ہو گا جہان میں</p>

<p>۴۲۴ بجائی نہ تکیں کہ تو کیونکر حضرت شمس چمکے پائے پیر کیونکر خادم کو بھی سادت عجبی ہی جو طلب وہیچہ رضا جوئی کی لہر غول</p>	<p>۴۲۵ عزیز نہ کہے کہ نہ ہو آن منکر کچھ کہیں کہ نہ ہو گلا شاہانہ جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر</p>	<p>۴۲۶ بجائی نہ تکیں کہ تو کیونکر حضرت شمس چمکے پائے پیر کیونکر خادم کو بھی سادت عجبی ہی جو طلب وہیچہ رضا جوئی کی لہر غول</p>
<p>کہیں نہ یہ کہ ساتھ نہ دو تشنہ کام کا منہ سے نکل ٹیر گا کلیہ غلام کا</p>	<p>کس سے کہوں اگر نہ کروں عرض آپ سے بیٹے کی آبرو متعلق ہو باپ سے</p>	<p>مانیگا وہ ادب سے جو صابر ہوا ایل بہ مشکلا کشا کے لال کو ہر ہر سہل ہو</p>
<p>۴۲۷ بجائی نہ تکیں کہ تو کیونکر حضرت شمس چمکے پائے پیر کیونکر خادم کو بھی سادت عجبی ہی جو طلب وہیچہ رضا جوئی کی لہر غول</p>	<p>۴۲۸ عزیز نہ کہے کہ نہ ہو آن منکر کچھ کہیں کہ نہ ہو گلا شاہانہ جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر</p>	<p>۴۲۹ بجائی نہ تکیں کہ تو کیونکر حضرت شمس چمکے پائے پیر کیونکر خادم کو بھی سادت عجبی ہی جو طلب وہیچہ رضا جوئی کی لہر غول</p>
<p>دیکھو گا کون لوٹے تو جین جو اینگی خادم سے بیڑیاں کہیں پہنی بن اینگی</p>	<p>نہ زندگی نہ جاہ و شہم چاہتا ہو نہیں آقا کی اک نگاہ کرم چاہتا ہو نہیں</p>	<p>اس معرکہ سے جو نہیں وقت وہ کہیں بیٹا ہمارے حق بطن ہو کہ باپ ہیں</p>
<p>۴۳۰ عزیز نہ کہے کہ نہ ہو آن منکر کچھ کہیں کہ نہ ہو گلا شاہانہ جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر</p>	<p>۴۳۱ عزیز نہ کہے کہ نہ ہو آن منکر کچھ کہیں کہ نہ ہو گلا شاہانہ جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر</p>	<p>۴۳۲ عزیز نہ کہے کہ نہ ہو آن منکر کچھ کہیں کہ نہ ہو گلا شاہانہ جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر جو کہ ہے بن بر چھان سیدین پیر</p>
<p>وہ آل مصطفیٰ اکامدار اللہام ہو جو ہو لیسر امام کا خود بھی امام ہو</p>	<p>مٹی سے تو بسط پیر کے ہاتھ سے پانی بیون تو ساتی تو تھکے ہاتھ سے</p>	<p>مشہور و خلق بیٹے کا اور مانکیا پیر طے ہو یہ مرحلہ بھی تو پھر اختیار ہے</p>

<p>۴۲۰</p> <p>بولیایا تھو جوڑے فرد زینت کلام غیمین چلیے ساتھ مر سے لاش کلام تندہ سببان چھوٹے گئے شانت کلام</p>	<p>۴۲۱</p> <p>نغمہ کل کی غیمو جاب خیر نوال زینین کیون تونی بیا بیا کر سنتی ہوں کیا کہ شاہ سے طالع چھین کو دینو زینین جنت کلام</p>	<p>۴۲۲</p> <p>ہم کو نہ سنا تو لیکے چلو بہر گام اچھا ہوں نظر نہیں ہوا کلام برودہ اٹھائے شے سے بولادہ دوقار چلیے دو آپ غیمین بیا شاہ بار</p>
<p>کرتے ہو دم حال پر مظلوم باپ کے پھر کون ساتھ ہے گامراہ آپ کے</p>	<p>چلیے نہیں پھو پھی کو نہ پھر باپے کا جیت م نکل چکے تو چلے جائے گا آپ</p>	<p>وامان ابن فاطمہ پر ماتر چاہیے مشکل ہو جب تو عقدہ کشا ساتھ</p>
<p>۴۲۳</p> <p>لوگ کے چلے غم شہر شہر گرن چو کجائے ساتھ غم فر فر گرن چو کجائے ساتھ غم فر فر</p>	<p>۴۲۴</p> <p>کیدن جو عود زن کا دل سے غیرت بازگ جو عود زن کا دل سے غیرت</p>	<p>۴۲۵</p> <p>جلدی بیا بیا کی بکھار دے مدت ہو چو چو اس کی بکھار دے</p>
<p>لوگو بلاؤ اکبر سو فہر سال کو کیدن زینین آتی دیر لگی سیر لال کو</p>	<p>انکو ہوا اور فکر تھین کچھ خیال ہو رخصت وہ دینگی مرنے کی جی کچھ خیال ہو</p>	<p>خوشبو مہک ہی ہے رسالتا آب کی ڈیوڑھی میں روشنی ہو مرا قاتاب کی</p>
<p>۴۲۶</p> <p>بیت کی بیا بیا کی بکھار دے بیت کی بیا بیا کی بکھار دے</p>	<p>۴۲۷</p> <p>ظلم مارنے کی غم کی غم کی غم ظلم مارنے کی غم کی غم کی غم</p>	<p>۴۲۸</p> <p>خضر کو لکھتے ہیں بیا بیا کی خضر کو لکھتے ہیں بیا بیا کی</p>
<p>امتی ہیں چین است مچھن بیا بیا مکھن مکی خود اگر تھائی اکبر نہ آئے گا</p>	<p>تم زندگی ہو دستر شہر اکبر کی ایکسی ضاواہان تو دعائیں میں پوہ کی</p>	<p>رو نامرا سنا تھا تو گھر کے آئے ہو صدقہ تو ہوں کہ تم مرے بھائی کو لاہو</p>

<p>۵۴ شوقِ لقا سے شہینِ بزمِ شاد خدا کی عطا ہوا ہے ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے</p>	<p>۵۵ اس وقت کہ میں کوئی نہ تھا میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے</p>	<p>۵۶ ہوئی ہے یہاں کی ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے</p>
<p>سوزش نہ وہ رہی جو دردِ دل میں گو یا بہارِ آگئی بزمِ مدہِ باغ میں</p>	<p>اُمّ کھڑا زمینِ جہان سے بابا کے سامنے میرا کھلا کٹے شہِ والا کے سامنے</p>	<p>کیا لطفِ ربی وقت جو نصرتِ کامل گیا بابا اُدھر گئے کہ اُدھر دمِ نکل گیا</p>
<p>۵۷ بیتِ انوارِ شہینِ بزمِ شاد راہِ نور کو دیکھتے ہیں ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے</p>	<p>۵۸ ان قیامت آتی ہو جاتی ہو آبرو اک عجب بابا جان کی اور کیوں میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے</p>	<p>۵۹ تجربہ سب کے تو ہو جا رہا ہوں نہایتِ تیرے خاک پہ پوچھتا ہوں میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے</p>
<p>سب کھڑا رہتا ہے میر کی لٹنے کا طور ہو کوئی تیرے</p>	<p>کفار لوٹ لینگے محمد کی آل کو رو کو خدا کے واسطے زہر کے لال کو</p>	<p>آسمان ہو چر دل پہ اگر اختیار ہو وہ بھیجے کہ فاطمہ سے آنکھ چار ہو</p>
<p>۶۰ میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے</p>	<p>۶۱ دینے نہیں خدا عجب شہین کتا ہوں صحت میں کہ نقلا کیچا ہو میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے</p>	<p>۶۲ میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے میں نے دیکھا ہے کہ ہر شے</p>
<p>میں باؤنیر گرا ہوں جو شریف لائے ہیں مگر میں حسینِ آخری رخت کو لائے ہیں</p>	<p>حق بھی ادا ہوئے نہ شہِ خوشحال کے خوب آبرو حضور نے دی ہم کو پال کے</p>	<p>بیٹو میں کس کو سب سے پہلی پر فدا کیا بتلائے کہ اپنے زہر سے کیا کیا</p>

کوئی نہ دیکھا ہے

<p>۴۵۴ بہنو جو سر زمین منجھان اب گھر بن کے باسج و فرزند چچا جی ارغی خادار بی بیان</p>	<p>۴۵۵ کنا پنے بونو ناشاد کا کنا پنے فاطمہ طحلت این نظر جو جو کیا رین در صیبت چچا</p>	<p>۴۵۶ فلطینہ کو رکھ چکا شہرین ابان کی نام سے بونے آتی جو ابن بولی باغ جو رکے باغ شہرین آقا جی تو زنده جواکر لکھن</p>
<p>کھانا فاطمہ کی بہو نے ڈھو دیا فرزند کو بچا لیا وارث کو کھو دیا</p>	<p>بیجا ہالک کوئی بھی کرتا ہو آپ کو کس طرح چھوٹے مرغلہ امین باپ کو</p>	<p>ڈکھو در دین پر کے پسر کام آئے ہیں آپ انکے ہوتے کیلے میلا ٹھہرتے ہیں</p>
<p>۴۵۷ جہانی کھچے مہر کی سل بھگ کھچا کھچا پھینک دیا شاہ کھچا کھچا پھینک دیا شاہ</p>	<p>۴۵۸ یہ ذکر تھا ادھر کے پکارا مان لوادولع اور خوشی کے کھین مہر جو کھچا کھچا کھچا کھچا</p>	<p>۴۵۹ تین آپ زینا بہن آپ پھینک میں صد تو جادو کی کھچا کھچا حضرت خیرت نے کھچا کھچا کھچا</p>
<p>کام اس کی زبان کو جو باتیں لکھیں لیکن یہ شرط ہو کہ چوچی بھی شریک ہیں</p>	<p>حضرت کو آئین جو مہر مازو کے پھین اکبر کو روکیو یہ مٹا کے حوالے ہیں</p>	<p>پھر مان کمان چھلے جو یہ قد موٹا ہے پیارا بہن ہی جو جو کام آئے آپ کے</p>
<p>۴۶۰ دو ہزار کے بعد فاطمہ لارہ بی بان تہ دان سید ارارہ بی کھنے کو سب بہن پر ہی غلام ہیں</p>	<p>۴۶۱ دو ہزار کے بعد فاطمہ لارہ بی بان تہ دان سید ارارہ بی کھنے کو سب بہن پر ہی غلام ہیں</p>	<p>۴۶۲ شہر کے کمان بہن چچا کھچا کھچا جو کو صابر کی طرح صبر میں کمان بہن چچا کھچا کھچا کھچا کھچا</p>
<p>استاد یہ کریں تو متاثر امام ہیں بیٹا ہوں آپ کا مگر ان کا غلام نہیں</p>	<p>بیٹے نے تھامے ہاتھ شہر کر لانی کے ازینے سر جو کا دیا سینہ پہ بھائی کے</p>	<p>شادی کے دن ہیں اس ریک طعن کی صد مہر چھ یہ ہو کہ ریاضت بہن کی</p>

۴۴۴
یوں وہ مندرجہ ذیل پر توں
طرح دی جو سب پر سب سے
انجمن میں فیض میں گلشن میں
دفعہ کل ایض میں تباہی میں

۴۴۵
اسے نوین سے سب سے
کریا اپنا زور نہیں جانتے
بے شک سے سب سے

۴۴۶
مکتبہ خیالیان وہ کپڑے
لکھا عام فرق پر زلفین
زینب کا چہرہ باغ میں
سہل جی بازو ہو سر پر گلزار

شادی سدا نہیں چین روزگار میں
روے خزانہ میں وہ جو ہنسا ہو ہنسا

بس قطع ہو گئی جو توقع تھی آپ سے
اٹھا دھوین برس میں کچھ تے ہو آپ سے

ہو لا پس کہ عزم جواب از مرگاہ کا
امان لفظ پہناؤ یہ خلعت ہے بیاہ کا

۴۴۷
کے کئی نہ یاد میں کچھ خیال
صدقہ کل ایض میں بی بی ناز لال
جہان میں سب سے سب سے
مرن کو چھ صدقہ ہوئی جو از لال

۴۴۸
نقصان کوں جو ہو مر مر کیسا
ہو تانا نہ چاہیہ سب سے
انجمن میں سب سے سب سے

۴۴۹
کے کئی نہ یاد میں کچھ خیال
صدقہ کل ایض میں بی بی ناز لال
جہان میں سب سے سب سے

بان دل تو چاہتا ہو دم بھر جد نہوں
کام آئین غیر جب تو یہ کیوں کر نہوں

لبنہ کی جان آنکھوں کا ماد ایسی تو تھا
بابا کی زندگی کا سہارا ایسی تو تھا

بڑھ کر چلے جو قیادین کے سلام کو
تڑپا دل اس طرح کہ عش آیا امام کو

۴۴۹
کے کئی نہ یاد میں کچھ خیال
صدقہ کل ایض میں بی بی ناز لال
جہان میں سب سے سب سے

۴۵۰
کے کئی نہ یاد میں کچھ خیال
صدقہ کل ایض میں بی بی ناز لال
جہان میں سب سے سب سے

۴۵۱
کے کئی نہ یاد میں کچھ خیال
صدقہ کل ایض میں بی بی ناز لال
جہان میں سب سے سب سے

غون گھٹ گیا امام زمان زرد ہو گئے
اچھا کسا مگر ہمہ تن درد ہو گئے

یہ آفتاب کوئی دم میں غروب
دو طہا بنا کے کمرے کو چھو تو خوب

اس کر بلا میں کونسی کرب بلا نہیں
کٹتا ہو وہ نہال جو چھو لا پھلا نہیں

[illegible]

<p>۴۲</p> <p>حلقہ ہو جو وہ نادر شکست تار ہے سنبیل کا اسے بھی کیا اقتدار ہے</p>	<p>۴۳</p> <p>بہترین کشتی شب شان کا رستہ یوسف جو کیلے تو جھلکے نور ناز</p>	<p>۴۴</p> <p>ابوہریرہ کی بی بی شہینہ کی ہمت سانس سے ایک کھینچ لے کر دیکھ</p>
<p>۴۵</p> <p>ہمسر نہیں جو گیسو کی بیج و تاب سے محقق ہو آج تک شب قدر میں جاتے</p>	<p>۴۶</p> <p>اب تو نظریہ یہ شب معرلہ چرہ لگی حیرت ہوں تو کم نہ ہوا رات بڑھ لگی</p>	<p>۴۷</p> <p>دست کھینچے تو پھر کشش ان کی پانی ہو قربان ہو لاکھ بار تو خاطر نشان ہو</p>
<p>۴۸</p> <p>بیدار و زلف درد و غم کی بھینچان کھلا ہوا قباب بیان سواد شب</p>	<p>۴۹</p> <p>یونان کی شانیں بھینچنے کی شگفتہ بلجھا ہوا بیان ہو تو نہ فوجوں کا</p>	<p>۵۰</p> <p>خداوند ہو بین و بین تو مثال تانبہ ایک جان کے پیچھے پیچ بال</p>
<p>۵۱</p> <p>رستہ نہ بھول جا مسافر جو مہین اک شب کا فاصلہ ہو فقط اک تہمین</p>	<p>۵۲</p> <p>مکرم ساہین چلی یہاں ہ بھی پہنچ میں رستہ تو بال بھر کا ہو اور لاکھ پہنچ میں</p>	<p>۵۳</p> <p>خوبی میں نہ ہو قویہ ہم تن لا جواب ہے دیوان حسن میں ہی بیت انتخاب ہے</p>
<p>۵۴</p> <p>سورج مصطفیٰ کی نیکی کی تہ دیا ہوا کیلے اندر عجب کا چاند آکر</p>	<p>۵۵</p> <p>وہ خود فرق ایک یہ وہ چاند چھین پر تو سے جسے کھینچتے تو قباب دین</p>	<p>۵۶</p> <p>ہو آسمان میں شربت یہ قباب ابوہریرہ کی بی بی شہینہ کی ہمت</p>
<p>۵۷</p> <p>دن جس کا ہو سید مبارک وہ رات ظلمت کو طر کیا تو بھر آب حیات ہے</p>	<p>۵۸</p> <p>اسکو جو اس جہین کے برابر نہ دیکھتا بھرا ہے آئینہ کو کس کد نہ دیکھتا</p>	<p>۵۹</p> <p>باریک میں سمجھ کے مطلب آئین کا اونٹیس کا وہ چاند ہی چاند آئین کا</p>

<p>۱۹۱ انڈانہ گزیر تھن مو کوئی زبان نوبی تر کا وصف سر مو تہو بیان قرآن حسن خلق انصاف دارا لشقا یہ خود ہیں پند گان</p>	<p>۱۹۲ بیا کتنے ہیں شکر چم کو جو برب صحت میں ان کی کتنے غلطیوں کو جو برب دارا لشقا یہ خود ہیں پند گان دیوان کی ہر ریض کی صحت کا جو برب</p>	<p>۱۹۳ جسے بیان کئے تو تھا ہر شکر دوسے جو سرسخت میں تو جو زین کا خار مستانہ جو یہ طوطا کہ کھینچے ہیں بار بار مرستہ ہیں صحت میں پند گان کا جو برب</p>
<p>۱۹۴ موت لگین در تین نجف یہ ہے آنکھوں پہ جس کو دیکھتے ہیں مردم شرف یہ ہے</p>	<p>۱۹۵ چشمکے ان کو عیسیٰ کو دون پناہ سے مرستہ جلایے ہیں کرم کی نگاہ سے</p>	<p>۱۹۶ روئے ہیں فرقت شہ عالی جناب میں نرس کے پھول تیرے ہیں گلہا میں</p>
<p>۱۹۷ اس چشم کو جی کہے گزرتے ہیں مشتعل ہوئے ہیں نگاہوں میں کیون ہرگز کہہ دوں کہ وہ ہیں عین مری جو کہ وہ ہیں</p>	<p>۱۹۸ ہر عین وہ گزرتے ہیں رشتہ بیان کہ ہیں یاد چرخ طور باصاف دوستان کا جو کیا چلو کو تر سے ابھرے ہو ہیں غور</p>	<p>۱۹۹ خسار کو تر کہوں میں غور خوشید ہو تو کیا ہو وہ دن کا پیچہ ہو زور کو تر کہوں میں غور کس کو تر کہوں میں غور</p>
<p>۲۰۰ اس نور کے مکان سے کلنا فضول ہے گھر بیٹھے ان کو سیر و عالم حصول ہے</p>	<p>۲۰۱ حق میں ہیں حق شناس ہیں یزدان ہیں ہیشا کیوں نہ ہوں جو عرفان مستفاد ہیں</p>	<p>۲۰۲ دنیا میں کوئی شے نہیں اس کتاب کی زکات ہر سیوتی کی تو خوشبو گلاب کی</p>
<p>۲۰۳ کھلائی جو بیاض سوادوں کی کتاب دیکھنے کو یہ ہے کہ قریب کتاب پانی کسی ہر چہ کہ یہ کتاب پانی جو ان میں ہیں کتاب</p>	<p>۲۰۴ طبیقہ نظر چاہیے کہ لال ہیں بلن شکران کے غریب کے لال ہیں نیشہ رقیق جانی سے لال ہیں راحمی ہیں تو سا جو حال ہیں</p>	<p>۲۰۵ کس طرح ہوا نہ جو کئے سلسلے تجلی میں کہ کئے سلسلے پیشہ گلاب کی جو کئے سلسلے پیشہ گلاب کی جو کئے سلسلے</p>
<p>۲۰۶ ویحین جو رعب شیر نستان غزال ہو دینا ہو غرق خون جو یہ غصہ کلال ہو</p>	<p>۲۰۷ پہلی نہیں چشم سید کے چاب میں پہنان ہو روے حضرت یوسف کا بین</p>	<p>۲۰۸ خوشبو سے عطر نیر میں رہے دماغ کے مازہ یہ دونوں پھول ہیں ہر اکے باغ کے</p>

عمر بن سعد

<p>۱۰۰ ابا بون کا ذریعہ بنیاد ہے جو یہ ملک یہاں آگیا گزشتہ کیا لطف اور فائدہ تھا خود بخود سے کسی نقصان پر</p>	<p>۱۰۱ یہ تاج و تاج کا جو پر تو ادا ہے بھرتی ہو چاندنی کی طرح گر تہہ میں کانپ کانپ سو ادا ہے نکستہ میں بے غا اور دار وادھر</p>	<p>۱۰۲ ملواریں بنیاد کے جلد ہی پر جاوے نیز سے ہلاکے سوار وادھر بان کرمان شوق دار اندازان کا فرد قاطعہ کے پس کا لوبابو</p>
<p>۱۰۳ اجاز ہو زبان بلاغت نظر امین قرآن کی ساری شکل ہر اکلے کلام میں</p>	<p>۱۰۴ غل تھا عمر کا سر بھی لایین جو رو ہو اسکو نگاہ بد سے جو دیکھیں تو کو رو ہو</p>	<p>۱۰۵ گر نور احمدی کی جہا میں ضیاء ہو العام پھر وہ دون جو سی دیانہ ہو</p>
<p>۱۰۶ شک و صفت کو نور ان بنیال نور عین کو صفت کھا اپنا کمال اس ح میں صلیکے جیسے کا بنیال اچھوڑ گیا مویک بن قاطعہ کال</p>	<p>۱۰۷ یہ کو نور صفت کو نور بنیال نور عین کو صفت کھا اپنا کمال اس ح میں صلیکے جیسے کا بنیال اچھوڑ گیا مویک بن قاطعہ کال</p>	<p>۱۰۸ لا بچوں کے لئے یہ بنیال نور عین کو صفت کھا اپنا کمال اس ح میں صلیکے جیسے کا بنیال اچھوڑ گیا مویک بن قاطعہ کال</p>
<p>۱۰۹ قبضہ میں آسمان کے ترین کے گنج ہنس ہنس کے یہ لٹاتے ہیں درخشاں گنج</p>	<p>۱۱۰ وقت دینے ہاتھ سے تیغ و سپر رکھو آئے رسول و وڑ کے قدم پر رکھو</p>	<p>۱۱۱ جب کل تھا ب سیاہ ہجوم سیاہ سے کوسوں چھپی ہوئی تھی ترانی ہنگاہ سے</p>
<p>۱۱۲ اجاز و فونک ہاتھ میں شکار کا زندان کلا بنیال شہ لاف کا ہے گھر باز بنیال قوت خیر الوری کا ہے سینہ جانیو بنیال نواز خدا کا ہے</p>	<p>۱۱۳ کھلا لکے تجوری ابن سعد شوم بولایا کیا برس جزیرہ کیا دھوم تہا وہ اک جوان یاد دھون کا جو دم کھوتے ہو اکبر و بیابان شام و دم</p>	<p>۱۱۴ اس طرح بڑھکتے تھے وہ بنیال اختیار و جبرج کہ سندن سے جزو پا سے پائے تھے تہا وہ سے جزو قبضہ پر ہاتھ رکھنے لگا یا عیال</p>
<p>۱۱۵ کیون شور ہو نہ ان کے قدم کے تبارک جس سے تھا ہوا ہو غنیہ نجات کا</p>	<p>۱۱۶ پا لایا ہی پس ہو شہ مشرقین کا خوش ہو کہ فائز ہو افح حسین کا</p>	<p>۱۱۷ دیکھا نگاہ قہر سے ہر نابکا رو گو یا خدا کا شیر رجا کارزار کو</p>

۱۱۸

<p>۱۱۱ المنیٰ فی سبب جزو خوانی ہر چو چلا کہ کوئی باغ وستان میں جیسے تیر چھائی ہوئی تھی ذوق خلالت نشان بہ منہ چلی تھے جو بین باغ وستان میں</p>	<p>۱۱۲ بیز نشانی نہ گئے ڈر کے سبب صغیر نے بڑے کے بیان کی تیغ آباد سب کی نظروں کو گونجی برق ذوالفقار منہ حکم سے جو الت ہو کے راہوں</p>	<p>۱۱۳ یا علی بیان دو صفیٰ تیغ شعلہ میں چھوٹا دم گویا ہنگامہ ستیر آج چک چکے سر پر تیغ چھوٹا ایک کوئی مٹی مکت کی راہ</p>
<p>عل تھا کہ سب علی کا جلال آشکار فقرہ ہر اک رجز کا نہیں ذوالفقار</p>	<p>عل تھا کہ سر بلند ہو جو وہ بھی پست اکہرنے دی صدیہ نشان گستہ</p>	<p>سالم تھے محل قد یہ نشان قرنہ تھا دونوں صفوں میں ایک کی گردن پستہ تھا</p>
<p>۱۱۴ نور کیا پوش علی آسمان سے تھرائی یہ زمین کر کے ارکان سے سینوئیں لے لے تو صفوں نشان ہے کیا سنو کسی کا تھا کہ درہن بیان ہے</p>	<p>۱۱۵ وہاں کے کمون کی کپ کی جام پیر کا نظر کے نشان میں جو خرام سُرخستہ دہش کی وہ درخشان صام اک برق کوئی تھی میان پاشام</p>	<p>۱۱۶ بہشت تھے یوں کہ چھپتا ہو چھپ بہشت تھے دل کہ ابھرتا ہو چھپ باقا اٹھتے تھے جو کوئی چھپتا ہو چھپ بانہم خام تیغ سے لٹتا ہو چھپ</p>
<p>گردن نہ ان کی اٹھتی تھی جو سر بلند تھے السنہ رعب لطف قضیہ کے بند تھے</p>	<p>دل دل کی چال جو وہ چلن بادیا تھا بجلی کی تھی جو تیغ تو گھوڑا ہوا کا تھا</p>	<p>جوانو کی دو چار ہوا صاف چار تھا نولاد موم خام سلیکھ چار تھا</p>
<p>۱۱۷ بعد ایشیائے جد شیر زبر جہا بہتی بدی گستاکی طرے چون تیر جہا لاکھوں پر نہ ایک ادھر ادھر جہا جہا تیغ تو لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۱۸ ہستی کہتے چو چو الٹ کی تین اک زلزلہ تھا کا تھی تھی تین رو کے تھے منہ پر خوراک ڈھانڈھ لیں رو کے تھے منہ پر خوراک ڈھانڈھ لیں</p>	<p>۱۱۹ تھی اتنا نشان سر کے سانسے دام زہر تھا سنبھل تے لے لے لے لے لے مودار تیغ کا سر کے سانسے بوسیلی کہ تھا بند کر کے سانسے</p>
<p>یوں خندہ رو گیا وہ جہا زمگا جاتا ہو جسطرح کوئی اپنی سیاہ میں</p>	<p>افزون تھی انگلیوں کی ہیا تیغ طور جنگل میں روشنی تھی کلائی کے نوے</p>	<p>آفت کا کاٹ تر کا تم منہ لا کا تھا سب رنگ ٹوٹک ضربت شکست کا تھا</p>

مرثیہ میر انیس
جلد دوم

<p>۱۱۱۱ آج جو سچ سچ کی جانب سے دھڑ سے اگر استغنی کی باغیچہ سے کے لیے کی نظر سے ایک ایک کے کلمہ وہ پہنچے تیرے بغل سے جھجکے</p>	<p>۱۱۱۱ الہی تیری شکر شکر شکر قبضہ میں جکے کھٹا کھٹا کھٹا ریا سے غریب پرانی کھٹا کھٹا چھوڑ کر چھوڑ کر چھوڑ کر</p>	<p>۱۱۱۱ ظالم ہی طرح سوسے و نخر روانہ تھا سرخانہ صدر تھا نہ کر تھی نہ شانہ تھا</p>
<p>۱۱۱۱ نعمتین مثل برق قرار گئے کم لیا لاکھونین ڈھونڈ کر اسے مارا تو دم لیا</p>	<p>۱۱۱۱ نسبت تھی ذوالفقار سے اس عدیل کو دبھا کہیں لگا جو غیب و صیل کو</p>	<p>۱۱۱۱ برسا ہی تھی رشتہ میں شعلہ و لہو چمک رہا لال چین تھا چارو لہو یاسینہ اس طرف تو ادھر تھا چارو کوسوں تھا سر زمین و زمین لہو</p>
<p>۱۱۱۱ دھم دھم نہ وہ غرور نہ وہ خود سری ہی نجرم وہی رہا یہ خطا سے بری ہی</p>	<p>۱۱۱۱ بھالیں تو گھاٹ تیغ کا امین راہ تھا نشانی میں فوج شام کا بیڑا تباہ تھا</p>	<p>۱۱۱۱ بہتا تھا خون زمین پہ جو اہل خلاف کا فرط خوشی سے سرخ تھا چہرہ مضا کا</p>
<p>۱۱۱۱ لشتونہ پستے لاشونہ لاشونہ کا باغ تھا عصیان کا اُسے بوجھ غضب کا فشا تھا</p>	<p>۱۱۱۱ کھولا کم کا بند تو در آئی زمین میں زمین سے گئی فرس میں فرس زمین میں</p>	<p>۱۱۱۱ سالم کہیں نہ جسم کی نہ استخوان ہے ٹوٹے قفس میں طائر وحشی کمان ہے</p>

<p>۳۴۰ کلیں کے اس طرح کوئی جان کر بہنو چاہے سنا کر اس کے برابر نہ ہو چکی قہر تیغ برقی کو نوری دھڑو آری لہوین پیر پیر باہی</p>	<p>۳۴۱ تیرے تیغ کا وہ لگا کر ڈال دیا تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک</p>	<p>۳۴۲ بزرگان کو نوری دھڑو تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک</p>
<p>چھوڑا سوار کو نہ فرس کو نہ تنگ کو اک شور تھا کہ کھائی مچھلی ہنگ کو</p>	<p>جو ہرے اسکا جسم جو اہر نگار تھا گوئی گلے میں حور کے ہیرے کا ہار تھا</p>	<p>پیتا جو علم ترین برسوں گزرا کے بس پھینک دے چڑھے ہو پچھے آگے</p>
<p>۳۴۳ تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک</p>	<p>۳۴۴ تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک</p>	<p>۳۴۵ تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک</p>
<p>ہر اک کند و ام بلامین اس کی دان خود امان کی طرح کمان گشتہ کی</p>	<p>پانی نے اسکے آگ لگا دی زمانے میں اک آفت جہان تھی لگانے بجانے میں</p>	<p>سالم تھا پیش آئینہ تیغ جو نہ تھا لشکرین کو نہ تھا وہ لکھا جو نہ تھا</p>
<p>۳۴۶ تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک</p>	<p>۳۴۷ تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک</p>	<p>۳۴۸ تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک تیرے تیغ کی کھینک کھینک کھینک</p>
<p>باہاں کر کے یوں اٹھیں یہ مہ تھا پھر جس طرح جنگ بدر شیر خدا پھر</p>	<p>سکے پڑے الکر غازی کی حرب کے لو باہی دب گیا تھا یہ معنی میں ضرب کے</p>	<p>دریا بھی آب تیغ سے بے آبرو ہوا غل تھا کہ لوفرات کا پانی لہو ہوا</p>

<p>۱۳۱ گیتی بلا دی نغمہ غم نہ ہونے گم ہوا ہر اک کو خستہ باری نہ ہونے بانگی نہ چھوئے سائل نہ ہونے سکر داب کو سپر پیا نہ ہونے</p>	<p>۱۳۲ جب کو نہ کر سمنہ دریا بان گیا نیابت نہ چھوئے کہ ہر اک کہاں گیا جھاڑیں چھلیاں تو قطرے نہاں گیا گھمباز ابراق کچلے ہوئے آسمان گیا</p>	<p>۱۳۳ گلو اتھنی جاوے تو گلو راہی بریں شش عروس نہ دیو غلبہ میں غرق تھا کہ اس میں اور ابر میں طلق نہ فرق تھا دو کام اس کا فاصلہ غرت شوق تھا</p>
<p>۱۳۴ کھلمن کا جو بحر میں نہایا ہو گیا کانپیں یہ پھلیاں کہ جگر آب ہو گیا</p>	<p>۱۳۵ غل تھا وہ آگے دیکھ لے اس ادکا پون دیکھ نہ ہون مانہ میں جسے ہوا کے پون</p>	<p>۱۳۶ پاکھنچی موتوں کی عرق جسم پاک پر آئی تھی بادتہ فرس نیکے خاک پر</p>
<p>۱۳۷ بہشت گنگ خستہ نہیں یا اگر کہ اب ہم کل کہ جسے بریں نہاؤ گھر برابر شایہ نہیں ہے پیراں کے راستے میں اپنے حق پیراں کے</p>	<p>۱۳۸ میں نے شکر سناں ہم سحر ہوں آسمان چھو گیا نہ شہ کو خبر ہوں میں نے حق کی یاد تو جو پستی چھوئی جنگل آواز اور نور تو آسمانی چھوئی</p>	<p>۱۳۹ تھا اس گروہ میں یہ علامت تشار ناگدا تھا جو شام کی جانب کل غبار بولی تو جسے سعد نا بکار پہنچ گیا کہ پیراں کے گروہ کار</p>
<p>۱۴۰ چشمہ ہی یا محیط ہو شرط جو کہ نہ رہے اسکے گواہ ہم ہیں کہ لہرا کا نہ رہے</p>	<p>۱۴۱ گھوڑا نہ کیے تخت سلیمان روانہ تھا اُسکے لیے تو جنبش رگ تازیانہ تھا</p>	<p>۱۴۲ یہ اگر پوری کی اجل کا ہستیہ آیا وہ پہلوان جو وجہ زمانہ ہی</p>
<p>۱۴۳ بلبل تیری غنیمت کی صفت کا از بین جب پہنچے تے نہیں شہان چھاپین کیم شہید مات فوجت از دستے غابین چلے گئے چھپے لگا کوہ سارین</p>	<p>۱۴۴ بہا کی جلد وہ کہ خجل قائم نہ ہو شہنشاہین نہاں ہوئے فرمودہ کیو عظمیٰ یون نگاہ کی جیسے کہ تیرے میش مزاج بادشاہ کی</p>	<p>۱۴۵ نہ نہ پڑے فوج سب جو بولی آواز ایک جگہ کہ ایک جوان ہو کر پوچھو نہ نہ پڑے کہ تے تو یون نہ نہ پڑے چھپ چھپ پون دو نہ راہ ارجان پوچھو</p>
<p>۱۴۶ اک شور تھا کہ آگ ملی کائنات میں دستی یہ پھلیاں تھیں سمنہ دریا میں</p>	<p>۱۴۷ یون فتح ساتھ ساتھ تھی اس ہوا کے جیسے سیاہ چلتا ہو آگے سوار کے</p>	<p>۱۴۸ قامتے شان عمر و شقی آشکارا ہے سمجھو یہ سب کہ خوش یہ دشمن سولہ ہے</p>

۱۴۹
سمنہ دریا کی جگہ
موش اگر کہ میں پیراں
ہو اگر کہ میں پیراں
ادگ کی جگہ غدا ہوا
پھلیاں میں تھی پیراں
اس علامت کی جگہ
سمنہ دریا میں ایک
موش غریبی جگہ

<p>۱۲۱ وہ خود سب کو دیکھ کر حیرت منور ہو گئے کہ جس نے اس غلطی سے ان کو چین و جاہم تھاں برونج و مہیت سے برونج کناش و خلتا شمع بھی تو نہیں</p>	<p>۱۲۲ یہ لاشی کو رنج کا دل سے جو حال نہ نے بین ہو چکے صفت لشکر و پال تنبہ ہوئے کہا کہ بین بین شمع لال مطلق جوان میری میں گھر کے بنیال</p>	<p>۱۲۳ دریائے مرغ خیر بچتی وہ جاب تھا زہرہ شقی کا آکھ ملاتے ہی آب تھا</p>
<p>۱۲۴ بہشت و جہنم کے سب جہان و دنیا ہوئے یہ سب کے علی گم ہوئے آزمین و کجاوہ قطعی وہ کو زور گر جا تھا اس قدر تو بر شاہی تھا ضرور</p>	<p>۱۲۵ باری گم گم لگ گئی غلطی نام بولابول کے وہ کمر سے نکل پیا کلام چل گیا اگر علی کا خفتے تیشہ کلام کرتی ہو شقی پیدا کا سبب میری نام</p>	<p>۱۲۶ سپید کیا ہوا نام ہزاروں کو باکے اترون کا اب فرس سحر کا آٹکے</p>
<p>۱۲۷ تقدیر ہو چکی کہ ہے عجب قتل فرشتی عاجز بین شبلی کا بارات ہو چکی جہ سے زیادہ کون جو تلوار کا دھنی چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے</p>	<p>۱۲۸ ایک لمحہ پر کیا کہ آہنی کو چست آلات حرب بن کیسے سحر و است ساتے قوی قوی تھے کو عقل و خست سرمین دہی غور دہی غور خست</p>	<p>۱۲۹ اٹھا رعو ان یہ سال ہوں کے خست سبزہ اچھی نمود ہو باغ شباب میں</p>

<p>۱۵۴ جلالت علی کی صفائی کس کی جی سے لے کر کیا اور انیان کے سر کشتی شکستہ طغیان ملا کر سرور احمدین خون کی نہریں بیاں</p>	<p>۱۵۵ جلا سبھا لادشمن بیاں کئے باغ نیز سے کس چایا پنج گلے سبج کئے باغ پیلپی ہی کس چا تھا گلزار جل کے باغ بڑھانہ تھا جو باغوں کو لٹا تھا چلے باغ</p>	<p>۱۵۶ ہر خطا شائے جو لگا نیت شرخیں لگ گئیں شہر آفاق تھا شہر کے سر کشتی شکستہ طغیان ملا کر سرور احمدین خون کی نہریں بیاں</p>
<p>۱۵۷ مع علی رسول خدا کی بان پہ ہے لا سیف ولا فنی کی صدا آسمان پہ ہے</p>	<p>۱۵۸ کم تھے نہ یہ بھی زورین گروہ ریاد تھا نیز سے کس بند بند کا توڑا کو ریاد تھا</p>	<p>۱۵۹ قربان درد ضربت نصرت نشان ہے کھل کر تھا سے بند بگنے باز و کان کے</p>
<p>۱۵۹ پیوینین تھے عویشی گار تو نری طرف نیرید ہماری طرف خدا آرٹو پیوینین کس کی چوٹ کھلا کس کی تفریق تلامذہ و علما</p>	<p>۱۶۰ کھل کر تیر نام سے لی تیغ شعلہ در توڑ کے خود آبان صلدی الیغدر جلا سے کس باغ بھول گیا نہ بھول پیوینین تھے پھر باغ خانہ و جہول</p>	<p>۱۶۱ خادم نہ تیر حور کی می دسریں سید و سحر تھی کس کی کجی دھرمیان جلا سے کس باغ بھول گیا نہ بھول پیوینین تھے پھر باغ خانہ و جہول</p>
<p>۱۶۲ ساتون جہنم آتش فرہین جلے ہیں شعلے تری تلاش میں باہر مکتل ہیں</p>	<p>۱۶۳ جا تا کہ صریح تیغ سے جا و امان نہ تھی دیکھا جو غول سے تو شان کی زبان تھی</p>	<p>۱۶۴ سمایہ دل کہیں لگی موفی کی جان پر ماوک زمین تھا تو کمان آسمان پر</p>
<p>۱۶۴ آباد و شہر سے گزرا دھرمیان اکبر نے دوش پاک کی باتھیں بھر آباد و شہر سے گزرا دھرمیان اکبر نے دوش پاک کی باتھیں بھر</p>	<p>۱۶۵ جلا سے سرور آواز کو لا بادہ و کلبہ کھل کر تیر نام سے لی تیغ شعلہ در توڑ کے خود آبان صلدی الیغدر جلا سے کس باغ بھول گیا نہ بھول</p>	<p>۱۶۶ بلان و حیل طبع روانی و کلمہ پیری میں زور شور و جہان و کلمہ بلان و حیل طبع روانی و کلمہ پیری میں زور شور و جہان و کلمہ</p>
<p>۱۶۷ گرو اسطر کل گیا ہے سے چھوٹے سکے یہ سب زمین پر گرا ہوا ٹوٹے</p>	<p>۱۶۸ گروں ہی ہاتھ کی نہ بڑھ چکے نہ ہٹ گئے حلقے کھلے تھے جو وہ اشار میں کھلے</p>	<p>۱۶۹ ملو ادین کھنچ گئیں دم جمع آزمائی ہو آفت کا سرکہ ہو غضب کی لڑائی ہو</p>

<p>۱۶۱۵ لے تیغ بادشاہ بخت شعلہ باد اور سو اس قدر کاردار باد اور برق طبع کوئی گزشتہ باد لے سیف فائدہ و زبان شعلہ باد</p>	<p>۱۶۱۶ مادی بن تیغون شمع در شمع گل بن تیغ مرغ و شمع کیا سحر می بن عکس شمع کیا نور کی بساط سلیمان شمع</p>	<p>۱۶۱۷ لکھت کار کارتا ہی دہ دنیا پیران کی تیغ کے کسین کی تیغ روباہ وہ پیشت دل غم آرا کلجہ غلام ملک جغتے بادشاہ</p>
<p>۱۶۱۸ ہاں سحر کہ ہون کے لڑائی بگڑے جا چوین نہی ہوں ب کوئی ضلوع لڑی مات غازیو دکھا تا ہوں تصویر گلے غل بود و دکھا عوض شور و آواز تو لے تیغ ادھر سپر شاہ دنیا مادہ نذر ادھر و زہ دنیا</p>	<p>۱۶۱۹ خاندن بن تیغ گرتی بن بارباد دو جلیبی گرتی بن تیغ ہو جلیبی دھالو کے پنے آئے تیغ ہو جلیبی خاندن بن تیغ جھلا وہ بن جلیبی شکر بن کران بن کہ یہ جرت ہو جلیبی</p>	<p>۱۶۲۰ اسن و سیر کی صوبہ تیغ جلیبی دو جلیبی جی کو نور جی جلیبی جست میں تھے زمین تیغ جلیبی شکر علی جلیبی تیغ جلیبی</p>
<p>۱۶۲۱ دو دنوں کو سحر کہ من تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی دو تیغ ادھر بن کا چین دھر لکھت ادھر بن لکھت و کبدن دھر کا زور دھر سیر تیغ دھر کلیا سلطان شہر تیغ دھر</p>	<p>۱۶۲۲ غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے گوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیو سے بقا ہو تیغ ادھر شہنشاہ دین بک تیغ شہنشاہ یون نعرہ زنج غنڈین شہنشاہ اضطراب جب بن جلیبی</p>	<p>۱۶۲۳ بھر ہراس کچھ دم جنگ جدل تھا تو اوچل ہی تھی یہ ابرو پر بل تھا لکھت نذر کار کا تھادہ اکھ کو نور لیکن کمان چراغ کمان نور کا نور ادھر سیر کیا جو اٹھائے سحر بوسے تو موت کا بھی جلیبی</p>
<p>۱۶۲۴ باطل چلا جہاں کہ حق کا ٹھوہے جو ناہی وہ ناہی پھر نور نور ہو سچ کہتے ہن ہراس ہن کیا دوسرے پنج ہن شیر کے ہو تو کو تو کھل سکے</p>	<p>۱۶۲۵ حلقہ تو دیکھ غصہ جھل کو آنا کر اور سب یاد آنکھ تو شیر نے جا کر سچ کہتے ہن ہراس ہن کیا دوسرے پنج ہن شیر کے ہو تو کو تو کھل سکے</p>	<p>۱۶۲۶ سچ کہتے ہن ہراس ہن کیا دوسرے پنج ہن شیر کے ہو تو کو تو کھل سکے</p>

<p>مکالمہ فرمایا تشریف لے کر چلا گیا وہ سناٹا بگڑ کی عرض بھی آپ ہی پانی سے تھیں عرب حیات ہو تو پین ہم بیچ</p>	<p>مکالمہ ملو اردک کر پیکار اودہ لالہ نام تو نے سنا تو ہو گا کہ ہم میں تھیں ملو اردک کر پیکار اودہ لالہ نام</p>	<p>مکالمہ غارت گار چکر جا پڑا ہے مکتبے کے لئے چلے گئے ہیں سارا چھاپا ہوا تھا وہ کھلی جگہ</p>
<p>دوبے ہوئے ہیں چشمہ کو شرکی چاہ میں یہ آب نہر خاک ہو اپنی نگاہ میں</p>	<p>فیاض ہیں کریم ہیں ابن کریم ہیں دشمن یہ رحم کرتے ہیں ہم دہ رحیم ہیں</p>	<p>تاب و توالی کو حرب میں مارا ہوا تھا وہ قلعہ زبانی کے زخم کا مارا ہوا تھا وہ</p>
<p>مکالمہ دودھ پلانے جو دور دیکھا یہ باجرا اسے مجاہد سول کے شکر میں اسے مجاہد سول کے شکر میں</p>	<p>مکالمہ خدا ان کو شہر میں پل تہج جاگلا بڑھ کر زبان طعن سناں بھی کی دراز آواز دی کہ ان کے شہر میں نیاز</p>	<p>مکالمہ غالی نہیں جی ہوئی چوین کباب منہ کو چھاپا پھر کے شہر کا تھاب ملو اردک کر پیکار اودہ لالہ نام</p>
<p>کیونکر نہ صبر و شکر میں اس کمال ہو کیونکر نہ ہو کہ ساقی کو شر کے لال ہو</p>	<p>ہر خوف ضرب تیغ سے طالب پناہ کا بولی سپر کہ پھر گیا ہے روسیہ کا</p>	<p>مہلت ابھی ہو تیغ و سپر کو سینھال باقی ہو کچھ ہوس تو اسے بھی نکال لے</p>
<p>مکالمہ شکر کے شکر کو بصد عجز و کسار شکر کے شکر کو بصد عجز و کسار شکر کے شکر کو بصد عجز و کسار</p>	<p>مکالمہ ہم آریا اپنے خاتم بشتاب پانی پیر کر پڑا وہ تھی ضبط کی تھاب ظالم نے سنا ہے جو پیرا وہ گاتے اب</p>	<p>مکالمہ بولا سپر کو تو پھر چلے وہ پیر غور چلتا ہے تن میں دھوپ ہو پیر غور میدان کہ ہوا کا اکی کیر لے نور</p>
<p>ہنستا ہی کیون عرب کی حیت کو تو نہ کھو پانی تو پی چکا ہے بس آب و نہ کھو</p>	<p>تڑپا جو قلب شہم کے ساغ جھلک پڑے اٹھا ہوا ان جگر سے کہ آنسو ٹپک پڑے</p>	<p>ہر چند ہاتھ دھوے ہوں اپنی حیات سے مہلت ملے تو پی لون میں پانی فرستے</p>

<p>۱۰۱ لکھن میں پادہ بجا کا رویدگر ارد کے سلسلے طار بر طاش کا پیر لہر چہ تھی فرق تو وہ ماحی ظفر مارا جو ہاتھ برق سی کو نوری توجہ</p>	<p>۱۰۲ فرمانشہ نسا علی لکھن شہار مین کیا کردن نہیں مرانی پانچا کو نر پیر حق کو تھا را جو انتظار مظاہر پیر پیر سے توجہ توجہ</p>	<p>۱۰۳ لے گئے توجہ سے لکھن کے بار بار باہن را اہم توجہ سے توجہ توجہ آب اسطون ہن آہی او طفرج نا بکار غل جا ادھر اب آنے نہ پانچ</p>
<p>چھوڑا سوار کو نہ فرس نہ تنگ کو اک شور تھا کہ کھا گئی مچھلی منگ کو</p>	<p>لاکے کہا نے دل کہ حیدر مہا سکا تم مانگو اور حسین نہ پانی پلا سکا</p>	<p>نیز ملا دو سینوں سے گھوڑو لکھن کے کشتہ کرد وہین علی لکھن کو گھیر کے</p>
<p>۱۰۴ دوبہ کے گزرا جو بار بار وہ بیلوان جوبیل پر آنچل کے پلکے کہ الامان بکھلی بین بین شمشیر شمشیر بکھلی بین بین شمشیر شمشیر</p>	<p>۱۰۵ دوبہ کے گزرا جو بار بار وہ بیلوان جوبیل پر آنچل کے پلکے کہ الامان بکھلی بین بین شمشیر شمشیر بکھلی بین بین شمشیر شمشیر</p>	<p>۱۰۶ دوبہ کے گزرا جو بار بار وہ بیلوان جوبیل پر آنچل کے پلکے کہ الامان بکھلی بین بین شمشیر شمشیر بکھلی بین بین شمشیر شمشیر</p>
<p>افلاک سے گذر گئی ساونت کی صدا آئی خدا کے عرش سے احسن کی صدا</p>	<p>سب طوہ تھا و غاے جناب امیر کا حلقہ نہ تھے غضب تھا خلد تیر کا</p>	<p>لاکھوں معرکہ میں کوئی یون لڑا نہیں غل تھا عرب میں دن کبھی ایسا نہیں</p>
<p>۱۰۷ دوبہ کے گزرا جو بار بار وہ بیلوان جوبیل پر آنچل کے پلکے کہ الامان بکھلی بین بین شمشیر شمشیر بکھلی بین بین شمشیر شمشیر</p>	<p>۱۰۸ دوبہ کے گزرا جو بار بار وہ بیلوان جوبیل پر آنچل کے پلکے کہ الامان بکھلی بین بین شمشیر شمشیر بکھلی بین بین شمشیر شمشیر</p>	<p>۱۰۹ دوبہ کے گزرا جو بار بار وہ بیلوان جوبیل پر آنچل کے پلکے کہ الامان بکھلی بین بین شمشیر شمشیر بکھلی بین بین شمشیر شمشیر</p>
<p>موت آئے اب تو روج کو رحمت نصیب ہو یکے دعا کہ جلد شہادت نصیب ہو</p>	<p>یون حملہ در تھے تیغ نوکی قطار پر جانا ہو شیر جیسے غزالوں کی ڈال پر</p>	<p>زخموں سے تو بھی چور ہو اور ہم بھی چور ہیں افسوس بس ہی ہو کہ بابا سے دوہین</p>

۱۰۱
ظہار کو کشتہ توجہ

<p>۱۹۱ ہکلا بس شیشی جانی فاشخار ہزارے تھے شیشی کے گمانہ اردوس ہزار نبرد کا منہ بڑا گیا پاپے پکیا راکب کا جگر گھولے کے پہلو پوکا</p>	<p>۱۹۲ سینہ توڑیں قتال فریاد چوٹی تھی تکیے پہنچنے نہ پہنچ ہکلا ہوا تھا سپیوں کے چھین کا نچنے چھپنے سے تھے گھولے دھرم</p>	<p>۱۹۳ پونچھی جان از جود اگر شش پین دنیا سیاہ ہوئی شیشی کن گناہ مین دوڑنے لگے اٹھنے کی جاتی اوتھ مرے جگر کو تھامے ہوئے تھک مین</p>
<p>اڑاڑ کے طے جو کرتا تھا راہ تو اب کو غل تھا کہ پر خال دیے مین عقاب کو</p>	<p>ٹڑاٹھا جو کھوڑ پیہ صدر تہ کان کا غل تھا کہ دم نکلتا ہو کر ٹیل جوان کا</p>	<p>چارون طرف جلال میں جاے تھے سطر بچے کو کھوکے شیر تر تباہ جس طرح</p>
<p>۱۹۴ کھلے کانٹے تھے جو حلقے سے نہ بنایا نہی تھی تو جھپون کی گراں آزار تباب دوبہ اسو مین لٹنے لگا کشتی بلب روستے تھے غولے ان سو پویدر کباب</p>	<p>۱۹۵ جلایا تھا یون پر سدر و سیاہ ابن تیر کی تیرا نہ چلی ہے واہ جبر کی تھی تھیں ہوتا تھا تباہ سینے میں تھے دنیا ہوئی تباہ</p>	<p>۱۹۶ دو لکے ادھر بھی کھیلے ادھر بھی بن مین کبھی تھیں مین کبھی نہ کبھی تھانی کبھی نہ سب جالا کبھی کبھی میں نہ تھیں کبھی کا کبھی نہ کبھی</p>
<p>مجرع شیر پنج مین تھا اس جوم کے نیرب پر نیرب تھا ہے تھے جوم جوم کے</p>	<p>کرت خبر کوئی علی اکبر لدر گئے دیکھو تڑپ ہے مین کہ شیر مر گئے</p>	<p>شوش تھی کہ مادر اکبر لکل نہ آئے خیمہ سے بنت فاطمہ باہر نکل آئے</p>
<p>۱۹۷ کے کے سر کہ پھر تھے گرا گمان جانی پیاسے سے گلی کلک خان دل توڑی جو ہوئی ریش سے عیان نیز جگر سے کھینچ کر تباہ و فوجان</p>	<p>۱۹۸ بڑھک چکا شمشیر گار و بد خصال اسے ابن فاطمہ خف شیشی و ارجال جلد کے پیچھے لپیٹ کر جو ان کا مال لاشہ جو پنے گھوڑے ہو گیا کال</p>	<p>۱۹۹ کھلے تھے کار و علی اکبر صر جو مڑا ہوا ب پر مرے دیکر کہ صر جو کچھ سوچتا نہیں سوچا کہ صر جو دن جو کہ رات اسے انور کہ صر جو</p>
<p>مکڑ کے کد کے خون کے ڈیر مین بیکے گھوڑ پیہ یا علی ولی لکے رہ گئے</p>	<p>جو کھور تھا تیغ دو دم تول تول کے دم توڑنا جواب وہی سہ کھول کھول کے</p>	<p>آباد مگر حسین کا تالاج ہو گیا خوشید دہر سے غول ج ہو گیا</p>

<p>۴۴۴ بیاض غیب کی نہ تھی نہ کج بیکر میں جان میں آج دین کو بھی غلام نہ فرما کر کھا کھا با جان کھانے کھا پھرین آج</p>	<p>۴۴۵ کیا کہ نہ تھی نہ کج بیکر میں جان میں آج دین کو بھی غلام نہ فرما کر کھا کھا با جان کھانے کھا پھرین آج</p>	<p>۴۴۶ کیا کہ نہ تھی نہ کج بیکر میں جان میں آج دین کو بھی غلام نہ فرما کر کھا کھا با جان کھانے کھا پھرین آج</p>
<p>مرنگی جی فصل بھی آئے قضا نہ کی و احسرا کہ عمر نہ تم سے وفا نہ کی</p>	<p>بو لو تو منہ سے کچھ کہ میں بکس امام ہوں سو کھی زبان دکھا کے کہا تشنہ کام ہوں</p>	<p>یوں قافلہ سے چھوٹا شہر پیر گیا سب نوجوان چلے گئے یہ پیر رہ گیا</p>
<p>۴۴۷ بالوصلہ آئی کہ با ادا دھوین ای نکل میں غافلہ زرد شہر پیرین غافل سے لوگی جو حلال سمجھوین جلد آئے کہ آپ کا پیرا پھرین</p>	<p>۴۴۸ مرگیا آرام بیکے کہ بیکے بیاض غیب میں دھو دھو کے پانی کھا جان نہ کیے دیوں اگر کام بھالے ای نوجوان پیر پیرا پھرین</p>	<p>۴۴۹ مرگیا آرام بیکے کہ بیکے بیاض غیب میں دھو دھو کے پانی کھا جان نہ کیے دیوں اگر کام بھالے ای نوجوان پیر پیرا پھرین</p>
<p>در و جگر کہین نہ اہل کا بہ نہ ہو دیدار دیکھ لے تو مسافر دوانہ ہو</p>	<p>سید بفض ہے سپہ بد صفات کو گھر سے ہوے ہیں خون پیاسے فرات کو</p>	<p>خیر آگے آگے جاتے ہو تم آسرا تو بہ گو ہم شکستہ پاہین پہ سریر خدا تو بہ</p>
<p>۴۵۰ دامن خاک میں آواز نہ دناک فزون تر نظر آتا ہے بر سے خاک بے گریہ ہے کس پر بار بار کمال</p>	<p>۴۵۱ آنسو ہے نہ تھی نہ کج چاکرل سے آنسو کو فزون تر شاف کر دلا امین کی طرف کی آف کھولا جو کچھ گیا دم ساتھ آف</p>	<p>۴۵۲ آنسو ہے نہ تھی نہ کج چاکرل سے آنسو کو فزون تر شاف کر دلا امین کی طرف کی آف کھولا جو کچھ گیا دم ساتھ آف</p>
<p>نر پا جو ذل تو تخت جگر سے پٹلے ردی فداک کھنکھسے پٹلے</p>	<p>ایٹھی زبان تو ہو کھ بھی تھرا کے کھ کیسو زمین گرم پہ پل کھا کے رہ گئے</p>	<p>گھر جسکے دم سے ہو وہ سعادتناں سے قدرت خدا کی پیر جیسے نوجوان سے</p>

<p>۵۲۱ سب کیلئے شاہ جہاں کی شہسوار اس سانک کی ہو گئی ازاد و بخت اگر مل اسٹا حرم سے کہ ہو کر سب چون کہ کیلئے بی بیان و دین پر ہون</p>	<p>۵۲۲ جو کہ صبر گوشتوں والا پسر جگہ میں جینے کیلئے گھر مرا سنگ کی پڑتا جو نہ جگہ سنگ کے لئے جو وہ نور مرا</p>	<p>۵۲۳ اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا</p>
<p>آفت میں ایک کو خبر دست پانہی سر پر کسی کے تھی تو کسی کے ردا تھی</p>	<p>پیون کی بین کر کے تن با شیش پر بٹھا دو ہاتھ تمام کے الٹ کر شیش پر</p>	<p>دنیا سیاہ ہو گئی دستہ بہا رہے جنگل بسا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا</p>
<p>۵۲۴ سب کیلئے شاہ جہاں کی شہسوار اس سانک کی ہو گئی ازاد و بخت اگر مل اسٹا حرم سے کہ ہو کر سب چون کہ کیلئے بی بیان و دین پر ہون</p>	<p>۵۲۵ جو کہ صبر گوشتوں والا پسر جگہ میں جینے کیلئے گھر مرا سنگ کی پڑتا جو نہ جگہ سنگ کے لئے جو وہ نور مرا</p>	<p>۵۲۶ اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا</p>
<p>وہی ہوں اسطہ میں سالت پناہ کا دستہ مجھے بتاے کوئی قتل گاہ کا</p>	<p>اس عمر میں یہ غل جو ان کا پھل ملا بستی مری لٹی تھے کیا احوال ملا</p>	<p>لاکھوں معرہ پیش آفتاب میں دوون کی پائیں تھے مارا شہاب میں</p>
<p>۵۲۷ سب کیلئے شاہ جہاں کی شہسوار اس سانک کی ہو گئی ازاد و بخت اگر مل اسٹا حرم سے کہ ہو کر سب چون کہ کیلئے بی بیان و دین پر ہون</p>	<p>۵۲۸ جو کہ صبر گوشتوں والا پسر جگہ میں جینے کیلئے گھر مرا سنگ کی پڑتا جو نہ جگہ سنگ کے لئے جو وہ نور مرا</p>	<p>۵۲۹ اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا اسی چو کہ گوشتوں کے ترستا</p>
<p>مان کا پیام کہ کسے دینے کو آئی ہوں اپنے مراد کو واسلے کو لینے کو آئی ہوں</p>	<p>عاشق کے دل کو صبر کہاں فرامین گھر سے نکل پڑی ہوں تڑپتیا گھر</p>	<p>غریب میں خوش نشہ والا کا ساتھ دو مجھ کو بٹھا کے پرے میں بابا کا ساتھ دو</p>

<p>۱۲۱ ایک شخص مراد ہی کو کج بی بی کر رہی ہو جو بکلی جو سدا مرثیہ میراثیں میراثیں میراثیں بلوادیہ جانب کر تیاستہ ہو گیا</p>	<p>۱۲۲ اب دل کا کبستہ تم کی غنائیں نور غزائیں تب تک فلان کی ہیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں کیا جیہ دوا دے کر کج فلان کی ہیں</p>	<p>۱۲۳ میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>
<p>غواہ حسین کی ہو وہ اسی بی بی کی ہے منہ پھیرے ارے یہی بی بی علی کی ہے</p>	<p>خیمے مسافران عدم نے نکالے ہیں جس قافلہ میں تم ہو وہ چلے واپس ہیں</p>	<p>۱۲۴ میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>
<p>۱۲۵ کتنا جواب دہی غمگین کی کب تھی شہتہ تیرا میں بنی ہو جیہ میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>	<p>۱۲۶ سلامی خلق آغا و انجالیہ میراثیں کہ جوابوں جو مراد سے کج میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>	<p>۱۲۷ میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>
<p>گر کر کے آشنا نولے طائر پھر گئے تھے جھگڑاتے تھے شیر ہرن سر چلتے تھے</p>	<p>۱۲۸ کہین ہون بندہ تیرا کج میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>	<p>۱۲۹ میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>
<p>۱۳۰ اش شیرین جو شیرین کی تھی میراثیں علیہ اشک کے لاش چلے شاہ کرا میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>	<p>۱۳۱ دو عالم دور کی تھی تیرا دل جو دور میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>	<p>۱۳۲ میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>
<p>۱۳۳ سر و جانب لور داسے قیاس پانچ کھڑین چلو میں علی اکبر خفانہ ہو</p>	<p>۱۳۴ میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>	<p>۱۳۵ میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں میراثیں</p>

۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲

[illegible]

<p>۴۱ دیکھو کون جی خاندان دکھا کر کون دل نکلا کرتا جو نہ صبر کا داغ نہ انکھوں کا نور دکھا جو نہ صبر کا داغ نہ زبانی بیٹے کا جو نہ صبر کا داغ</p>	<p>۴۲ بزم چاکلے کے لکڑی کر کے اسے تو شیش بنانے کے نہا جو بالیہ مرسے در کے آواز دوزخ سے تیرے پیر کے</p>	<p>۴۳ چاکلے کا لکڑی کر کے اسے تو شیش بنانے کے نہا جو بالیہ مرسے در کے آواز دوزخ سے تیرے پیر کے</p>
<p>یہ حال بن فاطمہ کے دل سے پوچھے زخم جگر کے درد کو کھاکل سے پوچھے</p>	<p>اس میرے شیر کیا کسی گل میں چسپ اسے میرے چاند کون سے باد میں چسپ</p>	<p>یو پودر سے نشہ دہانی کا واسطہ صورت دکھا دو اپنی جوانی کا واسطہ</p>
<p>۴۴ جب بھی گھر سے نکلتا ہے فرزند فاطمہ کو کھاکل سے لڑہا تھا جسم کا تین فرزند کھاکل سے جلد سے تیرے شہید ہوا میرا دل</p>	<p>۴۵ اگر ہمارا آئی کھاکل سے باغیچوں کو تمام کو تم کیسے کھاکل سے تیرے فرزند کھاکل سے کیا جانیں خط اب میں سے</p>	<p>۴۶ کھاکل سے تیرے فرزند کھاکل سے باغیچوں کو تمام کو تم کیسے کھاکل سے تیرے فرزند کھاکل سے کیا جانیں خط اب میں سے</p>
<p>کھاکل سے ہوے کھاکل سے کھاکل سے اک اک قدم پہ کھاکل سے کھاکل سے</p>	<p>البرہ بن خال کو کہ نہایت ضعیف ہوں بیٹا ابھی جوان ہو تم ہم خیف ہیں</p>	<p>اک لڑی تیرے خلق سے جائز کار کیا ارمان مان کو بیاہ رچانے کا کیا</p>
<p>۴۷ کھاکل سے تیرے فرزند کھاکل سے باغیچوں کو تمام کو تم کیسے کھاکل سے تیرے فرزند کھاکل سے کیا جانیں خط اب میں سے</p>	<p>۴۸ کھاکل سے تیرے فرزند کھاکل سے باغیچوں کو تمام کو تم کیسے کھاکل سے تیرے فرزند کھاکل سے کیا جانیں خط اب میں سے</p>	<p>۴۹ کھاکل سے تیرے فرزند کھاکل سے باغیچوں کو تمام کو تم کیسے کھاکل سے تیرے فرزند کھاکل سے کیا جانیں خط اب میں سے</p>
<p>دیکھی جو کوئی لاش تو کھاکل سے گر رہے جلدی کبھی چلے کبھی مش کھاکل سے گر رہے</p>	<p>فرزند فاطمہ کی ضعیفی یہ رسم کر ای نو جوان پدر کی ضعیفی یہ رسم کر</p>	<p>طاقت جو تھی بدین وہ سب بھائی لیکے اب تم ہماری آنکھوں کی بنیائی لیکے</p>

<p>۵۱۳ جی چاہتا ہو پھر پھر کیا دیکھوں محبوب حق کا آخری دیدار دیکھ لوں میر پر کھینچے کس سے غدار دیکھ لوں میر پر کھینچے کس سے غدار دیکھ لوں</p>	<p>۵۱۴ جنت میں کوئی صاحبِ خط و نشان زرد دل حسینؑ کی کیا ندین اس وقت ہوش بدلتی کیا ندین ہو کر کھینچے کس سے غدار دیکھ لوں</p>	<p>۵۱۵ افغان حسینؑ کی بی بی کا لشکر گرواز میں چرخے اتر آقا قباب پا ساقیان رو کا وہ آسمانِ جناب پا ساقیان رو کا وہ آسمانِ جناب</p>
<p>۵۱۶ اب کس کیسے لیتو تو بابا کو گل بٹ اب ہر یقین کہ منہ سے کچھ نکل پڑے</p>	<p>۵۱۷ اکثر جگہ تو ٹھہر جائے گا سین ور نہ ترک کے خاک پر مہرباں حسینؑ</p>	<p>۵۱۸ کئی طرح سے نہ اکبر کی صبا اعدائے کرب کیسے شمشاد کرے سب بچنے کے حال پابِ غم کی ہوجا نہا کر طرف و مرال نہ تھا</p>
<p>۵۱۹ مانند شیر جھومتا تھا قاش زین پر ہو ندین ٹپک ہی تھیں لہو کی لین پر</p>	<p>۵۲۰ دوبار گئے گئے وہ غازی بھگل گیا گھوڑا کس طرف گئے لیکے نکل گیا</p>	<p>۵۲۱ برجی ستم کی کھا کے وہ پیارا کدھر گیا اسے فوجِ شام چاند بہا کدھر گیا</p>
<p>۵۲۲ جی جو حسینؑ وہ میرت حسینؑ سنبھلے کس سے چوڑا کس سے چوڑا شہرِ نیاں شکستہ مزاج اور کس سنا کیا بار بار اکھوت نہاؤں کھن</p>	<p>۵۲۳ جی جو حسینؑ وہ میرت حسینؑ سنبھلے کس سے چوڑا کس سے چوڑا شہرِ نیاں شکستہ مزاج اور کس سنا کیا بار بار اکھوت نہاؤں کھن</p>	<p>۵۲۴ کھینچ کر کے چاہ میں لاشہ کرا دیا کیا زیر خاک میر سے تر کو چھپا دیا</p>
<p>۵۲۵ پیشاگلے پہ تیر تو دم اس کا رک گیا ہاتھوں سے دل کو تھام کے گھوڑے چھین گیا</p>	<p>۵۲۶ چرخے اسی کے حسن کے لشکر میں ہوئیں یاں نے بھی لوگ سلی جوانی پہ آؤ ہیں</p>	<p>۵۲۷ کھینچ کر کے چاہ میں لاشہ کرا دیا کیا زیر خاک میر سے تر کو چھپا دیا</p>

<p>۵۱۷ چلیس شاہ دین کا وہی ملک تھا وہ پختہ پختہ صلیب النشاں تھا رہا زوال سپہ جبر کمال تھا بلخ قحطی کا دہانہ نہ مال تھا</p>	<p>۵۱۸ نہ صد ایک شہنشاہ نامدار بہ شکل مصطفیٰ تری آوازے شمار دور گئے جولا شہنشاہان و بیقرار بکجا نقش پیر جو دین و ملکدار</p>	<p>۵۱۹ الکبرنجب کب کشتن منی ناز بکجا ابو جبریل کا کھنکھو کھنکھو کھنکھو فرغ گئے کھنکھو کھنکھو کھنکھو اب کونوی دین کھنکھو کھنکھو کھنکھو</p>
<p>یہ دغ دل حسین کی پہلے پہل ملا برجھی سے اسکو مارے کیا کھیل ملا</p>	<p>دیکھا لوہے کا تو دل تھر تھرا گیا آٹھونکے پیچھے شہ کی اندھیرا سا گیا</p>	<p>اب والدہ سے تابیقات فراق ہے مادر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے</p>
<p>۵۲۰ سورسہ کے کھینچنے لگیا مین گت کیا تباہ ہوا لہر جابریا کیا تو ان فضیلتی میں مجھ سے کچھ لگیا سباجی کی زینت کا نقشہ لگیا</p>	<p>۵۲۱ لاشہر سپہ سردار کے لئے رام لک کچھ تری زمین کیلئے جو کجاں چلیسے تھے کہ غم سے جو کجاں اولال شہر بیدار کس کجاں</p>	<p>۵۲۲ شہ کے کھنکھو کھنکھو کھنکھو آؤں بچوں تھیں سے میر نونال فرزند کو جو کھنکھو کھنکھو کھنکھو لستے تری میں جو کجاں کھنکھو کھنکھو</p>
<p>صدقہ کرو پیر کو اب اس لوہین پر تو اور لا کے پھر دو خلق حسین پر</p>	<p>مین دیکھتا ہوں پاؤں مین پر لڑنے ہو اٹھارہویں برس مین پیر کچھڑے ہو</p>	<p>چلائے شاہ دین کہ جہانے لڑنے لگے مادر کو دیکھنے ملی نہ پالے کہ مر گئے</p>
<p>۵۲۳ گلجلی آئی اتنے تیرا کھنکھو کھنکھو اب جان لب بون کیے شاہ کھنکھو جو غفر کس کھنکھو کھنکھو کھنکھو سرت پر جو کھنکھو کھنکھو کھنکھو</p>	<p>۵۲۴ نہ صد ایک شہنشاہ نامدار بہ شکل مصطفیٰ تری آوازے شمار دور گئے جولا شہنشاہان و بیقرار بکجا نقش پیر جو دین و ملکدار</p>	<p>۵۲۵ الکبرنجب کب کشتن منی ناز بکجا ابو جبریل کا کھنکھو کھنکھو کھنکھو فرغ گئے کھنکھو کھنکھو کھنکھو اب کونوی دین کھنکھو کھنکھو کھنکھو</p>
<p>اکو دہ خون بھرا ہوا چہرہ ہو کر سے سہل سا لوٹا ہوں کلیر کے در سے</p>	<p>ہرے عصا کے ہاتھ میں بیٹے کا ہاتھ ہو ہو آرزو جہان سے سفر ہو تو ساتھ ہو</p>	<p>دو لہا بنے ہیں خون مندی دلائے مین سہرا تھیں کھانے کو منسلک سے مین</p>

<p>۴۲۸ میں نے کہا کہ اگر غل ہو گیا بھلی دنیا میں سے نہیں لے سکتا بہتوں کو کھڑے ہے اس سے مراد کچھ کیا ہوا جلال حق اس سے مراد کچھ کیا ہوا</p>	<p>۴۲۹ میری سیدھی پڑائی نہ اچھ نہ دوسری نہ جو کھائی نہ اچھ چھائی نہ جو کھائی نہ اچھ ان کی ایک نہ دوسری نہ اچھ</p>	<p>۴۳۰ جو دوسری نہ دوسری نہ اچھ جو دوسری نہ دوسری نہ اچھ دوسری نہ دوسری نہ اچھ دوسری نہ دوسری نہ اچھ</p>
<p>کس کا جوان پس تھا کہ بابا سے چھلکا کیس کی کو کہ اجر لگی مگر کھاٹ گیا</p>	<p>بابا پہ صند ہو گئے اندر استبول کی اتک لیے ہو منہ میں اگلی سول کی</p>	<p>نندی ہو کی چاندی چھاتی سے بگی ہنوں کو نیک لینے کی شہری رہ گئی</p>
<p>۴۳۱ میں نے کہا کہ اگر غل ہو گیا بھلی دنیا میں سے نہیں لے سکتا بہتوں کو کھڑے ہے اس سے مراد کچھ کیا ہوا جلال حق اس سے مراد کچھ کیا ہوا</p>	<p>۴۳۲ بابا کے لئے تھیں کیا تھی ہوتی بہتوں کو کھڑے ہے اس سے مراد کچھ کیا ہوا جلال حق اس سے مراد کچھ کیا ہوا</p>	<p>۴۳۳ میں نے کہا کہ اگر غل ہو گیا بھلی دنیا میں سے نہیں لے سکتا بہتوں کو کھڑے ہے اس سے مراد کچھ کیا ہوا جلال حق اس سے مراد کچھ کیا ہوا</p>
<p>لہتی تھی مان شاد ہوا کی فوج واکرو ان خونین دوی زلفیہ پہ جو فدا کرو</p>	<p>بیجاں کئے کر دیا بانو کی جان کو کسی نظر لگی مگر کھائی نہ اچھ</p>	<p>بن بیاباے اندر کے مرید پہان سے دشاد و نامر او سدھات بہان سے</p>
<p>۴۳۴ میں نے کہا کہ اگر غل ہو گیا بھلی دنیا میں سے نہیں لے سکتا بہتوں کو کھڑے ہے اس سے مراد کچھ کیا ہوا جلال حق اس سے مراد کچھ کیا ہوا</p>	<p>۴۳۵ میں نے کہا کہ اگر غل ہو گیا بھلی دنیا میں سے نہیں لے سکتا بہتوں کو کھڑے ہے اس سے مراد کچھ کیا ہوا جلال حق اس سے مراد کچھ کیا ہوا</p>	<p>۴۳۶ میں نے کہا کہ اگر غل ہو گیا بھلی دنیا میں سے نہیں لے سکتا بہتوں کو کھڑے ہے اس سے مراد کچھ کیا ہوا جلال حق اس سے مراد کچھ کیا ہوا</p>
<p>وادی لگی نہ قبر میں مان کو کاٹ کے جنت میں جا لے مری سہی آجائے</p>	<p>چین آئین گانہ دن کو نہ دلو کو ٹھوکی جب تک جیو لگی تیری جان کو دلوکی</p>	<p>بستی مری آج لگی ویرانہ ہو گیا شادی کمان کی مگر تو عمر اچھا ہو گیا</p>

کہ جس نے اپنے گناہوں سے باز نہ آیا
 خط غفلت و نسیان کی گنجینہ
 انہیں کہ جس نے اپنے گناہوں سے باز نہ آیا
 خط غفلت و نسیان کی گنجینہ
 عجب حال ہے درخشاں کا
 ردا سے انداز سان کی گنجینہ
 مکاری کی گنجینہ وہاں ہے جابا
 شکر مرعایان کی گنجینہ
 کہ جس نے اپنے گناہوں سے باز نہ آیا
 خط غفلت و نسیان کی گنجینہ
 کہ جس نے اپنے گناہوں سے باز نہ آیا
 خط غفلت و نسیان کی گنجینہ
 کہ جس نے اپنے گناہوں سے باز نہ آیا
 خط غفلت و نسیان کی گنجینہ

۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶
 ۱۶۱۷
 ۱۶۱۸
 ۱۶۱۹
 ۱۶۲۰
 ۱۶۲۱
 ۱۶۲۲
 ۱۶۲۳
 ۱۶۲۴
 ۱۶۲۵
 ۱۶۲۶
 ۱۶۲۷
 ۱۶۲۸
 ۱۶۲۹
 ۱۶۳۰
 ۱۶۳۱
 ۱۶۳۲
 ۱۶۳۳
 ۱۶۳۴
 ۱۶۳۵
 ۱۶۳۶
 ۱۶۳۷
 ۱۶۳۸
 ۱۶۳۹
 ۱۶۴۰
 ۱۶۴۱
 ۱۶۴۲
 ۱۶۴۳
 ۱۶۴۴
 ۱۶۴۵
 ۱۶۴۶
 ۱۶۴۷
 ۱۶۴۸
 ۱۶۴۹
 ۱۶۵۰
 ۱۶۵۱
 ۱۶۵۲
 ۱۶۵۳
 ۱۶۵۴
 ۱۶۵۵
 ۱۶۵۶
 ۱۶۵۷
 ۱۶۵۸
 ۱۶۵۹
 ۱۶۶۰
 ۱۶۶۱
 ۱۶۶۲
 ۱۶۶۳
 ۱۶۶۴
 ۱۶۶۵
 ۱۶۶۶
 ۱۶۶۷
 ۱۶۶۸
 ۱۶۶۹
 ۱۶۷۰
 ۱۶۷۱
 ۱۶۷۲
 ۱۶۷۳
 ۱۶۷۴
 ۱۶۷۵
 ۱۶۷۶
 ۱۶۷۷
 ۱۶۷۸
 ۱۶۷۹
 ۱۶۸۰
 ۱۶۸۱
 ۱۶۸۲
 ۱۶۸۳
 ۱۶۸۴
 ۱۶۸۵
 ۱۶۸۶
 ۱۶۸۷
 ۱۶۸۸
 ۱۶۸۹
 ۱۶۹۰
 ۱۶۹۱
 ۱۶۹۲
 ۱۶۹۳
 ۱۶۹۴
 ۱۶۹۵
 ۱۶۹۶
 ۱۶۹۷
 ۱۶۹۸
 ۱۶۹۹
 ۱۷۰۰
 ۱۷۰۱
 ۱۷۰۲
 ۱۷۰۳
 ۱۷۰۴
 ۱۷۰۵
 ۱۷۰۶
 ۱۷۰۷
 ۱۷۰۸
 ۱۷۰۹
 ۱۷۱۰
 ۱۷۱۱
 ۱۷۱۲
 ۱۷۱۳
 ۱۷۱۴
 ۱۷۱۵
 ۱۷۱۶
 ۱۷۱۷
 ۱۷۱۸
 ۱۷۱۹
 ۱۷۲۰
 ۱۷۲۱
 ۱۷۲۲
 ۱۷۲۳
 ۱۷۲۴
 ۱۷۲۵
 ۱۷۲۶

<p>۴۱ کیا جو کہ کنارا نہیں جس کیا بچہ جو وہ سچ کر لیا نہ کج کس تیغ کا ہونے کہ جا را نہیں کج</p>	<p>۴۲ کنا جو کہ نہیں فرزند نہیں سودا کے سونے کے برابر نہیں موت اسی جو نہیں نہیں</p>	<p>۴۳ خضر خضر یہ دودن سے نہ نہیں اک وقت عجب اس کے اس حلقہ کج جانی جیادہ بجائی کہ جو نہ تانی کج فرزند وہ فرزند کر تو نہیں نہیں</p>
<p>صابر بھی ترپتے ہیں وہ کیا سچ دان اک داغ ہوا ولاد کا اک بجائی کا غم</p>	<p>سب کھ ہوں یہ خالق یہ جدائی نہ کج داغ اپنا کسی بجائی کو بجائی نہ کج</p>	<p>اکھون سہان چاہنے والے ہو دو کج محبوب جو ان گود کے پالے ہو دو کج</p>
<p>۴۴ نہیں کج نہ نہیں برا نہ جیادہ انکھ کی جو زیت ہو وہ صف نہ جیادہ جان کج کج ہے دلبر نہ جیادہ دالستہ ہونے میں وہ دم بھر جیادہ</p>	<p>۴۵ ہوتا ہی بہت نیک سپر کیا کج کج عصار کج چرخ اکھون کج کرو تباہی داغ کج کو دیا کج جانی جو زیت کج بجائی کج</p>	<p>۴۶ جانی کو وہ اب نہ نہیں کج نہیں ہوئے ہوئے باز کو نہیں کج تو را جو عدا کے تانے کج عجز را جو جان کج نہیں نہیں</p>
<p>دولت ہی بڑی بیٹے کا اور بجائی کا جیادہ انسان کے لیے موت تہائی کا جیادہ</p>	<p>مر جاے پسر تو ہو پھر امید پسر کی بجائی نہ جدا ہو یہ نشانی ہو پسر کی</p>	<p>فرج غم دانہ وہ میں نہیں کج اک جان پہ دو کوہ الم ساتھ کرے میں</p>
<p>۴۷ کیا جو کہ باز نہ نہیں کج کون اسکا جو عجز نہیں کج ہستی کا چین خار کو کج</p>	<p>۴۸ خضر خضر یہ داغ دالستہ کج دل کج تیغ دودم ہو جیادہ کج تغیر ہے کج قلم ہو جیادہ کج جیادہ کج کج کج کج</p>	<p>۴۹ دو وقتیں اک آئی میں نہیں کج دو وقتیں کج کج کج کج دو جیادہ کج کج کج کج دو جیادہ کج کج کج کج</p>
<p>جب صرف خزان گلشن ولاد کج برچی اسے لگتی ہو جو شمشاد کج</p>	<p>مظلوم سے باعث نفس سرو کا پوچھو گر پوچھو تو بسل سے مزار دکا پوچھو</p>	<p>جینا غم جان کا ہین مشکل ہا بشر کا پتھر کا کج تو نہیں ل سے بشر کا</p>

<p>۱۰</p> <p>بہارِ نازنین بر سرِ خضرتِ شہید اور سلتے ہو غمِ کجی بھری تیری نصیب دارش کو سنبھالے ہو چو اکوہِ دلگیر جب بیٹے بین باغِ کجی تیری جو عیش</p>	<p>۱۱</p> <p>تو تین تو کیا بکھو نہ زخمِ ارجانی عتیا جو بس سے کھو نامِ ارجانی ہم نے مری جان کو کھو نامِ ارجانی سکھاپن مری لاش کے سوا نامِ ارجانی</p>	<p>۱۲</p> <p>نر تے ہیں صدین بر بھائی کے غم کے نہ تڑپنے دو ہمیں گروہِ علم کے خون اس کا ہا پشتم کو پر غم نہ کرو نہیں ہو ہو یہ غم ایسا ہے کہ ماتم نہ کرو نہیں</p>
<p>۱۳</p> <p>نقدِ سنجائی کو سہاگہ کھولا دوستے دو کہ جی بھر کے ابھی نہیں کیا وہ تیرا تری تین تھیں چھوٹے سویا اگر ہے سو سراجِ عالمی گھٹکے گویا</p>	<p>۱۴</p> <p>منہ دوسے کو زحانِ صفت کجی بھجھا برسانے دین کو زحانِ اُردا بھابی کے کہہ دینا علم کے زور چھٹکے کوئی عجائب کی فرزند کے زور</p>	<p>۱۵</p> <p>اب منہ سے نکلتا ہو کلیر میرا بھٹک رونگا حسین اپنے بھیتے سے پھٹک استی ہو غش آتے ہیں شر جن بستر کو تھا واخین لوگوں میں روؤ فکی سر کو</p>
<p>۱۶</p> <p>خاش و خیزدین کا سدا حلقِ زدن اعلانے مرے شیر کو مارا دین زدن آنکھوں میں نہان ہو گیا مارا دین زدن پتا کیا لنگر و اسارا دین زدن</p>	<p>۱۷</p> <p>غش ہو گئے کلکے تیرے کھنکھنے پوش آتا ہو چکے تیرے کھنکھنے تو اب جی دیکھ کے حال یہ کھنکھنے فرزند کو رو دیکھتی نہیں باجوہ کھنکھنے</p>	<p>۱۸</p> <p>بھٹ جاب جگر جس کا وہ بے نہیون کیا بھائی کے ماتم میں برادر نہیں تو حضرت کے کہا اب مردِ دل بند کو رو عباس کو بس و چکین فرزند کو رو</p>

<p>۴۱ ہو چاہے کسی بے نصیبی کی بنا پر میں تو لاش چاہے کیوں ہو چھوڑ دے کہ جس کی بنا پر بہتر ہے کہ میں نہ ہوں</p>	<p>۴۲ یہ کہتے ہی حضرت پر توڑ پھوڑی منہ کھدایا جاتی ہے کہ کسی باری فرزند کا منہ کھول کے باقی بکارتی مرثیہ نہیں مگر باقی بکارتی</p>	<p>۴۳ صدر گئی سننے نہیں پیدار داتا باز دین لاتی ہوں قلعے نہ ہونا میں تو چھوڑ چکا ہوں یہ ان زخم کو میں تو چھوڑ چکا ہوں یہ ان زخم کو</p>
<p>کس پائیں میں تہنا یہ ہزاروں سے لے میں کس لاش چھاتی ہے سنان کھائے پڑا ہوں</p>	<p>روئے بھی دیتے تھے سوچی کہو نہیں صدے گئی تم سوتے ہو اور دین شہر</p>	<p>ہو فرش کی جا خاک تن زار کے نیچے تیکہ تو دھرو جان سے احسا کے نیچے</p>
<p>۴۴ میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو</p>	<p>۴۵ میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو</p>	<p>۴۶ میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو</p>
<p>کیونکر انھیں یہ نشہ دہان باپ روئے وادی سے کہیں گے ہمیں مان باپ روئے</p>	<p>غفلت تمہیں ایسی ہو کہ کروٹ نہیں لے نیند آج یہ کیسی ہو کہ کروٹ نہیں لے</p>	<p>پردیس میں برباد مجھ کر گئے بیٹا معلوم یہ ہوتا ہے کہ تم مر گئے بیٹا</p>
<p>۴۷ میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو</p>	<p>۴۸ میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو</p>	<p>۴۹ میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو میں تو لاش چاہے کیوں ہو</p>
<p>مناہوت بھی اکھوا نہیں کتا پڑاں کا کس عالم غربت میں ہوا ہر سفر اُن کا</p>	<p>دن دھل گیا اب کون سے سوئے کا محل ہے یہ نیند جو انی کی ہو یا خواب اجل ہے</p>	<p>معلوم نہ تھا یہ کہ جو ان ہو کے مر گئے چھوڑا ہمیں اب قبر کو آباد کر گئے</p>

<p>۱۳۴ ہر بی بی کا نال لک لکھتے ہیں ثابت ہو اس سب پر اس کے لیے باغوں گے اس کے لیے عیون گے اس کے لیے عیون گے اس کے لیے عیون گے</p>	<p>۱۳۵ این شجر بیابان کے پیکر بن بر سے متسلل بن بر سے متسلل بن بر سے متسلل بن بر سے متسلل</p>	<p>۱۳۶ یہ شجر بیابان کے پیکر بن بر سے متسلل بن بر سے متسلل بن بر سے متسلل بن بر سے متسلل</p>
<p>۱۳۷ گودی سے رکھا خاکہ طبع کا لاشہ سرنگ اٹھی چوڑے فرزند کا لاشہ</p>	<p>۱۳۸ گرد و کتی بن بی بیان کے پیکر ہم آ کے وہیں کاٹھنے پھیر کے</p>	<p>۱۳۹ دادی کی ملاقات کے شائق ہو گیا موت آگئی جیسا کہ لائق ہو گیا</p>
<p>۱۴۰ گر کہ قلم شمع پر لکھا اوشہ عالی سر سے کیسی بیلا پیچ نہ دالی کی موت کو توڑی کی بھری گود زخالی چھوڑ دے منجھلے سے مزار خالی</p>	<p>۱۴۱ لکھتے ہیں صدائے شمع شجر کا بانی کو سنایا کہ خدا حافظ و ناصر پی پی سے لکھا ہوتا ہو حضرت بیبا</p>	<p>۱۴۲ اب سوئے گئے ہیں علی اکبر امان کے لڑائی کے علی اکبر دنیا میں نہ پھوٹے پچھلے علی اکبر جگر بکھرتے ہیں علی اکبر</p>
<p>۱۴۳ وارث شہ والا کے سو کوئی نہیں ہے میں غیر ہوں اس گھر میں ہر کوئی نہیں ہے</p>	<p>۱۴۴ اب دیر کا موقع نہیں جاگم کی طلب ہے ناخرم اگر خیمہ میں آئے تو غضب ہے</p>	<p>۱۴۵ بر چھی لگی پھل تنہا میں چل آیا خط بھی نہ بھرا تھا کہ پیام چل آیا</p>
<p>۱۴۶ ابابو ملک کی اس بی بی کی شادی تقدیر میری گھر میں علی اکبر نہ ہر اکہ ہو جاتی ہے ہر اکہ علی اکبر صبر کا ہوا وصل نہ دینی جاتی</p>	<p>۱۴۷ کافرین و کفار ابی اسے نہیں جو آل محمد کی تباہی اٹھیں منظور پانے کے نام کی کھانسی ہم کو نہیں عباس کے مکیاتے ہم کو نہیں</p>	<p>۱۴۸ جو ہر سارا جان کھریا ہے اسے جو ہر میری بی بی کے عصا آگے ہے اس اذیت سے مر جائے تو سدا ہے اس کو نہ اٹھایا جائے کو ہا ہے</p>
<p>۱۴۹ ان قدموں چھوٹی تو کہ مر جائے گی پانوں اب کی جو مہی قید تو مر جائے گی پانوں</p>	<p>۱۵۰ سنتا یہ سخن صاحب شمشیر ہمارا جو چاہن کہیں قتل ہوا شیر ہمارا</p>	<p>۱۵۱ ساتھ اپنے مزا زیت کالے گئے گھر ہر جو مجھے مٹی بھی نہ دینے لگی ادھر</p>

<p>۴۲۲ بچوں کا جو ساتھ اور سیکر ہو اک لال ہو بیار تو اک لال ہو دختر نفت بین سیکر کو دختر اور لال کا کنوکر اس چاند سی بچائی پوہ ہو بچہ کو</p>	<p>۴۲۳ زینب بیں سیری کی بلا سخت جو خیر لازم ہو ہو سلسلہ صبر کی پایہ مجانے ہیں جو چوہ کے لئے زن کو بلائے نہیں کیا خلق میں ان کو کچھ</p>	<p>۴۲۴ جیتا ہو جیتا کوئی اسن اوچتین یارس جو مکان کوئی خانہ تین جو جہاں بار اور خزان کل چھین جہ سے ہر لہجے ہیں کہ سوچتین</p>
<p>نادان ہو بجلی تو بس بھلنے کی تین صدقے گئی لوٹدی سے تو پلنے کی تین</p>	<p>کرویتا ہو آسان ہر اک نوج و من کو کچھ دور نہیں پکھ لو اولاد حسن کو</p>	<p>ہر شام کو دس بیس چراغ بھر تین ہر صبح کو دس آتے ہیں اردس تین</p>
<p>۴۲۵ خضر خلیفہ کما سب کد کا شاعر حواد پر استش کا سزا داد اصرار جہم گت جو محبوب ہیں شاعر خدایہ چھین جا رہا دوسرے تو شاعر خدایہ</p>	<p>۴۲۶ کیا عمر تھی فزندوں کی بچے جانی یہ داک پر ہے پرورش میں لطف جانی تھا غم کو کوئی روک سکے جیل جانی وہ جی چھوڑ گئے تھے چو کما</p>	<p>۴۲۷ جاری ہو سدا غم تیری دجالی موت ہو جو جاہ و شہر کما دجالی گھر تو لبہ آبا کوئی اور کوئی کما موجانی جو عورت کوئی بے وار کما</p>
<p>اولاد علی عقدہ کشائی کیلے ہو یہ قید تو امت کی رہائی کیلے ہو</p>	<p>شادی نہیں ہتی ہو سدا غم نہیں دنیا کا بھی ایک سا عالم نہیں رہتا</p>	<p>آباد کوئی ہوتا ہو لٹ جاتا ہو کوئی پھنستا ہو کوئی قید میں چھٹ جاتا ہو</p>
<p>۴۲۸ میں کون ہوں جسکے لیے یہ گرفتاری مظاہر غم رب الفربا بندہ باری فیض سی کا غم سے ہوا چار وارفت ہی مالک دی غم کا تھاری</p>	<p>۴۲۹ عجاوب کی سیکر تھی کہ عجز بندہ ہیں کہ تھے وہی قمار جو سدا بنسب ہیں جو سیکر مقدرین جو کما ہو کا دی جو سیکر تھے کہ کیا</p>	<p>۴۳۰ سین بچیں رہو کوئی اور کوئی بچا مختے کوئی نصرت نہ کر کوئی بچا آزاد ہو کر سرسبز کما کوئی بچا سطل میں چھپتے ہیں کما کوئی بچا</p>
<p>عورت کا نہ مڑا پایہ گزر جاتا ہو شوہر کیلے کیا کوئی مر جاتا ہو صاحب</p>	<p>جلدی میں وصیت کے سخن ہو چھین فرزند جو ان مر گیا ہم رو نہیں کتے</p>	<p>اشکوں کی گلی کو سدا حق ہو چھین غصے تو ہنستے ہیں اور روئی ہو چھین</p>

<p>۴۴۴</p> <p>عادی ہو کر شخصی کو غم کھاتا ہوئی خلعت کوئی بنا یا جو کفن یا جو کوئی آتا ہو جان میں کوئی اور جاتا ہو کوئی کھلتا ہو کوئی بھول تو مر جاتا ہو کوئی</p>	<p>۴۴۵</p> <p>نظر کے کیسے سنا کر کھاتا ہوئی نہرا غم نہ زاد نہ نہر نہ درد کا وہ جو ہم کی پریشانی وہ کہیں کی گرفتار وہ فیر کی درخت وہ غریب وہ شہ</p>	<p>۴۴۶</p> <p>گر غور سے دیکھا تو بھروسہ نہیں دم کا دنیا بھی مرتع ہو عیش وادی و غم کا</p>
<p>۴۴۷</p> <p>سبھی کے ہر اک لاندہ کو آقا کل آئے لاشیلے باہر شہ والا نکل آئے</p>	<p>۴۴۸</p> <p>عقلیت سے موت کا دھڑکا نہیں سیکو در پیش ہو وہ راہ کہ نہ کیا نہیں سیکو</p>	<p>۴۴۹</p> <p>گشتِ بابت ہے گشتِ شاہی اک آتا ہو دنیا میں تو آتے باہوی بہنِ خستہ سبک کہ ہے فضل آتی کچھ نہیں پڑتا ہو جو آتی ہو تباہی</p>
<p>۴۵۰</p> <p>عادی ہیں لڑکین سے ہم اس ہر خون کا مار سے تھے یونہی تیر خاں تیر حیرت حسن کا</p>	<p>۴۵۱</p> <p>ہم نہ بجز بیگنی یاس نہ ہو گا سوئیں گے لحد میں تو کوئی یاس نہ ہو گا</p>	<p>۴۵۲</p> <p>سلطان بھی کفن کیلئے قلعہ ہو کہیں لاٹھوں گھر اسی طرح سے تاج ہو کہیں</p>
<p>۴۵۳</p> <p>فرمایا کہ لایا ہوں چھڑا کر لے مان سے اسے خاک خیر و امر سے دھت جان سے</p>	<p>۴۵۴</p> <p>کیا قبر میں ہو نہ گناہ آہ نہیں ہے لاندہ ہیں ابھی اور کوئی ہمارا نہیں ہے</p>	<p>۴۵۵</p> <p>لاندہ ہو اگر آج بھروسہ نہیں کل کا چھبیس گاہر اک الفہ تلی اہل کا</p>

<p>۴۶۴ حضرت کے مہمانداری جو فضل الہی سب کے مہمان ہیں مہمان شاہی میری ذوق و توجہ کسی اور کی شاہی ہاں ہاں مجھے منظور نہیں کی جاہی</p>	<p>۴۶۵ یکے پورے جہاد فائز دین پر خاتم النبیین جیسے ہوا اور نہیں نیز پورے بھی جاوے تائب دین پر پورے پورے شہداء کا تائب دین پر</p>	<p>۴۶۶ مہلت ابھی ہے تو انھیں کو لے لو کی وہ فوج کی اُمت تھی یہ اہل بیت کی</p>
<p>۴۶۷ بہن کو تو دیکھو کہ عجیب کت و شان ہے چشم پیر کے چمن کے لشکر کا نشان ہے</p>	<p>۴۶۸ جبریل سرافیل سپرداری کو آئے اقبال و شہر غاشیہ برداری کو آئے</p>	<p>۴۶۹ حضرت کے گئے ملکین النہار لیکن فرس کا تائب آئی ہوا اور کجنگار کچھ عرض کیا ہے سپر سید لو ال یوم تو اس فوج کا قصہ ہے کجنگار</p>
<p>۴۷۰ خوشبو کے گلستان ارم ہمیں بھری گویا ورق زہر پہ کلی گل کی دھری ہے</p>	<p>۴۷۱ گھوڑے پہ شہادت ہو تم تو تاک و تپ محبوب خدا ساتھ ہیں سرنگے جلوہ بین</p>	<p>۴۷۲ تن روح سے خالی ہوں ہن جاک سون اندھی ابھی دیوانے کہ گھر کے یہ عالمین</p>
<p>۴۷۳ ہنسی میں جو پڑ جاتا ہو علس ان کا فکیر بکلی بھی تڑپ جاتی ہو دانتوں کی چپ پیر</p>	<p>۴۷۴ دیکھے سے نہ کیوں ہوشاں دین اہل کے آنکھیں تو ہیں آہو کی یہ تیور دین سدا کے</p>	<p>۴۷۵ مشکل نہیں کچھ سہل ہے سب غلامین کھائیں گے ہیں برجیان س گرم ہلوہین</p>

<p>۴۴۴ دل کی گردن کی صفائے نیکان مستجاب کو چھوٹے چھوٹے گلے کا ارن گو کہ یہ مال شل بلے کے گریبان شان و شرف نشان سرفرازان</p>	<p>۴۴۵ مطلع دوشنبہ کو چھوٹے چھوٹے جب ظہر کا شعلہ گئی موم چھوٹے راہی کو چھوٹے چھوٹے چھوٹے خال نقاسے ہوا اور بار چھوٹے ار کیا دیا پلکار چھوٹے</p>	<p>۴۴۶ انور و شرف تھا چھوٹے چھوٹے روشن چھوٹے چھوٹے چھوٹے زلفون سے نمایاں چھوٹے تھا چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>
<p>چیران ہو نظر دوشنبہ کی ہر مکان یا قوس میں خورشید جہاں نشان ہو</p>	<p>نہ مونس یا ورنہ مدوگا رتھا کوئی ہمراہ نہ پیدل تھا نہ ہوا رتھا کوئی</p>	<p>نفرہ تھا کہ میں نام و نشان ابجد ہوں روباہ ہین سب میں اسد حق کا سپہ ہوں</p>
<p>۴۴۷ ہین باز دو چھوٹے چھوٹے چھوٹے پیش ہوا سدا نور پر چھوٹے چھوٹے گھر حسن کا سینہ ہوا خوشائے ہین طالع جو رفت سے نور حسن</p>	<p>۴۴۸ انور و شرف تھا چھوٹے چھوٹے نصرت غم و درد پر چھوٹے چھوٹے منہ زار تھا چھوٹے چھوٹے چھوٹے تھا چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۴۴۹ دو نو کے دریا جو ملائی ہو گیا پیدا کیا اللہ نے خیاں اور شہنشاہ دہ چھوٹے چھوٹے چھوٹے ہین چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>
<p>ان ہاتھوں ہر دست کن حوٹے خورشید کے پنجہ میں بھی یہ نور ہین</p>	<p>نسبت ہے نہ نوسے قدر است کے خم کو ہاتھوں کے کاہون نے سنبھالا ہو قدم کو</p>	<p>روشن ہو شرف خلق یہ حق و نیک کو میں اختر تابندہ ہوں اُن شمس قمر کا</p>
<p>۴۵۰ نشان سے بالا قد بال سے مبارک ریش ہوا لب صفت قدر جبار نور و شرف نقش نف چھوٹے چھوٹے جنگ اندازان کا تودہ ہو چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۴۵۱ نشان سے بالا قد بال سے مبارک نور و شرف نقش نف چھوٹے چھوٹے جنگ اندازان کا تودہ ہو چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۴۵۲ نشان سے بالا قد بال سے مبارک نور و شرف نقش نف چھوٹے چھوٹے جنگ اندازان کا تودہ ہو چھوٹے چھوٹے</p>
<p>والا آئے ہین سجدہ کو ملک شریں احسان یہ انھیں یا ورنہ ہین نہ ہین</p>	<p>معلوم یہ ہوتا تھا کہ چھوٹے چھوٹے آجاتی تھی چھوٹے چھوٹے کی ہر کھاف ہین</p>	<p>یوہ بھی اسی کا ہوں اسی کا کل تر ہوں غنیہ سمر گرا کے چھوٹے چھوٹے ہوں</p>

لعل سبب غنی کوئی
لعل سر سبب غنی چوئی کا
چل ۱۱
درہ کوہ ۱۲

<p>۴۱۲ بہار گل سر سبب غنی چوئی کا بانی بون گل سر سبب غنی چوئی کا کاذب نہیں غنی بون بون کی بانی بون کوئی کا تو غنی بون پر تشنہ بانی بون</p>	<p>۴۱۳ تو غنی بون بون کی بانی بون کوئی کا تو غنی بون پر تشنہ بانی بون کاذب نہیں غنی بون بون کی بانی بون کوئی کا تو غنی بون پر تشنہ بانی بون</p>	<p>۴۱۴ بہار گل سر سبب غنی چوئی کا بانی بون گل سر سبب غنی چوئی کا کاذب نہیں غنی بون بون کی بانی بون کوئی کا تو غنی بون پر تشنہ بانی بون</p>
<p>۴۱۵ آدمین بہادر کی شجاعت چلن ہے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے</p>	<p>۴۱۶ نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے</p>	<p>۴۱۷ نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے</p>
<p>۴۱۸ نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے</p>	<p>۴۱۹ نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے</p>	<p>۴۲۰ نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے</p>
<p>۴۲۱ نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے</p>	<p>۴۲۲ نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے</p>	<p>۴۲۳ نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں نہ ہرے</p>

<p>۱۴۱ چکھت برقی جو شیشہ سبز انداز انداز دغا قبول گئے سب انداز گوشہ بن چھا سہم کے سرخانہ انداز منج چو گئے جل کے صفت تیر و لنداز</p>	<p>۱۴۲ سب کو نظر و نون میں تھل گیا گو لپے جو رنگ خنیں مول لیا تھا ملاوے جلے گئے بود و دل لیا تھا صفت در رخ و نظر کھول لیا تھا</p>	<p>۱۴۳ جس وقت چکتی تھی وہ بیکار آتش ملاوے جلے گئے جا آتش دہلے چکی بر غول میں گردن کو کھجکھتے تھے کس ہو میں تھاتا تو بوجھتے تھے</p>
<p>گھر کے چلے گھر اور تیر کمان کے خود اہل خطا پھنس گئے علقوں کیانکے</p>	<p>خون تن اعدا سے زمین لال ہوئی تھی تلوار کلید در اقبال ہوئی تھی</p>	<p>ہمیشہ اصد دیتے تھے جاگوا جل آئی ہر صفت میں یہ تھا شور کہ جاگوا جل آئی</p>
<p>۱۴۴ نظر موش حلقے کیانکے انداز تیر کا بیجا عالم تھا کہ تھے طائر پرند نیرے کا کوئی بانہ تھا تار کھلے اگر بند و ان کا تھا ہر بند کو بند کا جگر بند</p>	<p>۱۴۵ کنا باب جو کھٹے کی کوئی اڑاں تھلے پیرے بودہ خود جو تن صلیب تھلے کیا منہ تھا جو کوئی کھٹے کھٹے تھلے کس طرح نظر میں تھا کھٹے تھلے</p>	<p>۱۴۶ جا آتش کو آٹھ جو کڑی تھی تلو شہد تھا کوئی اور کوئی طیر تلو تھا شور کہ صابون میں تلو کھینچا سمر خاکیہ بستی جو بستی تلو</p>
<p>سب بند کھلے ناخن شمشیر قضا سے باقی کوئی رہتی ہو کر وہ عقدہ کشا سے</p>	<p>آٹھ کوئین چکا چونہ تھی اس برق دوسرے منہ ڈھانچا تھا ہر ایک سپہ روئے پسرے</p>	<p>آفاق میں ثانی نہیں اس برق دوسرے شمشیر تو یہ ہاتھ یہ الہ کے پسرے</p>
<p>۱۴۷ جاؤں کا ابھی نون نہ تھا کھلا تھا سب کھٹے تھے موت کا بازار کھلا تھا ہر غم کا منہ صحت سونا کھلا تھا درد و زہر اب کھٹے تھے کھلا تھا</p>	<p>۱۴۸ پہنجان زہر میں جو سیہ کا خون دھرم صاف اس عیان ہوئے تھے منی دھرم یون کا شے کے کوئی کوئی تھی مصلح صبر سے مایا کو تو ہوا دم تھی رام</p>	<p>۱۴۹ گوشہ کی جانب تو شو شو تھی کج تھی ادھاک میں بنا تھک تھی کج تھی گر زہر میں اور بے زہر تھی کج تھی پانی تھی کج تھی کج تھی کج تھی</p>
<p>نغمہ انکو زبیں تیغ شہر دم کے لگے تھے ناری بھی راستہ پہنچنے کے لگے تھے</p>	<p>وہ تیغ زہر پوشوئی کیا دھجہ ٹھہرے دریا پر گرس برق تو کیا موجب ٹھہرے</p>	<p>بیدست ہمکاروں کے دستے نظر آئے ہر ضرب میں سر تن برستے نظر آئے</p>

نظم ام دیگار
مانند و ادبی
جاوید زہر ۳۵

<p>۴۱۳ تھا چار طرف شام کے ظلم و ستم آجھی سے اُنکھیں جیسے بند ہیں ظلم برائے تعجب و غم شکر میں لالہ ظلم و ان بھون بھون علی غلی دھڑکیں</p>	<p>۴۱۴ خضر نے یاد ادا کیا اور کتے تلوار انصاف کے انصاف کے لئے ظلم غلام تہا میں کئی لاکھ ترسے ساتھ شکر اسنے نیلے ہیں کسی کو تیار</p>	<p>۴۱۵ تھے ہیں بیخود وہ ابلیس میں جو حکم خدا تھا سو جا اسکین لایا ان ہاتھوں کے کنبے یہ اعدا دکھایا موت اور عبت تہا کے لئے ہاتھ اٹھایا</p>
<p>۴۱۶ تھا شور کہ لشکر کی بھی کثرت میں کی ہے ٹوٹی ہوئی کشتی کہیں پانی میں تھی ہے</p>	<p>۴۱۷ ہاں ظلم رسولوں پہ بھی ہر چند ہوا ہو پانی تو کسی پر نہیں یوں بند ہوا ہو</p>	<p>۴۱۸ چرچاہے اس کا بھی کہ مظلوم جان ہی طالب جو امان کا ہو تو بے گلواری کی</p>
<p>۴۱۹ اب رحم کا ہنگام جو اسبیل پیو انبار میں کشتوں کے صفین ہو میں ہے</p>	<p>۴۲۰ یوں باغ کٹا خیر و شیش سے کس کا شش ماہہ پسر قتل ہوا تیرے کس کا</p>	<p>۴۲۱ جرات کو تو دیکھا پسر شیر خدا کی مظلومی بھی اب دیکھ غریب الغرا کی</p>
<p>۴۲۲ سوا بے غینہ کیا تھا کہ آہنگ اس حسرت کے چھوٹے سلطان کی جنگ</p>	<p>۴۲۳ ہوتا ابھی نازل غضب اس شکر کین پر ہوئی یہ زمین چرخہ اور چرخ زمین پر</p>	<p>۴۲۴ کیرٹ ہوئے سب سرخ شہ تشریف کو ہر نہ خرم سے چھٹنے لگے فوٹے اہو کے</p>

<p>۱۱۱۱ میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس</p>	<p>۱۱۱۲ میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس</p>	<p>۱۱۱۳ میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس</p>
<p>وہا رین تھیں لہو کی رخ پاک سین پر پیوست ہوئے تھے کئی تیرا کین چین پر</p>	<p>لیون روکتی ہو تیغ و تبر کھانڈ جھکو رہوار سے گرتے ہیں بدر جانڈ جھکو</p>	<p>اس وقت اگر رو کو کی مجھ خستہ جھکو اچھا میں تھیں لوگوں سے پھر تو کی پند کو</p>
<p>۱۱۱۴ میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس</p>	<p>۱۱۱۵ میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس</p>	<p>۱۱۱۶ میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس</p>
<p>تھے باز دو نیز زخم جو شمشیر عدو کے ڈوبی ہوئی تھیں مچھلیاں مہا میں لو کے</p>	<p>نرفہ ہو لہو نون کا ادھر آ نہیں سکتے میر تک مرے مظلوم پدر آ نہیں سکتے</p>	<p>فریاد میری سننے تڑپ جائینگے بابا دھمی بھی جو ہوں گے تو چلے آینگے بابا</p>
<p>۱۱۱۷ میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس</p>	<p>۱۱۱۸ میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس</p>	<p>۱۱۱۹ میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس میرانیس</p>
<p>لہو کے ہر اک کام پہ کرنی تھی سیکھتے بسمل کی طرح لوتی پھرتی تھی سیکھتے</p>	<p>رہوار سے گر کر رشہ والا نہ ملیں گے جیتے ہیں ابھی پھر مرے بابا نہ ملیں گے</p>	<p>یہ قافلہ مسدا انہن جانے نہیں دیتا بابا کوئی تم تک ہمیں نے نہیں دیتا</p>

<p>۱۱۱۱ روئے یہ صلیبی کی نگرانی بجا نزدیک تھا خیمہ چٹائی کی راہ اک تیرا پر سرنگا سینیہ پاگاہ گھومتے گراخانک وزیر اند</p>	<p>۱۱۱۱ بان لہجی سہی و یکین خط دان کٹ کیا شیشی سے سرور خاموش اندیش کہ بچھری جی و پر یا شہر نہ کہ بچھری جی و پر</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی دل شمع شمع میں صیبارہ ہے نصیبت خان نصیبت کا پایہ ہے</p>
<p>تھا وہی ان کہ مل یون اگر آئے سکینہ بھر کر نفس سر دکھا ہے سکینہ</p>	<p>جب تک کہ زمین پر فلک پر ہر ہکا ہر گھر میں یونہی ماتم شہر ہے گا</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی ہر گھر میں یونہی ماتم شہر ہے گا ہر گھر میں یونہی ماتم شہر ہے گا</p>
<p>۱۱۱۱ اسم نہ شکینہ کو یہ نصیبت کا چلائی کہ ان کے بابائے پکارا دیکھو تو کہ اس وقت بھی جو حیان ہوا اکدم مری وقت نہیں بابا کو لورا</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی کیا مہر سلطان چاندی کا ہو کیا غر و شرف امام غازی کا ہو</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی کیا مہر سلطان چاندی کا ہو کیا غر و شرف امام غازی کا ہو</p>
<p>کرتے ہوے ہاتھوں نے جگر تھام لیا کس دروسے بابائے مرزا مایہ</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی کیا مہر سلطان چاندی کا ہو کیا غر و شرف امام غازی کا ہو</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی کیا مہر سلطان چاندی کا ہو کیا غر و شرف امام غازی کا ہو</p>
<p>۱۱۱۱ تھانے کی کھینچے پرتے کو اٹھا کر دیکھو وہ قیامت کہ دیکھو کوئی نذر تھانے کی کھینچے پرتے کو اٹھا کر دیکھو وہ قیامت کہ دیکھو کوئی نذر</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی کیا مہر سلطان چاندی کا ہو کیا غر و شرف امام غازی کا ہو</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی کیا مہر سلطان چاندی کا ہو کیا غر و شرف امام غازی کا ہو</p>
<p>چلائی سکینہ کے جگر پھینتا ہوا مان ہر ہرے بابا کا گلا کٹا ہوا مان</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی کیا مہر سلطان چاندی کا ہو کیا غر و شرف امام غازی کا ہو</p>	<p>۱۱۱۱ رباعی کیا مہر سلطان چاندی کا ہو کیا غر و شرف امام غازی کا ہو</p>

<p>۴۱ شب بیدار آید سلطان بیدار نور خدا کے نور سے روشن بین ہوئی روح خدایا بیدار ہوئی روح خدایا بیدار ہوئی</p>	<p>۴۲ عصمت حسین کا غضب بجان روایت ہے کہ کوہ دین حال ہے خیمہ کو جسے فتح کیا اس کا حال ہے میدان میں لے کر تھر تھر جاتا ہے</p>	<p>۴۳ عکس خانے حسین نے نشان چھپی کچھ بھی نہ تھیکو نہ الیسی دلا دی نیور سے لشکر لے کر غیب غصہ فوری سکس کی جال ہو کر لے کر ہے ہر گھری</p>
<p>تین تین چھپ چھپنا مون سے خیر کل پر ہے خیر خدا عزرا سے باہر کل پر ہے</p>	<p>بدرو احد کا راستہ عالم کو یاد ہو خیمہ کی ضرب کج تک ہم کو یاد ہو</p>	<p>قابو میں ایسے شیر کا آنا محال ہے لڑنا تو کیا کہ آنکھ ملانا محال ہے</p>
<p>۴۴ بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب</p>	<p>۴۵ بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب</p>	<p>۴۶ بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب</p>
<p>خیر خدا کے شیر کے آنے کا وقت ہو ہاں غازیو یہ جان لڑا ان کا وقت ہے</p>	<p>کیونکہ پاس یہ کہ امام زمانہ ہے ہاں اے کمان کشو یہ بھگت ارشاد ہے</p>	<p>یہ فیض ہر رخ طاعت ہو تراب سے دے ملائے ہیں نظر آفتاب سے</p>
<p>۴۷ بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب</p>	<p>۴۸ بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب</p>	<p>۴۹ بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب بھگت قریب فوج کو کشتہ قریب</p>
<p>رکتی زمین وہ بیخ جو پڑ جائے کوہ پر مازل خدا کا قہر ہوا اس کوہ پر</p>	<p>اسد کے دے بے فوج تم تھر تھر گئی چہر پہ رو سیا ہونے زردی ہی چھائی</p>	<p>سجد کیا یہ نشان میں تجلی ملو رہے صاف اس نشان میں یہ برضا کا نور ہے</p>

<p>۴۱۰ خوشنمیں چھٹی تھی میری شکر کرتے تھے جان پہرے وہ جو نہ تھے میرے کچھین تو روتا روتا جو اسے کوٹھا لگا</p>	<p>۴۱۱ خوشنمیں کے نور کا ہو چھٹی شکر روزانہ اس سے جو تھے عشق کی کھجور پھر گوارا لے لے صف و شرکان کا بندوبست میرینہاں سے نور کو پہنچنے نہ پائے کس</p>	<p>۴۱۲ جو رشک شمع طوطی تین گاہ کا منہ اپنا جس پہ اختیار کرنے ملا وہ قاطعہ کے دودھ کی دھار دھار چلا سواں گلے پہ خنجر بھینچا چلا</p>
<p>۴۱۳ وہ بے لٹ شکست لٹی بار دے گیا کشتہ نکو اپنے شیر سا آگے لے گیا</p>	<p>۴۱۴ پھر ٹہرے عین عین میں چشم و چراغ سے مردم سیاہ پوش ہیں اکیر کے دل سے</p>	<p>۴۱۵ شیرازہ بیاض گل و جب کہ کٹ گیا حیرت ہو کیون نہ دفتر عالم الٹ گیا</p>
<p>۴۱۶ فاتحہ جوتن روز کا اور تین کی باریں غیر از چوچر میں کوئی اسے نہیں ظاہر میں گرچہ شکریت کا جو لباس وہ بے جھجکیر کی آہ میں ہو لباس</p>	<p>۴۱۷ میرم جو خوش نگل رخسار کی بار روشنی نہ پاس نہ تک جو بے چین ہزار وہ رو کا نور اور وہ روشن خضاب دار ظاہر میں اس سے غصے والیں وہ اللہ دار</p>	<p>۴۱۸ ان بازو نیچے رخ دیہ اللہ شاد ہو ساعت میں ہیں قدرت پروردگار ہو پنچہ میں زور دست شہ زور الفجار</p>
<p>۴۱۹ نزدیک ہاں گھوڑوں سے سوار گر پڑیں جھلک کرے تو ہاتھوں ہاتھ مار گر پڑیں</p>	<p>۴۲۰ وقت نظریہ ہوتا ہوتا تابت نگاہ کو آغوش میں لیے ہر شب قدر ماہ کو</p>	<p>۴۲۱ حاجت روا ہیں ساری خدائی کے کھڑے یہ انگلیاں ہیں عقدہ کشائی کے کھڑے</p>
<p>۴۲۲ مصروف موبوں میں خوش و خوش عین محراب کی طرح جھلکے ہیں رکوع عین</p>	<p>۴۲۳ موتی جھرت ہیں منہ میں شہر شہر کے قطرے ہیں سب یہ قاطعہ شہر کے</p>	<p>۴۲۴ لیون قاضی عین دلیہ کوہ الم کرے جب بیہوش ہے یہ شہر شہر کے</p>

<p>۴۱ ہر خطہ صابون جو برت کی نظر باندھی جو کس کے منہ پہ لڑی ہوئی ہو کتنے ہیں آہ بھگت شہنشاہ جبروت جو کہ ضعیفہ کے لئے عیاش</p>	<p>۴۲ جو لون لڑہ جین لہو نام کس کے اوتھک میں جون نظر سے نہ نیر حلقہ میں کھجورہ اندام کے سوسے کے ہر دین قہر میں کچ</p>	<p>۴۳ یون باغ میں جو کمان کا گو کیا آقا قاسم کے نیچے جو دیاں پر کس کے حلقہ میں کچ بن گیا جو مرغ روج مدیہ جی</p>
<p>شیون کا ہو یہ پاس ہم تلخ نہیں بے اُنکے جو تواب مگر کھولتے نہیں</p>	<p>ہو بے مثال موج زرد اپنے کام میں لالی ہننگ بحر شجاعت کو دام میں</p>	<p>دل دوزا بل کفر دم صفدی تھی یہ حکم خدا کی طرح خطا سے بری تھی یہ</p>
<p>۴۴ قامت تنوں میں جو تو اکا کا ہمٹ جابین مگر سے ایسے نہیں جنگل کے پر کھٹے شہر دوزخ میں قدم چھپے بعد نیاز و فخر میں قدم</p>	<p>۴۵ گر خود ہو تو سب سب کا زار چو شہن ہو زبورتن و دان گولار چار آئینہ ہو بر بن سہنی حصار گو یاد دق پور کے سیکر کھینچ چار</p>	<p>۴۶ لکھن بیک ہو مگر عشق خانی جو حکمت سے لگی زار الحجام جایی جو چھپر ہو سے لگی زار الحجام زیر قدم جو ہندو حکیم نصرت لکھن</p>
<p>کس کوہ میں تھے جو تھے صفات کے بہر ثبات یہ ہیں ثبات کے وسط</p>	<p>پر تو فگن ہو چہرہ شاہ زسن کا نور بے چار آئینہ سے عیان نیچن کا نور</p>	<p>اسکو سبک روی میں پر نور و نیچ بجلی ہو گر ہوا پہ تو دور یا پہ موج ہر</p>
<p>۴۷ جو خود کس کو نہیں برین ہو کھنٹی کھنٹی کھنٹی کھنٹی روشن چہرہ میں کھنٹی کھنٹی تھا کہ ایک ہی تھی کھنٹی</p>	<p>۴۸ جو تھنچ بن خرم سستی بلشہ دم سے زمین کو پہ تھنچ کوہ پہ بالا سے دوش میں نہوت سی ہر کپڑ جو تھنچ شہنچ شہنچ شہنچ</p>	<p>۴۹ اشک شمع نامہ ذرا لکھن مردا بہ جیاس میں جان فوج شام کوتا تھا ابن سہیل کچھ جو مقام میں حسد میں آئے ہیں شکر ہوا</p>
<p>ہو فر فر رسول کے کہ سحاب کا دیکھو قرآن ہوا زحل و آفتاب کا</p>	<p>الجا دھوان ہو قاطعہ زہر کی کا لکڑا ہو آفتاب پہ ابر سیاہ کا</p>	<p>اسپر مقابلہ کو نکلتا اسین کوئی حربے تو سیکڑوں میں پہ چلتا نہیں کوئی</p>

<p>۴۲۰</p> <p>مردانہ اور کیا کہی عجب اس شجر اکبر کیا جویں کوئی اور ہے دیکھ دشمن جو کسی وہ تو خود زندگ اس شجر کے قتل میں تو غازی نہیں</p>	<p>۴۲۱</p> <p>وہاں چلا گئے تو نہیں گئے اس ن تاروں گامین خزانہ کا مال کہو میں عجب ہو چلے قاطعہ کا سیدنا یان پورین میں ہی بنیں</p>	<p>۴۲۲</p> <p>شہید ہوئے شہر شعلہ جلیجی جلیجی ہوئی گویا فلاح طاہر اے ہوسے کھنے کے شہر خواران نہ دین کہ تھا دشمنی کیا</p>
<p>۴۲۱</p> <p>وہ سے کرو شہید شہ شہ صفت کو کیا بی بیوں کو نہ جاوے رات کو</p>	<p>۴۲۲</p> <p>ہم دشمنی علی سے مدد حسین سے یہ رب جاوے ہوے تو سوں میں چین سے</p>	<p>۴۲۳</p> <p>مرفی تھک لک جو لیا آتین کو گرنے کے ڈسے پر خنے تھا زمین کو</p>
<p>۴۲۴</p> <p>جان جلد کاٹ لو نہیں قاطعہ کا چہرہ کو لٹا ہوا شوک خدا کا دھڑکا ہوا سینہ سر جلاں نہ نہیہ میں شاہ کا ابھی جیہاں</p>	<p>۴۲۵</p> <p>لکھ دیا تو نہ کوا میں دیکھ تو تھامے نہ جگ کیا کیا ہے نہیہ میں کیا جو غنہ اور غاں کہہ چکے کہ او راہ لکھ لکھ</p>	<p>۴۲۶</p> <p>لکھ لکھ چلا سواران نہ نہ تھا جین کیا کیا کیا کو نہ نہ یہاں سے تھک لک شہ شہ جانا سے شہر کا یہ راتا جو شاہانہ</p>
<p>۴۲۵</p> <p>گھیریں اسے جو قتل اہم زمانہ ہو ایسا نہ ہو کہ ایک حرم کو روانہ ہو</p>	<p>۴۲۶</p> <p>تزو یک جہاں کہ تیغ کرنے اگل ہے نیچہ کو نہ کھا چہرے اور آئینہ کیل ہے</p>	<p>۴۲۷</p> <p>الہ کا شہد تھا ایک ذوالفقار فرست ملی نہ ایک کو نیز کی والی</p>
<p>۴۲۶</p> <p>شہیدین کا چہرہ جو کو ابر شام جس وقت میں سے کات چہرہ کلام میری طرف تو جاکو جیہہ حکم علم کلامی کی بیویوں کا لوت لو تھام</p>	<p>۴۲۷</p> <p>سینہ میں منظر نیل پر دیکھ بہیجی جلیجی میں سر ہو گیا آوردہ عرفین کے گرت ہو گیا آوردہ میں تو نہیں ہو کین نہ نہ ہو گیا</p>	<p>۴۲۸</p> <p>تھک پست کلام میں جہاں سر خبر خبر میں تھی تیغ علی شہ شہ سرا گئی جلیجی بودا دوسرے جہاں جلیجی علم ہوئے نہ نہ ہو گیا</p>
<p>۴۲۷</p> <p>کانون میں نہیہ پونے کو ہر نہ چلو یہاں دن کے منہ پھیانے کو چار چلو</p>	<p>۴۲۸</p> <p>تہا اوہرے بہر و غا شاہین چلے نیز ہلا ہلا کے اوہرے لعین چلے</p>	<p>۴۲۹</p> <p>سر تھا اگر تو نیزہ بیدا کر نہ تھا نیزہ کسی کے ہاتھ میں گر تھا تو نہ تھا</p>

<p>۴۳</p> <p>منور زینت بازی پتھا آکھن شاہ آبادہ اس غصے کے کہ اس کی پناہ نیز سے کی تھی شان آرمہ تھی پتھی نگاہ سروایان ملک شاہ آکھن کیا</p>	<p>۴۴</p> <p>نیز آکھن کے سپیٹ شاہ جہاں فریاد کیا دستہ راہ راہ عجب بیا تا تھیں سب سے کیا پان شانیک اتنی سے کیا</p>	<p>۴۵</p> <p>جاکے جو وہ تو نیز توں کیا در آئے در عین شوقین کی نہرا خلیہ گلین صے بھی تھیں کی نہرا پاسان بلند ہو اشور کی نہرا</p>
<p>مانند عمر و معرکہ آرا اب رزم تھا گھوٹے سے شاہ دین کو گراؤں عزم تھا</p>	<p>بیکار دست کفر رست لعین ہوا نیز تو ہاتھ دین گیا ہاتھ آئین ہوا</p>	<p>منہ پر سپہ رام دو عالم نہ لیتے تھے اک تیغ سے جواب ہزار و نکو دیتے تھے</p>
<p>۴۶</p> <p>نیز کا تا تو صحت درج حال کر لگے پناہ سمندر کو کا دستہ پناہ کر آوازی اجیل سے نہ کر محال کر ملکہ سے شاہ تیغ علی کو سب حال کر</p>	<p>۴۷</p> <p>مولاکان کشن و پیچھے تھیں دشت نہر دیو کیا صحرے تھیں گرنے کی چکی جو تھیں شکر نہر سینہ میں پونہ پونہ تھیں</p>	<p>۴۸</p> <p>وہ تیغ جاکے سمندر پری تھیں جوت تھیں شاہ تھیں تھیں جوت تھیں شاہ تھیں تھیں جوت تھیں شاہ تھیں تھیں</p>
<p>ادھون گرفتہ شیر سے ہم لڑتوں میں نیز یہ بیان کی فوجی سے تھیں</p>	<p>جو تھم گیا وہ تیرا جل کا نشانہ تھا ترکش تھا نہ کمان تھی نہ بازو شاہ تھا</p>	<p>علی تھا صفوں میں رست سے ہر تھم میں روکین سے کہ تیغ میں کبھی کھنک میں</p>
<p>۴۹</p> <p>نیز سے اس کی تھیں تھیں نیز سے اس کی تھیں تھیں نیز سے اس کی تھیں تھیں نیز سے اس کی تھیں تھیں</p>	<p>۵۰</p> <p>خلیقین موعظہ در اندازہ گئے خلیقین موعظہ در اندازہ گئے خلیقین موعظہ در اندازہ گئے خلیقین موعظہ در اندازہ گئے</p>	<p>۵۱</p> <p>نیز سے اس کی تھیں تھیں نیز سے اس کی تھیں تھیں نیز سے اس کی تھیں تھیں نیز سے اس کی تھیں تھیں</p>
<p>ساعت سے ہاتھ ہاتھ سے نیز لگ گیا گھٹنے زمین پر کیا گھوڑا سبھل گیا</p>	<p>ساک خطا شعار دن کو جانوئی تھیں تیروں کا ہوش تھا نہ کاندوئی تھیں</p>	<p>اگر کہ مر کبوں سے عدو ہاتھ ملے تھے آنسو لوہے چشم زہر سے نکلتے تھے</p>

<p>۴۴۱ علی نقی شہید کرارالامان اسے شہید ہونے کے قبل اسے نو حشر اور شہید کرارالامان</p>	<p>۴۴۲ آواز خدین کی لاش کی تباہی ماریون نہ دم جو لاکھین تیرے چھوڑ چکا جسے تیرے سے تاقدم</p>	<p>۴۴۳ تیرے لیے تم جو اور مجھے دو چنانچہ تہمین باجاس میں کچھ میرا جس میں تیرے دو اور تباہی</p>
<p>۴۴۴ کریم اپنی تشنہ دہانی کا واسطہ ہم شکل مصطفیٰ کی جوانی کا واسطہ</p>	<p>۴۴۵ تھا عظیم تم پہ چھوڑ رہا تھا گیا اکبر کا نام سن کے کلیجہ نکل گیا</p>	<p>۴۴۶ ہوا آرزو کہ اس سے انور سے جان کو ہلا جلدی کرو شہید کہ اکبر سے جان کو ہلا</p>
<p>۴۴۷ اکبر کا عین شہید شہید تھوڑے ہیں کچھ کو یاد شہید اعلا سے تھوڑا کہیں تم تو خدین کے چھوڑ</p>	<p>۴۴۸ بھولا ہوا تھا جنگ میں کچھ چھوڑ یاد آیا اب کہ گریبا شہید جو جو وہ بھی زلفین وہ منہ وہ شہید</p>	<p>۴۴۹ تیرے لیے شہید شہید شہید تیرے لیے شہید شہید شہید تیرے لیے شہید شہید شہید</p>
<p>۴۵۰ سینہ میں لگے نم سے جگر جاک چاک ہے وہ بھی ہیں خاک ان کی جوانی بھی خاک ہے</p>	<p>۴۵۱ دکھلا دو پھر مجھے مرنے لہر کی لاش کو رولوں گے لگا کے مین اکبر کی لاش کو</p>	<p>۴۵۲ بھاگے ہو سو اب بھی تیرے سے پھر یاں تک تھا زخم کہ کھل پڑے کر پڑے</p>
<p>۴۵۳ جن کی دہائی تیرے بڑے چنانچہ ان کو نہ مان کی تباہی تو بیک چنانچہ ہم کہ انھیں کئی رخ سے جو نہ لگ چال</p>	<p>۴۵۴ لیکھ لے آگ چھوڑی اور رک لے سام اعد کو دی صد آوازانی ہوئی تمام سب قاتلین تیرے یوں شہید تمام</p>	<p>۴۵۵ تیرے لیے شہید شہید شہید تیرے لیے شہید شہید شہید تیرے لیے شہید شہید شہید</p>
<p>۴۵۶ بیجان کیا انھیں تھیں لوگوں کی جان اٹھا رھوین برس میں تھا جہان</p>	<p>۴۵۷ طاقت پہ حاکم سبط پیر بھی کچھ لو دیکھ غضب کو صبر کے چہرے بھی کچھ لو</p>	<p>۴۵۸ آلودہ تھے عذرا مبارک عباس سے غل تھا کہ قاطر نکل آئی مڑ سے</p>

<p>۴۴۴ جلالتی تھی با تھو نہ تھی جھوٹا کیونچہ چرخ کرتے ہوئے زور ادا نہ کیا اسکے غرض پیرا دھچکری جھوٹا نہ ظالموں کیلئے رخصت کا دھوکہ</p>	<p>۴۴۵ مان کی صلابت کے بیکاری و لطف اماں کی بیٹی آپ کی آواز سے نشا جانی سے چھٹی ہون کے بیکاری و لطف جو وہ تیرے حسین کا اور بھوپا</p>	<p>۴۴۶ چشم سیاہ تر شعلہ چھتہ زن بازگ وہ لب لبیب خجں گل چین وہ گیسے گیسے گال چہ چہ چہ چہ گر کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ</p>
<p>کتاب ہے ایک خلق کی گھر جڑتے ہیں ہر وہ یہ تیر کے کلیہ یہ پڑتے ہیں</p>	<p>اس بیکسی میں کام نہ بھائی کے آؤمین نکلی ہو تو تیرے اور گھر میں جاؤمین</p>	<p>زلفین اڑیں ہوا سے تو کوسوں پہاگسی گو ہر بلا جو کان کا بجلی چمک گئی</p>
<p>۴۴۷ شہنشاہ نے جوبن کی صفی گزن اٹھ کے لیے کہ عینیا کی کیا سرنہ یہ جو بھی کریں عینیک کی را مہر ان کے فاطمہ بی بی یاں خدا</p>	<p>۴۴۸ ادب کیا ہے کرتی تھی وہ سوچتی ادب کیا ہے تھیں بی بیان یاد دہانی جلالتی تھی کہ جو کہ کہ کہ کہ کہ کہ تھیں چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ</p>	<p>۴۴۹ وہ چاند گلاب وہ نہ سوسنی بلیان کرتا نہیں چھو نہ شہینہ ہر چو بلیان وہ کیا کیا بات کہ کہ کہ کہ کہ کہ بجلی گلی گلی گلی گلی گلی گلی</p>
<p>شہینہ کی ہوتا در میں جو ہر میں تو گھر میں جا کہ میں ترے بھائی کے</p>	<p>پوئے سنہ کمال کے سید انکو تکتے تھے ہائیں جو پہنچی تھیں تو بے ہلکتے تھے</p>	<p>توینہ باز و نہ کرے ہاتھ پاؤں میں دوڑا چا کو دیکھ کے تیغوں کی چاؤمین</p>
<p>۴۵۰ مقلد کی عیاس میں جو کہ کہ کہ کہ آتش چھینش چھینش چھینش چھینش اور سر سر سر سر سر سر سر سر سر اگر کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ</p>	<p>۴۵۱ راوی قلم کرتا جو اس سر کمال مکلا اٹھا کے نہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ نہ جو را بھو را گروئے جو وہ جو وہ اتھا تو را شک نہ ہوین غیر ہلال</p>	<p>۴۵۲ جلالتی مان تا پتے کو سر کا کیا تلیا کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ چہرہ خدا کے واسطے پھر آتے تھے پس اپنے ہین تیرے زار و زخم شہا</p>
<p>اٹھا اٹھ کے جب میں پہنچ کر تے ہیں پروہ ان کی طرح حسن کو چھتے ہیں</p>	<p>خسار و دشنی میں مڑوں قناب سے کاؤن میں نہ بل پچھتے ہر طرف سے</p>	<p>لو مڑ کے دیکھو خیمہ سے باہر نکلتی ہوں اچانہ آؤ میں بھی کھلے سر نکلتی ہوں</p>

<p>۴۳۴ یہ کہنے بھی چاہو نہ وہ غیرت نہ داری نہ کی کہ نہ تیرے سادہ برہنہ بولی پائے دامن پیران کہ بیوہ ہوں تو چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۴۳۵ راوند و جہ کو فروغ دینے تو طریقیہ دینے کی کہ کوئی چار سے نہ چھپا راوند کو چھوٹے جہ کو لا دیکھا فاسم کا رخ دیکھا ہمارا بھی نہ تھا</p>	<p>۴۳۶ راوند و جہ کو فروغ دینے تو طریقیہ دینے کی کہ کوئی چار سے نہ چھپا راوند کو چھوٹے جہ کو لا دیکھا فاسم کا رخ دیکھا ہمارا بھی نہ تھا</p>
<p>مر جاؤں گی زندا پے میں جگہ جان لے صدقہ حسن کی روح کا چل کر رہا</p>	<p>چھو پھیاں فرق سید والا میں تی ہین ساتھ اُن کا جا کے دو کہ چھی راہ تو ہین</p>	<p>بیکس چاہیہ فوج ستم کی چڑھائی ہے مان سے نہیں چھڑا کے حل نہیں لی ہو</p>
<p>۴۳۷ داری میں ہر پادشاہ کو بھی چاہیہ غصہ سے کاٹتے ہو بدین جان کا نظر کہ چلو گئے پائے تلوار نہ کہ کرنے کی اس میں ہر چاہیہ کہ</p>	<p>۴۳۸ بیکس مان کے ہاتھ سے اس میں چھوٹا جلدی قدم اٹھانے چاہیہ طرف چاہیہ ہاتھ کو ملتی گئی ان غم کی شبلا جاہو چاہیہ فکدینہ فکدینہ</p>	<p>۴۳۹ داری میں ہر پادشاہ کو بھی چاہیہ غصہ سے کاٹتے ہو بدین جان کا نظر کہ چلو گئے پائے تلوار نہ کہ کرنے کی اس میں ہر چاہیہ کہ</p>
<p>وہ کہتا تھا چاہیہ بچا نکو جاتے ہین دامن کو چھوڑ دو ہمیں بابا بلاتے ہین</p>	<p>رہی چلو کو دیکھ کے دل غم سے پھینکیا پھیلانے نئے ہاتھ لگے سے لپٹ گیا</p>	<p>کہ لہ لہا کے شاہ کی گدی میں کرتا تھا پروانہ کی غر سے کبھی گرو پھرتا تھا</p>
<p>۴۴۰ نہیں چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے موتروانی بھی کی کہ تھکے تھکے نہیں چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے نہیں چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۴۴۱ کرتا تھا ہاتھ ڈال کے وہ غلط نہ کرتا تھا ہاتھ ڈال کے وہ غلط نہ کرتا تھا ہاتھ ڈال کے وہ غلط نہ کرتا تھا ہاتھ ڈال کے وہ غلط نہ</p>	<p>۴۴۲ نہیں چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے موتروانی بھی کی کہ تھکے تھکے نہیں چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے نہیں چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>
<p>کیا ڈھین علی کے پسر میں ہم تلوار گرنہین تو چچا کی سپر میں ہم</p>	<p>خیمہ سے سر رہنہ پھوٹی کالی تی ہین کھڑک چلو کہ تم کو سیکھ بلاتی ہین</p>	<p>دون کا دعا کریم ہوں بن کریم ہوں نہیں پیر سے رحم کر دین تھیم ہوں</p>

[illegible]

وہ کہتے تھے کہ ماں باپ جو بچہ پالیں
اس سے دنیا و آخرت کا کچھ بچاؤ ہے
مگر اہل بیت کی کیا بات ہو کہ وہ
ان کے لئے صغیر و کبیر کی طرح ہیں
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے

کہ جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے

ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے
ان کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے

<p>۴۱ جنت خلدی نصرت کو تو بخش دے سینہ پیاں لٹکے والے کلمہ خضر سے کہا قطع مہم کر دے جنت سے نہیں ہم علی کبریا</p>	<p>۴۲ گئے مسلمان گئے دو جلنے پر خاکم خیمہ دنیا سے برادران نیاں کس کا غم ہے کس کا کرتے تو نہ سے بولے گور کس</p>	<p>۴۳ بسط سے ادب طے طے طے جم کو بھی اسطے روٹاؤنی زمین اجاتے ہیں گھر جانے ہم فوج مستقیم آزاد کا بان وصلہ باقی نہیں</p>
<p>بابا سے نہ جب تک گل اندام ملیگا تب تک ہمیں ایک دم آرام ملیگا</p>	<p>اب پاس بھائی نہ بھتیجا نہ پیر سوق اور اک دل یہ ہمارا ہی جگر ہو</p>	<p>جباتے تھے سب کے لاکھ کو وہ مر گئے جو پھر کے آتے تھے ہم کو</p>
<p>۴۴ سب کے لیے ہم نے کھانا ایسے نہیں جھگڑے کہ جو کھانا کس طرح سے اس شرف کو کھانا جو فرق صبا ستین کہ ضرور کھانا</p>	<p>۴۵ اک عمر سو از روئے خجین بان میں مہین انھیں ہاتھوں نہ لایا پتہ ہا ہوں کس طرح وہیں لایا تھپتہ نہ کس طرح وہیں لایا</p>	<p>۴۶ ابا کو جو درد کے زور کیا جو پاؤں پر گرتے تھے کوئی آئینہ میں جو ہونے کوئی اسے نہیں آگاہ وہ نہ نہیں جینے کا ابن اسرار</p>
<p>بے آنک نہ کھانے کا نہیں کامزا فرزند سلامت ہو تو جینے کامزا ہو</p>	<p>کیا جانتا تھا خاک میں غمخوار ملیگا ماں شربا سے نہ وفادار ملیگا</p>	<p>وہ سمجھ کلیہ یہ چھری جسے چلی ہو اگر نہ ہو دنیا میں حسین ابن علی ہو</p>
<p>۴۷ اگر نہ تیرا کھانا رحمت اب ہی میں کہو جگر زخم جگر و دل کے گھر سدا ہی یہی گھر نہ لائے</p>	<p>۴۸ میں کتنا تھا کھانا کھانا ب روئے اوغس کفن کفن بابا کا اٹھانے جازہ علی اکبر سومر کے وہ زندہ ہو تو نہ پوچھو</p>	<p>۴۹ ات کا سنو پتہ میں کھانا گیا نہ کھانے سے چھوڑا اجا تے ہی کھانا کھانا جو کھانا کھانا کھانا</p>
<p>تاراج نہ اس طرح سے ہو باغ کسی کا اب جگو دکھا سے نہ خدا داغ کسی کا</p>	<p>روح علی اکبر سے ہمیں شرم نہیں ہے میدان میں بے گور و کفن لاشیں ہیں</p>	<p>مجمود ہیں ناچار ہیں مرضی خدا سے بھائی نہیں جی اٹھنے کا فریاد بکاتا</p>

<p>۴۰</p> <p>جس وقت مجھے کچھ کرے فرزنداری روداد سننے کوئی نہ آواز بخاری بے صبروں کا شیوہ جو بہت گریز داری جو کہتے ہیں صبر ان کی فکر ازاجاری</p>	<p>۴۱</p> <p>ماہین نہ بابین نہ مان ظلم کناری کسے بچے تم چھوڑ کے جاتے ہوین کناری فراتے تھے بس بہنوین تین تیرے مجھے پیاری بھینچو بہن بکاوین تو تیری ہون بخاری</p>	<p>۴۲</p> <p>ان باتوں میں نہ تیرے کئی مثال چلیا اردو کے گلے خواہم کیسے کو لگایا اور اپنے بچے کے آنسو میں تیرے سنایا تم نے بھی تو جو صبر ہوں تو تیرے میں پایا</p>
<p>ہوں لاکھ ستم رکھو نظر اپنی خدا پر اس ظلم کا انصاف ہو اب روز جزا پر</p>	<p>دنیا میں ہوں لاکھ برس آپ سلاست بس حاجتی ہوں میں مکران باب سلاست</p>	<p>ہم خلق پہ لین جمع ستم دشت بلا میں تم رنج اسیری کا سہو راہ خدا میں</p>
<p>۴۳</p> <p>کہا کرتے تھے آتش کو بجاری جھپٹتی سے لپٹ بجائیے زینت بجاری اور تیرے غلام ہوں مگر تیری داری ہیں جانے نہ نہیں تیرے کی طرح بجاری</p>	<p>۴۴</p> <p>اگر تیری زکریا میں نے شاہ مہر چھوڑ کر تیرے کونے کا المہر خضرت کی قسم جو چھوڑیوں کا عجب مہر دنیائیں کوئی تو نہ ہو آپ کا مہر</p>	<p>۴۵</p> <p>میں دیکھ کر دو دھڑکتے ہیں دل پہ تم صابر و شاکر ہیں مگر میں ضعیف تقدیر خدا کرتی ہو کیونکہ جلد ہوں اس غلام ہوں میں تیری الفت پہ ہوں</p>
<p>تب جانو جب جی سے گزر جائیگی ریت حضرت کمر باندھی تو مر جائیگی ریت</p>	<p>بچپن سے کبھی شہر میں پھر مٹی سفر میں سومرنے کو تم جاؤ میں بھی ہوں گھر میں</p>	<p>ماں باپ سنی کیسے تھے ہمت کرو تم بھی امت کی شفاعت میں شرکت کرو تم بھی</p>
<p>۴۶</p> <p>دیکھو داری ہوں مجھ پر تیری تیرے صدقہ گئی میں نے چھینا کو دھچک دے بگشت زمانہ ہو اٹھا تم نہ سوڑو بہنچو سے تو نہ فراد کہ باہو نہ چھوڑو</p>	<p>۴۷</p> <p>لے بجائی جہان جاگتے ہیں تیرے بچپنی چھل میں رہوں کچھ کا کچھ نام نہ بچپنی ملاؤ دین میں جی پاس ہرگز بچپنی میراث فرستے تھاری دیکھو بچپنی</p>	<p>۴۸</p> <p>ماں صابرہ جو صبر تو جو کام تھا دیکھو داری ہو چینی جو آرام تھا بارگیا ہر ایک گل نام تھا جانی کو جو صبر تو جو نام تھا</p>
<p>منت لی کرو گئی میں قدم پر بھی کرو گئی سر نہ مگر قید میں درد نہ بھرون گئی</p>	<p>اعدائی لڑائی سے نہ در جائیگی ریت کٹوا کے گلہ تیغ سے مر جائیگی ریت</p>	<p>جو کہتے ہیں ہم اسکو گوارا کرو ریت پتھر پتھر کو تیرے زیار کرو ریت</p>

<p>۴۴ چہن جاسد اس سے تو سر پہ چھانی پدا جو نہ ہو باونج چہر کے چھپایا باز جو نہ ہو نہ ہر جا ہاتھ اٹھانا</p>	<p>۴۵ اپنی سیکے کے روئے سید ابرار فرمایا کہ کیا حال ہو اویار و فادار پیشانی میں مخرج ہوا نکھین میں غمخیز ان باتوں کو نہ نہیں جانتے نہ نہ</p>	<p>۴۶ شاد ہو سکتیہ کہ کیا میں جی با کیا جو جو تے نہیں گھر میں شاد تو بانگ کی باؤں کے کیوں ہو گئے نیر کچھ جو مری نصیب تو جیسے اٹھار</p>
<p>۴۷ مقبول ہیں عجز ہو در گاہ خدامین بندھو یا ہو حیدر تے گلار اہل خدامین</p>	<p>۴۸ پیغام جو دینا ہو سو دو وقت سفر ہو ہم بھی وہیں جاتے ہیں جان تیرا سر ہو</p>	<p>۴۹ پیمانی ہوں کیوں آپ کے دل کو رضامی بان یہ تو ہو تقصیر کہ اکبر کو رضامی</p>
<p>۵۰ رہنے نہ کہانتی جہانگیر رخصی جو ہو تو رضامند ہو کر پر آپ کی گزشتہ چلے سبکدوشی شہر جہانگیر کیوں کی ہی ہو جو مری</p>	<p>۵۱ باکوئے کہانہ زور کے اور سیدالہ ثابت ہو الفت مری کلمہ تہمتی کیا جو جو اس وقت میں کو تو پوچھا قسمت کا گلہ جو نہیں کچھ چلے شکار</p>	<p>۵۲ صدقہ گئی سب سب بیان میں چھو خضر کے سپر نہ رضامندی میں گر کے قدم پر کے شہنشاہ شہر بابا بہن ایک ہیں کیا رضادو</p>
<p>۵۳ در دیر ہوں گی قید میں بھی جاؤ گی جانی سب ہو گا مگر تم کو کمان پانڈی جانی</p>	<p>۵۴ بہنو کے تو رخصت ہو آئے بھی ہم تک تھی قدر ہماری علی اکبر بھی کے ہم تک</p>	<p>۵۵ لب خشاک زں سار دنیا سو ہی چلے تھے رخصت نہ ملنے پہ تھا ہو کے چلے تھے</p>
<p>۵۶ بہنو کے تو رخصت ہو آئے بھی ہم تک تھی قدر ہماری علی اکبر بھی کے ہم تک</p>	<p>۵۷ اولاد میں جب تک تھی جانی ہے اس کسی کو کر کے حضرت باری جو وقت فرزند کے بھی گئی کاری پوچھا بھی حضرت نے کیوں کر گئی کاری</p>	<p>۵۸ پہنچی تھی زینت کے صلہ زینت کی زینت کے کہا باؤں کی آواز ہو جانی کہ سو چلے گردن شہر کیوں جھکانی فرمایا کہ جاؤ گا ہو اندوہ جانی</p>
<p>۵۹ ان لغ اٹھایا ہو جو ان بیٹے کے غم کا اور دوسرا کرتا ہو پہاڑ اچھے ستم کا</p>	<p>۶۰ تنہا نہیں باکوئے جدا ہو گئے اکبر حضرت کو بھی ہاتھوں سے کہو گئے اکبر</p>	<p>۶۱ ان قدموں چھلنے کا قرینہ نہیں اچھا بے وارث ہے اس کا جیت نہیں اچھا</p>

<p>۴۲۰</p> <p>رو کر کہا حضرت مجھے کہ لے جاؤ میرے دائیں کر شیش ہوتا ہوا اب میرے جین متھ کر کہہ دیجئے کہ میرے سچا چاہتا ہوں میں سوچتی تھی</p>	<p>۴۲۱</p> <p>کیجئے تو سب کچھ چھوڑ کر تھی بہا خاں سدا بہن لباس ناز و نیا گھر قاطعہ کے آئے کیا فائدہ یہ فائدہ پیدا ہوئے ہیں چادرین ہر طرح</p>	<p>۴۲۲</p> <p>مناخرو دنیا کا تو شکل نہیں ملتا منا ہوا خدین جگہ جو دنیا سے نکلا پروا نہ دوس کا باجہ آ جاو دھوا جو کہ ہے حکم دین سے بات نہ ابرا</p>
<p>بیٹے کو جو تورو رو کے چلائی ہر با تو آگے ترے آئے مجھے شرم آتی ہر با تو</p>	<p>اے دولت اولاد جو خالق نے عطا کی سو وہ بھی بڑے وقت میں شوہر نکلی</p>	<p>کیونکر نہ شرف ہو مجھے اس ائمہ داس اسد نے پیوند کہا آل عباس</p>
<p>۴۲۳</p> <p>جب تانا خاں میں تھوڑے تھوڑے اکبر بجوب تھا تھوڑے پاس تاج تاج دھر کا غافل کو کہہ لے کہان جو در گر یہ چھپ گئی تانہ کہان جو در</p>	<p>۴۲۴</p> <p>رو کر کہا بانو نے یہ فریاد حضرت کونین کی دولت میں حضرت کی دولت اس فائدہ سے کوئی افضل نہیں ملتا ایقبال تھا میرا کہہ دینی اپنے جلست</p>	<p>۴۲۵</p> <p>دنیا میں کسی نے بھی ہوئے نہیں پایا خاتون تیا بننے دین کا چاہتا پایا گر نہ دھکے سر میری کونین لگایا پوشاک پہنچا کر مجھے سندھ پہنچایا</p>
<p>کس تھمتے امون گا کہ سفر گئے اکبر جیتا ہو حسین ابن علی مر گئے اکبر</p>	<p>کسر کی جو پوتی ہوں تو کچھ فر نہیں ہے سراج مرادوش محمد کا مکین ہے</p>	<p>اب رائے بہو ہوتی ہے زہرا علی لٹا ہو مراد ج دوہائی ہے بنی کی</p>
<p>۴۲۶</p> <p>اسے باقی تھوڑے تھوڑے تھوڑے بہن جانی ہوں جو چکا بیا دھو کسی کو بیٹا علی اکبر سلام سب کی بیا کو بیٹا علی اکبر سلام</p>	<p>۴۲۷</p> <p>اس کے آفاق میں چھپے سلام گھر کس کو بیٹا علی اکبر سلام سب کی بیا کو بیٹا علی اکبر سلام سب کی بیا کو بیٹا علی اکبر سلام</p>	<p>۴۲۸</p> <p>میں جانی ہوں جو چکا بیا دھو چھپ جاسے گی بیا علی اکبر سلام باز دین میں غلام باغ علی اکبر سلام روٹی ہوئی میں قید میں جانی علی اکبر سلام</p>
<p>دکھو در سے بیچ اٹھایا مر گھو میں تم نے کبھی آدم نہ پایا مر گھو میں</p>	<p>ہاتھ آئی یہ دولت مجھے قدرت خدا کی میں اور ہو بہو بت رسول و سر کی</p>	<p>لہذا ان میں جو ہو ظلم کو ارا مجھے ہے ہر بار میں حاکم نے بلایا تو غصہ ہے</p>

<p>۴۳۰ پہلے بہت دوسے شہ عبادتکار فریاد کیا تو بالو خدا حافظ و نام جو عازم فرود میں نہ کیا سفر سیکھ اٹھ لکھو جو دوسری خاطر</p>	<p>۴۳۱ پہلے قریب فریق نے شہ ابد گردن کو چھلکے ہوس دقا تھا و تہا چمکا کے خضر نے کیا اسکو بہت پیار و باد تو دیکھو تو اسے اسپ و قادار</p>	<p>۴۳۲ بازاری پر غیب سے تشریف لے گئے گو کیا کہ میاں دعا تھا ہر جگہ سے تا تو نہ ملک اور کی باہر سے چھوٹے نہ چھوٹے چھوٹے اس سو لالہ بیخ</p>
<p>۴۳۳ کھنڈن شاہ چھپے غیب سے باہر راہ و دن میں پاپو گیا ہنگامہ شہر چلے کوئی کہتی تھی جو جو کھڑے کہتی تھی کوئی اب تیریں لکھتے باہر</p>	<p>۴۳۴ نہ ہر کی صلائی تہا اگر تیرہ زاری کیا ببول تھے اپنے والی کو تیری پیوین تو حاضر جو تہا مان و رکھاری اس لالہ میں غلاموئی کا تہا بھاری</p>	<p>۴۳۵ اسا بل جہان کے کن کر تیرا دنیا سے چھوٹے نواسے کی جو حالت تیرا نہ تیری تھر تھر کی صورت بہ چھوٹے چھوٹے تہا تیرا غایت</p>
<p>۴۳۶ بابا کو قسم دیکے بلاتی تھی سکیئہ سر پستی پہ چلی جاتی تھی سکیئہ سر پستی پہ چلی جاتی تھی سکیئہ سر پستی پہ چلی جاتی تھی سکیئہ</p>	<p>۴۳۷ نقش سم رہا اسے اٹھوں کو ملو گئی سر کھوے جلو میں ترے گھوٹے کے چلو گئی نقش سم رہا اسے اٹھوں کو ملو گئی سر کھوے جلو میں ترے گھوٹے کے چلو گئی</p>	<p>۴۳۸ دعوت دے تو شہر میں اس آقا نہ ملے گا پھر تم کو محمد کا نواسا نہ ملے گا دعوت دے تو شہر میں اس آقا نہ ملے گا پھر تم کو محمد کا نواسا نہ ملے گا</p>
<p>۴۳۹ چلتی تھی قربان پویتی تھی تہا اچا تھی بابا چھپے غیب سے تہا صدت گئی نہ تھا سہ مرادش کہ خدا تہا بابا جون کر چھپے صوت تو دھلا</p>	<p>۴۴۰ تھا شور کہ مرنے کو حسین علی آج چلے ہیں معراج کو یا صاحب معراج چلے ہیں تھا شور کہ مرنے کو حسین علی آج چلے ہیں معراج کو یا صاحب معراج چلے ہیں</p>	<p>۴۴۱ دشمن کا ملا تانہیں گھر خاک میں کوئی باقی نہ لکھا بہتین پاک میں کوئی دشمن کا ملا تانہیں گھر خاک میں کوئی باقی نہ لکھا بہتین پاک میں کوئی</p>

<p>۴۴۴ اس شائع وہ فاکہ کار نشانی میدان میں جو پوچھا تو قیام کر پوچھ نہیں سو فاکہ کار اندازے خاموش اعلا کو ہو بجلی کا انداز فراموش</p>	<p>۴۴۵ کیا دیدہ حق بیچ تھا ہے پوچھ ہو گیس شعلہ بھی جسے دیکھ کے شیدا ہو نقطہ مردم دل عارت کا سویرا ہو دوج عجبیت نہان ہوئی کیا</p>	<p>۴۴۶ پوچھو گنگا شمع غلی سے جو روشن قسط بھی اٹھائے نہ جہان میں گار اور باقی شائع پھر وادی امین سینہ جو وہ آئینہ کہیں نہ پانچ</p>
<p>برہمن سے قدم لگنے کے فی لعین کے جبر کو علم چکنے کے فوج لعین کے</p>	<p>گردن کبھی بجرخ جھا جو نہ دیکھی آکھ ایسی کبھی خواب میں آہو نہ دیکھی</p>	<p>بوسے کیلے لب نہیں اچھڑنے دھرمین اسرار الہی اسی سینہ میں جبر ہے</p>
<p>۴۴۷ تھا ہے یہ اندر کے شکوہ شائق دشمن بھی ہو سے جس کی نظر کیے نشان غل کا دشمن قلم قدرت خلاق ہوئی جو باطل وقت وہاں بھی طاق</p>	<p>۴۴۸ مانندہ ہو غریب جمال شہنشاہ بجلی سی چمک جاتی ہو میدان میں آئینہ کو نظر اس کا اس چمک کر بار شہر شہر خادین جھبے آتے ہیں</p>	<p>۴۴۹ ہو غمزل فرزند جواد ہا جو پیر یہ درد جو سینہ میں کہلے نہ نہیں بار اول وقت عجب اس سے غم پیش کیل است پر بارہ سے ہیں حکم</p>
<p>کس صحن سے شکل نہ دیکھ کبھی ہے گویا ورق نور یہ تصویر کبھی ہے</p>	<p>عارض کبھی دیکھے نہیں اس صحن صفا کے کیا ایک دو آئینہ ہیں نور خدا کے</p>	<p>سر کٹنے کی پروا نہیں میدان غامین کس صبر سے مارا ہو قدم راہ خدائیں</p>
<p>۴۵۰ پیشانی روشن ہو کہ متاب فلک قطر درون میں لپٹے کے سار دنی کا اور بار دیکھ کہ قلم طاعت کا ہے غم جیسے کہ جسے نہ تو جگہ ہے</p>	<p>۴۵۱ اس سے نہ دیکھ اس کو نسبت بھی نہیں اس سے تشریف کو نہ ہے چہاں خاموش کیسے کبھی نہیں شہر شہر کا حق کی بھی نہ کو نہ ہوئی یاد فراموش</p>	<p>۴۵۲ کیا شان شجاعت کو قدم کے خفا ہے برسون جو کچھ نہ تم نہ ہو ج کا نامہ جو خود کی جا سرتی مجھ کا کام اور بے زلمہ کے فقط اک کہنے ہو جا</p>
<p>پیش صف مرگان کوئی کیا سید سیر پھر جائیں تو اک میں جہاں زیر زبیر</p>	<p>ادصاف ہوں کیا اس سجا از بیان کے یہ چو نہ والے ہیں محمد کی زبان کے</p>	<p>محتاج سپر وہ ہیں جھین جان کا دیش یاں سائے تلوار کے سینہ بھی سپر ہے</p>

<p>۴۴</p> <p>پہا زمین جانے نہ دیکھو یا نہ دیکھو جانے نہ دیکھو بہشت کی تہ پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو</p>	<p>۴۵</p> <p>کیا عورت تو سن کو کلمہ کے نام صحرے پہنچ دیکھو جانے نہ دیکھو کا دست پہنچ دیکھو جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو</p>	<p>۴۶</p> <p>مشتا ہو وہ رہا البطلان آگاہی تو لب تر پہا زمین جانے نہ دیکھو مشتا ہو وہ رہا البطلان سب کو جانے نہ دیکھو</p>
<p>ان ہاتھوں کو دستاؤ کی حاجت کو کیا فرزند میرا خود تو خودت صدا ہے</p>	<p>اس تیر ہی گھر صحرے کو گزرتے نہیں دیکھا جون برق بھی اسکو نظر نہ نہیں دیکھا</p>	<p>پیا سا تو ہوں لیکن فرس تو ہوں عجاس کے گھوڑے بھی کیا صبر نہ ہوں</p>
<p>۴۷</p> <p>جو قبضہ میں نہ رہے تو نہ رہے کھلے میں نہ رہے سب کو جانے نہ دیکھو</p>	<p>۴۸</p> <p>پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو</p>	<p>۴۹</p> <p>پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو</p>
<p>منظور نہیں اس سے حفاظت میں نہ رہے تبع اسلئے بانہ می کہ نشانی پندری</p>	<p>ہو دوش محمد کا مین خانہ زین پر اس ناز سے رکھتا ہی نہیں پاندی</p>	<p>لب شکستہ آکھین شہ ظالم کی تھیں اں دم کیلے سیکاروں تلوارین ظلم تھیں</p>
<p>۵۰</p> <p>بہشت کی تہ پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو بہشت کی تہ پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو</p>	<p>۵۱</p> <p>دور دست لب تر پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو دور دست لب تر پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو</p>	<p>۵۲</p> <p>پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو پہا زمین جانے نہ دیکھو سب کو جانے نہ دیکھو</p>
<p>ہاتھ اٹھے جو بے تیغ شہ کوں کلاں کا لین کام دو انشت سے تیغ دو زبان کا</p>	<p>اعداد کو نہیں ہو کسی پیاس سے عدا اگر ہے تو چھڑ کے نواس سے عداوت</p>	<p>کانٹے تھے تپتا ہے مایہ کی گلوں پتھارے جہاں بونے پڑے تھے لب جوین</p>

<p>۵۴۲</p> <p>مثنوی میرانیس</p> <p>پانی جو نہ ملتا تھا شکون و مکان سوکے ہوئے نو نہ پھرتے تھے رما کو</p>	<p>۵۴۳</p> <p>پانی کو نہ شہر ستر بجایا سے کستا حال اس کا کسی صاحب لائے کستا</p>	<p>۵۴۴</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>
<p>۵۴۵</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>	<p>۵۴۶</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>	<p>۵۴۷</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>
<p>۵۴۸</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>	<p>۵۴۹</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>	<p>۵۵۰</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>
<p>۵۵۱</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>	<p>۵۵۲</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>	<p>۵۵۳</p> <p>پانی کو نہ دینے کا تھوڑا تو میں ہوں تقصیر نہ کر کیا اسکی نگہ کار تو میں ہوں</p>

<p>بعضی تو ترس کے لئے کہیں اتنوں میں سے ایک تو چھوچھو جان کھنکھاتے ہیں کہیں کہیں جہ کہ تو ہر سادہ کی بیانی</p>	<p>مگر بن کا دل کی کھنکھانچہ باجو کا گلہ جھپکایا اور باز سے میں بند ہوا اور دستے حالت ہوتی تھی میں ہونے کے ساتھ تھیں یہ تھیں چلنے کے</p>	<p>فکری سر پہنی باجالت تھی ماقن کی تو تھیں کی شاہ جہاں ملاو سے کہوئی جھڑ جھڑ تھی میں ہونے کی تھیں تھیں تھیں</p>
<p>مارو اسے آغوش دل جان تھی میں بچہ بھی نہ باقی ہے اولاد علی میں</p>	<p>رحمی تھا ہر شکل پس تو میں بھری تھی بازو میں تو پیکان تھا گردن میں سری تھی</p>	<p>صابر تھے یہ اشک شد والا کل آئے نزدیک یہ تھا منہ سے کلیجہ نکل آئے</p>
<p>جو دیوان کہ تھیں تھیں تھیں شیران کا ہوا قطع کر کے تھیں خواب میں تھیں تھیں تھیں وہ صاف تھا کہ تھیں تھیں</p>	<p>بیشک کہ تھیں تھیں تھیں تو تھیں تھیں تھیں تھیں تو تھیں تھیں تھیں تھیں تو تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فکری سر پہنی باجالت تھی ماقن کی تو تھیں کی شاہ جہاں ملاو سے کہوئی جھڑ جھڑ تھی میں ہونے کی تھیں تھیں تھیں</p>
<p>فرزند ہے یہ شیرانی کے سر کا یہ سر کا جوان جو کہ تھیں تھیں</p>	<p>شہادت کے چہرے چہرے کو ملا کر دہ سرد ہوا تھیں تھیں تھیں</p>	<p>باتھوئے تھیں تھیں تھیں صلوت تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>یکے ایک سے تھیں تھیں صاف بانہ کے چوچ اکا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فکری سر پہنی باجالت تھی ماقن کی تو تھیں کی شاہ جہاں ملاو سے کہوئی جھڑ جھڑ تھی میں ہونے کی تھیں تھیں تھیں</p>
<p>چلائے تھیں تھیں کہ یہ کیا کرتے ہو یا بچہ کو جو تاکا تو تھیں کرتے ہو یا</p>	<p>ہاشر تھیں تھیں تھیں تھیں آرام سے تھیں تھیں تھیں</p>	<p>محسن کو تھیں تھیں تھیں یوں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>

<p>۴۵۴ دراست کا کفن اور کفن کا خاک سپرد چکنی تو چھری چھری پھرتی تو کج کج سکھتے ہیں یہ سینیہ اور گاہ کہ کج سین میں طبع میں جاوے تھا اس تیغ و کج</p>	<p>۴۵۵ یاد شکر اعلیٰ در کسے شعل لاشونج جو شمع صفین میں چھری چھری میلو اور میری جا پہ نظر نہ لگے چھری چھری نہ تھا کج کج کج</p>	<p>۴۵۶ خاک سپرد کا کج کج کج کج دیکھ کر مجھے کسے کسے کسے کسے روئے ہوا شمع شمع شمع شمع خون بہا تھا بارہ دست پہ تلوار کج کج</p>
<p>جسیر گئی بے دوی کے پھرتے نہیں دیکھا بھلی کو بھی اہل سے کرتے نہیں دیکھا</p>	<p>تیرے ہلاکین جو دم سے نہ کم تھا اک ہاتھ میں بس ہاتھ بھی تیرے کھتا</p>	<p>بگڑی تھی نظر تو جیسے شمشیر کی صورت دہ باہون پہ نصیبین جگہ شیر کی صورت</p>
<p>۴۵۷ سلطان کسے کسے کسے کسے شہنشاہ اور دربار میں کسے کسے معدنوں میں تھا اپنی جگہ کسے کسے سلطان کسے کسے کسے کسے</p>	<p>۴۵۸ چرخ کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے چرخ کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے</p>	<p>۴۵۹ کسے کسے کسے کسے کسے کسے اور کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے</p>
<p>قل تھا ہمیں لڑا تو کئی تشنہ دل تیغ ایسی نہ دیکھی تھی تیرن ایسا</p>	<p>ضرب اگلی کسی سے نہ کی تو بیکہ و کین اتری جو زہ کسے کسے کسے کسے</p>	<p>ہو زہ کسے کسے کسے کسے کسے ہاں روح امین تمام کسے کسے کسے</p>
<p>۴۶۰ کسے</p>	<p>۴۶۱ کسے</p>	<p>۴۶۲ کسے</p>
<p>میدان شمع لاشونج کج کج کج خون علی اصغر کا عوض لینے دو دیکھا</p>	<p>خون میں تو بدن غرق تھیں کج کج پہننے تھے جابون کی طرح خود کج کج</p>	<p>سب زور نبوت بھی لایت بھی ہوا کج اور قاطع کسے دو دیکھی طاقت بھی کج</p>

<p>۴۴۲ مارا ہوا بھی مانتو نہیں کہ تو تھکے اصرار سے بھی کیا زیادہ نہ کہ کوئی پیر دم چھینے نہ حضرت انھیں نے جان لے کہ میں نے یہ مانتو تو فرما ہوا ہے</p>	<p>۴۴۲ مولا سے سب ہو گئے حالتِ تہمت سب کی کیا ایک کو حضرت نے غایت فرمایا تھا مجھ سے کہ جو سب سے چھینے کہ چھینے کے لئے اس کو دفعات</p>	<p>۴۴۲ خود یہ رسم ہو کہ جو سب میں بازو اعجازِ امانت یہ تو جو آپ کا قابو گر چھوڑ دو فیضِ کدھر اس کو نہ چھوڑ کہ نہ ہی ہوتی انبارت و رسم</p>
<p>۴۴۲ دل کھول کے جو ہر مہر سے دکھلا کر اب کام رہی کو نہ فرمائیے مولا</p>	<p>۴۴۲ اعداد کے فرج کرنے کو تیار ہوں مولا پر دم سے حضرت کے میں چاہا ہوں مولا</p>	<p>۴۴۲ تیغِ اسدِ اللہ کی قدرت بھی دکھا دو بے دینوں کو اعجازِ امانت بھی دکھا دو</p>
<p>۴۴۲ شہرِ جو خلیک صد و تیر ہفت لکھوں تھے تھے دھڑ دھڑ تھے تھکتے کہیں چاہتے تھے تھے تھے تھے تھے جان نہ ہوا کا تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۴۴۲ ہر شکل میں تھے تھے تھے تھے تھے عیسیٰ نے بھی تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۴۴۲ شہرِ جو تھے تھے تھے تھے تھے سب تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۴۴۲ روکے مجھے طاقت ہر یار فرج ہوئی میں کاٹنے والی ہوں پر رنج میں کی</p>	<p>۴۴۲ چو رنگ نہ گرج کیا اہل جنت کو کس طرح میں دکھلاؤنگی منہ شیر خدا کو</p>	<p>۴۴۲ روکوں گی بھی اور کاٹوں گی موت کے سر بھی میں آج ہوں تلواریں حضرت کی سبھی</p>
<p>۴۴۲ کہہ نہ بھی تھک کر کہ تھے تھے تھے بہتر یہ بھی تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۴۴۲ کہہ میں تھے تھے تھے تھے تھے سان قیامت کے عیان ہوں تھے تھے</p>	<p>۴۴۲ حضرت نے تھے تھے تھے تھے تھے باز تو تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۴۴۲ یہ تیغِ عنایات خدا دہ جائے تم راحت دل ہو مری یہ رہ جائے</p>	<p>۴۴۲ چو رنگ نہ گرج کیا اہل جنت کو کس طرح میں دکھلاؤنگی منہ شیر خدا کو</p>	<p>۴۴۲ اصل کفر کا نہ بازو کی جراحت کا الم ہو مارا ہو جنھیں میں نے انھیں کاٹے غم ہو</p>

<p>شعر محبوب من بوی گل است که در دلم اندیشه مراست که بوی گل است که در دلم اب بجز آن اگر چه دین و دنیا نار و آتش چه بسا بوی گل است که در دلم</p>	<p>شعر بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>	<p>شعر بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>
<p>است که سینه تو را بوی گل فرزند و کوکبیا انیس کوکبیا شعر بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>	<p>بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>	<p>بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>
<p>و عدس کوکبیا که وفا کرد بوی گل است که در دلم شعر بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>	<p>بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>	<p>بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>
<p>جنت کوچه نشسته دین هم تو جهان اب مہدی ہادی حق کھیندہ شعر بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>	<p>بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>	<p>بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم بوی گل است که در دلم</p>

تقریر و پذیر کر کر ز خامہ سعدن علوم و کنجینہ فنون شناظر از خامس آل عبا
ملاح جگر گوشہ رسول الثقلین موی سید تصدق حسین صلابہ جوم صحیح مطبع

گلشن میں جہاں بہت تیری ہو بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہو + ہر رنگ میں جلوہ ہے تری قدرت کا
جس چول کو سونگھتا ہوں بہت تیری ہو۔ حمد اُس خالق بیکتا کی جس نے اس سُٹ خاک کو بوطائے خلعت انسانی
اشرقت المخلوقات گردانا۔ اور لغت اُس محبوب و دوسرا خاتم الانبیاء کی جس نے ذہانت سے کہم کو گان باد فیضات
نے راہ نجات کو سچا پایا۔ اور تحیات زاکیات اور تسلیمات طہیات اُن خالصانِ اپنے اللہ کو خلی و لاہم کو گوئیں
فرض عین ہے۔ اگر نظر غور و کج تو نجات کا وسیلہ قومی نقطہ غم حسین شاہ من کی علیٰ الحسین ادا کی اور تباہی و جوش
کہ الجنتہ اُس پر دلیل ہو۔ اُس دستِ رحمت کا شکر لاریب خار و ذلیل ہے۔ اگر یہ مصائب اہلبیت علیہم السلام
میں صد ہا کتابیں تصنیف ہیں لیکن جو طریقے مثنوی گوئی کے جناب رحمت انتساب قدوۃ الشعرا فصیح الفصحا
ابلیغ ابلاغ اکمل الکلام جناب میر میر علی صاحب المتخلص اُمس اسکنہ اللہ و بحمدہ اللہ فرادیس نے نکالے وہ
خارج از تعریف ہیں حقیقت میں کلام بلاغت نظام اس مروج کا ایسا سہل و متنوع ہو جس کے فہم منے سے مدد کہ
عقول عشرہ مستقرن قصوبے جس قبول تو دیکھیے کہ مشہور و نزدیک دو دور ہو بیان رزم نمونہ سحر بانج
تذکرہ مصائب نشر ترنگ دل جو گلے کو ان کے کلام پر ایسا کمال ہوا کہ مصداق تباہی شہرخص کی
نظر سے خواب و خیال ہوا ثانی امر القیس اور سحجان داخل کیے تو بجا ہے بلکہ بلحاظ شاعری اگر خدا
سخن کہے تو روا ہے۔ نہیں اُن شاعران گذشتہ کی ان کے روبرو کیا حقیقت کہ وہ سہرنا بل نیا
تھے۔ اور یہ عنایت خدا سے ملاح خامس آل عباسید الشہداء علیہ التیمۃ و الشنا تھے فن شاعری کو
ان کی ذات سے کمال ہو۔ کلام ان کا گو یا سحر طلال ہو۔ افسوس کہ ایسے ذی کمال کا سال ۱۲۹۲ھ
میں انتقال ہوا۔ ہر شے و اللہ از کان الکا اللہم تعزوا از حمہ و احشرہ مع من کولہ من اللہ اللہ تعزوا

وَأَعْلَى السُّدُورِ جَارِمٌ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ اِذَا نَ جَا كَمَ اِنْ كَلَامَ كَا اِيْكَ زَمَانَهُ مُشْتَا قُ تَحَا اَوْرَمَتَا
 تَمَامِي اَهْلِ اِلَهِ كَا اِسْوَ اِتْفَا قُ تَحَا كَا اِگَرِيْهَ كَلَامَ مَعْضُ طَبْعِ مِيْنِ اُنْ تَوْبَاعَثُ تَسْهِيْلُ حَصُوْلُ ثَوَابُ وُ
 بَا قِيَا تِ الصَّالِحَاتِ اِسْ مَدْخُ كَا هُوَ جَا لَ اَوْ حَقِيْقَتِ مِيْنِ اِگَرِ كَلَامَ قَدْ مَا كَا زِيْر طَبْعِ نَهْ اَمَّا تَوْبَاعَثُ
 اِنْقِرَاضِ مَدْتَمَا مَدِيْنِيَّا نَسِيَّا هُوَ جَا تَا مَنِ اِجْلُ فَلَ كَا رُ پَرُو اِذَا نَ مَطْبَعِ نَ بَكَا لُ تَحْبَسُ وُ
 تَلَا شُ اُنْ عَمْدَهْ عَمْدَهْ مَرْتَبُوْنُ كُو مَجْمُوعُ كِيَا جَنُ كُو عِلِّيُّ الْعِيُوْمُ كَسِيْ نَ دِيْكَا هِيْ نَهْ تَحَا مَجْدُ اَللّٰهِ كَهْ چَا رُ جُلْدُوْنِ يَهْ
 كَلَامُ فِصَا حَتِ نَظَامُ طَبْعِ هُوَا اَوْ رُوَا سَطُ صَحْتِ اِنْ مَرْتَبُوْنُ اِسْ مَجْمُوعُ اِنْ قَلِيْلُ الْبَضَاعَتِ سِيْرُوْنِيْ
 وُ عِلِّيُّ سَيِّدُ قَدْ حَسِيْنُ ضَوْيُ كُو مَخْصُوْصُ كِيَا اِسْ حَتِي الْوَسْعُ اِسْ كَتَرِيْنِ نَ اِنْ كِيْ صَحْتِ مِيْنِ نَهَا يَتِ اِهْتَمَا
 كِيَا هَ اِگَرِ اَحْلَا فِ نَقُوْلُ سَ نَا چَا رِيْ هُوَا وُ سَهْوُ خَطَا سَ هَرُ فَرْ دُ اَبْشَرُ سَرِ سِرْ مَلُوْبُ مَكْرَتَا هَمُ اِنْتِشَا اَللّٰهُ
 تَعَالٰی كِيَا عَجِيْبُ كَهْ كُوِيْ مَصْرَعَهْ تَكْبِيْهَ مَعْنِيْ اَوْ نَا مَوْزُوْنُ نَهْ رَهَا هُوَا اَوْرَا يَكُ يَهْ هِيْ اَلْتَرَا مُ كِيَا هَ كَهْ
 هَرُ مَرْتَبُوْنُ كُو هِنْدَهْ طَاقُ سَ شَرْعُ اَوْ رَهِنْدَهْ حَفْتِ پَرِ تَمَامُ كِيَا هُوَا نَا ذَا اِگَرِ جَنُ مَرْتَبُوْنُ كُو چَا بَ جُلْدُ سَ عِلِّيُّ
 كَرَلُ اَوْ رَمْبَرُ پَرِ تَمَامُ جُلْدُ لِيَا جَانُ كِيْ ضَرْوَرَتِ نَهْ پَرُ اِذَا اِنْجَا كَهْ تَمَامِيْ جُلْدِيْنِ لِفُوْ طَبْعِ سَبَبِ اِفْرَا طِ اِتْفَا قُ
 هَدِيْهَ نَاظَرِيْنِ هُوْ كُنِيْنِ اَوْ رِ پَكْرُ هِيْ اِسْتِيْقَا قُ خَرِيْدَارُوْنُ كَا كَمُ نَهْ هُوَا اَلْمَذَا يَهْ جُلْدُ رُوْمُ بَا اِهْ جَا مَ مَطْبَعِ فَيْضُ مَجْمُوعُ
 سَرُ حَشِيْرَهْ اَشَاعَتِ اَعْلُوْمُ وَ نَهْلُ تَرْيُوْجُ فَنُوْنُ مَطْبَعِ مَنَشِيْ نُوْلُ كَشُوْرُ وَاَقْعُ لَكْهُنُوْمِيْنِ حَسْبُ اِيْلُ
 شَمْعُ شَبْتَانِ اِقْبَالِ سَنَدِ نَشِيْنِ بَرْمُ اَجْلَالِ اَسْ بَهَا دَرُ مَنَشِيْ بَرَا گُ زَارُ اِنْ صَالِحُ بَهَا رُ كُو
 ثَوَابُ اِهْتَمَامُ اَبُوْ مَنُوْبِرُ اِلْ بَهَا رُ كُو سَ پَرِ پَرِ مَطْبَعِ بَاهُ مَعْنِيْ ۱۹۱۶ء مطابق ماہِ رَجَبِ الْمَرْجَبِ ۱۳۳۵ھ

نام کتاب	قیمت
کلیات مرثیہ ہائے مرزا دیر جلد دوم کلیات مرثیہ وسلام میر موسیٰ - مرثیہ گو یون مین میر موسیٰ مرحوم کا درجہ بھی کسی سے کم نہیں۔ یہ اپنے بھائی میر انیس مرحوم کے رنگ کے ایسے دلدادہ ہیں کہ تا وقت آدمی ان کے کلام میں فرق نہیں کر سکتا۔ وہی رنگ وہی ڈنگ ہی طرز و ہی سونروی ساز کامل سجدہ۔	۴۸
متفرق بھی فروخت ہوتی ہیں۔ جلد اول جلد دوم جلد سوم	۵۷
کلیات مراثنی وسلام میر عشق صاحب کامل۔ رزم وزم مصائب کر بلا کے دلگذاڑ دلکش بیان کو چھوڑ کر جب اس کلیات کے ناور صنائع وبدایع معنوی و لفظی کی طرف خیال کیا جاتا ہے تو ایک دلکش پرنضا باغ نظر آتا ہے جس سے دلکو مسرت روح کو فرحت پہنچتی ہے۔	۶۱
متفرق جلدیں بھی فروخت ہوتی ہیں۔ جلد اول گلزار غم۔ اس کتاب میں ۲۳ مرثیہ ہیں اگر ہر مرثیہ میں دو غم کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہے	۶۲
جلد دوم پر بان غم۔ اس میں ۲۴ مرثیہ ہیں اگر ہر ایک لا جواب و قابل انتخاب مختصر النافع۔ اس کتاب میں مسائل ضروریہ فقہیہ اہل تشیع کے بیان کئے گئے ہیں۔ از تصنیف علامہ ابوالقاسم جعفر ابن الحسن۔	۶۳
مواعظ جعفری۔ اس میں اصول اور فروع دین مذہب امامیہ کے نہایت آسان طریقہ سید غلام حیدر خان صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔ مجموعہ مرثیہ میر ضمیر۔ اس میں مصنف مرحوم نے ۹۰ مرثیہ اس سوز گداز کے بھرائے ہیں جنگلوں پر پہرے کے پتھر پانی اور خود کا کلچہ موم بنوتا ہے عرض شکہ بذریعہ اشک ریزی حصول جنت کے لئے یہ بے مثل اور لا جواب کتاب ہے۔	۶۴
مرقع عم۔ اسم باسمی کتاب ہے اسکے صفحہ صفحہ پر درد و غم مصائب والہام بیت رسول اور سفاحی اور جفا کاری و سنگدلی اور ناجاری کنار نامقبول کی اصلی تصویریں سوز و گداز کے رنگ و روغن سے دلکش طرز بیان کے فلولوں میں کھینچی گئی ہیں قابل دید ہے۔	۶۵
مجموعہ مرثیہ مرزا دلگیر۔ مرزا دلگیر بھی لکنؤ کے مرثیہ گو یون مین زبردست استاد تھے احکا کلام بھی بے مثل ہوتا ہے۔ قابل دید ہے۔	۶۶
مختلف حصہ سب ذیل ایضاً جلد اول جلد دوم جلد سوم نہر المصابیح۔ ہر سہ جلد یکائی۔ یہ کتاب مصائب خامس آل عباس علیہ التحیة والثناء میں نہایت عمدہ لکھی ہوئی مصنفہ آخذ	۶۷

فہرست کتب

۴

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۴	عمدہ کتاب ہے حسب تفصیل ذیل	۱۴	مرزا قاسم علی صاحب یہ پہلے ہی چھپ چکی ہے
۱۴	کاغذ سفید	۱۴	مگر بسبب کثرت خریداری نوبت طبع ہرگز
۱۴	ایضاً - جلد اول بیان توحید میں -	۱۴	کی پہنچی - اب پھر بعد نظر ثانی مصنف ہاضمہ
۱۴	جلد دوم - بیان نبوت میں -	۱۴	بعض تجالس کے طبع ہوئی اب کی مرتبہ قلم
۱۴	جلد سوم - بیان امامت میں -	۱۴	بہت واضح کر دیا گیا ہے اور تقطیع کاغذ
۱۴	جلد چہارم بیان ثبوت امامت میں	۱۴	کی بڑھادی گئی تاکہ شب کے وقت اکثر
۱۴	بعد حمد ہندی	۱۴	ذاکرین کو پڑھنے میں آسانی ہو کاغذ سفید -
۱۴	کنوز الآخرة - یعنی بعد حمد ہندی	۱۴	زین المتقین - مولفہ مولوی سید محمد تقی
۱۴	منظوم بطرز نو شامل فقہ مذہب امامیہ	۱۴	صاحب اس کتاب میں اوراد و طاعت و
۱۴	حلیۃ العرائس -	۱۴	اعمال و اذکار و احکام مذہب اثنا عشری
۱۴	احکام الامم -	۱۴	کا بیان ہے اور ادعیہ معتبرہ و فضائل تلاوت
۱۴	خلاصۃ المصابیہ -	۱۴	قرآن و احکام و ضو و غسل و تیمم و فضائل
۱۴	دعائے جو شرن صغیر و کبیر -	۱۴	اذان و اقامت و احکام و آداب نماز چنگانہ
۱۴	زبدۃ المصابیہ از مولوی محمد	۱۴	و احکام سجدہ و مریض و فضائل ہ رمضان
۱۴	عسکری صاحب پیش نماز -	۱۴	و اعمال نور روز و دیگر ادعیہ و نفوس فضائل
۱۴	اعمال الصالحین -	۱۴	سورہائے کلام مجید و فضائل نماز جمعہ و دیگر
۱۴	طہراء صریح بطرز عمدہ و جدید -	۱۴	نماز ہا و فضائل حج وغیرہ و فضائل زیارت
۱۴	اور ایک پشت ایک سو عدد کے لیے	۱۴	المنہ معصومین و دیگر احکام و مسائل دین
۱۴	بحساب فی صدی -	۱۴	وغیرہ کا بیان ہے کاغذ سفید -
۱۴	تحفۃ العوام کاغذ سفید -	۱۴	انارۃ البصائر و کشف السرائر - یہ کتاب
۱۴	ایضاً کاغذ خانی -	۱۴	عجیب رتبہ کی ہے جس میں اصول دین مذہب
۱۴	برائین غم - جلد اول مطبوعہ غیر	۱۴	اثنا عشری کا بیان نہایت تفصیل و توضیح
۱۴	مرانی اوپس بلگرامی -	۱۴	سے بدلائل و براہین بزبان اردو عام فہم
۱۴	مجموعہ میلاد مصطفوی شامل تین رسالہ	۱۴	تحریر کیا گیا ہے مصنف اسکے عالم المعی
۱۴	شرح النسخ الاسلام - ہر دو جلد	۱۴	فاضل لودھی جناب شہادۃ الدولہ ذکار اللہ
۱۴	انتخاب المصابیہ - مطبوعہ غیر	۱۴	حکیم سید فضل علی خان بہادر مدبر جنگ
۱۴	زاد سبیل آخرت سلاموں کا	۱۴	ہیں یہ کتاب چار جلد میں کامل واضح
۱۴	دیوان -	۱۴	و خوش خط بہ تصحیح مصنف علامہ چھپی نہایت

